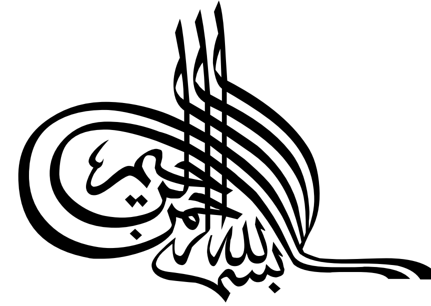


خطباتِ مشاہیر

جلد دہم

(اجتماعات وجلسہ ہائے دستار بندی)

منبرِ حقانیہ سے

خطباتِ مشاہیر

(جلد دہم)

ترتیب وتدوین .... حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

معاون .... محمد اسرار ابن مدنی

نظر ثانی وتخریج .... مولانا محمد اسلام حقانی/مفتی یاسر نعمانی

کمپوزنگ .... بابر حنیف

ضخامت .... ۷۰۲ صفحات

تعداد 1100

اشاعتِ اوّل .... جون 2015

برقی رابطے .... editor_alhaq@yahoo.com

www.jamiahaqqania.edu.pk

ملنے کے پتے

☆ مؤتمر المصنفین ...... جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

☆ مکتبہ ایوان شریعت ...... جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

☆ تحقیقات پبلشرز نوشہرہ

☆ مکتبہ محمودیہ، سردار پلازہ، اکوڑہ خٹک (0300-9610409)

☆ القاسم اکیڈمی ...... جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

☆ کتاب سرائے، اردو بازار لاہور

☆ یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور

فہرست

(۱) آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن

مولانا سمیع الحق مدظلہ (خطبہ استقبالیہ)

● اسلامی نظام کا نفاذ اور سودی نظام کا خاتمہ

میاں محمد نواز شریف (وزیراعظم پاکستان)

● نفاذ اسلام مشکلات سے چھٹکارا پانے کا واحد ذریعہ

جناب غلام مصطفیٰ جتوئی (سابق وزیراعظم پاکستان)

● شریعت پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کی خواہش

مولانا محمد خان شیرانی، (رہنمائے جمعیۃ علماء اسلام)

● پاکستان میں اب تک اسلامی نظام نافذ کیوں نہ ہوا؟

سینیٹر راجہ ظفر الحق (چیئرمین پاکستان مسلم لیگ)

● شریعت بل کو درپیش چیلنجز اور منظّم لائحہ عمل

نوابزدہ نصر اللہ خانؒ (بزرگ سیاسی رہنما)

● ابلیسی قوتوں کا شریعت بل کی مخالفت

مولانا سید وصی مظہر ندوی (سابق ممبر وفاقی کونسل ممبر قومی اسمبلی)

● شریعت بل کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل

قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

● تہذیبوں کے تصادم میں امت مسلمہ کی ذمہ داری

مولانا خلیل اللہ فیروزی (نمائندہ امیر المومنین ملا محمد عمر اخوند مدظلہ)

● بے حس مسلم حکمران اور عوام کی ذمہ داری

مفتی زرولی خان (بانی احسن العلوم کراچی)

● امت مسلمہ کی تباہی کے اسباب

اجمل خان خٹک صاحب (رہنمائے نیشنل عوامی پارٹی)

● عالم کفر کی بربریت اور مظالم کے خلاف مؤثر آواز

● اعلامیہ (متحدہ اسلامی کانفرنس)

(۹) دفاع پاکستان کانفرنس (راولپنڈی)

● دفاع پاکستان کونسل کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

حافظ طاہر محمود اشرفی

● امت مسلمہ کی امیدیں مولانا سمیع الحق سے وابستہ

جناب ایس ایم ظفر صاحب

● ایک مغربی سکالر کی کتاب ''تہذیبوں کا تصادم'' کا علمی جواب

مولانا عبدالرؤف فاروقی

● مولانا سمیع الحق نظریاتی سیاست کا نشان

حافظ محمد سعید صاحب (امیر جماعت الدعوہ)

● طالبان کے خلاف سازشوں کا طوفان

جناب عطاء الرحمٰن (مدیر روزنامہ ''نئی بات'')

● علم اور جہاد کی محفل میں

مولانا سمیع الحق مدظلہ

● **عصر حاضر کا علم الکلام اور اس کی اہمیت وافادیت**

(۱۲) جلسہ ہائے دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ

● **ایک عظیم الشان علمی جشن**

● **پہلی نشست**

(۱۳) رودادِ پشتو مشاعرہ جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء

- پشتویو خالصه اسلامی ژبه دا
- د نومیالی شعراء کلام

(۱۴) دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی ۱۳،۱۴ اپریل ۱۹۵۵ء

صدارت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ

● اہل علم وفکر کی بارونق مجلس میں

(۱۵) جلسہ دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکتوبر ۱۹۶۷ء

● علماء اور اولیاء اللہ کی مجلس میں

(۱۶) دار العلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی (۱۹۹۷ء)

● اہل علم وفضل کی مجلس میں

حضرت مولانا امیر خان متقی صاحب

● شوق شہادت اور مخالفین کے ظلم و بربریت کی داستان

مولانا عبد الغنی صاحب بلوچستان

● موجودہ نظام سے اسلامی انقلاب کی توقع نادانی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ

● امیر المومنین کا پیغام طلباء کرام کے نام

مولانا نور محمد شہید وزیرستانی

● موجودہ سسٹم ہر شعبہ زندگی میں ناکام ہو چکا ہے

(۱۷) جلسہ دستار بندی وختم بخاری (۱۹۹۸ء)

● ایمان افروز مجلس میں

مُقَدِّمَہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمدللّٰہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی من خصہ اللّٰہ للشریعۃ الغرّا ء البیضاء اللتی لیلھا کنھارھا و منّ علیہ بتکمیل الدین و اتمام النعم ثم جعلناک علی شریعۃ من االدھر فاتبعھا۔ امابعد خطبات مشاہیر کی بظاہر یہ آخری جلد ہے جعلہ اللّٰہ آخرً الااخیراً اس کا تعلق دارالعلوم میں یا یہاں سے باہر میری تحریک وتنظیم پر منعقد کئے گئے اجتماعی تقریبات سے ہے، اکابر وزعماء امت کے دیئے گئے خطبات سے جو ایسے اہم موضوعات پر منعقد کئے گئے جو اپنی اہمیت ضرورت کے لحاظ سے آج بھی پوری امت کیلئے چیلنج بنے ہوئے ہیں اور اصحاب حل وعقد ارباب اقتدار اور اہل فکر ودانش کی توجہ کے متقاضی ہیں۔

☆ سب سے اہم ترین مسئلہ پاکستان اور اسلامی ممالک میں نظام اسلام اور شریعت کے نفاذ کا ہے جو ان ممالک کے آزاد ہونے کے بعد اولین فریضہ بنتا ہے بالخصوص پاکستان جس کی تشکیل کی بنیاد اور مطلب ہی لا الہ الا اللہ قرار دیا گیا تھا، مگر لادین سیکولر لبرل اور طبقاتی سامراجی نظام کی باقیات اور نام نہاد آزاد خیال روشن طبع طبقوں نے نہ صرف اسے مسلسل نظرانداز کیا بلکہ نفاذ شریعت کیلئے کی گئی ہر جدوجہد کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر کے اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں، جس کی تفصیل کیلئے کئی کتابیں درکار ہوں گی۔ اس کی ایک واضح اور آخری منظّم آئینی جدوجہد کی مثال سینٹ میں ۱۷۔جون ۱۹۹۹ء میں ناچیز اور مولانا قاضی عبداللطیف کی پیش کردہ شریعت بل ہے جس کے سامنے آتے ہی مذکورہ طبقوں میں زلزلہ برپا ہوگیا، اسلامی نظام کے آنے سے من گھڑت خدشات اندیشوں اور لایعنی خطرات اور الزامات کا ایک سیلاب امڈ آیا، اس کے جواب میں نفاذ شریعت کی برکات اور ایک اسلامی ملک کے فلاحی ریاست ہونے کیلئے اس کی ضرورت اور خدشات کے ازالہ کیلئے کانفرنس سیمنار عوامی جلسوں میڈیا میں بحث ومباحثوں کے ذریعہ اس گردوغبار کو دبانے کی کوشش کی گئی، کتاب کا پہلا حصہ ایسے ہی منعقد کردہ ایک نفاذ شریعت کانفرنس میں زعماء قوم اور مختلف طبقات کے سرکردہ حضرات کے خطبات کا ہے جس کی روشنی میں ملک میں نفاذ اسلام کا مسئلہ آگے بڑھایا جاسکتا ہے کہ اس کی اہمیت افادیت اور ضرورت جوں کی توں قائم ہے۔

☆ دوسرا بڑا مسئلہ پاکستان اور پوری امت کو درپیش فرقہ وارانہ اختلافات کا ہے جس نے امت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے اور آج کل ایک بار پھر یہ زہریلی عفریت پوری امت کو ہڑپ کر کے صیہونی صلیبی اور برہمن قوتوں کو ان کے خبیث اور ناپاک عزائم کی تکمیل کا سب سے موثر جال بنا ہوا ہے، ایسے ہی تباہ کن حالات میں احقر نے ۲۴/مارچ ۱۹۹۵ء کو اللہ کا نام لے کر مختلف مسالک اور متضاد ومتصادم مکاتب فکر کو ایک جگہ بٹھانے کی کوشش کی جو حق تعالیٰ نے ملی یکجہتی کونسل کے نام سے ایک متحدہ پلیٹ فارم کی تشکیل پر منتج کردی۔ اس کونسل نے مہینوں نہیں سالوں پر محیط اجتماعات بحث ومباحثوں تجاویز اور قراردادوں کے ذریعہ اس

آ گ کو بجھانے پر اپنے اعلیٰ سوچ وبچار پر مبنی تجاویز دیں اور بالآخر تاریخ میں پہلی بار ایک ۱۷ نکاتی اہم ضابطہ اخلاق پر اتفاق کیا گیا، یہ ایک ایسی متفقہ دستاویز تھی جس کا نمونہ صدیوں میں ملنا مشکل تھا،اس کونسل کے دسیوں اجتماعات ہوئے مگر یہاں ایسے ہی ایک تقریب کی رپورٹ شامل کی گئی ،ضرورت ہے کہ اس کونسل کے اجتماعات کی لمحہ لمحہ رپورٹ مرتب کی جائے تا کہ اس پُر آشوب فتنہ کی سرکوبی کے لئے اس رپورٹ سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو رہنمائی مل سکے۔

☆ تیسرا بڑا مسئلہ جسے دشمنان اسلام نے پوری امت اور عالم اسلام بالخصوص پاکستان کیلئے رِستے ہوئے ناسور کی صورت میں کھڑا کردیا ہے، وہ افغانستان پر استعماری قوتوں کے غاصبانہ قبضہ کا ہے جو سرخ ریچھ سوویت یونین کی ذلت آمیز پسپائی کے بعد اب سفید فام طاغوت اکبر کے پنجہ استبداد میں تڑپ رہا ہے جبکہ جہاد افغانستان کا یہ معرکہ ام المعارک اور ملحمہ کبری ابھی اختتام کو نہیں پہنچا۔ کتاب میں جہاد افغانستان کی تائید وتشجیع اس کے دفاع کیلئے امت کے فرائض وذمہ داریوں پر بلائی گئی تقریبات میں ہر طبقہ فکر کے خیالات محفوظ کر لئے گئے ہیں، جو ہر موڑ اور جہادی مراحل میں ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں' اس موضوع پر ایک بڑا مواد مکتوبات مشاہیر کی ایک پوری جلد، جلد ہفتم کی شکل میں بھی سامان عبرت وتذکیر بن سکتا ہے۔

☆ کتاب کا ایک بڑا حصہ دارالعلوم حقانیہ کے تاسیس سے لے کر سال رواں ۲۰۱۵ء تک سالانہ دستار بندی جلسوں اور ختم بخاری کی تقریبات کا ہے ،جن کی رپورٹیں حسن اتفاق سے مہیا ہوسکیں، یہ جلسے بقول حکیم الاسلام قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبندؒ ایک عظیم الشان علمی جشن اور بقول خطیب پاکستان مولانا احتشام الحق تھانوی ایک عظیم علمی میلے کی صورت اختیار کرجاتے تھے، اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور شان وشوکت کے آئینہ دار ہوتے تھے، ان میں کی گئی تقاریر وخطبات یہاں تک کہ علاقائی روایات کے مطابق شعراء وادباء وقت کے پشتو مشاعروں کو بھی مرتب کر کے شامل کیا جارہا ہے، اس طرح جامعہ کے سال بہ سال مرحلہ وار علمی برکات وانوار کو محفوظ کردیا گیا ہے۔

ایسے تقریبات کا ایک اہم حصہ دارالعلوم سے شائع ہونے والے اہم کتب کی تقریب رونمائی سے متعلق ہے جنہیں ایک الگ مستقل جلد نہم میں جمع کیا گیا ہے' مگر اس کی طباعت کے بعد حال ہی میں ایسی ہی ایک علمی تقریب ناچیز کے مرتب کردہ کتاب کے انگریزی ترجمہ" وار آف آئیڈیالوجی: سٹرگل فار پیس" اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی کتاب سوانح کے بارہ میں ۲۵ رمئی لاہور میں منعقد ہوئی، اس کی روئیداد اور ختم بخاری ۲۰۱۵ء کو شامل کرنا مشکل تھا بامر مجبوری ان کو پیش نظر جلد میں شامل کیا گیا۔

والحمدللّٰہ الذی باسمه وحکمه تتم الصالحات والحمدلله اولاً وآخر وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین۔

(مولانا) سمیع الحق
مہتمم وخادم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۱۵ رشعبان المعظم شب براءت ۱۴۳۶ھ

آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن اسلام آباد

خطبات

آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن

۱۷ جون ۱۹۹۹ء اسلام آباد

خطبہ استقبالیہ

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

اسلامی نظام کا نفاذ

اور سودی نظام کا خاتمہ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ اما بعد
فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرحیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ
جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ (الجاثیہ: ۱۸)

تشکرانہ کلمات

قابل صد احترام علماء کرام! مشائخ عظام، زعماء ملک ورہنمایان ملت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کی طرف سے آپ سب اکابر وزعماء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ گوناگوں مصروفیات اور متنوع مشاغل کے باوجود آپ حضرات نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا اور آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

بے یقینی کے سائے اور روح فرسا حالات

حضرات محترم! ''آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن'' کا انعقاد جس فضا اور ماحول میں ہو رہا ہے وہ ملک کے ہر باشعور اور حساس شہری کے لئے انتہائی اضطراب انگیز اور روح فرسا ہے کراچی ، حیدرآباد اور سندھ کا امن بیرونی ایجنسیوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہے مسلمان کو مسلمان سے لڑانے کے لئے خفیہ خونی ہاتھ بدستور سرگرم عمل ہے اور منتخب اسمبلیوں میں ''ہارس ٹریڈنگ'' اور نا اہلیت کے کھلم کھلا اظہار نے منتخب اداروں کی افادیت کو مشکوک بنا کر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے ملک وقوم کے مستقبل کے بارے میں عوام کے ذہنوں میں بے یقینی کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں ان حالات میں ملک کی عمومی فضا بھی اس امر کی متقاضی تھی کہ دینی و سیاسی راہنما سر جوڑ کر بیٹھیں اور ملک وقوم کی کشتی کو اس خطرناک بھنور سے نکالنے کے لئے کوئی سبیل سوچیں لیکن دو اہم اور نازک مسائل بالخصوص آپ حضرات کی توجہ کے طالب ہیں جن پر غور و خوض کیلئے آپ بزرگوں کو یہاں تشریف آوری کی زحمت دی گئی ہے۔

نظریہ پاکستان اور غلبہ اسلام

رہنمایانِ ملت! ہم صدق دل کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے موجودہ مصائب و مسائل کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ حصول آزادی اور قیام پاکستان کے بعد ملک کے اجتماعی نظام کی تبدیلی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں اسی نظام کو بدستور باقی رکھا گیا جو برٹش استعمار نے اپنے دور تسلط میں نوآبادیاتی مقاصد کے لئے ہم پر مسلط کیا تھا اور بظاہر آزادی حاصل کرنے کے باوجود وہ نظام ہمارے معاشرہ میں جدید نوآبادیاتی ماحول کو ابھی تک برقرار رکھے ہوئے ہے اگر ہم گزشتہ چالیس سال کے دوران اقتدار کی خاطر باہمی سر پھٹول کی بجائے اجتماعی نظام کی تبدیلی اور نظریہ پاکستان کے مطابق

نظام اسلام کے غلبہ و نفاذ کے لئے سنجیدگی کے ساتھ پیش رفت کرتے تو نہ مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہو کر بنگلہ دیش کی شکل اختیار کرتا اور نہ ہی سندھ اور دیگر علاقوں میں علاقائی ، لسانی اور نسلی تعصب ونفرت کے یہ تن آور درخت ہم پر اپنے منحوس سائے دراز کرتے۔

شریعت بل کا مسودہ قانون

زعماء قوم! یہی وہ احساس تھا جس نے آج سے پانچ سال قبل مجھے اور میرے رفیق محترم مولانا قاضی عبداللطیف کو سینیٹ آف پاکستان میں ''شریعت بل'' کے نام سے ایک مسودہ قانون پیش کرنے پر مجبور کیا یہ مسودہ قانون جو ملک کے عدالتی نظام قرآن وسنت پر عملدرآمد کا پابند بنانے کے ساتھ ساتھ معاشی ، تعلیمی اور معاشرتی شعبوں میں بھی انقلابی تبدیلیوں کا داعی ہے پانچ سال تک ایوان کے اندر اور باہر قومی حلقوں میں زیر بحث رہا اور ملک کے کم وبیش ہر طبقہ نے اس کی حمایت یا مخالفت میں اپنے نقطہ نظر کا کھل کر اظہار کیا اس ''شریعت بل'' کو ترامیم کی مختلف چھلنیوں سے گزارا گیا اور مختلف اداروں نے اسے غور وفکر کے میزان پر تولا اور ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد ''شریعت بل'' ۱۳رمئی ۱۹۹۰ء کو سینیٹ آف پاکستان سے متفقہ طور منظوری کا اعزاز حاصل کر سکا۔

ایوان بالا سے شریعت بل کی منظوری

پاسدارانِ ملک! شریعت بل ایوان بالا سے منظوری کی سند حاصلکر نے کے بعد اب قومی اسمبلی کے حوالہ ہو چکا ہے اور اس کے باضابطہ قانون بننے کے لئے ضروری ہے کہ قومی اسمبلی نوے دن کے اندر اس کی منظوری دے لیکن وفاقی وزراء کے بیانات اور شریعت بل کے خلاف مختلف لابیوں کی پروپیگنڈا مہم سے یہ انداز لگانا کچھ مشکل نہیں کہ حکمران پارٹی شریعت بل کی منظوری سے خوش نہیں ہے اور وہ قومی اسمبلی میں اس کی

منظوری کو سبوتاژ کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے اس لئے یہ ضروری ہے کہ دینی و سیاسی مکاتب فکر کے زعماء مل بیٹھ کر قومی اسمبلی کے اندر اور باہر مشترکہ جدوجہد کا ایسا لائحہ عمل طے کریں جس کے ذریعے حکمران پارٹی کو شریعت بل کی منظوری میں رکاوٹ ڈالنے سے باز رکھا جا سکے تا کہ یہ بل منظوری کے بعد ملک کے اجتماعی نظام میں مثبت اور خوشگوار تبدیلی کا ذریعہ بن سکے۔

استحصالی معاشی نظام کی بنیاد

زعماء ملت! اس کے ساتھ ہی وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مالیاتی قوانین کو مستثنیٰ رکھنے کا مسئلہ بھی آپ حضرات کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے وفاقی شرعی عدالت کی تشکیل کے وقت مالیاتی قوانین کو دس سال کے لئے اس کے دائرہ اختیار سے مستثنیٰ کیا گیا تھا اور یہ مدت ماہ رواں میں ختم ہو رہی ہے جب کہ وفاق میں حکمران پارٹی اس امر کے لئے کوشاں ہے کہ آئین میں ترمیم کے ذریعہ اس مدت میں مزید اضافہ کر دیا جائے تا کہ سودی نظام کو ملک میں مسلسل برقرار رکھا جا سکے۔

یہ امر کسی وضاحت اور دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ سود اسلامی شریعت کی رو سے قطعی حرام ہونے کے علاوہ ملک میں استحصالی معاشی نظام کی بنیاد ہے اور ملک کو سرمایہ دارانہ و جاگیر دارانہ نظام کے چنگل سے نکالنے کیلئے سود کا مکمل خاتمہ اولین شرط ہے قرآن کریم نے سود کو نہ صرف حرام اور بے برکتی و نحوست کا باعث قرار دیا ہے بلکہ سودی نظام پر قائم رہنے کو خدا اور رسول خدا کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے معاشی نظام کو سود کی نحوست سے نجات دلانے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور استحصالی معاشی نظام کی جڑ کاٹنے کے لئے حکومت کا ہاتھ روکا جائے اور وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے سودی نظام کو مزید عرصہ تک مستثنیٰ رکھنے کی مہم کی ڈٹ کر مخالفت کی جائے اور ایسی کسی آئینی ترمیم کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔

ناگفتہ بہ صورتحال پر غور وخوض

رہنمایانِ ذی وقار! ملک کی عمومی ناگفتہ بہ صورت حال اور ان دو اہم ترین امور پر غور وخوض کیلئے آپ حضرات کو زحمت دی گئی ہے امید ہے آپ جیسے حساس اور باشعور رہنماؤں کی گراں قدر آراء و تجاویز اور ارشادات و خیالات سے کوئی ایسا راستہ ضرور ملے گا جو ملک کو موجودہ بحران سے نکال کر ایک مکمل اور صحیح اسلامی معاشرہ کی راہ پر گامزن کر سکے جمعیت علماء اسلام پاکستان کی طرف سے ایک بار پھر آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہیں یقین دلاتا ہوں کہ ملک وقوم کے دینی سیاسی راہ نما باہمی مشاورت کے ساتھ اس سلسلے میں جو لائحہ عمل اور پروگرام طے کریں گے جمعیت علماء اسلام پاکستان اس کی تکمیل کیلئے اپنی روایات کے مطابق ہراوّل دستہ کا کردار ادا کرے گی ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے اس مل بیٹھنے کو قبول فرمائیں اور ایسے فیصلے کرنے کی توفیق دیں جو ملک وقوم کے حق میں بہتر ہوں اور بدامنی بے یقینی اور پراگندہ خیالی سے آپ ایک پر امن، خوشحال اور پر اعتماد مستقبل کی بنیاد بن سکیں۔

آمین یا إله العالمین

خطاب

میاں محمد نواز شریف (وزیراعظم پاکستان)

تعارف

معروف سیاسی رہنما، وزیراعلیٰ پنجاب تھے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے تاسیس کے موقع پر غلام مصطفیٰ جتوئی صدر اور مجھے واحد نائب صدر بنایا گیا تھا، جتوئی صاحب کی مختصر ٹرم پورے ہونے پر دوبارہ انتخاب میں مجھے بالاتفاق صدر بنایا گیا۔ پنجاب میں کامیابی حاصل کرنے اور پی پی پی کو شکست دینے کی وجہ سے میں نے ازخود صدارت کا اعزاز ان کے سپرد کیا۔ آئی جے آئی کی ساری قیادت اس موقع پر موجود تھی توقع تھی کہ اپنے وسائل اور صوبائی حکومت کی بنیاد پر میاں صاحب آئی جے آئی کو اپنے منشور کے مقدس منزل سے ہمکنار کراسکیں گے پھر مرکزی انتخابات کا مرحلہ آیا تو احقر نے بھی پوری توانائیوں کے ساتھ آئی جے آئی کے انتخابی مہم میں خیبر سے کراچی تک بھرپور حصہ لیا، انتخابات کے نتیجہ میں میاں صاحب وزیراعظم بنے، لیکن اس منصب پر فائز ہوتے ہی انہوں نے ہماری خوابوں کو چکنا چور کرنا شروع کردیا اور ایک وقت آیا کہ طویل جدوجہد کے بعد سینیٹ میں ہمارے پاس کردہ شریعت بل کو انہوں نے قومی اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل ترامیم سے بے روح غیر موثر اور مسخ کردیا اس طرح ہماری ساری محنتوں پر پانی پھیرا گیا، ہم تڑپ کررہ گئے اور احتجاجاً میدان میں نکلے، انہوں نے ہمارا راستہ روکنے کیلئے کئی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ضرورت پڑنے پر منت سماجت اور ترغیب و تالیف قلب کا یہ ماہر انسان اس کے بعد نہایت طوطا چشمی سے آنکھیں پھیر لیتے تھے، مگر ہم نے یہ سب کچھ خلوص نیت اور ملک و ملت کیلئے بہتری کی نیت سے کیا، طمع و حرص لالچ اور صلہ کا الحمدللہ اس طویل دور میں ایک بھی دھبہ نہیں لگ سکا۔ (س)

نفاذ اسلام

مشکلات سے چھٹکارا پانے کا واحد ذریعہ

میاں نواز شریف وزیراعلیٰ پنجاب بنام میاں نواز شریف وزیراعظم پاکستان ایک آئینہ، جس میں سب اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں

۱۹۹۰ء میں نفاذ شریعت کے سلسلہ میں شریعت بل کی منظوری کے لئے حالات بے حد نازک اور بڑے حساس تھے ایسے حالات میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے آل پارٹیز نفاذ شریعت کانفرنس بلائی جس میں ملک بھر کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی قائد جمعیت کی اس حکمت عملی سے شریعت بل سینیٹ سے متفقہ طور پر منظور ہوا جس کا بعد میں موجودہ حکمرانوں نے حلیہ بگاڑ کر سرکاری شریعت بل کے نام سے پاس کرایا تاہم ۱۹۹۰ء کے نازک حالات میں پرائیویٹ شریعت بل کا سینیٹ سے متفقہ طور پر پاس کرانا ملکی تاریخ میں تحریک نفاذ شریعت کے حوالے سے ایک تاریخی موڑ تھا اس موقع پر جناب نواز شریف صاحب جو اس وقت صوبہ پنجاب کے وزیراعلیٰ تھے نے بھی مفصل خطاب کیا تھا ذیل میں ان کا خطاب من وعن شامل خطبات کیا جارہا ہے تاکہ ریکارڈ محفوظ رہے اور خود وزیراعظم بھی اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں سابق وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور دیگر رہنماؤں کی تقاریر بھی شامل کی گئی ہیں تاکہ اقوال اور کردار کی اس دنیا میں تاریخ سب کی حیثیت کو محفوظ رکھ سکے۔ (س)

نظریاتی مملکت میں نفاذ اسلام

محترم مولانا سمیع الحق صاحب ومعزز سامعین ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ میرے لئے یہ امر عزت، فخر وسعادت کا باعث ہے کہ مجھے ملک بھر کے ممتاز دانشوروں، دینی و سیاسی راہنماؤں کے اس منتخب اجتماع سے خطاب کا موقع فراہم کیا گیا فخر اس بات کا کہ میں آج ایک ایسی مجلس میں حاضر ہوں جہاں شریعت کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جا رہا ہے، اور سعادت اس لئے کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس نظریاتی مملکت میں شریعت کی بالادستی قائم کرنے کے لئے اس تاریخی موقع پر بھی بحیثیت مسلمان دل و جان سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس ایمان افروز محفل کا حصہ ہوں میں اپنی اور تمام حاضرین کی جانب سے اس تاریخ ساز اور ولولہ انگیز شریعت کانفرنس کے انعقاد پر محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور تمام متعلقہ احباب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ آل پارٹیز شریعت کانفرنس کی اس شمع سے جو آج روالپنڈی میں روشن کی گئی ہے پاکستان کے مسلمان کراچی سے خیبر تک ایسے کروڑوں چراغ جلائیں گے جس سے پاک سرزمین سے اسلام دشمنی اور لادینیت کا اندھیرا ہمیشہ ہمیشہ دور ہو کر رہ جائے گا۔

عوام کا مطالبہ صرف نفاذ شریعت

نفاذ شریعت کی جو بنیادی اہمیت ہے اس کے پیش نظر اس موضوع پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن علماء اور مشائخ کی موجودگی میں یہ ان کا اعزاز اور منصب ہے کہ وہ اس معاملے پر قوم کی راہنمائی کریں میں ایک ادنیٰ انسان کی حیثیت سے سیدھے سادھے الفاظ میں اپنے خیالات آپ کے سامنے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں نفاذ شریعت کے موضوع پر بحث اور تقریروں کا سلسلہ ۴۲ سال سے جاری ہے ایک طرف بحث جاری

ہے تو دوسری طرف پاکستان کے عوام نے ہر موقع پر یہ ثابت کیا ہے کہ شریعت کے نام پر ان کے دلوں کی ایک ہی دھڑکن ہے وہ یہ کہ وہ ہر قیمت پر اللہ کا قانون اس ملک میں چاہتے ہیں اس صورتحال کے پیش نظر اب ضرورت اس بات کی ہے کہ قومی امنگوں کا مزید خون نہ ہونے دیا جائے۔

جدوجہد کے بعد منزل کا خواب اور اس کی تعبیر

اس کے لئے یہ لازم ہے کہ اب اس معاملے کو گفتگو سے نکل کر جدوجہد کے مرحلے میں داخل ہو جانا چاہئے، سوچ و بچار کے دائرے سے نکل کر اب عمل کے دور کا آغاز ہو جانا چاہئے، ہر منافقت اور ہر مصلحت کو بھلا کر اب مومن کی بصیرت اور مومن کی جرأت کو بروئے کار لانا چاہئے کیونکہ قوموں کی تاریخ شاہد ہے اور اس ساری تاریخ کی ہر صفحہ گواہ ہے کہ عمل، جدوجہد اور جرأت کے بعد قومی منزل کا خواب تو دیکھا جا سکتا ہے اس کی تعبیر حاصل نہیں کی جا سکتی یہاں سیاسی اور دینی راہنما موجود ہیں، یہاں دانشور بھی موجود ہیں، قوم منتظر ہے کہ آپ اس کو منزل تک پہنچائیں۔

کٹھن اور مشکل سفر کا آغاز

آیئے! آج کے دن اس مبارک سفر کا آغاز کر دیا جائے ہر سفر کی طرح اس سفر کی مشکلات بھی ہیں، اس میں رکاوٹیں بھی ہیں اور اس میں ہماری راہ روکنے والے بھی موجود ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سفر کا آغاز ہی نہ کیا جائے بلکہ اس کا مطلب میری نظر میں یہ ہے کہ تحریک پاکستان کے نعرے (پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ) کو جوش اور جذبے کے ساتھ ایک مرتبہ پھر بلند کیا جائے، مجھے یقین ہے کہ اگر اس نعرے کو دیانتداری کے ساتھ اب بھی بلند کیا جائے تو جس طرح اس نعرے نے انگریز اور ہندو کی بالادستی کے بت پاش پاش کر دیئے تھے اسی طرح یہ نعرہ آج بھی بے ضمیر وطن فروشوں اور

لادین عناصر کی صفوں میں بھگدڑ مچا کر ان کو تتر بتر کر کے رکھ دے گا اس نعرے نے اگر ہندو اور انگریز کو پسپا کر دیا تھا تو آج ہندو اور انگریز کے حاشیہ برداروں کی دنیا میں بھی وہ زلزلہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ جس سے ان کے طاغوتی عزائم کا شیرازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بکھر جائے گا اس نعرے نے ہمیں تحریک پاکستان کی منزل سے ہمکنار کیا اور یہی نعرہ اب ہمیں تکمیل پاکستان کی منزل تک بھی پہنچا سکتا ہے اس نعرے نے اس وقت سفر کی درپیش ہماری مشکلات کو دور کیا تو آج بھی یہ نعرہ ہمارے سفر کی رکاوٹوں کو دور کر دے گا یہ میرا ایمان ہے کہ اگر ہم نیک نیتی سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر شریعت کا پرچم تھام کر آگے بڑھیں تو موجودہ رکاوٹیں تو کیا اگر اس طرح کی ہزار رکاوٹیں بھی ہوں تو بھی حق کا راستہ نہیں روکا جا سکتا کیونکہ بالآخر فتح حق کا مقدر ہوتی ہے اور شکست باطل کی قسمت! یہ قانون قدرت ہے، یہ اصول ہمیشہ سے جاری و ساری ہے، یہ اصول اتنا ہی اٹل ہے جس طرح ایک موسم کے بعد دوسرے موسم کا آنا یا جس طرح سورج کا مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں غروب ہونا ہے۔

حق کے سفر میں عزم و دیانت کی ضرورت

میری ایک گزارش ہے کوئی شاعرانہ بات نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نفاذ اسلام کے سلسلے میں پاکستان کی تاریخ کے مختلف مراحل اس بات کا ثبوت ہیں ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی ۱۹۴۷ء میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست وجود میں آئی، ۱۹۴۹ء میں قراردادِ مقاصد منظور کی گئی، ۱۹۵۶ء میں پاکستان اسلامی جمہوریہ قرار پایا اور اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا، اس کے بعد ۱۹۷۷ء میں نظام مصطفیٰ کی تحریک کے نتیجہ میں قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ قرار دیا گیا اور اب ۱۹۹۰ء میں سینیٹ کی طرف سے شریعت بل منظور کیا گیا اس سے واضح ہے کہ حق کا سفر

پورے عزم اور دیانت کے ساتھ جاری ہے اس سفر میں رکاوٹ بننے والے عناصر ایک کے بعد دوسرے محاذ سے شکست کھا کر پسپا ہوتے چلے جا رہے ہیں لہٰذا انشاء اللہ اس شریعت بل کو اب کسی حیلے، کسی بہانے، کسی سازش کے تحت روکا نہیں جا سکتا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ رحمت خداوندی رحمۃ للعالمین کے صدقے اس ملک کے رہنے والوں پر نظامِ اسلام کی بلندیوں کا اجالا پھیلنے والا ہے۔

حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟

محترم سامعین! یہ یقین جانیے کہ مجھے بڑی سخت حیرت ہوتی ہے کہ اس اسلامی ریاست میں کچھ ایسے عناصر موجود ہیں جو شریعت بل کی مخالفت کرتے ہیں حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ یہ بات وہ عناصر بھی جانتے ہیں میں آپ کو بتا دوں کہ وہ اس شریعت بل کی مخالف کیوں ہیں؟ اس لئے کہ اس بل کے ذریعے ملک کے معاشی نظام کو موجودہ لعنتوں سے پاک کرنے اور اسلام کا عادلانہ معاشی نظام رائج کرنے کا فیصلہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس بل کے نفاذ کے بعد موجودہ ظالمانہ نظام کے ذریعے اس ملک کے دس کروڑ غریب عوام کا خون نہیں چوسا جا سکے گا وہ اسلام کے معاشی نظام، اسلام کے نظام عدل کا راستہ روکنے کی آخری کوشش کر رہے ہیں شریعت بل چونکہ حکمرانوں کو عدلیہ کے انصاف سے بالاتر قرار نہیں دیتا اور انہیں عدلیہ کے انصاف میں لانا چاہتا ہے۔

سینیٹ کے بعد قومی اسمبلی کی ذمہ داری

اس لیے شریعت کے مخالف جو اپنے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل کوئی بنچ قائم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو وہ خود کو کس طرح ہر عدالت کے دائرہ نظام میں دیں گے، ان کی ایک اور منطق یہ بھی ہے کہ یہ بل جمہوریت کے منافی ہے میں کہتا ہوں کہ جمہوریت کے دو ایوانوں میں

ایک ایوان سینیٹ ہے، اس نے اسے پاس کیا ہے اگر کوئی حامی ہے تو قومی اسمبلی میں اس پر بحث کرے، اگر اس میں ترمیم ممکن ہو تو تجویز کرو ورنہ اسے منظور کر لو، یہی جمہوریت ہے، یہی اسلامی مشاورت ہے۔

نفاذ اسلام سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں

اور یہی حکومت کرنے کا مہذب اور شائستہ انداز ہے یہ کہتے ہیں کہ شریعت بل منظور کرنے سے لاتعداد مسائل کا دروازہ کھل جائے گا، لہٰذا شریعت بل کو سرد خانے میں رہنا چاہئے اس اسلامی نظریاتی مملکت میں شریعت بل کی مخالفت کرنا ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ پاکستانی معاشرہ کے لئے صحت مند اور پاکیزہ خون کا اہتمام نہ کیا جائے کیونکہ اس معاشرے کے لئے سرطان زدہ خون ہی بہتر ہے، اس کی مخالفت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہا جائے کہ چوری کے خلاف قانون نہ بنایا جائے کیونکہ اس سے چور برا مان جائے گا میں کہتا ہوں کہ شریعت بل پاس ہونے سے مصیبتوں کے دروازے نہیں بلکہ خدائے رحمٰن کی رحمتوں کے دروازے کھلیں گے میں کہتا ہوں کہ اگر چور برا مناتے ہیں تو اس کے لئے دیانتدار لوگوں کو قربانی کا بکرا نہیں بنایا جا سکتا میں کہتا ہوں کہ اس معاشرے کے لوگوں سے سرطان زدہ خون کو باہر نکال کر اس میں پاکیزہ اور صحت مند خون داخل کرنے میں ہی اس معاشرے کی زندگی ہے اسلام کے لئے عوامی امنگ اور تڑپ کے سیلاب کے آگے اب کوئی بند نہیں باندھا جا سکتا، دریائے راوی اور جہلم کو بھول کر گنگا کی طرف دیکھنے والوں کو اب یہ قوم پاکستان میں الٹی گنگا بہانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

نظام اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد

خطاب

جناب غلام مصطفیٰ جتوئی صاحب

تعارف

سابق وزیر اعلیٰ سندھ اور عبوری وزیر اعظم پاکستان، سندھ کے مشہور سرداروں میں سے ہیں۔ بھٹو صاحب کی رفاقت میں سیاست میں آئے۔ بے حد نفیس وضعدار اور شریف النفس شخصیت، آئی جے آئی میں اکھٹے کام کیا۔ ابتداء میں وہ صدر اور میں سینئر نائب صدر منتخب ہوئے۔ میعاد مقررہ پورے ہونے پر میرے حق میں استعفیٰ دیا کہ ان کے بعد میری صدارت طے شدہ فارمولا تھا مگر میں نے پاکستان کے وسیع مفاد میں اپنی فیصلہ شدہ صدارت پنجاب کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب میاں محمد نواز شریف کے سپرد کر دی۔ یہ سب کچھ جناب جتوئی صاحب کی صدارت میں لاہور کی میٹنگ میں طے ہوا۔ اس ایثار کو حاضرین نے لامثال قرار دیا اور مجھے نائب صدارت کا عہدہ اپنے پاس بدستور رکھنے پر اصرار کیا جو عرصہ تک بلکہ آئی جے آئی کے وجود تک قائم رہا۔ (س)

شریعت پاکستان
میں بسنے والے ہر شہری کی خواہش

مولانا سمیع الحق سے اظہار یکجہتی کے لئے شرکت

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب صدر، علماء کرام اور معزز حضرات! السلام علیکم میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری عزت افزائی کی، میں تو صرف اپنی حاضری لگوانے کے لئے آپ کی خدمت میں آیا تھا اس لئے میں نے آتے ہی پیچھے اپنی سیٹ پکڑ لی تا کہ حاضری لگوا کر میں قومی اسمبلی کی طرف چلا جاؤں لیکن مجھے سٹیج کے اوپر بھی آنے کا حکم ہوا اور مجھے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ مجھے آپ کی خدمت میں کچھ معروضات عرض کرنی ہوں گے اس کے لئے نہ میں نے کوئی خطبہ تیار کیا ہے اور نہ میں نے کوئی تیاری کی ہے لیکن جس جذبے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اسی جذبے کے ساتھ چند لفظ آپ کی خدمت میں عرض کر کے یہاں سے نکلوں گا میرے آنے کا مقصد صرف یہ ہی تھا ہمارے مولانا سمیع الحق صاحب نے جس مقصد کے لئے کانفرنس بلائی ہے، تو میں یہاں آپ کے

مقاصد میں اپنی شرکت اور اپنی یکجہتی کا اظہار کرنا چاہتا تھا اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

وطن عزیز کو وجود میں لانے کا مقصد

مولانا سمیع الحق صاحب اور محترم راجہ ظفر الحق صاحب نے تفصیل سے شریعت بل کی تاریخ آپ کے سامنے پیش کی ہے اس میں مزید اضافے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں دینی معاملات پر زیادہ بول سکتا ہوں کیونکہ آپ سب حضرات دینی معاملات میں ڈاکٹرز ہیں میں تو آپ کے سامنے کمپوڈر کی حیثیت بھی نہیں رکھتا، میں تو اس معاملہ میں بھی کوئی جرأت نہیں کر سکتا کہ میں آپ کو کچھ زیادہ اور مزید اس کے اوپر وعظ کر سکوں مقصد یہ ہے کہ وطنِ عزیز یہ ملک کیوں بنایا، کس نام پر بنایا گیا؟ یقیناً اس لئے بنایا گیا کہ برصغیر کے مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ انگریز کے جانے بعد اگر ہمیں اپنی مملکت نہیں ملتی تو شاید اللہ کا نام، اللہ کا پیارا دین بھی ہمیں ڈسکس کرنے نہیں دیا جائے گا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ مملکت بننے کے آغاز ہی سے جو ہمارے وقت کے حاکم بنتے آئے ہیں انہوں نے اس اہم معاملے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جب پہلا آئین بنانے کی کوشش ہوئی تو آئین کو بنانے کیلئے Objective Resolution آئین ساز اسمبلی میں پاس ہوا اور Objective Resolution میں بنیادی چیز یہی تھی کہ قرآن وسنت جو ہے وہ ہمارا قانون ہوگا، وہ بنیاد ہوگی اس ملک میں قانون کی۔

نفاذ شریعت میں سرد مہری کا مظاہرہ

لیکن آپ نے دیکھا کہ کئی آئین تین چار درمیان میں بنے لیکن اس طرح دیانتداری سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اور یہ معاملہ رُکتا گیا پہلی مرتبہ جناب ضیاء الحق مرحوم صاحب نے Objective Resolution (قرار دادِ مقاصد) کو امنمنٹ کے ذریعے

آئین کا حصہ بنایا اور یہ توقع پیدا ہوئی کہ اب اس میں مزید پیش رفت ہوگی لیکن جونیجو
صاحب کے دور میں اسمبلی میں بھی بات آگے نہ بڑھی میں کسی کی طرف کوئی انگلی نہیں اٹھا
رہا، سب اسمبلیوں نے ایسا کیا ہے کوئی اسمبلی ایسی نہیں جس نے اخلاص سے کوشش کی
ہو، اگر کرتی تو بڑی آسانی سے یہ مسئلہ حل ہوسکتا تھا، اور اب اس ملک میں ہر بسنے والا
شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگی گزارے لیکن ایک
دور اس ملک میں آنے والا ہے وہ نہیں چاہے گا کہ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام میں اللہ
کے دین کا حکم ہو، اس کی بالا دستی ہو۔

مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کو خراج عقیدت

میں جناب مولانا سمیع الحق اور جناب مولانا قاضی عبدالطیف صاحب کو خاص
طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سینیٹ میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے، آپ حضرا
ت نے بڑی محنت کی ہے، بڑی کوشش کی ہے، آپ نے بھی دیکھا آپ کو بھی تقریباً چار
پانچ سال لگے ہیں سینیٹ میں اس بل کو آگے چلانے کیلئے اور اس کے ساتھ ساتھ
سینیٹ کے دوسرے ممبرز حضرات کا شکر گزار ہوں ان سب کو میں مبارکباد اور خراج
تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جس جذبے کے ساتھ، یکجہتی کے ساتھ آپ نے اس کو
منظوری بخشی اس کیلئے آپ مبارک کے اور خراج تحسین کے مستحق ہیں اور حقدار ہیں۔

شریعت بل کے مخالفین کے نعرے

اب جیسے کہ یہ بل (شریعت بل) سینیٹ میں پاس ہوا آپ نے ہر قسم کی آوازیں
سنیں، آوازیں نکلنا شروع ہوئیں، آپ نے سنا کہ موجودہ حکومت کے وزراء نے حکومت
کی شہ پر کہا کہ جناب! ہم تو اس کی مخالفت کریں گے میں کہتا ہوں ارے بھائی! ایک
طرف تو کہتے ہو کہ اسلام ہمارا دین ہے اگر کہتے ہو، سنجیدہ ہو، منافقت نہیں ہے، اب

وقت آگیا ہے کہ آپ یہ ثابت کردیں کہ ہم اس معاملے میں سنجیدہ ہے اور سارے حقائق
آپ کے سامنے ہیں تو پھر آپ کو اس چیز میں قباحت کیوں نظر آتی ہے؟

حکمران پیپلز پارٹی شریعت بل میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے

اگر آپ نے یہ پروگرام لوگوں کو دیا ہے یہ تو پھر صرف دکھلاوے کے لئے
ہے، دھوکہ ہے، فریب ہے اگر دھوکہ نہیں ہے، فریب نہیں ہے، دکھاوا نہیں ہے تو پھر
وقت آگیا ہے اب ثابت کرنا ہے کہ آپ واقعی سنجیدہ ہیں یا نہیں! تو مجھے امید ہے کہ پیپلز
پارٹی (اس وقت پیپلز پارٹی برسر اقتدار تھی) کوئی لائن بھی لے لے کر وہاں آخر کار جتنے ممبر
ہیں ان پر بھی ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان کو میں مخاطب ہوکر عرض کر رہا ہوں، قومی
اسمبلی میں بھی کہیں گے کہ جناب! اللہ کا حکم آپ کے لئے زیادہ ہے یا جرمن وامریکہ کا
حکم آپ کے لئے زیادہ ہے......تو اب اللہ کا حکم آپ کو ماننا پڑے گا، آپ کو جب دھوکہ
ہوا ہے تو آپ پارٹی کی دیواروں کو توڑ کر آگے نکلیں اور آکے اس بل کی مدد کریں اور
جہاں تک ہمارا تعلق ہے آپ کو شروع سے میں بس آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بھاری
اکثریت بہت بھاری اکثریت میں ساری اپوزیشن (اس وقت آئی جے آئی اپوزیشن میں تھی)
کی طرف سے کیونکہ مجھے اس قسم کی اجازت نہیں ملی اور نہ ابھی یہ معاملہ وہاں اپوزیشن
کے پلیٹ فارم پر آیا ہے کہ ہم اس کے اوپر غور کرلیں، مجھے یقین ہے کہ سب بھائی اس
میں ہماری مدد کریں گے۔

نیک کام میں کامیابی کے لئے جدوجہد

لیکن بہر حال ایک بھاری سیکشن ہے اپوزیشن میں ایک بھاری اکثریت ہے
اپوزیشن کی جو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہیں اس بل میں اور اللہ کریگا آپ دعا
کریں اور جیسے کہ آپ کی دعاؤں سے اتنی کامیابی ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ آخری مرحلے

میں اللہ آپ کو اور ہم سب کو اس نیک کام میں کامیابی دے گا لیکن آپ کو میں عرض کروں گا کیونکہ آپ ملک کے کونے کونے سے آئے ہیں آپ وہاں کے ایم این اے حضرات پر دباؤ ڈالیں جہاں پیپلز پارٹی کے ایم پی اے ایم این اے ہیں ، ان کے حلقوں میں جائیں ان سے کہیں جناب ! یہ اس کا پارٹی پالیسی سے کوئی تعلق نہیں ہے ، یہ ایک قانون ہے جس میں ہم سب کا فرض ہے اس قانون کو آخری مرحلے میں پاس کروانے کی کوشش کریں ۔

تمام مکاتب فکر کے اتحاد پر خوشی اور مسرت

آخر میں میں آپ حضرات کو جہاں دیکھتا ہوں کہ ہر مکتبۂ فکر کے علماء اور حاضرین دیکھتا ہوں اللہ کرے آپ ہمیشہ اسی طرح متحد و متفق رہیں ، اللہ کرے ہمارے لوگوں میں جو الجھن پیدا ہوتی ہے اس سے بھی قوم میں ٹوٹ پھوٹ پڑتی ہے اپنے ذہنوں میں رکھیں ، اپنے حلقوں میں جائیں اور یہ کوشش ضرور کریں اب میں آپ سے اجازت چاہوں گا کیونکہ قومی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے وہاں بھی حاضری ضروری ہے اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

مولانا محمد خان شیرانی صاحب

تعارف

جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنما، اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین اور ایک سلجھے ہوئے سیاستدان، عصر حاضر کے مسائل پر گہری اور کبھی انفرادی نظر رکھنے والے اہم دانشور۔

پاکستان میں اب تک اسلامی نظام نافذ کیوں نہ ہوا؟

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا (اٰلعمران:۱۰۳) وقال تعالیٰ فی مقام اٰخر اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْم بَعْدِ مَا جَآئَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًام بَیْنَھُمْ وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (اٰل عمران:۱۹)

دینی فکر کے لئے اجتماع اور اس کی اہمیت

جناب صدر اور محترم علماء کرام! یہ بہت ہی سنہرا موقع ہے کہ آج ہم اسلامی نظام کے نفاذ کے فکر میں یہاں جمع ہوئے ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو لوگ دین کے فکر کی غرض سے یکجا ہوتے ہیں تو مجلس برخاست ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے لیکن مدار نیت پر ہے اللہ تعالیٰ اہماری نیتوں کو ٹھیک فرمائے تا کہ یہی نشست ہمارے لئے مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

اسلامی نظام کا نفاذ اور پاکستان میں اس کا فقدان

دین کا معنی ہے نظام حکومت سزا اور جزا، مملکت، تعلیم، فیصلہ ضابطہ حیات یہ تمام معانی نظام حکومت سے وابستہ ہیں پاکستان خالصتاً ایک مخصوص نظریے کے تحت بنا تھا جب تک اس نظریے کی آب یاری ہوگی تو یہ ہم سب کیلئے اور اس ملک کیلئے بقاء اور دوام کا ذریعہ ہوگا اور اگر اس نظریے کی خلاف ورزی ہوئی تو جیسا کہ بنگلہ دیش جدا ہوا اور بھی بنگلہ دیش بن سکتے ہیں لہٰذا اس لحاظ سے اس ملک میں بھی اسلامی نظام کا نفاذ ایک انتہائی بنیادی ضرورت بن گیا ہے۔

عوام کی حماقت اور سیاستدانوں کی منافقت

مگر ایک دو گزارشات میں بڑے افسوس کیساتھ عرض کروں گا ایک یہ کہ آج تک اسلامی نظام کیوں نافذ نہ ہو سکا تو اس کی دو وجوہات ہیں پہلا یہ کہ سیاستدانوں کا منافقانہ رویہ اور دوسرا یہ کہ عوام کی حماقت بس جس کی لاٹھی اس کی بھینس اول تو یہ دیکھ لو کہ یہ شخص اپنے لگائے ہوئے نعرے پر پورا اترا بھی ہے یا نہیں بس میری یہی گزارش ہے کہ اپنے ملک کو سنبھال لیں اور اسکا سنبھالنا یہی ہے کہ اس میں جلد سے جلد اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے کوششیں تیز کی جائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب
سینیٹر راجہ ظفر الحق صاحب

تعارف

راجہ صاحب ممتاز قانون دان، دینی اور آئینی امور پر عبور رکھنے والے اور مشکل مسائل پر اپنے مافی الضمیر کی مؤثر ترجمانی کرنے والے انسان ہیں۔ قادیانیت کے عدالتی تعاقب میں مؤثر کام کیا۔ صدر ضیاء الحق کے دور میں ان کے مؤثر ترجمان رہے اور ان کے اسلامائزیشن کے سلسلہ میں مجلس شوریٰ اور سینیٹ میں ہمارا زیادہ واسطہ اور سامنا انہی سے ہوتا، اس دور میں وفاقی وزیر اطلاعات و مذہبی امور بھی رہے۔ وزیر اعظم جونیجو کے مشیر اور نواز شریف کے دور میں سینیٹ میں ہم ساتھ رہے۔ مؤتمر عالم اسلامی پاکستان کے انچارج رہے اور بین الاقوامی اہم اجتماعات میں شرکت کرتے رہتے ہیں...... (س)

شریعت بل
کو درپیش چیلنجز اور منظّم لائحہ عمل

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم،

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ خاتم النبیین

اما بعد !

شریعت بل طویل سفر کے بعد

صدرِ محفل مہمان خصوصی مولانا سمیع الحق صاحب علماء کرام میرے بزرگو اور بھائیو! موجودہ شریعت بل جو سینٹ نے بالاتفاق پاس کیا ہے اس کا سفر طویل اور اس مرحلے پر اسے پہنچتے پہنچتے بیالیس، تینتالیس سال ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک پاکستان کی بنیاد یہی تھی کہ مسلمانوں کا اپنا خطہ ہو اور انہیں اختیار اعلیٰ حاصل ہو اور یہاں وہ خدا کے آخری دین کو نافذ کریں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس میں علماء کرام کی قربانیاں ہیں جو کئی سو سال تک

پھیلی ہوئی ہیں ، اس میں شہادتیں بھی ہیں ، اس میں ملک بدریاں بھی ہیں ، اس میں طرح طرح کی آزمائشیں بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائیں گے جنہوں نے ایک طویل عرصے تک یہ جہاد جاری رکھا اور انہی کی کوششوں ، آزمائشوں ، تکالیف اور ابتلا کے صدقے پھر یہ ملک بنا اور آج تک اگر اسمیں پیش رفت ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بھی انہی کی برکات میں سے ایک برکت ہے ۔

قیام پاکستان کے بعد دستور ساز اسمبلی

اس کے بعد آپ دیکھتے گئے کہ جب پاکستان بنا تو فوری طور پر ایک دستور ساز اسمبلی قائم کی گئی لیکن بدقسمتی سے اس میں بھی وہی مسائل زیر بحث آئے جو آج بھی آ رہے ہیں میں نے دو وفاقی وزراء کرام کے دلائل سنے اس شریعت بل کے خلاف تو مجھے اس وقت کے مشرقی پاکستان کے ارکان کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے تھے ان کا اعادہ ہوتا نظر آیا اس وقت بھی یہ کہا گیا کہ دستور ساز اسمبلی بنی ہے یہ دستور بنائے گی صوبوں اور مرکز کے اختیارات کی تقسیم بھی کرے گی عام آدمی کے بنیادی حقوق کا تعین بھی کرے گی لیکن اس بنیاد کا تعین بھی کرے جس پر یہ ملک قائم رہے گا اس لئے دستور بھی واضح کرے جس پر یہ قائم رہے گا اور چلتا رہے گا ۔

دستور ساز اسمبلی پر بھی نگران ادارے کی ضرورت

اس لئے دستور ساز اسمبلی یا قومی اسمبلی کے علاوہ بھی کوئی ادارہ ایسا ہونا چاہیے جو اس بات کی نگرانی کرے کہ اگر وہ اس میں لغزش کریں اپنے کوئی سیاسی مقاصد کے تحت اس میں ہٹنے کی کوشش کریں تو وہ ادارہ انہیں دوبارہ سیدھے راستے کی طرف ڈال دے کہ بنیادی قوانین کو لکھ دیا گیا کہ اس سے تجاوز نہیں ہوگا اور اگر وہاں کی مقننہ وہاں

کی اسمبلی خواہ ریاست کی ہو یا مرکزی اس میں اگر تجاوز کرنی ہے تو پھر عدالتوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کہیں یہ معاملہ آپ کا اس سے تجاوز والا جو حصہ ہے وہ کالعدم ہے اور اس ادارہ کے اوپر ایک اور ادارہ وہاں موجود ہو اسی طریقے سے جہاں جہاں وفاق ہے جہاں جہاں تحریری دستور ہے وہاں یہ اختیار حاصل ہے اور خود پاکستان میں بھی اگر صوبائی دائرہ اختیار کے بارے میں قومی اسمبلی یا سینیٹ کوئی بل پاس کرے تو اعلیٰ عدالتیں اس کو کہہ سکتی ہیں کہ یہ کالعدم ہے یہ اختیارات سے تجاوز ہے اسی طریقے سے اگر بنیادی حقوق کے بارے میں کو ایسا قانون وضع کیا جائے تو بھی کہہ سکتی ہیں کہ یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے یہ کالعدم ہے یہ اسی آئین میں لکھا ہے ، ہندوستان کے آئین میں لکھا ہے ، کینیڈا کے آئین میں لکھا ہے ، آسٹریلیا کے آئین میں لکھا ہے ۔

منتخب ممبران پر نمائندگی کرنے کی گرفت

یہاں تک تو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں لیکن جب یہ معاملہ آتا ہے کہ خالق کائنات کی طرف سے جو حکم ہے ۔ اگر اس سے تجاوز کوئی اسمبلی کرے تو اس کو بھی دیکھنے والا کوئی ادارہ ہو تو کہتے ہیں یہ تو بڑی زیادتی ہے اسمبلی کے ساتھ اسمبلی کی دو حیثیتیں ہیں ایک یہ کہ وہ منتخب ہے دوسرا یہ کہ آیا وہ نمائندہ ہے کہ نہیں انتخابات ہوتے تو اس بات کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ منتخب ہے یا نہیں ہے ؟ جو ارکان اس میں بیٹھے ہیں جب تک کہ الیکشن کمیشن انہیں ہٹا نہ دے وہ منتخب رہتے ہیں لیکن اس سے بھی سنگین تر معاملہ اس بات کا ہے کہ آیا وہ نمائندہ ہے یا نہیں ؟ نمائندگی کیا ہے ؟ منتخب ہونے کے بعد پھر وہ آزاد نہیں ہو جاتے پھر یہ ساری گرفتوں سے ماوراء نہیں ہو جاتے ان کے اوپر بھی گرفت رہتی ہے اور وہ گرفت نمائندگی کی ہے اگر پاکستان کی ۹۸ فیصد آبادی کی یہ خواہش ہے کہ

یہاں شریعت محمدی ﷺ نافذ ہو تو جو رکن اسمبلی اس کی مخالفت کرے گا وہ نمائندگی نہیں کر رہا منتخب ہو سکتا ہے نمائندہ نہیں ہو سکتا اور اگر اپنی نمائندگی کی حیثیت سے ہٹ جاتا ہے تو اسے وہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔

اختیار اعلیٰ خدا کی ذات کا ہے: قومی اسمبلی اسکی تنفیذ کی پابند ہے

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اسمبلی ایک ساورن باڈی (Saveran Body) ہے اختیار اعلیٰ رکھتی ہے لیکن ہمارے آئین میں لکھا ہے کہ اختیار اعلیٰ خدا تعالیٰ کی ذات کو ہے اور اسی اختیار اعلیٰ کو امانت کے طور پر منتخب نمائندے اختیار کریں گے اسے استعمال کریں گے اور اگر اس کے اختیار اعلیٰ کے منافی وہ جاتے ہیں تو پھر وہ آئین کیخلاف ورزی کرتے ہیں اور آئین کی اسی طریقہ سے خلاف ورزی ہے کسی اور شق کی خلاف ورزی ہو میں سمجھتا ہوں اس سے کئی گنا بڑی خلاف ورزی یہ ہوگی کہ اس کے منافی کوئی کام کیا جائے اس سے پہلے بھی بہت چیلنجز آئے اور یہ کہا گیا اس مغرب زدہ ذہن کی طرف سے کہ ہم کیا کریں علماء کرام ہی متحد نہیں ہوتے کون سا اسلام نافذ کیا جا سکتا ہے؟

اختلاف تو اسمبلی میں بھی ہے

آپ دیکھتے ہوں گے کہ کسی اور ادارے میں بھی مکمل اتفاق اور اتحاد نہیں ہوتا قومی اسمبلی میں بھی حزب اقتدار اور حزب اختلاف ہے وہاں بھی کوئی مکمل اتحاد نہیں ہو سکتا دنیا بھر کی اسمبلیوں میں اسی طرح ہے لیکن کبھی کسی نے نہیں کہا کہ ہم صدر کس کو بنائیں وزیر اعظم کس کو بنائیں؟ یہاں تو اتفاق ہی نہیں ہے قانون پاس کرتے وقت سو ایک طرف ہوتے ہیں اور ننانوے دوسری طرف ہوتے ہیں قانون پاس ہو جاتا ہے کہ اکثریت اس طرف ہے وہاں یہ نہیں کہا جاتا کہ اتفاق نہیں ہوا کیسے پاس کریں؟

عدالتوں کے اپنے مابین اختلافات

اگر عدالتوں کی فیصلے آپ لے لیں پانچ ایک طرف ہوتے ہیں چار دوسری طرف سپریم کورٹ کے ہوتے ہوئے فیصلہ ہو جاتا ہے تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے کہ اکثریت کا فیصلہ ہے وہاں نہیں کہا جاتا کہ ہم فیصلے کو کس طرح تسلیم کریں اتفاق نہیں ہوا ان فیصلوں کی نقول دیکھیں ایک ہائی کورٹ کا فیصلہ ہوگا دوسرے کا اور ہوگا ایک ہی ہائی کورٹ میں بیٹھے ہوئے ایک کمرے میں عدالت فیصلہ اور کرے گی دوسرے میں اور کرے گی ذرا سے مقدمے سے حالات بدل جائیں وہی عدالت اپنے فیصلے کو بہتر طور پر بدل بھی سکتی ہے دو ججوں کا بنچ فیصلہ ایک کرتا ہے تین ججوں کا بنچ اسے بدل سکتا ہے اپیل پر وہ بدل سکتا ہے کبھی کسی نے نہیں کہا کہ انصاف کیا ہوگا آپس میں جج اتفاق نہیں کرتے لیکن جب نفاذ اسلام کی بات آئے گی چونکہ دل اندر سے راضی نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ اتفاق نہیں ہے تو کیا کریں اور جب تک اتفاق نہیں ہوگا اس وقت تک یہ نافذ نہیں ہو سکتا اور باقی بے اتفاقی کی ساری باتیں قبول ہیں۔

بنی اسرائیل کے مانند پاکستانی قوم

عجیب بات یہ ہے ساری حجتیں ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بھی کرتی رہی اور حضرت محمد ﷺ کی مخالفت کرنے والے بھی کرتے رہے انہی کا اعادہ ہو رہا ہے جیسے ازل سے سچ بھی ایک ڈگر پر چل رہا ہے اور اس کی مخالفت والے بھی ایک ڈگر پر چل رہے ہیں اور یہ دونوں پیر چل رہے ہیں اور اسی طریقے سے اس معاملے پر بھی یہی صورت حال ہے۔

شریعت بل کا آغاز

آج سے تقریباً پانچ سال پہلے یہ بل پیش ہوا تھا اور یہ بل اس شکل میں نہیں

ہے بے شمار میٹنگیں ہوئیں اور ان میٹنگوں میں تقاریر بھی ہوئیں، تجاویز بھی پیش ہوئیں، اس میں ترامیم بھی ہوئیں علماء کرام بھی بیٹھے تھے، وکلاء بھی بیٹھے تھے، سیاستدان بھی بیٹھے تھے، آئین کے ماہرین بھی بیٹھے تھے اور پھر یہ آخری شکل میں آیا اور میں مبارکباد دیتا ہوں اپنے سینیٹ کے ارکان کو کہ انہوں نے آپس کے بے شمار اختلافات مختلف معاملات میں جو آراء کے اختلافات ہوتے ہیں لیکن اس بل کے معاملے میں آپ نے دیکھا کہ انہوں نے بالاتفاق اسے پاس کردیا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں بہت شاندار کوئی اور کاروائی نہیں ہوئی ہوگی یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

تمام طبقات کی شمولیت

اس میں کانسٹیٹوشن لاجز بھی تھے، اس میں شیخ صاحب جیسے لوگ بھی تھے، بہرور سعید صاحب جیسے قانون دان بھی تھے، منٹو صاحب جیسے لوگ بھی تھے اور ساتھ ساتھ ساتھ علماء کرام بھی تھے، قاضی عبداللطیف صاحب بھی موجود تھے بے شمار حضرات اور سارے پاکستان کے چاروں صوبوں سے اور وفاق سے منتخب سینٹر وہاں بیٹھے تھے اور انہوں نے اس بل کو بالاتفاق کسی ایک شخص کے استثنیٰ کے علاوہ اسے پاس کردیا۔

شریعت بل کو قومی اسمبلی کے سپردگی

اب یہ بہت بڑا بوجھ، بہت بڑی ذمہ داری، بہت بڑی مسؤلیت آکر قومی اسمبلی کے کندھوں پر پڑی ہے اور کوشش یہ ہو رہی ہے اور بیانات یہ شروع کردیئے گئے اور دلوائے بھی جارہے ہیں کہ یہ کسی ایک فرقے کا بل ہے حالانکہ کسی فرقے کا نہیں کسی فرقے کے بارے میں اس میں کچھ بھی نہیں لکھا ہوا ہے کسی کے بارے میں بھی نہیں لکھا ہوا ہے وہی الفاظ ہیں جو پاکستان کے پہلے دستور بننے کے وقت لکھے گئے تھے کہ پاکستان کے تمام قوانین قرآن وسنت کے مطابق ہوں گے وہ الفاظ ۱۹۵۴ء کے اس

آئین میں جو بن کر سامنے آئے تھے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں کیونکہ یہ اکتیس علماء کرام جن میں ایک مولانا ظفر احمد انصاری صاحب اس وقت زندہ ہیں باقی تمام علماء کرام اپنے خالق حقیقی سے جا ملے لیکن انہوں نے بھی اس وقت اتفاق اور اتحاد سے یہ چیلنج قبول کیا تھا اور وہ قوانین بنا کردیئے تھے وہ لائن بنا کردی تھی وہ پلیٹ فارم دیا تھا اور وہ اتنا مضبوط تھا کہ دستور بنتے رہے دستور ٹوٹتے رہے لیکن وہ اصول تمام دساتیر میں آپ موجود پائیں گے فرق صرف اتنا تھا کہ اسے صرف ایک ایسے حصے میں رکھا گیا تھا جس پر عمل درآمد نہیں ہوسکتا تھا۔

شریعت بل کا کچھ حصہ اور ضیاء الحق شہید

لیکن اللہ تعالیٰ رحمت کرے شہید صدر ضیاء الحق صاحب پر کہ انہوں نے ایک ترمیم کے ذریعے اسے آئین کا مؤثر حصہ بنا دیا اور وہ مؤثر حصہ بننے کے بعد بھی شروع سے لے کر آج تک وہ جو بنیادی چیز فراہم ہوئی تھی اسے مؤثر بنایا گیا اور اس میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا لیکن یہ اختیارات پھر قومی اسمبلی نے اپنے پاس ہی رکھے اس میں آپ دیکھیں گے کہ کسی ایک فرقے کا نام نہیں بلکہ کہا یہ گیا ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۲۷ میں ایک ترمیم کے ذریعے یہ کہا گیا کہ ملک کے تمام قوانین وضع ہوں گے تو قرآن وسنت کے مطابق اگر کوئی قانون اس کے منافی پایا جائے گا تو پھر اس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے اور وفاقی شرعی عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اسے قرآن وسنت کے منافی پائے تو پھر اسے کالعدم قرار دے گی۔

شریعت بل ایک درمیانہ راستہ: تمام رکاوٹوں کا قلع قمع کا ایک بڑا ہتھیار

لیکن کچھ ایسے معاملات تھے جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر تھے اور آئین میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے دائرہ کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی تو اس

بل میں وہ راستہ اختیار کیا گیا ہے اور جو باقی امور ہیں وہ وفاقی شرعی عدالت کی طرح چاروں صوبوں کے ہائی کورٹوں کو دے دیئے جائیں کہ وہ بھی یہ دیکھ لیں وہ بھی آخر مسلمان ہیں، وہ بھی پڑھے لکھے ہیں، قانون کو بھی جانتے ہیں، دین کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں کہ اگر ان معاملات میں بھی جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتی اگر ان کے دائرہ اختیار ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں آجائیں اور اب جو دی گئی ہیں باقی تمام معاملات کی طرح وہ ساری چیزیں بھی دیکھ کر اس کو بھی اختیار ہے کہ اسے کالعدم قرار دے سکے یہ اتنا بڑا اقدام ہے میں سمجھتا ہوں اس سے تمام معاشرے کی اصلاح ہو سکتی ہے اور تمام وہ راستے وہ تحریکیں جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے قوانین اور اصولوں اور انقلاب کے راستے سے ہٹانے والی ہے ان کا قلع قمع کرنے کیلئے اس سے بڑا ہتھیار اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

شریعت کی گرفت سے ماورا کوئی نہیں

اس میں ایک اور خاص چیز دی گئی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ برطانیہ کے قانون میں لکھا ہے کہ ملکہ یا بادشاہ خدا کی طرف سے ایک نمائندہ ہوتا ہے وہ جو بھی کرے اس پر کوئی گرفت نہیں کر سکتا لیکن ہمارے دین میں ایسا نہیں ہے ہمارے دین میں ہر کوئی شخص اس دائرے کے اندر رہے گا وہ قابل تنقید ہے دائرے سے باہر نکلے گا تو وہ قابل تنقید نہیں ہو سکتی (خالق کو ناراض کر کے مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جا سکتی) خواہ وہ کتنا بڑا بھی کیوں نہ ہو کتنا بڑا منتخب بھی کیوں نہ ہو اس کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ گناہ ہے وہ شرک ہے وہ کفر ہے لیکن آج تک اس بات کا کوئی انتظام نہیں تھا اگر صدر مملکت یا وزیر اعظم وزیر اعلیٰ یا کوئی وزیر اگر کوئی حکم دیتا ہے تو اسے عدالت میں لایا جا سکے کوئی انتظام نہیں تھا آئین میں لکھا ہوا تھا کہ انہیں نہیں لایا جا سکتا اس شریعت بل میں لکھا گیا ہے

کہ وہ بھی اگر تجاوز کرتے ہیں تو انہیں بھی عدالت میں لایا جا سکتا ہے اب اس کے بارے میں کیا کسی کو اعتراض ہو سکتا ہے؟

کمیشن برائے اصلاح معاشی نظام

پھر اس میں دو کمیشن مقرر کرنے کے لئے کہا گیا ایک کمیشن تمام معاشی نظام جو پاکستان کا اس کے بارے میں ہو وہ بیٹھے گا اس میں ماہرین ہوں گے دین کی تعلیم والے بھی ہوں گے اقتصادیات کے ماہر بھی ہوں گے اور وہ بیٹھ کر ملک کے لئے ایک نظام وضع کریں گے ابھی کل ہی پرسوں میں سن رہا تھا یوں کہ ایک قریبی ملک سے وزیر اعظم نے ایک بہت اچھی تجویز دی ہے اس پر ہمیں بھی غور کرنا چاہیے اور جب کمیشن بنے گا تو اس پر سب سے پہلے غور کرنا پڑے گا اس نے کہا غربت کا ایک معیار ہے کہ جو سو روپے سے لے کر ۸۰۰ روپے تک جو تنخواہ لیتے ہیں وہ غریب تصور ہوتے ہیں اس کے اوپر ایک طبقہ آتا ہے جو آسودہ یعنی خوشحال ہے پھر اوپر کی کوئی لمٹ نہیں ایک آدمی اربوں روپے روز کماتا ہے اس کی کوئی لمٹ نہیں اس نے یہ کہا کہ ہم اپنے ملک میں ایسا نظام بنائیں گے کہ جہاں غربت کی لمٹ ہے امارت اور دولت کی بھی لمٹ ہونی چاہیے اس نے کہا اگر وہ لمٹ اوپر کی ہو جائے جو دولت اوپر کی ہے وہ چھن کر نیچے آئیگی اور ملک میں کوئی غریب نہیں رہ سکتا زیادہ دولت چار پانچ فیصدی دولت امیروں نے سمیٹی ہوئی ہے اور یہ شریعت کے خلاف ہے، یہ انسانیت کے خلاف ہے اس لئے یہ کمیشن ریلیز کیا گیا ہے جو سارے نظام کو دیکھئے اور خاص طور پر سود کو دیکھئے کہ اس کی لعنت کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے اور اس کے متبادل نظام کیسے ہوگا؟

کمیشن برائے اصلاح تعلیم

اسی طریقہ سے تعلیم کا ایک کمیشن ہے آپ دیکھتے ہیں کہ نوجوان نسل کا آئندہ

راہ متعین کرنے کے لئے تعلیم کا نظام بڑی بنیادی حیثیت رکھتا ہے اگر وہی درست نہ ہو تو
کوئی چیز درست نہیں ہو سکتی وہ آدمی تجارت میں جائے تو پھر اس کا ذہن سیدھا نہیں ہوگا
لیکن اگر اس کی بنیاد اور تربیت درست ہے تو کسی شعبے میں بھی ہوگا وہ ایک مسلمان کی
حیثیت سے وہاں موجود ہوگا اس لئے اس کمیشن کو قائم کیا گیا ہے۔

عدالتوں کے اختیارات

اسکے علاوہ عدالتوں میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہاں پڑھے لکھے علماء کرام اور
دیگر حضرات کو بلوا کر مشورہ لیا جائے کہ اس معاملے میں ان کی رائے کیا ہے جیسے وفاقی
شرعی عدالت یا سپریم کورٹ ایکسپرٹ جو شریعۃ میں ہیں، جو لاء میں ہے، جو باقی شعبوں
میں ہیں ان کو بلوا کر رائے لے سکتی ہے اس لئے اس کو بھی اس میں رکھا گیا ہے اس سے
بھی کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے لیکن بغیر پڑھے ہوئے، بغیر دیکھے ہوئے کہ اس میں
کیا لکھا گیا ہے فوراً اس کی مخالفت شروع ہوگئی اس کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے اس کا ایک
ہی علاج ہے کہ آپ لوگوں کے پاس جائیں ،عوام کے پاس جائیں ، انہیں سمجھائیں،
مساجد میں آئمہ کرام تقاریر کریں، لیبر کے پاس جائیں، دوسرے جو طلبہ ہیں ان کے پاس
جائیں ، علماء کے پاس جائیں ، وکلاء حضرات کے پاس جائیں ، ان سب کو پہلے
سمجھائیں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ وکلاء حضرات کی ایک بہت بڑی اکثریت
شریعت کیلئے جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں صرف انکو اپروچ کرنے کی ضرورت ہے

وفاقی شرعی عدالت کا قیام

لیکن میں آخری بات جو گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جب وفاقی شرعی
عدالت شروع میں بنی تھی تو اس وقت یہ خیال تھا کہ اس کا چلن بہت مشکل ہے وکلاء
حضرات کی وہ تعلیم نہیں ہے جج حضرات کی وہ تربیت نہیں ہے اس لئے محال ہے لیکن آپ

نے تجربہ سے یہ دیکھا ہوگا جب وفاقی شرعی عدالت قائم ہوئی تو وکلاء حضرات کی ایک
بڑی تعداد میں بعض حضرات کو پہلے سے دین کا علم تھا اور کچھ نے اس ضرورت کو پورا
کرنے کے لئے یہ معاملہ اپنے سامنے رکھا اور آج پورے ملک میں بڑی تعداد وکلاء کی
ایسی موجود ہے جو علماء کرام کی طرح قرآن حکیم اور سنت رسول اللہ ﷺ ان تمام چیزوں کو
سامنے لے کر تمام ماخذ کے ساتھ اور بڑے مضبوط دلائل سے وفاقی شرعی عدالت میں اور
سپریم کورٹ میں پیش ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے قوانین بدلے بھی جارہے ہیں۔

نفاذ اسلام ہی ہماری وجود کی حفاظت کا ضامن ہے

لیکن میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان جس خطے میں موجود ہے
اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنے حجم کے لحاظ سے چین، روس اور ہندوستان کے مقابلے میں ہمارا
وجود چھوٹا ہے ہماری تعداد تھوڑی ہے لیکن یہ ساری کمی کو اگر کوئی چیز پوری کر سکتی ہے تو وہ
محمد ﷺ کا دین اور وہ راستہ ہے جو تقویت آپ کو پہنچا سکتا ہے اور جو اندرونی خلفشار ہے اور جو
بیرونی خطرات ہیں ان کے مقابلے کے لئے بھی آپ تیار ہو سکتے ہیں۔

پاکستان ایک آزاد اسلامی ریاست

اور آپ کا وہی مقام ہو سکتا ہے جو حضرت قائداعظم نے قاہرہ میں کھڑے ہو
کر ۱۹۴۶ء میں کہا تھا کہ اے عرب ممالک ! آپ کی آزادی بھی اسی وقت ہوگی جب
پاکستان آزاد ہوگا اور وہ صحیح ایک اسلامی ریاست ہوگی تو عربوں کی طرف بھی کوئی آنکھ
اُٹھا کر نہیں دیکھ سکے گا اس لئے یہ ہماری موت اور زندگی کا معاملہ ہے یہ عام قانون نہیں
ہے جس کے لئے بعض لوگوں کی رائے ایک طرف ہو اور بعض لوگوں کی دوسری طرف ہو
اس لئے اس مجلس کو اُٹھنے سے پہلے کم از کم وہ ایک ترتیب ایک نظم کر لینی چاہیے جس کے
ذریعے سے وہ اس کو آگے بڑھایا جاسکے۔

خطاب

نوابزدہ نصراللہ خان صاحب

تعارف

نوابزادہ صاحب عظیم سیاستدان جمہوریت کیلئے لڑتے لڑاتے بابائے جمہوریت کہلائے۔ متحارب جماعتوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا سلیقہ رکھتے تھے۔ آغاز مجلس احرار اسلام اور اکابر دیوبند کے ساتھ جدوجہد آزادی سے کیا۔ تحریک نظام مصطفیٰ وغیرہ میں نمایاں کردار ادا کیا آخر میں ناچیز کی دفاع افغانستان کونسل کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کی۔

ابلیسی قوتوں کا شریعت بل کی مخالفت

آغاز سخن

جناب صدر علمائے کرام خواتین وحضرات ! اس مبارک تقریب کے منتظمین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع عنایت فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرسکوں جبکہ ابھی آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ میں کل سے بیمار ہوں اور اس کے قابل نہیں تھا کہ یہاں حاضر ہوتا اور آپ کی خدمت میں کوئی مفصل گزارشات پیش کرتا لیکن میں اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہتا تھا اور اس لئے میں حاضر ہوا ہوں اور کچھ صحت کا عالم ہے اور کچھ ملکی حالات اس طرح کے ہیں ایک شاعر نے کچھ اس طرح کہا ہے......

وہی شورش ہے لیکن جیسے موج تہہ نشین کوئی
وہی دل ہے مگر آواز مدہم ہوتی جاتی ہے

مولانا سمیع الحق صاحب لائق مبارک باد ہیں

کچھ حالات اس طرح ہیں جناب! میں نے ایک دو معزز حضرات کی تقریریں سنی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ مستحق ہے مبارک باد کی اور اس بل کے محرکین بھی

جناب مولانا سمیع الحق اور جناب قاضی عبداللطیف صاحب جنہوں نے اس بل کو پیش کیا اور خدا کے فضل وکرام سے منظور ہوگیا۔

حکمرانوں کے نیت میں فتور

میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے اور جہاں تک حکومت کی نیت کا تعلق ہے بلاخوف تردد میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی نیت نہیں ہے کہ یہ بل اسمبلی میں پیش ہو یعنی یہی مرحلہ تو بعد میں آئے گا کہ آیا نیشنل اسمبلی کی اکثریت اسے منظور کرتی ہے یا نہیں کرتی وہ اسے پیش نہیں کرنا چاہتی۔

دواہم مسائل کے لئے کانفرنس کا اہتمام

دومسائل جن کے لئے میں نے دیکھا ہے کہ اس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ہے ایک یہ اور دوسرا مالی امور کو جس طرح مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا اور وہ میعاد ۲۴ جون کو ختم ہو رہی ہے اس سلسلے میں عرض کروں کہ ان کی سوچ یہ نہیں ہے کہ وہ مالی امور کے بارے میں یعنی سودی نظام جس کو آپ بجا طور پر کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے خلاف جنگ ہے۔

سود کے تحفظ کیلئے اسمبلی کی بجائے سپریم کورٹ میں پیشی

اوراب اس نظام کو ختم کرنے کا ایک موقع مل رہا ہے ۲۴ جون کو اس کے بارے میں بھی آپکو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ معاملہ بھی نیشنل اسمبلی میں نہیں لانا چاہتے اور اس کے لئے وہ سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہتے ہیں اور یہ عذر پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ گیارہ برس جہاں مارشل لاء مسلط رہا ہے حالانکہ مارشل لاء میرے خیال میں آٹھ سال یا ساڑھے آٹھ سال رہا ہے لیکن ان کا کہنا یہ ہے کیونکہ گیارہ سال مارشل لاء مسلط

رہا ہے اس لئے ہمیں اس کی میعاد میں توسیع کرنا چاہیے اور دس سال کی معیاد اور بڑھادی ہے یعنی اس کے لئے وہ نیشنل اسمبلی میں نہیں یعنی میں جو آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

شریعت بل کی مخالفت پر بے نظیر کی خوشی

اور اسی طرح جہاں اس شریعت بل کا تعلق ہے یہ نہیں ہے کہ دو وزراء نے بیان دیئے ہیں میں حیران ہوں کہ ان بیانات کے بعد وہ اپنے آپ کو مسلمان کس طرح کہلاتے ہیں یعنی یہ بیانات دینے کے بعد اور یہ نہیں کہ ان وزراء کرام نے بیانات دیئے ہیں آج کے اخبارات محترمہ وزیراعظم صاحبہ نے جو صحافیوں کے ساتھ بات چیت کی ہے وہ اگر آپ نے اخبارات میں دیکھی ہو اس میں انہوں نے فرمایا اس میں انہوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے شریعت بل کو مسترد کیا اور یہ کہا ہے کہ دوسری بار ایسوسی ایشن میں بھی یہ مسئلہ لے جانا چاہیے تاکہ وہاں سے بھی اس کی مخالفت کھل کر سامنے آئے۔

اپنی سعی اور جدوجہد کو تیز کرنا

میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے اور اس کے لئے آپ اپنی جدوجہد میں تیزی لانا اور رائے عامہ کو منظم کرنا ہوگا جس طرح میں نے کہا ہے کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے اور یہ ایک صورت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پیدا ہوئی ہے تو میں اس کے لئے کہتا ہوں کہ وہ بھی ان کے شعر ہے کہ......

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضان محبت عام سہی عرفان محبت عام نہیں

ایک اہم موقع

تو جناب ایک اس کا احسان ہے کہ ایک موقع ہمیں ملا ہے اب اس کو منطقی نتیجے پر پہنچانے کے میں نے سب حضرات کو اور میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ

تمام مکاتب فکر متفق ہیں اس بات پر کہ......

آکے پھر آج ہم آہنگ ہوئی ہے لب جو
مے کے لئے چاند کی ضو اور پھول کی خوشبو

تمام مکاتب فکر کا اتحاد اور شریعت بل

یعنی آج ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہاں اکٹھی ہوگئی ہیں اور اس اتحاد کو برقرار رکھنا ہے کہ اگر آپ اس اتحاد کو برقرار رکھ سکیں اور تمام دینی مکاتب فکر بھی اور تمام سیاسی مکاتب فکر بھی یعنی میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو سیکولر ذہن رکھتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو مذہب کے خلاف ہیں ابھی یہ جہاں کچھ انسانی حقوق کی ایک انجمن ہے اچھا اس کی طرف یہ ایک پوسٹر شائع کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شریعت بل نامنظور آپ اس کو اسلامی حکومت کہتے ہیں آپ قرارداد مقاصد کی بات کرتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ اب قرارداد مقاصد آئین کے متن کا حصہ بن چکا ہے یہ نہیں کہ اس آئین میں جو ۷۳ کا آئین ہے وہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں جتنے آئین اس ملک میں بنے ہیں جتنے آئین آپ کو شاید یاد نہ ہو کہ ۵۶،۱۹۵۴ء کا آئین ۱۹۶۲ء کا آئین ۱۹۷۳ء کا آئین ان سب میں اگر کوئی چیز قدر مشترک ہے تو وہ یہی تھے۔

پاکستان کا کوئی قانون اسلام مخالف نہ ہوگا

جناب اس ملک میں کتاب وسنت کی منشاء کے خلاف قانون سازی نہیں ہوگی اور ہمیں یہ طے کر دیا گیا تھا کہ تمام مروجہ قوانین کتاب سنت کے سانچے میں ڈھال دیئے جائیں گے یہ بات نئی نہیں ہے پہلے دن سے یہ ہمارے آئین میں ہے یہ ہمارا عہد ہے آپنے خدا کے ساتھ ہماری اپنی قوم کے ساتھ اور یہ کہتے ہیں کہ شریعت بل نا منظور ہم اندازہ کریں ملا کے راج کا، شریعت بل بنیاد بنتا ہے جمہوریت کے خلاف

سازش کا عوام کی حاکمیت کے حق میں یعنی اللہ کی حاکمیت کا قرارداد مقاصد میں اعلان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کیا اس سے باہر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا فرقہ پرست آئین کی بربادی کا ،فرقہ پرست کے عروج کا ،خواتین کے حقوق کی تباہی کا ، اقلیت کے حقوق کے صفائی کا ، جابرانہ ملائیت کے راستے کا ، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کا ، مذہبی تعصب کے فروغ کا ، عدلیہ اور قانون کی تباہی کا ، یعنی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تمام جو ابلیسی قوتیں ہیں وہ سرگرم عمل اور مصروف کار ہو چکی ہیں اور اس کے مقابلے میں ہونا یہ چاہیے کہ تمام اسلامی ذہن رکھنے والے لوگ متحد ہوں۔

ہم ابتلاء کے دور سے گزر رہے ہیں

جس طرح بجا طور پر یہ کہا گیا ہے کہ آج جس ابتلاء سے ہم گزر رہے ہیں یعنی سرحدوں کی جس طرح صورت حال ہے یعنی ہم بالکل ملک آتش فشاں کے دھانے پر ہیں یہ ہماری کیفیت ہے اور جس طرح غالب نے کہا ہے......

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز
گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت ست

یعنی ہوا تیز ہے رات اندھیری ہے سمندر میں طوفان ہے اور کشتی کا لنگر ٹوٹ چکا ہے اور ملاح سو رہا ہے ، یہ حالت ہے یعنی جن مسائل اور مشکلات کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کا بغیر اتحاد کے آپ مقابلہ نہیں کر سکتے یہ چند گزارشات تھی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

خطاب

مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب

تعارف

مولانا، صدر ضیاء الحق کے دور میں وفاقی وزیر مذہبی امور اور مجلس شوری کے رکن، بڑے مخلص اور دینی فکر سے سرشار انسان تھے۔

شریعت بل کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل

ایک سنہری موقع

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم جناب صدر محفل اور معزز محترم علمائے کرام اور میرے قابل احترام حاضرین! آج کی یہ مجلس ملک کے اس مسئلے سے بحث کر رہی ہے کہ جس مسئلے کے حل ہونے پر اس ملک کے باقی رہنے کا دارومدار ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر اس بار ہم نے شریعت محمدی ﷺ کو اس کا صحیح مقام دینے کی کوشش نہ کی تو پھر شاید پاکستان اپنے وجود کا جواز کھو دے گا اور گو کوئی مہلت جو اس پاکستان کی بقاء کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے مقدر کی گئی ہے وہ مہلت شاید اس آخری موقع کے بعد ختم کر دی جائے گی۔

شریعت کے نفاذ کا بندوں پر انحصار ایک المیہ

میرے بھائیو اور بزرگو! آج ایک عالم دین یہ نقطہ بیان کر رہے تھے کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ شریعت کا نفاذ بندوں کی مرضی پر منحصر کر دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم تو یہ ہے کہ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (الاحزاب:٣٦)

کسی مومن مرد اور کسی عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں تو پھر وہ اپنا اختیار استعمال کریں لیکن یہ عجیب مذاق ہے کہ یہاں شریعت کا نفاذ بندوں کی مرضی پر منحصر ہے اگر قومی اسمبلی شریعت کے نفاذ کو تسلیم کرے تو شریعت نافذ ہو وگرنہ نہیں، یہ بات اس لحاظ سے بھی نہایت اہم ہے کہ ملک کے موجودہ وزیر قانون نے یہ بات کہی کہ اس شریعت کی بالادستی کی وجہ سے قومی اسمبلی اور منتخب اداروں کی بالادستی ختم ہو جائے گی اور قانون سازی کا جو اختیار جن اسمبلیوں کو حاصل ہے وہ چھن جائے گا گویا وہ یہ بات سمجھتے ہیں کہ شریعت کے مقابلے میں ہمیں قانون سازی کا حق حاصل رہنا چاہیے۔

۹۸٪ مسلمانوں کا حق

میرے بھائیو! میں عرض کروں گا کہ یہ ملک جہاں ۹۸ فیصد مسلمان رہتے ہیں اور جو اپنے ایمان کے تقاضے کے تحت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم ہی کو اولیت دیتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اس کے قومی اسمبلی اور اس کے سینٹ اس کو اگر اپنی نمائندگی کا پاس ہے اور اپنے نمائندہ ہونے کا دعوی ہے تو پھر وہ کلمہ طیبہ جو ہر مسلمان پڑھتا ہے انہیں بھی وہ کلمہ طیبہ پڑھ لینا چاہیے اور شریعت کی بالادستی کو تسلیم کر لینا چاہیے۔

ہماری حاضری کا مقصد

دوستو بزرگو! آج کی اس مجلس میں ہماری حاضری کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم شریعت بل کی خوبیاں گنوائیں اور اس کی اہمیت بتائیں بلکہ ہماری حاضری کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم جہاں یہ فیصلہ کر کے اٹھیں کہ شریعت بل کو ملک میں نافذ اور جاری کرنے

کے لئے کیا لائحہ عمل ہمیں اختیار کرنا ہے اور کونسی جدوجہد کا آغاز کرنا ہے؟ اور کس طریقے سے اس ملک کو جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے جہاں اللہ کی شریعت کو نافذ اور جاری کرنا ہے اس کے لئے آپ سب حضرات مل کر ایسا واضح فیصلہ کریں اور ایسے پروگرام مرتب کریں کہ جن کے ذریعے سے ہم ملک کے اندر ایک زبردست تحریک پیدا کر دیں اور اس تحریک کے نتیجے میں مسلمانوں کے اندر ایک جذبہ بھی پیدا ہو اور پھر اس کی موجودگی میں کسی سیکولر ذہن رکھنے والے کو، کسی لادینی ذہن رکھنے والے کو یہ جرأت نہ رہے کہ وہ شریعت کے مقابلے میں اپنی انا کو اور اپنی اصولوں کو استعمال کر سکے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

حضرت مولانا عبدالمالک صاحب

صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان منصورہ لاہور

تعارف

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان متعلقہ جماعت اسلامی کے صدر اور جامعہ منصورہ کے شیخ الحدیث اور MMA کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب بھی ہوئے، ہزارہ کے علاقہ اوگی سے تعلق ہے۔

اسلام حکمرانوں کے کام آیا
مگر حکمران اسلام کے کام نہ آئے

الحمد للّٰہ رب العالمین الصلوة والسلام علی سیّدنا المرسلین محمد وعلی اله واصحابه اجمعین

امت کا پہلا اجتماعی فریضہ نفاذ شریعت

صدر گرامی علمائے کرام قائدین ملت ! میں سب سے پہلے جناب مولانا سمیع الحق صاحب کو اس بات پر مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ شریعت بل کی منظوری سے ہم نے نفاذ شریعت کی طرف پیش قدمی کی ہے میں انہیں اور قاضی عبداللطیف کو اور ان کے رفقاء کو اور آپ تمام حضرات کو، دینی جماعتوں کو، ان مجاہدوں کو جنہوں نے اپنی زندگیاں احیائے اسلام اور اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لئے صرف کیں ان تمام کے لئے مبارک ہو حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجتماعی فریضہ نفاذ شریعت کا ہے نفاذ شریعت کے بارے میں پہلی نشست کے اندر بہت سی باتیں ہو چکی ہیں۔

راجہ ظفر الحق صاحب کی ولولہ انگیز تقریر

آپ نے بہت سی تقریریں سنیں میں بہت غور کے ساتھ حضرات کے بیان سنتا رہا ہوں بہت خوبصورت اور دلکش اور سب سے شاندار انداز میں راجہ ظفر الحق نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ایک مولوی کی زبان میں جب شریعت کی بات ہوتی تو وہ سمجھ میں آتی ہے لیکن ایک وکیل کی زبان جب شریعت کے متعلق بولتی ہے تو اس کا نام کچھ اور ہوتا ہے جہاں یہ ایک بات بار بار کہی گئی کہ جتنے حکمران آئے پاکستان میں انہوں نے اسلام کا نام لیا اسلام کو استعمال کیا ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اسلام سارے حکمرانوں کے کام آیا لیکن اسلام کے کوئی کام نہ آیا۔

اسلام سے دوری کا نتیجہ

آج حالات آپ کے سامنے ہیں اس شریعت سے اور اسلام سے دوری کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں خاص طور سندھ کی اندر کراچی کے اندر حیدر آباد کے اندر جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں کراچی اور حیدر آباد کے اندر جتنا اسلحہ استعمال ہوا ہے میں پوری ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اگر وہ اسلحہ کشمیر کے حریت پسندوں کو دے دیا جاتا تو آج کشمیر آزاد ہوتا یہ ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے جو سب کچھ ہو رہا ہے کراچی اور حیدر آباد کے حالات نے ہر محبّ وطن کو ہلا کر رکھ دیا گیا ہے اور بقول شاعر......

وہ شاخ گل پہ زمزموں کی دھن تراشتے رہے
نشیمنوں پر بجلیوں کا کارواں گزر گیا

مولانا سمیع الحق کا شکریہ

میں مولانا سمیع الحق صاحب کو ایک بار پھر مبارک باد دیتا ہوں وقت بھی کم ہے اور حاضرین نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے میں اپنی جماعت کی طرف سے مکمل یقین دلاتا ہوں کہ شریعت بل کی دہلیز کے اندر انشاء اللہ مجلس اتحاد العلماء کے کارکن آپ کے سپاہی ہوں گے انشاء اللہ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون گرے گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

پیر سید محمد یعقوب شاہ پھالیہ مرحوم

تعارف

بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے موضع پھالیہ کے پیر اور اتحاد امت کے داعی اور خیر خواہ۔

شریعت یا جام شہادت

نحمدہٗ و نصلی علی رسول الکریم ونحن علی ذلك من الشاهدین والشاکرین والحمد الله رب العالمین **وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ** (الحشر:۷)

اتحاد کا مظاہرہ

صدر گرامی حاضرین محفل نہایت ہی واجب الاحترام علمائے کرام ! نفاذ شریعت کے سلسلے میں آج تک جتنی کوششیں ہوئیں بہانہ یہ بنایا جاتا تھا کہ علماء آپس میں متفق نہیں ہیں کسی کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھ کاٹو ! کسی کا مسلک ہے کہ پنجہ کاٹو ! کسی کا مسلک کچھ ہے کسی کا کچھ ہے لہذا شریعت نافذ نہیں ہو سکتی۔

بریلوی مسلک کا کلی اتفاق

یہ تنقید کرنے والے حلقے اور اعتراض کرنے والے حضرات آج بخوبی یہ دیکھ لیں کہ میں بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں اور جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے شریعت کانفرنس میں حاضر ہو چکا ہوں جسکا مقصد یہ ہے کہ میرے مسلک اور میرے عقیدے کو نفاذ شریعت کے سلسلے میں وہ بل جو قاضی عبداللطیف صاحب اور مولانا

سمیع الحق صاحب نے پیش کیا ہے اور سینیٹ نے منظور کیا ہم پورے مسلک وعقیدے سے اس بل سے متفق ہیں اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں اس لئے کہ یہ سب بہانے ہیں۔

دوسو سال غیر اسلامی قوانین کے تحت زندگی

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم ڈیڑھ دوسو سال سے لارڈ میکالے کے اس گندے قانون کے تحت اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں جس کی ہر دفعہ اسلام، شریعت، قانون، سیرت رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کے خلاف ہے اور اس کے خلاف آج تک ہم نے کوئی اجتماعی قدم اٹھانے کی کوششیں نہیں کیں وہ اہل شیعہ حضرات بھی برداشت کر گئے، بریلوی حضرات بھی برداشت کر گئے اہل حدیث حضرات نے بھی اسی کے تحت زندگی گزاری اور دیوبندی مسلک کے حضرات نے بھی اس کے مطابق زندگی گزاری آخر حیرت ہے کہ اس قانون کے خلاف اعلان جنگ دوسو سال میں نہ ہوا لیکن جب شریعت کا لفظ آتا ہے تو پھر اختلاف کیوں پیدا ہوتا ہے؟

شریعت یا شہادت

ہمیں شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں عملی طور پر اس دفعہ یہ ثابت کرنا ہوگا کہ جو لوگ اس سلسلے میں سوچتے ہیں اور انہیں غلط فہمی ڈالی جاتی ہے کہ یہ فلاں جماعت کے اشارے پر یا فلاں کو اقتدار سے ہٹانے کے لئے سازشیں کی جارہی ہیں کوئی شریعت وغیرہ نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے تم نے قومی اتحاد بنایا نظام مصطفیٰ کے نعرے لگائے جب اقتدار کا وقت آیا تو اس کے بعد تم نے کون سی شریعت نافذ کی اور وہ شریعت کہاں ہے لیکن آج ہمیں اور کونسی شریعت لانا چاہتے ہو آج ثابت کرنا ہوگا یا اس ملک میں شریعت آئے گی اور یا اس ملک کے سارے علماء جام شہادت نوش فرمائیں گے اگر اس سے کم کوئی چیز بھی آپ نے قبول کی تو آئندہ آپ کی زبانوں سے نہ قوم مسجدوں میں

اسلام کا نام سننے کے لئے تیار ہوگی اور نہ سیاسی پلیٹ فارم پر قوم آپ سے اسلام کا نام سننے کیلئے تیار ہوگی اور نہ کوئی آپ کی طرف سے کوئی ایسا نعرہ باقی رہ جائے گا اگر آپ افغانستان کی جنگ میں آمادہ کرتے ہیں لوگوں کو لڑنے کیلئے تو وہ بھی جام شہادت شریعت ہی کی روشنی میں انہیں ملتا ہے اور اسی عرض کی روشنی میں وہ وہاں جا کر جانیں قربان کرتے ہیں آنے والے بھی شریعت ہی کی روشنی میں اپنے آپکو سر بلند کرتے ہیں۔

اختلافی مسائل کو چھوڑ کر نفاذ اسلام کے لئے سعی

اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ جب واپس جائیں تو اپنے دوسو سال میں حاضر و ناظر کے مسئلے، علم غیب کے مسئلے، قبور کے مسئلے، اتنے جی بھر کر بیان کر لئے ہیں کہ پانچوں جماعت تک پڑھنے والا بچہ جس نے بریلوی بننا تھا وہ بن گیا، جس نے اہلحدیث بننا تھا وہ بن گیا، جس نے دیوبندی بننا تھا وہ بن گیا اب آپ یہ تمام خطبات ترک کر دیں اور اپنے جمعے کے اجتماعوں میں، سیرت کانفرنسوں میں، میلاد النبی ﷺ کے جلسوں میں، شریعت اور اس کی برکات اور آئین شریعت کے اسرار اور رموز اور اس کے فائدے اقتصادی معاشی ہر طریقے سے جو سامنے آئے وہ بیان کریں اس سے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا اور ایک ملتبس اختلاف ختم ہوں گے۔

نفاذ شریعت سے پہلے فرقہ بندی کا خاتمہ

اسی طرح آپ اپنے اضلاع میں بھی بریلوی، دیوبندی حضرات مل کر شریعت کانفرنس کریں تا کہ یہ تاثر قائم ہو کہ فرقہ بندی اگر شریعت کے نفاذ سے قبل ہی ختم ہوگئی ہے تو شریعت آنے کے بعد فرقہ بندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا میں جماعت اہل سنت پنجاب کے صدر کی حیثیت سے اپنی طرف سے مکمل یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس مسئلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

خطاب
جناب اعجاز الحق صاحب

تعارف

جنرل ضیاء الحق شہید صدر پاکستان کے فرزند، پاکستان مسلم لیگ (ضیاء الحق) کے سربراہ، سابق مذہبی امور کے وفاقی وزیر، دفاع پاکستان کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں، راقم کے ساتھ کئی پلیٹ فارم پر کام کرتے رہے۔ (س)

نفاذ شریعت
کے لئے قربانی کی ضرورت

ایک عظیم الشان تحفہ

صدر مجلس قابل احترام علمائے کرام معزز خواتین و حضرات! السلام علیکم میرے لئے یہ امر انتہائی قابل سعادت ہے کہ مجھے علمائے دین اور صاحبان علم کی اس محفل میں کچھ کہنے کا موقع فراہم کیا گیا میں دین کے علم سے بہرہ مند نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے یہ دعویٰ ہے کہ میں اسلامی قوانین کی تشریح یا تعبیر کی صلاحیت رکھتا ہوں لیکن مجھے فخر ہے کہ میں اسلام کا فرزند ہوں میری رگوں میں رواں خون کی ایک ایک بوند میں بھی اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی محبت کا جذبہ موجزن ہے میں اس باپ کا بیٹا ہوں جس کا دل عشق رسول ﷺ سے سرشار تھا جو روضہ رسول ﷺ کا فرش اپنی ٹوپی سے صاف کیا کرتا تھا اور جس کی آنکھیں گنبد خضرا کا نظارہ کرتے ہی آنسوں سے بھر جاتیں تھیں میرے شہید والد نے مجھے جو سب سے بڑا تحفہ دیا وہ اسلام اور اس کی روشن قدروں سے گہری محبت ہے یہ محبت بیرون ملک بھی میرا سب سے بڑا اثاثہ رہی ہے اور اسی اثاثے نے ہر اس قباحت سے محفوظ رکھا جو مغرب کی تہذیب کا حصہ ہے۔

نفاذ شریعت کے لئے شہید ضیاء الحق کی جدوجہد

حاضرین محترم! پاکستان کی تخلیق جذبہ اسلامی کی مرہون منت ہے کروڑوں مسلمانوں کی بے مثال قربانیاں ایک ایسی سرزمین کے لئے تھیں جہاں اسلام کا نظام رائج ہوگا اور جس کی فضاؤں میں مکہ اور مدینہ کی خوشبو ہوگی لیکن بدقسمتی سے یہاں کی سیاسی قیادتوں نے اسلامی نظام کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی شہید ضیاء الحق نے پہلی بار کسی معذرت اور کسی احساس کمتری کے بغیر دین اسلام کا پرچم اٹھایا علمائے کرام اور مشائخ کی قدر افزائی کی، ذرائع ابلاغ کا کعبہ درست کیا، نظام الصلوۃ اور نظام زکوۃ جاری کیا، مجموعی طور پر ملک کی فضاء کو اسلامی رنگ دیا ضیاء شہید کے دور میں میکدہ ویران ہوئے اور مسجدیں آباد ہوئیں اللہ اور رسول ﷺ کے نام لینے کی جھجک دور ہوئی سرکاری تقریبات کے لئے حمد وثناء کے زمزمے لازمی قرار پائے اقوام متحدہ کا ایوان پہلی بار قرآن کی تلاوت سے آشنا ہوا اور اسلام ایک بھرپور قوت کے ساتھ ابھرا میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ میرے شہید والد اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کس قدر فکرمند رہتے تھے میں انہیں صرف اور صرف اس سلسلے میں پریشان دیکھتا تھا شریعت بل میں تاخیر کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے مجھے یقین ہے کہ شہید ضیاء الحق اس ملک میں نظام شریعت کے نفاذ کے لئے جو راستہ ہموار کر گئے ہیں اب اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جا سکتی اور اس سلسلے میں مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے اور کئی بار انہوں نے یہ کہا جب ان سے پوچھا جاتا کہ اسلامی نظام کا جو نفاذ ہے اس میں سستی آرہی ہے تو وہ ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ جو بنیاد ہم نے رکھی ہے اس پر انشاء اللہ ایک اعلیٰ عمارت قائم ہوگی اور اس نظام کے راستے میں اب آگے جانے کی گنجائش ہے پیچھے کوئی راستہ نہیں۔

مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کو مبارک باد

خواتین وحضرات! میں شریعت بل کے محرکین حضرت مولانا سمیع الحق اور جناب حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کو بالخصوص اور سینٹ کو بالعموم دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں شریعت بل کی متفقہ منظوری اس ملک کی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کا تذکرہ کیا جائے گا تو تاریخ دان سینیٹ کے اس عظیم کارنامے کا تذکرہ سنہری حروف میں کرے گا اب معاملہ قومی اسمبلی کے پاس ہے لیکن پیپلز پارٹی کی حکومت نفاذ شریعت جیسے معاملہ کو بھی متنازعہ بنا رہی ہے شریعت بل کے منظور ہوتے ہی وزراء کی ایک ٹیم نے یہ بیان جاری کیا کہ یہ عوام کے منتخب نمائندوں کے اختیارات میں مداخلت ہے میں کہتا ہوں کہ عوام اور ان کے نمائندے اللہ اور اس کے رسول کے سامنے بالکل بے اختیار ہیں ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی بھاری اکثریت کے بل بوتے پر اسلامی قوانین میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں کر سکتے ہیں تمہارے ایوان عزیز ہیں تمہاری پارلیمنٹ عزیز ہے تمہارے اختیارات عزیز ہیں تمہاری جمہوریت عزیز ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی ہمیں ان تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہے۔

شریعت ازل سے تا ابد: ایوان سے منظوری لینا گستاخی

میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ قرآن وسنت کے قانون کی منظوری اس طرح کی اسمبلی سے حاصل کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حضور بہت بڑی گستاخی ہے یہ قانون ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا قومی اسمبلی اگر اس قانون کی راہ میں رکاوٹ بنی تو اس کا حشر قریش مکہ جیسا ہوگا ہم ہرگز یہ برداشت نہیں کریں گے کہ شریعت بل جیسے ایوان بالا نے متفقہ طور پر منظور کیا ہے قومی اسمبلی اسے مسترد کرنیوالی اسمبلی اگلے دن کا سورج نہیں دیکھ سکے گی میں یہ بتا دوں کہ اب دنیا کے افق سے اسلام کا آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔

سوشلزم اور کمیونزم کا جنازہ اٹھ چکے

پیپلز پارٹی جس سوشلزم اور کمیونزم کے گن گاتی تھی ساری دنیا سے اس کا جنازہ اٹھ چکا ہے اور شہید ضیاء الحق اس کے تابوت کو اتنا گہرا دفن کر گئے ہیں کہ آج لوگ کمیونزم کا نام لینے سے بھی شرماتے ہیں لینن اور سٹالن کا دیش اپنی کرچیاں چن رہا ہے ماسکو کے غلام جان لیں کہ اب ساری دنیا محمد عربی کی غلامی میں آنے والی ہے پاکستان کی سیاسی قیادت کو معلوم ہونا چاہیے کہ شہید ضیاء الحق نے افغانستان کے سرحد پر روس کو شکست نہیں دی ماسکو کو مدینہ منورہ کے قدموں میں جھکا دیا ہے اور کمیونزم کے جھوٹے فلسفے کو اسلام کی بارگاہ میں سجدہ ریز کیا ہے ہر ایوان کا اعزاز یہی ہے کہ وہ تاریخ کے سامنے جھک جائے گنبد خضراء کے سایہ رحمت میں آجائے اور اگر کسی ایوان، کسی ادارے نے اسلام کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو اس کا حال بھی وہی ہوگا جو ابرھہ کے لشکر کا ہوا تھا۔

آخری سپاہی کا کردار ادا کروں گا

آخر میں میں صرف اندرون ملک میں جو حالات ہیں اور پاکستان کو جو مشکلات درپیش ہیں میں سمجھتا ہوں ایک اسلام کے ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے کہ شریعت بل کے لئے مجھے میرے ساتھیوں کو اگر کوئی بھی قربانی دینی پڑی تو مولانا سمیع الحق صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے ادنی سپاہی کی صورت میں ہر محاذ پر جہاد کرنے کو تیار ہیں شکریہ۔

خطاب

شیخ الحدیث حضرت

مولانا عبداللہ ویرووالوی صاحب

بزرگ اہل حدیث رہنما

تعارف

مسلک اہل حدیث سے تعلق اور سرزمین فیصل آباد کے رہنے والے، کلیہ دارالقرآن والحدیث کے مؤسس، عرصہ دراز سے وعظ و تدریس کی خدمات سرانجام دیں، علوم وفنون پر مہارت رکھنے والے، سیاست میں بھی فعال اور متحرک شخصیت۔

شریعت کے نفاذ کیلئے علماء کرام کا اتحاد

پاکستان کی بنیاد

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی حضرات! یہ بات کسی المیہ سے کم نہیں کہ جس ملک کے باسی لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتے ہوں اللہ اور رسول کے دین پر یقین رکھتے ہوں، ان کے سامنے شریعت کے نفاذ کی بات اگر پہلے دن سے ہمارے عوام عمل درآمد اس پر کرتے کہ جو لوگ دین میں مخلص ہیں ان کے سپرد یہ کام کیا جائے تو یہ صورتحال آج پیش نہ آتی ......

ع خشت اول چون نہد معمار کج

تو جب ہم نے ان کو نمائندگی دیتے وقت یہ نہیں سوچا تھا یہی وجہ ہے کہ ۴۳ برس سے اسلامی نظام کے مطالبے کو ٹالا جا رہا ہے اس کو التوا میں ڈالا جا رہا ہے یہ لوگ اس کے نفاذ کی کسی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیتے یہ اس وجہ سے ہے کہ جن لوگوں کو خود اسلام کی حقانیت اور اس شریعت کی صداقت پر دل سے یقین نہیں ہے اگر دل سے یقین ہو تو کون مسلمان ہے جو شریعت کا انکار کر لے۔

علماء کرام کو اختیار نہ دینے کی وجہ

یا تو یہ بات ہوتی کہ یہ جو شریعت بل ہے اس میں عوام طبقے کو تمام اختیارات دیئے گئے ہیں علماء طبقے کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے ذہن میں تھا کہ علماء کو بھی کچھ اختیار ہے تو وہ بھی ختم ہو گیا سب سے بڑی چیز کتاب وسنت کی بالادستی کو اس میں تسلیم کیا گیا ہے جب کتاب وسنت کی بالادستی کو تسلیم کیا گیا ہے تو آج یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ ۴۳ برس کے بعد بھی وہ بات جس کے لئے پاکستان ہم نے بنایا تھا اس پر عمل درآمد نہیں کر سکتے لیکن یاد رکھیں آپ کہ یہ لوگ جو برسراقتدار ہیں میں سارے لوگوں کو نہیں کہتا کچھ لوگ ہیں ان میں معتد بہ ان کی تعداد ایسی ہے جو اسلام کے قانون اور اس کے دستور سے خائف ہیں اور خوف زدہ ہیں اور یہ جنکے شاگرد ہیں جنہوں نے اسلام سے تنفر ان کو سکھایا ہے انہوں نے ایک بات بھی ان کو دی ہے کہ یہ طاقت کے بغیر کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے کسی پر امن مطالبے کو یہ منظور نہیں کرتے جب تک ناک میں انکا دم نہ کر دیا جائے تب تک یہ کسی مطالبے کو تسلیم نہیں کریں گے۔

نوابزادہ صاحب کی کھری کھری باتیں

نوابزادہ صاحب قابل احترام شخصیت صحیح فرما رہے تھے کہ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے آپ قراردادوں سے اس قسم کے چھوٹے موٹے اجتماعات سے یہ مقصد حاصل نہیں کر سکیں گے اس کیلئے سر پر کفن باندھ کر نکلنا پڑے گا، اس کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی، اس کے لئے دن رات ہمیں ایک کرنا پڑے گا کوئی عالم دین کسی مسلک کا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے مسلک کے سارے آدمی میری آواز پر لبیک کہیں گے ہر عالم اپنے مسلک کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی قائل کرنا اسکا فرض ہے جب ہم سب اپنے معتقدین اور اپنے پیروکاروں کو یہ بات سمجھائیں گے پھر ایک متحدہ طاقت بنے گی اور اس متحدہ طاقت کے

بغیر یہ لوگ کسی قیمت پر تسلیم نہیں کریں گے تسلیم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان پر اتنا
دباؤ ڈال دیا جائے ، ان پر اتنا بوجھ ڈال دیا جائے کہ یہ اس ملک کی فضاء میں سانس نہ
لے سکیں پھر دم انسان رکتا ہوا دیکھ کر اور پھر اپنی بجلیاں ختم ہوتے ہوئے دیکھ کر پھر اس
کے لئے کوئی ایسی صورت پیدا کریں گے جس سے ان کی خلاصی ہو سکے ۔

اہلحدیث مسلک کے عوام سے اپیل

اس لئے میں تمام حضرات سے اپنے اہلحدیث مسلک کے عوام کی طرف اور
اپنی طرف سے پورا پورا یقین دلاتا ہوں کہ اس شریعت بل کے نفاذ کے لئے جو پروگرام
یہ کمیٹی بنائے گی انشاء اللہ العزیز ہم اس پر دل و جان سے عمل کرنے کی کوشش کریں گے
اور جب اگر اس ملک میں قربانی دینے کا وقت آیا اہلحدیث جماعت کبھی بھی کتاب و
سنت کے لئے قربانی دینے سے گریز نہیں کرے گی انشاء اللہ العزیز ہم اس میں آپ کے
شانہ بشانہ ہوں گے آپ کے قدم بہ قدم چلیں گے آپ کیساتھ ہوں گے کیوں، یہ ہمارا
دین ہے، یہ ہمارا مسلک ہے، یہ ہماری شریعت ہے اگر ہم اس کے لئے کوئی قربانی نہیں
دے سکتے تو کس کے لئے ہم قربانی دیں گے یہ مسئلہ کہ اس میں اختلاف ہے جب
پاکستان بنایا گیا تھا پاکستان میں سب مسلمانوں کا اتفاق تھا سب مسلمان متحد تھے کس
بات میں اتفاق ہو سکتا ہے کلی اتفاق ہر وہ مسئلہ جو سامنے آئے گا اس میں لوگوں کے
اختلاف ہوگا لیکن اس اختلاف کو اہمیت نہیں دینی چاہئے اہمیت کس کو دینی چاہیے اللہ کی
بات اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو ۔

کتاب و سنت کی بالادستی اور دستور پاکستان

جب آپ کے دساتیر کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ کسی دستور میں بھی یہ نہیں کہ اللہ
اور رسول ﷺ کے کتاب و سنت کی بالادستی نہیں کریں گے ہر دستور میں ہے کہ اس کی

بالادستی ہو قرار داد مقاصد دستور کا ایک حصہ بن چکی ہے اس کے بعد اس کو رائے شماری کر
کے ٹھکرانا کیا ہے؟ بھئی ! کوئی شخص اس بات پر رائے شماری کرائے گا؟ ملک میں پانچ
نمازیں پڑھنی چاہئیں جس دن ہم نے لاالہ الا اللہ پڑھا تھا اسی دن سے ہم نے پانچ
نمازوں کا بھی یقین کر لیا تھا کہ یہ شریعت یہ دین قبول کرتے وقت ہم نے یہ عہد کر لیا تھا
کہ یہ کسی اکثریت کے ذریعے ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔

حضور ﷺ کا مقام سارے انسانوں پر بھاری

حضور ﷺ کی ایک حدیث ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں لیٹا ہوا تھا دو فرشتے آئے
ایک میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا اور ایک میرے سر کی طرف بیٹھ گیا پاؤں کی طرف
بیٹھنے والے نے کہا أهو کہ یہ وہی شخص ہے سر کے پاس بیٹھنے والے نے کہا نعم هو هو
یہ وہی ہے اس نے کہا وزنوہ بواحد محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص کے ساتھ تولا
گیا میں بھاری ہو گیا اس نے کہا دس کے ساتھ تولو میں دس سے بھی بھاری ہو گیا اس نے
کہا سو کے ساتھ تولو تو میں سو سے بھی بھاری ہو گیا حتی کہ میں ہزار سے بھی بھاری ہو گیا
اس نے کہا اس کو لاکھ کے ساتھ تولو لاکھ سے بھی بھاری ہو گیا تو اس نے کہا یہ وہ شخص ہے
اگر اس کو ساری دنیا کے مقابلے میں تولو گے تو یہ پھر بھی بھاری ہوگا یہ ہے محمد ﷺ کا مقام
ساری دنیا بھی ایک طرف ہو جائے تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

کسی ہائی کورٹ کو مسترد کرنے کا اختیار نہیں

یہ کہتے ہیں کہ لاہور ہائی کورٹ کی بار نے اکثریت سے اس بل کو قومی اسمبلی
میں پیش کرنے کو مسترد کر دیا ہے میں کہتا ہوں کسی اکثریت کا تو سوال ہی نہیں اگر سارے
لوگ متفق ہو کر شریعت کا انکار نہیں کر سکتے کسی شخص کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حق نہیں دیا
یہ دین کا معاملہ ہے اس لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اسی پر اس کی آخرت کی نجات رکھی

گئی ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اس کو اکثریت وغیرہ سے پاس کروانے کی کوشش کریں بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ خود بخود بھی اسکو پاس کریں۔

ہماری ابتلاء اور آزمائش کا وقت

لیکن اگر وہ اس طرح ٹھکرانے کی کوشش کریں جیسے کہ نواب صاحب فرما رہے تھے مجھے یقین ہے کہ قومی اسمبلی میں یہ بل پیش نہیں ہوگا یہ ہی پہلا مرحلہ ہے ہماری ابتلاء، ہماری آزمائش کا یہی ایک مقام ہے کہ ہم ان کو مجبور کرسکتے ہیں یا نہیں یہ بعد میں نتیجہ نکلے گا کہ اسے اکثریت قبول کرتی ہے یا نہیں کرتی پہلی بات یہ ہے کہ اسے قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے اس سے گریزاں کیوں ہیں ہندوستان کشمیر کے مسئلے میں استصواب رائے سے کیوں گریزاں ہے اسلئے کہ اگر کشمیر میں رائے شماری ہوئی تو سب کشمیری پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے یہ شریعت بل بھی قومی اسمبلی میں لانے کی لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو اسمبلی میں پیش نہ کیا جائے ان کو یقین ہے کہ بل پیش ہونے پر اکثریت اسے قبول کرلے گی پھر ہمارے پاس کوئی جواز باقی نہیں رہے گا کہ ہم اسکو کیوں قبول نہ کریں اس لئے یہی کوشش اس ملک میں ہونی چاہیے۔

علماء کا ہمیشہ حق پر اتفاق

اللہ احکم الحاکمین نے نادر موقع فراہم کیا ہے لوگ کہتے تھے کہ علماء اکھٹے نہیں ہوتے اسی مسئلے پر بھی ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ علماء اکھٹے نہ ہوں ہمیشہ حق کی بات پر علماء اکھٹے ہوتے رہے لیکن یہ شریعت بل اس کو تمام مسالک کے لوگوں نے قبول کر کے ثابت کر دیا ہے کہ علماء کرام حق کی بات پر اکھٹے ہو سکتے ہیں اور ہم اگر اکھٹے ہو کر بھی اس ملک میں اسلام کے نفاذ کو یقینی نہ بنا سکیں تو پھر ہمیں اپنے متعلق یہ سوچ لینا چاہیے کہ ہم اس کے لئے کیا قربانی دے سکتے ہیں؟ اور جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ

شریعت میں عورت کی سربراہی حرام ہے لیکن اکثریت کے بل بوتے پر اس کو جائز قرار دیا جا رہا ہے اسی طرح دوسرے مسائل بھی ہیں تو کسی جمہوریت کے ذریعے کسی اکثریت کی طاقت کے ذریعے شریعت کو مسترد نہیں کیا جا سکتا جس نے بھی مسترد کیا وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے اس لئے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس دیئے ہوئے موقع سے فائدہ اٹھا سکیں دن رات جدوجہد کر کے لوگوں کو اس کے لئے آمادہ کریں اور حکومت میں جو اس بل کے خلاف ہیں ان کے خلاف اتنے لوگوں میں نفرت پیدا کر دیں کہ وہ خود مجبور ہو جائیں کہ ہم اس شریعت بل کو نافذ کرتے ہیں اللہ احکم الحاکمین مجھے اور آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

محترمہ آپا نثار فاطمہ (مرحومہ)

تعارف

سابق ممبر قومی اسمبلی، دینی درد سے سرشار خاتون موجودہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے وزیر جناب احسن اقبال کی والدہ

شریعت بل اور خواتین کا کردار

نفاذ شریعت اور خواتین کی دعائیں

میرے نہایت محترم بزرگو اور بھائیو! السلام علیکم میرے لئے یہ ایک بہت سعادت اور بے انتہا خوشی کا مقام ہے کہ آپ جیسی بزرگ ہستیوں کے سامنے مجھے اپنی بے شمار کروڑوں خواتین کی نمائندگی کا موقع مل رہا ہے آپ کے نفاذ شریعت کے تمام کاموں میں ان کی دعائیں آپ کیساتھ شامل ہیں ان کی کوششیں آپ کیساتھ شامل ہیں اور میں آپ سب بھائیوں کو ان تمام خواتین کی طرف سے تعاون کا یقین دلاتی ہوں اور ہم خواتین کا مطالبہ شانہ بشانہ تو کبھی نہیں رہالہذا میں شانہ بشانہ نہیں کہتی لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس اسلام اور شریعت کی راہ میں آپ ہم کو ہر قدم کے ساتھ ہمقدم پائیں گے اور کسی بھی جگہ آپ کو یہ خیال نہیں ہوگا کہ ہم نے کبھی آپ کے اس راہ میں عدم تعاون کا معاملہ اختیار کیا ہے۔

ماؤں کی عظمت

میرے عزیز اور محترم بھائیو! میں جس ناطے سے آپ کے سامنے چند الفاظ

پیش کر رہی ہوں مجھے خوشی ہے میں فخر محسوس کرتی ہوں کہ اس ہال کے نیچے جتنے بھی
محترم بھائی موجود ہیں یہ میری کسی نہ کسی ماں اور بہن کی محنت کا نتیجہ ہیں آپ جیسی
ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں آپ جیسی ہستیاں ہر ماں کا کام نہیں کہ تیار کرسکیں اور
قوم کو دے دیں یہ ہستیاں تب پیدا ہوتی ہیں جب ماں کے ہاتھ جھولاتے ہوئے کلمے
کی لوریاں دیتی ہیں جب مائیں اپنے ہاتھ سے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں تو
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے دودھ پلاتی ہیں اتنی شاندار اتنی عظیم اتنی صاحب
علم ہستیاں ہر ماں کا کام نہیں ہے کہ وہ پیدا کر دے اور جس طرح سے آج آپ سب
بھائیوں نے اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔

اتحاد وقت کی ضرورت

میری گزارش ہے کہ خدارا! آپ اس اتحاد پر قائم رہیں آپ کا عدم تعاون آپکا
جھگڑنا قوم کو بکھیر دیتا ہے اور منتشر کر دیتا ہے آپکی شکست قوم کی شکستوں میں بدل جاتی
ہے آپ کا روٹھنا خدا کی رحمت کے روٹھنے کا باعث بن جاتا ہے اس لئے کہ ایک عالم
انسان کی حیثیت دنیا کے اندر جو ہے آپ میں آپ کو کیا بتاؤں آپ خود جانتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہزار زاہد ایک طرف ہزار عابد ایک طرف ایک عالم ایک طرف اور
اللہ نے آپ کو وہی فوقیت عطا کی ہے تمام لوگوں کے اوپر کہ جو چاند اور سورج کو ستاروں
پر فوقیت حاصل ہے تو آپ کی عظمتوں سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ یہ اتحاد اب ٹوٹنے نہیں
پائیگا آپ نے اتحاد کیا جس کے اوپر میں مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارک باد پیش کرتی
ہوں لیکن اس کیساتھ یہ کہنے کی ضرور جسارت چاہوں گی کہ......

ع بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

عالم اسلام اور غلامی: عورت کی حکمرانی کا داغ

آپ کے اس اتحاد قائم ہونے سے پہلے قوم پہ کیا قیامت گزر گئی آپ کے
اس اتحاد کے قائم ہونے سے پہلے آپ نے ایک شاندار اسلامی ملک کی تاریخ پر ایک
ایسا بدنما داغ چھوڑ دیا جو میرے جیسی ہزاروں عورتیں بھی مل کر نہیں دھو سکتیں آج ہم پر
کون حکمران ہے آج اس ملک کی قسمت ہم نے کسی کے ہاتھ میں دے دی ہے؟ کیا ہم
نہیں جانتے کی آج ہمارے دل خون کے آنسو نہیں روتے ؟ کہ آج ہمارے اوپر بااختیار
یہود و ہنود ہیں۔ (اس وقت بے نظیر کی شکل میں عورت کی حکمرانی کی طرف اشارہ ہے)

حکمران کا انتخاب

آج ہمیں عالم اسلام سے نکال کے اس جمہوریت کی موجودگی میں آپ نے
اتنی صبح سے تقاریر سنیں کہ اس جمہوریت کے تحت ابوبکر صدیقؓ کا انتخاب ہوا تھا ؟ کس
جمہوریت کے تحت سیدنا عمر فاروق خلیفہؓ خلیفہ بنے تھے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب
عمر فاروقؓ کا نام منتخب کیا تو چند صحابہؓ نے زیر لب شکایت بھی کی کہ جناب بہت سخت
انسان کو منتخب کر کے جارہے ہیں تو فرمایا کہ تم میں سب سے بہترین ہے جسکو میں نے
منتخب کیا ہے تو آپ بتائیے کہ آج اسلامی تاریخ گواہی نہیں دیتی کہ ابو بکر صدیقؓ کا
فیصلہ بہترین فیصلہ تھا اور تاریخ اسلام کے وہ دس سال جو عمر فاروقؓ کے دس سال تھے
آج ان کے مقابلے میں پوری اسلامی تاریخ ایک طرف اور وہ دس سال جو عمر فاروقؓ
کے تھے ایک طرف تو میرے عزیز بھائیو! بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں ہمیں تھوڑا سا
بدلنا ہوگا جب آپ مل جائیں گے تو خدا کی رحمتیں بھی انشاء اللہ آپ کے راستے میں ہوں
گی کامیابیاں آپ کے قدم چومے گی۔

شریعت بل اور بار کونسل کا شرمناک کردار

اور جو یہاں یہ جو ذکر آیا کہ تعلیم کے لئے ایسی جامعات قائم کیجئے کہ جہاں سے بہترین اسلام کو جانتے ہوئے اور موجودہ حالات جانتے ہوئے خواتین نکلیں آج عالم اسلام کی ضرورت تو بار کونسل کا کہ اس نے شریعت بل کو مسترد کر دیا میں نے جب یہ خبر اخبار میں پڑھی تو ایک بہت پرانا بھولا بسرا شعر فوراً دماغ سے زبان پہ آ گیا اس کا نام تو میں اتنی بزرگ ہستیوں میں نہیں لے سکتا پہلا مصرع آپ خود ہی یاد کر لیجئے گا دوسرا مصرعہ میں کہتی ہوں کہ......

ع لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے

اسلام کو چاہنے والے وکیل بھی ہیں

تو ایسے ہی وکیل تھے جن کے اوپر کسی نے خوش ہو کر کہا تھا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس ملک میں ایک نہیں ہزاروں وکیل ایسے ہیں جو اسلام کے نام پر جان دینے کے لئے تیار ہیں نظام مصطفیٰ میں وہ وکیل اسی لاہور کی سڑک پہ اسی ہائی کورٹ پہ ہم عورتوں کے ساتھ نکلتے تھے اور انہوں نے وہی آذان وہی آواز دی تھی جو ہم مسلمان عورتوں نے دی تھی ہمیں اپنے وکیل بھائیوں پر فخر ہے۔

وکیلوں کا قائد

اس وکیل برادری کا ایک وکیل قائد تھا قائداعظم کہ جس نے ہمیں پاکستان جیسی نعمت عطا کی ہے تو اگر کچھ ایسے لوگ موجود ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ شریعت کے آتے ہی ان کے ہوتے ہوئے پتہ کبھی نہیں چلے گا اور یہ سب لوگ جیسے جہازوں میں بیٹھ کر پہلے ملک چھوڑ گئے تھے انشاء اللہ پھر شریعت کے آتے ہی جہازوں میں بیٹھ کر پھر ملک

چھوڑ جائیں گے اور انکا پتہ بھی نہیں چلے گا ابھی کل ہی ایک وکیل سے بات ہو رہی تھی اور وہ کہہ رہا تھا کہ میں تو وفاقی شرعی عدالت کو مانتا ہی نہیں اس لئے جو چیز پارلیمنٹ میں ہو جائے اس پہ وفاقی شرعی عدالت کیسے فیصلہ کرے اور وفاقی شرعی عدالت کے جج جو ہیں وہ تو صدر منتخب کرتا ہے میں نے کہا جی آپ بتائیے! کہ ہائی کورٹ کے اور سپریم کورٹ کے جج کون منتخب کرتا ہے؟ کہا کہ جی وہ بھی صدر ہی منتخب کرتا ہے تو اگر وفاقی شرعی عدالت کی مقرر کر دیئے جائیں تو ان کے لئے نا قابل قبول ہیں لیکن جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے منتخب کر دیے جائیں تو وہ انکے لئے قبول ہے۔ درحقیقت انہوں نے انگریز کے قانون کو پڑھا ہے، انگریز کے قانون کو سمجھا ہے، انگریز کے قانون کو بیان کیا ہے لہٰذا ان سے اس سے زیادہ اور توقع بھی کیا کر سکتے ہیں۔

اسلام کے حدود میں خواتین کو بھی ساتھ لے کر نکلیں

انشاء اللہ اس کام میں اور مجھے خوشی ہے کہ خواتین کی طرف سے ۹ جولائی کو ایک خواتین متحدہ شریعت محاذ کے تحت لاہور میں شریعت محاذ کانفرنس منعقد ہو چکی ہے جس میں بیس تنظیموں نے تعاون کیا ہے اور میں آپ سب بھائیوں سے، سیاستدانوں سے، علماء سے یہ کہوں گی کہ خدارا! خواتین کو آپ بھی ساتھ لیکر نکلئے خواتین کے اسلام کے حدود کے اندر ان کو موقع دیجئے کہ وہ اسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عورتوں کے پاس اس پیغام کو لیکر پہنچے، میں نہایت معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ علماء نے عورتوں کے لئے جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے خواتین پر ذمہ داری ڈالی ہے اس کے مطابق خواتین کے حقوق ادا نہیں کیے آپ تمام علماء سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ خواتین کے دین کو سمجھنے کا تعارف کروائیں۔

فرانس کی ایک عورت سے مکالمہ: مسکت منہ توڑ جوابات

میرے پاس ایک دفعہ فرانس سے ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ دیکھئے ! آپ کے ہاں کتنا ظلم ہے کہ یتیم پوتے اور نواسے کی میراث نہیں ہے میں نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ میراث پہلے آتی ہے یا ماں باپ کی محبت پہلے آتی ہے مجھے یہ بتاؤ کہ نانا یا دادا پہلے آتے ہیں یا کہ ماں باپ پہلے آتے ہیں؟ تو کہنے لگی کہ ماں باپ پہلے آتے ہیں تو میں نے کہا چلو ماں باپ سے ہی پہلے بات شروع کرتے ہیں نواسوں اور پوتوں کی تو بہت تکلیف ہے لیکن اپنے ان لاکھوں ناجائز بچوں کی تو کوئی تکلیف نہیں ہے کہ جنکو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کے ماں اور باپ کون سے ہیں تو پہلے ان کو ماں باپ دلا لو پھر اس کے بعد ہمارے نواسوں اور پوتوں کے لئے آکر ہمارے آنسو پونچھنا، تمہارے وہ یتیم جو رات کو چھت کی طرف دیکھ کر یہ سوچتے سو جاتے ہیں کہ کیا دنیا میں کوئی عورت ایسی نہیں جس کو ماں کہہ سکیں کیا دنیا میں کوئی مرد ایسا نہیں جس کو ہم باپ کہہ سکیں؟ تو اس وقت میں نے اس سے کہا تمہارے ماں باپ اس وقت مرے نہیں ہوتے بلکہ شراب پی کر کسی ہوٹل یا کلب میں ڈانس کر رہے ہوتے ہیں تو پہلے ان بدبختوں کو لاکر ان بچوں کے پاس بٹھاؤ پھر مجھ سے آکر یتیم پوتے اور نواسے کی وراثت کا پوچھنا میں وراثت کی بات نہیں کرتی میں شرافت کی بات کرتی ہوں میں ماں باپ کی محبت کی بات کرتی ہوں پہلے وہ اپنے یتیموں کو دلا دو پھر آکر ہم سے اس مسئلے پر بات کرنا اور بھی اس نے دو تین باتیں کہیں پردے کے بارے میں بات کی میں نے کہا یہ اسلام کا واحد اصول ہے جس سے سوسائٹی پاک اور معاشرہ صاف رہتا ہے کہتی ہیں: (This is the life of Education) میں نے کہا کہ میں مانتی ہوں کہ ہم غریب ہیں لیکن مجھے تم بتاؤ! تمہارے ہاں تو ہر گلی میں یہ یونیورسٹی ہے لیکن میرے ہاں بھی اعداد وشمار دیکھ لو تم اپنے ملک کے بھی اعداد شمار دیکھ لو کس کے ملک ناجائز بچوں سے بھرے ہوئے ہیں تو وہ شرمندہ ہو کے خاموش ہو گئی اور

جاتے جاتے مجھے پوچھنے لگی آپ کے ہاں کتنے ادارے ہیں جہاں سے آپ جیسی خواتین نکلتی ہیں مجھے یہ جواب دیتے ہوئے شرم محسوس ہوئی کہ جو خواتین دین کی تعلیم سیکھتی ہیں وہ اپنی کوشش اور محنت سے سیکھتی ہیں ہم انہیں نے ایسے ادارے مہیا نہیں کرتے ۔

خواتین کے لئے ادارے اور درسگاہیں

لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ ہم تمام علماء مل کر یہ کوشش کریں کہ حکومت ہماری آجائے یا حکومت مخالف ہو جائے لیکن مذہب کے لئے کوئی حکومت محنت کرنے یا پیسہ لگانے کے لئے تیار نہیں پچھلی اسمبلی میں بھی میں نے بہت کوشش کی تھی کہ ان خواتین کے لئے کوئی ایسے ادارے ہونے چاہیے اس وقت کے وزیر خزانہ سے بجٹ پیش کرتے وقت یہ میں نے کہا تھا کہ جناب! آپکا جو آثار قدیمہ کا محکمہ ہے اس کے لئے آپ نے ۶۲ کروڑ روپیہ رکھا ہے اور تعلیم کے لئے صرف ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے تو خدا کے لئے یہ ایک کروڑ روپیہ بھی اپنے خزانے میں رکھ لیں اس لئے کہ اگر آپ مذہب کو اثار قدیمہ جتنی بھی اہمیت نہیں دیتے تو ہمیں آپ کے اس ایک کروڑ روپے کی بھی ضرورت نہیں ہمارے علماء جس طرح سے اپنی جیب سے مدارس چلا رہے ہیں وہ دین کی خدمت کرتے رہے ہیں آپ یہ احسان ہم پر نہ کریں تو اس کے لئے بھی پیسے کی بھی ضرورت ہے محنت کی ضرورت ہے ۔

نواز شریف سے گزارش: خواتین یونیورسٹی اور حقوق پر توجہ دیں

ہمارے پنجاب کے وزیر اعلیٰ اس وقت تشریف فرما ہیں میں ان سے بھی یہ گزارش کروں گی کہ کم از کم پنجاب میں تو خواتین کی اس کمی کو پورا کرنے کی کوششیں کریں اور اس کے ساتھ ہمارا آج کل یہ بھی ایک مسئلہ ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی پرنسپل ریٹائر ہو رہی ہیں اور اس کی جگہ ایک مرد جو ہے وہ بہت کوشش کر رہا ہے

کہ وہ پرنسپل بن کے آجائے تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گی کہ وہ اپنے دورِ حکومت میں یہ قانون پاس کردیں کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں کوئی مرد کبھی بھی کوئی پرنسپل نہیں بنے گا وہاں پہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک عورت پرنسپل رہے گی اور اس کیساتھ کہ جب ہماری حکومت تھی مسلم لیگ کی حکومت تھی تب بھی ہم خواتین یونیورسٹی کے لئے روتے رہے تب بھی ہماری جھولی میں کسی نے خیرات نہ ڈالی تو آج کیا توقع کی جاسکتی ہے خواتین بنک کی ضرورت تو نہیں تھی وہ دے دیا جو کبھی بھی خواتین نے نہیں مانگا تھا خواتین تو بیچاری مردوں سے خرچ لیتی ہیں انہیں بنک کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن وزیر اعظم (بے نظیر بھٹو) سمجھتی ہے کہ جیسے ان سے دولت سنبھالے نہیں سنبھل رہی اس طرح ہر عورت بنک کی تلاش کررہی ہے کہ اپنی دولت کہاں رکھے جہاں پاکستان کی عورت تو پندرہ دن کے بعد سوچتی ہے کہ گھر کا خرچ کیسے چلائے اور میاں کی طرف دیکھتی ہے کہ اگر میاں سے پیسے مانگے تو میاں ناراض ہوگا اور پیسے ختم ہوں گے لہٰذا بنک کی ضرورت نہیں تھی خواتین کو اگر ضرورت تھی تو وہ خواتین یونیورسٹی کی تھی لہٰذا وہ آب تو کیا توقع کرسکتے ہیں خدا کرے جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے پنجاب میں یہ وعدہ کیا ہے خواتین کو وہ یونیورسٹی جلد مل سکے وہ بھی اس کیلئے پوری کوشش کریں۔

خواتین شریعت بل کے لئے مردوں کے ہم قدم

آخر میں میں پھر سب بھائیوں کو بزرگوں کو اس تعاون کا یقین دلاتی ہوں کہ خواتین ہر محاذ پر آپ کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے شریعت کے لئے منتظر ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہماری مشکلات کا بھی ازالہ اسی وقت ہوگا جب ملک میں شریعت آئے گی۔

قانون وراثت سے خواتین کو فائدہ

ہم جانتے ہیں کہ اس ملک میں صرف شریعت کا ایک قانون بننے سے عورتوں کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہے کہ میراث کا قانون بننے سے عورتوں کو گھر بیٹھے ہوئے لاکھوں کروڑوں روپے کی مالیت کی مالک ہوگئیں باپوں کی زمینوں میں، مکانوں میں، ان کے پیسوں میں، باغوں میں ہر چیز میں اللہ تعالیٰ نے انکا حصہ دیا ہے اوراسی طرح جب شریعت آئے گی تو انشاء اللہ باقی بھی مشکلات آسان ہونگی اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ مل کر آپ کے تعاون سے ہم تمام جدوجہد میں انشاء اللہ فتح حاصل کریں گے اور پھر ایک دفعہ اپنے تمام بھائیوں سے کہتی ہوں کہ تمام بہنیں ہاتھ جوڑ کر گزارش کرتی ہے کہ خدارا! اپنے اتحاد کو ختم نہ کیجئے آپ کے اوپر جو دشمنی کی جو نظر ہے وہ قوم پر نہیں ہوتی ہم مذہبی لوگوں کی جو عزت ہے وہ آپ لوگوں کے ہی دم سے ہے۔

علماء کے خلاف مہم

جس وقت دشمن کو موقع ملتا ہے وہ سب سے پہلے علماء کے اوپر حملہ کرتا ہے آج بھی علماء کے خلاف مہم چل رہی ہے وہ دشمنوں کی ایک سازش ہے آپ کو یاد ہے کہ جب بغداد کے اندر اسلام کا زوال آیا تھا تو دجلہ فرات میرے جیسے لوگوں کے خون سے نہیں سرخ ہوا تھا وہ عالموں کے خون سے سرخ ہوا تھا اس لئے دشمن جانتا ہے کہ اگر ایک بھی عالم زندہ رہے گا تو قوم کو روشن راستے کی طرف لے جائے گا ہم آپ کی صحت کیلئے آپ کے دین و ایمان کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتے ہیں اور اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

وما علینا إلّا البلغ المبین

فتح طالبان کانفرنس: جامعہ دارالعلوم حقانیہ

خطبات

فتح طالبان کانفرنس

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۲۵ مئی ۱۹۹۷ء

خطبہ استقبالیہ

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

فتح طالبان ایک فیصلہ کن جہاد کا آغاز

مؤرخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث (ایوان شریعت) میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ''یوم تشکر'' کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں افغان جہاد کے ہیرو جناب (ر) جنرل حمید گل صاحب، پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر جناب اعجاز الحق صاحب (ایم این اے) اور حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے خطاب کیا روداد تقریب کی تفصیل اب شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔

کلمات تشکر

میرے انتہائی واجب الاحترام معزز مہمانان گرامی مجاہد افغانستان جنرل حمید گل صاحب اور شہیدِ افغانستان شہید اسلام جنرل ضیاء الحق کے فرزند رشید جناب اعجاز الحق صاحب، جناب عرفان صدیقی اور میرے معزز صحافی ساتھیو، اساتذہ کرام اور عزیز طالب علم بھائیو! یہ کوئی باضابطہ پروگرام نہیں تھا، اچانک اس مجلس کا انعقاد ہوا ہے کل ظہر کے بعد جو انعام اللہ نے فرمایا وہ افغانستان کا ایک اہم اور حساس علاقہ شمالی افغانستان کا مرکز مزار شریف اور دیگر علاقے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہوئے اور سارے جہاد کے

دوران جو انتہائی شرمناک ترین کردار کمیونسٹوں کا پروردہ رشید دوستم تھا جس کا نام تاریخ میں شرم سے لکھا جائے گا جنرل رشید دوستم کو اللہ نے خائب وخاسر کر کے ملک سے نکال دیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۴، ۱۵ سال سے جو طویل جہاد اور جدوجہد شروع ہے کل اس کا انتہائی عظیم الشان حسن خاتمہ ہوا۔

دشمنوں کی ناکامی افغانستان تقسیم سے بچ گیا

کمیونسٹوں کے عزائم خاک میں مل گئے اور جو جہاد اب تک انتہائی خطرات میں تھا اس ساری جنگ اور تحریک طالبان کو بھی لوگ خدشات کی نظر سے دیکھ رہے تھے کہ پتہ نہیں اس کا کیا انجام ہوگا؟ اور خیال تھا کہ شاید یہ دشمنوں کی سازش ہے کہ افغانستان علاقائی یا لسانی بنیادوں پر تقسیم ہوجائے ہمیں بھی آخر تک خطرہ تھا کہ یا اللہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن ہمارے اندر اختلافات پیدا کرے اور کہیں فارسی پشتو کے مسئلے نہ اٹھائیں، تاجکستان اور یہ علاقے فارسی گو ہیں یہ سارے خطرات آخر تک تھے کچھ لوگوں نے اسے اچھالا بھی کہ طالبان تنظیم صرف پٹھانوں کا نمائندہ ہے طالبان چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ بھائی! ہمارا کسی گروہ سے کسی لسانی علاقے سے تعلق نہیں ہے مگر ہمیں تو پتہ تھا کہ طالبان کی تحریک میں بھی پشتو بولنے والوں سے زیادہ ازبک زبان تاجک زبان فارسی بولنے والے تھے، لیکن دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان تقسیم ہو اللہ تعالیٰ نے کل کی فتح کے بعد وہ سارے منصوبے، ساری سازشیں اور سارے عزائم بھی ناکام کردیئے الحمدللہ! اب افغانستان ایک مٹھی ہے اور جسدِ واحد بن کر اسلام کے لئے مضبوط قلعہ انشاء اللہ ثابت ہوگا یہ اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ آج پورے عالمِ اسلام کو جشن منانا چاہیے تھا کہ اس عظیم الشان جہاد کو جو تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا تھا، اس کو اللہ نے پھر بچادیا اس کے نتائج اللہ تعالیٰ نے پھر ظاہر کردیئے، پورے عالم اسلام کو یوم تشکر منانا چاہیے تھا، یہ

حقیقت میں روس کا سقوط ہے اور وہ سازشوں کی وجہ سے خطرات میں تھا،اللہ نے کل اس کو تکمیل تک پہنچادیا۔

یہ فتح تمام مجاہدین گروہوں کی فتح ہے

آج طالبان کی یہ فتح مجاہدین کی جتنے بھی گروہ تھے ان سب کی فتح ہے ،جن لیڈروں نے چودہ پندرہ سال جدوجہد کی تھی اور بدقسمتی سے آپس کے اختلافات کی وجہ سے فسادات میں لگ گئے آج میں ان کو بھی کہتا ہوں کہ انہیں سوچنا ہے کہ ان طالبان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان سب کی وہ تمام اور عظیم قربانیاں بچالیں یہ ربانی، حکمت یار یا مجددی، گیلانی اور احمد شاہ مسعود اور محمد نبی محمدی، مولانا یونس خالص استاد سیاف اور جلال الدین حقانی گویا سب کے خوش ہونے کا موقع ہے، کہ جو کام ان سے نہیں ہوسکا،اللہ نے ان کے بچوں سے جو مدرسوں کے طالب علم تھے جنہیں طالبان کہا جاتا ہے یورپ اور دیگر ممالک کے اکثر صحافی ہمارے ہاں آتے رہتے ہیں،گزشتہ پانچ مہینوں سے دارالعلوم حقانیہ میں انہوں نے کئی انٹرویو ریکارڈ کئے اور دارالعلوم کی ایک ایک اینٹ کی فلم ان لوگوں نے بنائی ہے۔

مغرب نے طالبان کو خلائی یا جنگلی مخلوق اور گالی بنادیا

ان لوگوں نے تو یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ طالبان کوئی غیر انسانی مخلوق ہیں،کوئی جنگلی گروہ ہے،خود مجھ سے بہت سے یورپی صحافیوں نے پوچھا کہ ان کے ماں باپ بھی ہوتے ہیں،ان کی فیملی اور خاندان بھی ہوتا ہے، ان کا تو نام بھی عبدالرحمٰن وغیرہ ہے انہوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ اچھا ان کے نام بھی ہوتے ہیں،انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو یورپ میں مشہور ہے کہ یہ جنگل سے آجاتے ہیں حملہ کرتے ہیں، نہ ان کا گھر ہوتا ہے نہ ان کی فیملی ہوتی ہے اور یہاں جو عبداللہ اور عبدالرحمٰن جو انہوں نے سنا

تو حیرت میں رہ گئے کہ ان کے نام بھی ہے ظالموں نے کتنا غلیظ پروپیگنڈہ کیا ہے کہ طالبان کے لفظ کو گالی بنادیا ہے میں نے کہا ظالمو! یہ سٹوڈنٹ ہیں،ہم پشتو میں جمع کے لئے طالبان کہتے ہیں جیسے ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علم ہیں دارالعلوموں کے طلباء اور سٹوڈنٹ ہیں اور جب ملک بالکل کسی تباہی کے دہانے پر پہنچتا ہے تو نوجوان اٹھتے ہیں ، انقلاب فرانس ہویا جو بھی ہو بڑے انقلاب آئے ان کا اللہ تعالیٰ نے سٹوڈنٹ کو ذریعے بنایا ہے، تو جب یہ پیمانہ لبریز ہوگیا مصالحت کی ہر طرح کوشش تباہی کا ذریعہ بن گئیں، نہ اللہ کو دیکھا ،نہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا،امام کعبہ کو ہم افغانستان بار بار لے گئے یہ لوگ وہاں کیمپوں میں رہے جنرل حمید گل صاحب، جنرل ضیاء الحق مرحوم کے صاحبزادے علماء اور ہم سب نے کوششیں کیں کہ خدا کے لئے اکٹھے ہوجاؤ، جہاد کو تباہی سے بچاؤ۔

جہاد بچانا طالبان کا فرض تھا

طالبان نے کہا ہم اپنی تعلیم مکمل کریں گے تم اکٹھے ہوکر حکومت سنبھالو، طالبان آسمان سے نہیں آئے جہادی تنظیموں کے اکثر لیڈروں نے جہاد نہیں کیا تھا وہ تو کمانڈ کررہے تھے، جہاد میں یہی بچے تھے، مدرسوں میں چودہ سال پڑھتے بھی تھے اور جہاد بھی کرتے تھے،لوگ شور مچاتے ہیں کہ یہ ٹینک کیسے چلاتے ہیں،ارے ظالمو! چودہ سال میں انہوں نے سب کچھ سیکھا ہے،تین مہینے جہاد میں تین مہینے مدرسوں میں علم حاصل کرنے آتے تھے، اصحاب صفہ کی طرح تعلیم بھی حاصل کرتے اور جہاد کے لئے بھی جایا کرتے تھے اور یہ طالبان کا فرض تھا کہ جہاد کو بچالیں، جہاد ان کے بغیر نہیں بچ سکتا تھا،ان کو لالچ نہیں تھی ان کو ہوس نہیں تھا،ان کی کوئی پلاننگ نہیں تھی کرسی تک پہنچنے کی ، یہ سہولت پسند اور عیاش نہیں تھے جب پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا تو اٹھ کھڑے ہوئے ظالم

کے خلاف اوراللہ تعالیٰ نے افغانستان کو اور جہاد کو بچالیا، پورا عالم ان کے خلاف اٹھ
کھڑا ہوا ہے، ایک قیامت ہے طالبان کے خلاف کہ یہ وحشی ہیں ، غیر مہذب ہیں
اورعورتوں کو مارتے ہیں، داڑھیاں نوچتے ہیں، یہ سارا پروپیگنڈہ اورطوفان اب ختم
ہوا، انشاء اللہ یہ دنیا ڈنڈے کی ہے ڈنڈے کے زور سے اقوام متحدہ اورامریکہ بھی خود
پینترے بدلے گا۔

دو دن قبل خطبہ جمعہ میں حکومت کو وارننگ

میں نے جمعہ کے دن تقریر میں کہا تھا آپ لوگوں کو یاد ہوگا اور پاکستان کو میں
نے وارننگ دی تھی کہ منافقت اورکمینگی سے باز آجاؤ یہ وسیع البنیاد حکومت کا گانا چھوڑ
دو، امریکہ کو خوش کرنے کیلئے اورمیں نے کہا کہ اگر پاکستان اسے تسلیم نہیں کرتا ان
طالبان کو، خدا کی قسم میں نے کہا تھا کہ دودن بعد ذلیل ہوکر پاکستان کو اسے تسلیم کرنا ہوگا
کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا؟ اوراللہ تعالیٰ نے دودن پورے نہیں ہوئے تھے کہ مزارِ شریف
فتح ہوگیا آج چاہے یا نہ چاہے پاکستان اپنی دم ہلائے گا۔

طالبان پاکستان کی فولادی قوت مگر ناشکری

وہ بدقسمت ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنا بڑاانعام عطافرمایا کہ اس
کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دی، فوج دی، ایک دفاعی لائن دے دی، ایک فولادی طاقت
دے دی کہ بھارت کے مقابلہ میں اب پاکستان اکیلا نہیں ہے اورتمام وسط ایشیاء کی
تجارت آج افغانستان کے ہاتھ میں طالبان کی وجہ سے ہے تمام وسائل ، پائپ لائن
اورگیس سب ان کے ذریعے پاکستان کو فائدہ پہنچے گا ہمارے حکمرانوں کو شرم کرنی چاہیے
کہ پانچ رکنی ممالک میں آپ نے تو بھگوڑوں کو بٹھادیا، پاکستان نے آواز نہیں اٹھائی کہ
افغانستان سے طالبان کو بلاؤ تم محتاج توان کے ہو، راستے ان سے مانگتے ہو، گیس انہیں

سے مانگو گے اورطالبان کو شریک کرنے کیلئے تجویز نہیں دے سکتے ہو، بہرحال یہ ایک
داستانِ غم ہے ، ہمارے جنرل حمید گل جو یہاں موجود ہیں جہادافغانستان کا ایک مؤثر
کردار ہیں۔

ایک سپر اسلامی بلاک ضیاء الحق شہید کا منصوبہ

یہ پلاننگ اورمنصوبے یہ اسلحہ اور جہاد یہ ساری کوششیں ضیاء الحق شہید کی
فیضان تھیں اورمنصوبہ صرف یہ نہیں تھا کہ افغانستان سے روس کو بھگائیں، ان کا منصوبہ
بڑاعظیم تھا اگر موقع ملتا تو تاریخ کا رخ بدل جاتا، وسطِ ایشیا کی تمام ریاستوں پر اسلام
کا پرچم لہرانا تھا، وہ سات ریاستیں تاجکستان ، ازبکستان، ایران، افغانستان اورترکی وغیرہ
کی یہ نودس ریاستوں کا بہت بڑا سپر پاور بننا تھا اورساری پلاننگ ضیاء الحق شہید صاحب
اوران کے دوتین ساتھیوں کی تھی یہ افغانستان کے محسنِ ہیں بلکہ پوری امت کے محسن ہیں
الحمدللہ جناب حمید گل صاحب حق جوانسان ہیں، جب ان کو پتہ چلا کہ یہ حق پر ہیں کہ یہ
امریکہ اور یہودیوں کے ایجنٹ نہیں ہیں، اپنی رائے بدل دی، فوراً طالبان کے حق میں
اٹھ کھڑے ہوئے، آج اگر ضیاء الحق شہید زندہ ہوتے توان کی خوشی کی انتہاء نہ رہتی آج
ان کی اورحضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی روحیں کتنی خوش ہوں گی۔

عالم اسلام کی فیصلہ کن جنگ

محترم بزرگو! پوراعالم منافقین کے شکنجے میں ہے، امریکہ کے پٹھوؤں کے ہاتھ
میں ہے ایک فیصلہ کن جہادشروع ہوچکا ہے، عالم اسلام میں ایک طرف امریکہ ہے،
دوسری طرف دین کو چاہنے والی مرمٹنے والی قوتیں ہیں اوردرمیان میں حکمرانوں کے
ٹولے، سیاستدانوں کے ٹولے ہیں جو پاکستان اورالجزائر، مصراورشام ان تمام ملکوں میں
یہ جنگ شروع ہے، کفراوراسلام کی جنگ اس کے لئے آپ لوگوں نے تیاری کرنی ہے،

فارغ نہیں بیٹھنا ہے،انشاءاللہ آپ مقدمة الجیش ثابت ہوں گے،آپ نے نمونہ قائم
کردیا ہے،اسلامی قوتوں کوایک حوصلہ ملا ہے،ایک ولولہ ملا ہے۔

الیکشن آور میں طالبان کے حق میں اعلان

مجھ پر ٹی وی والوں نے اعتراض کیا الیکشن آور میں کہ آپ طالبان کا ساتھ
دے رہے ہیں،میں نے کہا میں یہ الزام سرآنکھوں پر لیتا ہوں یہ تو میرا سب سے بڑا افتخار
ہے یہ میرے بچے ہیں،میری تمنا ہے کہ پاکستان میں بھی ان منافقوں سے ان خبیث
حکمرانوں سے اور سیاستدانوں سے ہمیں چھٹکارا ملے پاکستان میں بھی یہاں کے طالبان
اٹھیں،سوڈان اور شام میں شام کے طالبان اٹھیں،میری اس بات کو لوگوں نے دل کی
بات سمجھا اور پورے ملک میں دوسرے دن طالبان نجات پاکستان طالبان کی آوازیں گونج
اٹھیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی طالبان جیسی پاکیزہ اور منظم تحریک
اٹھادے تاکہ پاکستان کے عوام پر بھی اسلامی نظام کے ثمرات مرتب ہوں (آمین)

خطاب
جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس
آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم
کا ہر ہر لفظ ملّی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے
بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک
افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان
کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت
سے ڈٹے ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔

دارالعلوم حقانیہ جہاد کی اولین اور سب سے بڑی اکیڈمی ہے

بے سروسامان طالبان کے عظیم کارنامے

معزز مہمانانِ گرامی، اساتذہ کرام، مجاہدین کرام اور میرے محترم طالب علم بھائیو! کل جو تاریخ گزر گئی ۲۴رمئی ۱۹۹۷ء وہ ایک نشان اور ایک ایسی تاریخ چھوڑ گئی، جو صدیوں تک ملتِ اسلامیہ کے لئے باعث فخر ہوگی کل کے دن طالبان بغیر کسی مزاحمت کے مزار شریف میں داخل ہوئے الحمد للہ، اللہ کی شان ہے کہ طالبان نے بے سروسامانی کے عالم میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس پر تمام عالمِ اسلام ناز کرے گا طالبان جو معصوم ہیں، ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے صرف ایک جذبہ تھا ۱۵ آدمیوں کا جو قافلہ چلا تھا وہ آج ایک عظیم کارواں بن چکا ہے یہ قافلہ اس عزم کے ساتھ چلا تھا کہ اس مقدس سرزمین سے فسق وفجور اور الحاد کا جو طوفان اٹھا ہے اس کو ختم کرکے دم لیں گے آج وہ اس میں کامیاب ہوگئے افغانستان کی تاریخ میں طالبان کا کیا کردار ہوگا؟

طالبان اور میرے خدشات جو غلط ثابت ہوئے

اس میں شبہ نہیں کہ میں طالبان کے بارے میں خدشات کا شکار تھا، میں تسلیم کرتا ہوں اس کے دو وجوہات تھے، کیونکہ میں طویل عرصے سے جو مجاہدین گروپ وہاں کے جہاد میں روس کے خلاف نبرد آزما تھے ان کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات تھے، ان کے ساتھ ایک محبت کا، احترام کا، اُنس کا رشتہ تھا دوسری بات یہ کہ میں سمجھتا تھا کہ طالبان ناسمجھ ہیں اور ان کے پاس طاقت کی کمی بھی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ طالبان بیرونی سازش اور ریشہ دوانیوں کا شکار نہ ہوجائیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جہاد کے جذبے کو کچل دینا، جہاد کو بدنام کرنا، افغانستان کو تقسیم کرنا اور اسلام کی ابھرتی ہوئی قوتوں کو دبا دینا اس وقت پوری دنیا کے سامنے یہی ایک ہدف رہ گیا ہے روس کی شکست کھانے کے بعد وہاں ایک واحد ہدف ان کے پاس جو رہ گیا ہے جس سے وہ بہت خائف ہیں اور خوفزدہ ہیں، اسلام کو اور مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے جذبۂ جہاد کو بدنام کر لیا جائے کیونکہ خدشہ یہ تھا کہ کہیں یہ معصوم اور سادہ لوح طالب علم کسی بیرونی سازش کا شکار نہ ہوجائیں، اور اب مجھے دوسال ہوئے افغانستان نہیں گیا، اس دوران میں نے جہاں غور سے تجزیہ کیا اور غور سے سٹڈی کی کہ طالبان کی ہیئت اور حیثیت کیا ہے؟ میں اعتراف کرتا ہوں آپ کے سامنے کہ جو میرا ''اوریجنل نقطۂ نظر'' تھا اب مجھ پر حقیقتِ حال واضح ہوچکی ہے، میں اپنے سابقہ رویے پر معافی کا خواستگار ہوں۔

دورصحابہ کرامؓ کی فہم وفراست کی جھلک

میں نے دیکھ لیا کہ طالبان ایک باشعور اور تجربہ کار اور منظّم قوم ہے اور دین سے مخلص ہیں اور ان میں دورِ صحابہؓ کی جھلک دیکھ رہا ہوں اب طالبان الحمد للہ مخلص، دیانتدار اور شریعت کے احکام اور مسائل پر عمل کرنے والے اسلام سے محبت کرنے

والے اور صحیح مجاہدین ہیں جہاں اللہ نے اب انہیں بڑی کامیابی سے ہمکنار کیا، یہ خداوند تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ انہوں نے بڑی طاقتوں کو ختم کروایا، بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ فرعون کو، نمرود کو، روس اور برطانیہ کو اور انشاء اللہ امریکہ کو بھی چھوٹی طاقتوں سے مروایا جائے گا چھوٹے چھوٹے طالبان نے بے سروسامانی کے عالم میں تین سال کے اندر پورے افغانستان کو فتح کرلیا تمام جھگڑے ختم کئے اور اسلام کا پرچم سربلند کیا آج ہمیں فخر ہے کہ ان طلباء اور مجاہدوں اور افغان قوم نے ہمارا سر فخر سے بلند کردیا، ہم احترام کرتے ہیں ان درسگاہوں کا جس میں ان طلباء نے تعلیم حاصل کی۔

حقانیہ جہاد کی افضل ترین اکیڈمی: مولانا سمیع الحق کو مبارکباد

ہم احترام کرتے ہیں جہاد کی سب سے اولین اکیڈمی دارالعلوم حقانیہ کا جو جہاد کی افضل ترین اکیڈمی ہے کہ اس نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا میں مشکور ہوں، طالبان کا کہ انہوں نے افغانستان کے شہداء کی روحوں کو تسکین پہنچایا، اور وہ خواب جو میں نے دیکھا تھا جو جنرل ضیاء الحق نے دیکھا تھا جو جنرل اختر عبدالرحمٰن نے دیکھا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے، یہ آپ کے ساتھی اور آپ کے ساتھ رہنے والے اور آپ ہی کے مجاہدین بھائی ہیں۔

آپ کو ایک نیا افغانستان، ایک نیا اسلامی افغانستان، ایک نیا پاکیزہ افغانستان اور ایک آزاد افغانستان مبارک ہو، مولانا سمیع الحق صاحب! آپ کو مبارک ہو کہ آپ کے مدرسہ میں پڑھنے والے افغانستان میں اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں اور تمام اساتذہ کرام کو بھی مبارک ہو اور جہاں جہاں سے یہ پڑھے ہیں میں ہر ایک کا نام نہیں لینا چاہتا، وقت کم ہے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم سب ان طلباء کے ممنون ہیں، ملت اسلامیہ ان کی ممنون ہے، انہوں نے تھوڑے عرصے میں وہ کر کے دکھایا جو پاکستان کے اندر ہم

پچاس سال میں نہیں کرسکے پاکستان شریعت کے نفاذ کے لئے بنا تھا، اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کے لئے بنا تھا لیکن آج تک ہم اس سے محروم ہیں ہمیں ایک نیا جذبہ میسر آئے گا۔

طالبان نے اسلامی انقلاب کا راستہ کھولا

ان شاء اللہ افغانستان کی طالبان کی فتح سے، ان کی کامیابی سے ہم بھی یہ سوچ رہے ہیں کہ یہ باتیں بڑی واضح ہیں کہ اسلامی ممالک کی جو مشکلات ہیں ان کا حل دراصل اسلامی شریعت کا نفاذ ہے قرآن وسنت کی بالادستی قبول کرنے میں، جب یہ راستہ (اسلامی انقلاب) پکڑ لیں گے تو آپ کے تمام مسائل حل ہوں گے اور دوسری اہم بات جو اس تجربہ سے نظر آتی ہے وہ یہ کہ جب جوانوں میں ایک نئی عقابی روح بیدار ہو جاتی ہے تو پھر اس کے سامنے ہر چیز ملیامیٹ ہو جاتی ہے، علامہ اقبال نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ......

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

طالبان نے اس شعر کو عملی شکل میں پیش کیا، ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے نوجوان اور طالبان اس نئے تجربے سے ایک نیا جذبہ اور ولولہ حاصل کریں گے اور پاکستان کو وہ منزل دکھائیں جس کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا آج اللہ کے فضل وکرم سے طالبان نے تاریخ میں اپنا ایک نیا باب کھولا ہے ہمیں امید ہے کہ ہم تمام ملتِ اسلامیہ بالخصوص پاکستان اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس روشنی سے دروازے پر پہنچیں گے جو نیا دروازہ افغانستان میں ہمارے لئے کھلا ہے انشاء اللہ اللہ اس میں برکت دے گا اور عنقریب بہت بڑی تبدیلیاں رونما ہوں گی اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسا کہ میں نے کہا تاریخ ایک نیا رخ پکڑ رہی ہے، ایک نئی کروٹ لے رہی

ہے اور یہ کروٹ جو ہے یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علامت ہے ہماری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کوششوں میں اور آپ کو اپنی کوششوں میں کامیاب فرمائے۔

فتح ایک عظیم امتحان، اسوہ ریاست مدینہ رہے

دیکھیں جو یہ کہتے ہیں کہ اتنی بڑی فتح نصیب ہوئی ایک بہت بڑا امتحان آ پڑا ہے، طالبان حکومت کی انتظامیہ کے اوپر ان کی قیادت کے اوپر اب جو امتحانات ہیں یہ اس امتحان سے بھی زیادہ بڑا ہے، جو اب ان کو درپیش ہے، یہ وہ امتحان ہے کہ پوری امت کو سمیٹ لیں ان کو اتحاد کی طرف لے جائیں اور ان کو ایک نظم میں پرو دینا اور بالکل ایسے بنا دینا جیسے رسول اللہ ﷺ کے وقت ریاست مدینہ تھی یہ طالبان اور ملت کی بکھرے ہوئے لوگوں کو سمیٹنا ہوگا بالخصوص ان قوتوں کو جنہوں نے جہاد میں حصہ لیا، انہوں نے برائی کی، انہوں نے اسلام اور دین کا راستہ چھوڑ دیا، شریعت چھوڑ کر اپنے آپ کو اقتدار کی کشمکش میں ڈال دیا، جس کے نتیجے میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ذلیل وخوار ہوئے ہیں، ہمیں بھی رسوا کیا جہاد کے نام کو بھی رسوا کیا، لیکن وہ وقت گزر گیا ہے۔

رسوا ہونے والے جہادی لیڈروں سے صلح حدیبیہ جیسا معاملہ

اب وقت ہے صلح حدیبیہ کا کہ میں توقع رکھتا ہوں جو اسلام اور دین کے نام لیوا ہیں، وہ صلح حدیبیہ کے اوپر بھی نظر رکھیں، اور جو لوگ بعد میں اپنے کئے پر شرمندہ ہیں ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے پھر ان کو اٹھا کر گلے لگانا ہمارا فرض ہے، یہ نہیں کہ ہم انہیں نکال دیں وہ ہماری ملت کا حصہ اور ہمارا خون ہیں، ہماری جماعت کے ساتھ رہے ہیں، لہٰذا ہم کوشش کریں گے اور ان پر یہ باور کرایا جائے گا یہ حقیقت آشکارا کرائی جائے گی، کہ دیکھیں جہاں طالبان کی مرکزی حکومت قائم ہو چکی ہے امیر المومنین کا سکہ قائم

ہو چکا ہے اور قوم نے اس کی تائید کر دی اب یہ بات جائز نہیں کہ اس کی مخالفت کی جائے یہ غیر اسلامی اور غیر اخلاقی بات ہوگی اور یہ جہاد کی روح کے خلاف بھی ہے چنانچہ میں یہ کوشش کروں گا میرے ساتھی اور بھی ہیں وہ بھی یہ جذبہ رکھتے ہیں، ہم انشاء اللہ اپنی بھرپور کوشش کریں گے کہ ہم ان کو بھی باور کرائیں کہ آپ حقیقت کو تسلیم کریں، لیکن دوسری طرف طالبان اور آپ لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے کہ اب صلح حدیبیہ کا وقت آ گیا ہے اور صلح حدیبیہ تو کفار کے ساتھ ہوئی تھی اب الحمد للہ دوستم کا جو گند تھا وہ چلا گیا، وہ گند اب نکل گیا، اب باقی جو بچا ہے اس کو آپ سمیٹ لیں اور ان کو قریب لا کے ان کے ساتھ ایسا معاملہ کریں کہ وہ تاریخ اور افغانستان کی تعمیر نو میں شریک ہو جائیں افغانستان میں انہوں نے بھی بہت قربانیاں دی ہیں، افغانستان کے اوپر بہت ظلم ہوا ہے، لیکن افغانی قوم کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے، انہوں نے تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا۔

دنیا میں واحد مکمل طور پر آزاد قوم اور ملک

مجھے کوئی یہ بتائے کہ دنیا میں ایسی بھی کوئی قوم اور ملک ہوگا جو پوری طرح آزاد ہو یا اس پر قرض نہ ہو، یا کسی کا احسان مند نہ ہو، یہ ایسی واحد قوم ہے جو مکمل طور سے آزاد ہے جو کسی کی احسان مند نہیں، اگر پاکستان کی احسان مندی کا اظہار کرتی ہے تو بڑی اچھی بات ہے لیکن یقین کریں یہ ہمارا فرض تھا اور ہم نے یہ فرض پورے طریقے سے نہیں نبھایا ہمیں اس بات پر دکھ ہے کہ اس سے زیادہ خدمت کرنی چاہیے تھی اپنے افغان بھائیوں کی، میں جہاد میں شریک رہا مجھے فخر ہے کہ میرے دو بچے بھی اس جہاد میں شامل رہے میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اچھی بات ہوتی اگر اس میں میرا ایک بچہ شہید ہو جاتا یا میں جہادِ افغانستان میں شہید ہو جاتا تو مجھے فخر ہوتا آج اعجاز الحق بیٹھے ہوئے

ہیں،اس حقیقت کو جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں ،آپ بھی جانتے ہیں کہ شہید
ضیاء الحق افغانستان کی وجہ سے شہید کئے گئے اوراس لئے مجاہدین نے ان کو
''شہیدِ افغانستان'' کا لقب دیا ہم نے حکومتوں سے ٹکراؤ لیا، یہاں پر اس کے ساتھ
جھگڑے کئے،انہیں کہا کہ آپ اپنی پالیسی امریکہ کے زیر اثر بنا رہے ہیں یہ غلط ہے۔

حکومت کو وارننگ امریکی چشم آبرو کو نہ دیکھے

آج بھی ہم حکومت کو برملا کہہ رہے ہیں اوراس کو وارننگ دیتے ہیں اورآپ
سب لوگوں کی موجودگی میں کہ خدا کے لئے امریکہ کے آبروئے چشم کا انتظار مت
کرو،افغانستان کی ۲۶۰ سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ جو کابل کے اندر موجود ہے
اسے تسلیم نہیں کیا گیا، کیوں نہیں کیا گیا یہ سراسر ظلم اور ناجائز ہے،اب کسی کا انتظار نہ کرو
اور نہ امریکہ کی طرف دیکھو،طالبان نے صرف اللہ کو اپنے ساتھ کھڑا کیا وہ اللہ کے ساتھ
کھڑے ہوئے تو اللہ ان کے ساتھ کھڑے ہوگئے،تم کس امریکہ سے ڈرتے ہو،تمہیں
کس کلنٹن کی ضرورت ہے،جب اللہ تمہارے ساتھ ہو ،جب افغانستان کے طالبان
تمہارے ساتھ ہوں،تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں،اب بغیر کسی تاخیر کے پوری طور پر
طالبان کی حکومت تسلیم کرلو،اور بھول جاؤ باقی سب کو اور دیکھو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں
اور برکتیں تمہارے اوپر کیسے نازل ہوتی ہیں،لیکن ہمارے حکمرانوں کے عقیدے کمزور
ہیں،کوشش کریں گے کہ ان کو قوتِ ایمانی دلائی جائی ،قوتِ ایمانی کے ساتھ ان کے ساتھ
بات کی جائے اوراگر وہ نہیں مانیں گے تو پھر ہمارے پاس اور بھی کھلے راستے ہیں،ہم بھی
خون بہانا جانتے ہیں،خون دینا اور خون لینا بھی جانتے ہیں۔

حکومت جہادی تحریک کو کچلنے سے باز رہے

اگر آپ (حکومت) بیرونی سازشوں اورتخریب کاروں کا ساتھ دیں گے
تو ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے،اگر آپ کو جہادی تحریک کو کچلنے کے لئے آنا ہے

اورامریکہ کے اشارے پر جہاد کو بدنام کرنا ہے تو پھر ہمیں آپ کی ضرورت نہیں اوراگر
آپ نے اپنی کرسی کا صحیح استعمال نہ کیا اوروہ راستہ نہیں اپنایا جو اللہ اوراس کے رسول ﷺ
کا راستہ ہے اورجس راستے کے لئے پاکستان بنایا گیا تو پھر ہمارے اورآپ کے راستے
الگ الگ ہیں،اللہ کے فضل وکرم سے اورطالبان کی قربانیوں سے،ان کے اخلاق،ان
کے جذبے سے جو آپ (علماء) لوگوں نے ان کو فراہم کئے ان کی وجہ سے وہ مقام
آگیا ہے کہ پاکستان مضبوط انداز میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اورامریکہ کی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر کہے کہ ہم تمہاری کسی بھی پالیسی کو قبول نہیں کرتے جو ہمارے
رسول اللہ ﷺ کے دکھائے ہوئے راستے پر منطبق نہ ہو،اورمعزز حاضرین! جب اللہ ہمیں
کوئی کامیابی عطا فرماتے ہیں تو ہم ان کے سامنے بطورِ شکرانہ کے جھکتے ہیں،ہم اورزیادہ
انکساری اورزیادہ محبت کا ثبوت دیتے ہیں اورزیادہ اتحاد کی طرف مائل ہوتے
ہیں،تو آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی اصلیت اوراپنے مقام کو پہچانیں......

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

عالمی تاریخ طالبان کے بغیر نامکمل رہے گی

یاد رکھو! دنیا میں جب بھی تاریخ لکھی جائے گی،صرف افغانستان کی تاریخ
نہیں،عالمی تاریخ،طالبان کے بغیر نامکمل رہے گی طالبان نے جو عظیم قربانیاں دی
ہیں،اس نے تاریخ کا دھارا بدل دیا ہے،آپ کو معلوم ہے کہ میں خود تاریخ کا ایک
طالب ہوں،قوموں کی تاریخ،عروج وزوال پر گہری نظر رکھتا ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ
مشرق سے نیا سورج طلوع ہو رہا ہے تھوڑے عرصہ میں اسکی ضیاء بار کرنیں مشرق
ومغرب کو منور کریں گی آئندہ کی تاریخ طالبان کے بغیر نامکمل ہوگی اللہ تعالیٰ ہم سب
کا حامی وناصر ہو۔آمین

خطاب
جناب اعجاز الحق

تعارف

جنرل ضیاء الحق شہید صدر پاکستان کے فرزند، پاکستان مسلم لیگ (ضیاء الحق) کے سربراہ، سابق مذہبی امور کے وفاقی وزیر، دفاع پاکستان کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں، راقم کے ساتھ کئی پلیٹ فارمز پر کام کرتے رہے۔ (س)

جہادی لیڈر
اگر طالبان کے ہم قدم اور ہمنوا ہوتے

آغاز سخن

جناب مولانا سمیع الحق صاحب، جناب جنرل حمید گل صاحب، میرے عزیز بھائیو! سب سے پہلے تو میں مولانا سمیع الحق صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آج کا دن طالبان کی کامیابی کا دن ہے، یہ صرف افغانستان میں طالبان کی کامیابی کا دن نہیں بلکہ یہ عالم اسلام کے لئے کامیابی کا دن ہے اور آج صبح مولانا صاحب نے فون کر کے اکوڑہ خٹک آنے کی دعوت دی اور کل جیسا کہ میں نے بتایا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ افغانستان کے وزیر خارجہ گورنر اسٹیٹ بینک اور پاکستان میں سفیر اور دیگر ارکان سے میری بہت تفصیلی ملاقات ہوئی اور میں نے کہا کہ ہماری کامیابی پاکستان کی کامیابی ہے۔

ضیاء الحق کا تاریخی کردار اور اثرات

مجھ سے میرے تأثرات پوچھے، میں نے انہیں کہا کہ ۱۹۸۸ء کے بعد جب جنرل ضیاء الحق شہید ہوئے جو کہ نہ صرف عالم اسلام کے سپاہی تھے بلکہ میرے والد بھی

تھے، میں نے ان کو کہا کہ والدین کی جدائی کا غم جو ہے وہ بہت مشکل ہے ،اس کو دل سے دور کرنا سخت کام ہے لیکن میں نے کہا کہ جب میں اپنے افغان بھائیوں سے ملتاہوں توخدا کی قسم میرا دل یہ کہتا ہے کہ ضیاء الحق آج بھی زندہ ہے اور مجھے انہوں نے نہ صرف وہاں آنے کی دعوت دی بلکہ یہ بھی کہا کہ شہید ضیاء الحق کا جو کردار تھا انہوں نے اپنی پوری زندگی اور جوانی کو راہِ جہاد میں صرف کردی،انہوں نے نہ صرف افغانستان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے بلکہ مشرقی یورپ کو بھی آزاد کرادیا اوراسی جہاد کے نتیجے میں دیوارِ برلن گرادی گئی بوسنیا اورچیچنیا کے اندر اسلامی جذبہ پیداہوا،طالبان کے وفد میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں آج چین کے صوبہ سنکیانگ سے آیاہوں وہاں کوئی ایسی دکان نہیں تھی کہ وہاں ضیاء الحق کی تصویرآویزاں نہ ہو یہ ان کی ہر دلعزیزی کی علامت ہے آج میں آپ کو بتانا چاہتاہوں کہ جب بھی جہاد افغانستان کی بات ہوگی ہمیں ان لوگوں کونہیں بھولنا چاہیے،جنہوں نے روس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے نعرۂ تکبیر بلند کیا یہ صحیح بات ہے کہ بعد میں آپس میں کچھ اختلافات کیوجہ سے کچھ صحیح فیصلے ہوئے کچھ غلط فیصلے ہوئے انہیں چاہیے تھا کہ طالبان کی آواز کے ساتھ اپنی آواز اورطالبان کے قدم کے ساتھ اپنا قدم ملا دیتے،اوراسلام کا جھنڈابلند کرتے لیکن آج انہوں نے طالبان کے خلاف اپنے آقاؤں کوخوش کرلیا،آج میں نے کہاتھا کہ طالبان جوان قائدین سے ملنے آئے کہ اعمال کا جو دارومدار ہے وہ نیتوں پر ہے اور میں نے کہا کہ آپ تو اسلام کا جذبہ لے کر اٹھے تھے اوریہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔جہاں جہاں وہ گئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اورمدد ان کے ساتھ تھی،اورایک کونے سے دوسرے کونے تک افغانستان میں شریعت کا بول بالا ہے اور میں نے کہا کہ جہاد کے ثمرات کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ اوررسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔

پاکستان پر جہاد کے وجہ سے برکات کا نزول

مسلمانوں نے جب تک اپنے افغان مجاہدین کو اپنے سینے سے لگائے رکھا ہے اللہ نے پاکستان کے اوپر برکتیں نازل کی ہیں،کوئی آٹے کا بحران نہیں آیا،جو شہید ضیاء الحق کا دور تھا،اللہ کے فضل سے امن کا دور تھا،ایک طرف روس کے ساتھ جہاد ہورہا تھا دوسری طرف ہندوستان کو دبائے رکھا تھا اورآج دوتہائی اکثریت مسلم لیگ کے ساتھ ہے لیکن بے روزگاری، بدامنی، مہنگائی کسی چیز پر کنٹرول نہیں۔ چونکہ یہ چیزیں اللہ کی رحمت سے ہوتی ہیں اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے یہ نہیں کہ دوتہائی اکثریت آگئی اورآپ قانون کو تبدیل کریں لیکن میں بتانا چاہتاہوں کہ جتنا پاکستان مسلم لیگ یا حکومت پاکستان نے یہ تہیہ کررکھا ہے کہ پاکستان کے اندر بھی شریعت کو نافذ کریں گے،مکمل طور پر ان کی برکتیں ان شاء اللہ پاکستان کے اوپر نازل ہوں گی اورآج عالم اسلام کی نظریں پاکستان کی طرف ہے کل کوامریکہ بھی مجبور ہوکر طالبان حکومت کوتسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان جس کوسب سے پہلے ایسا کرنا چاہیے تھا لیکن اس نے ابھی تک طالبان کوتسلیم نہیں کیا اوراگرکل کو ہندوستان نے طالبان حکومت کوتسلیم کیا تو میں سمجھتاہوں کہ نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعثِ شرم ہوگا اورآج اللہ کے فضل وکرم سے مولانا احسان اللہ نے مجھے کہا کہ امیر المومنین کا پیغام ہے اور ہماری بھی خواہش تھی کہ ایک آزاد اورخود مختار اسلامی حکومت افغانستان میں قائم ہو،اورکابل جاکر دورکعت نماز شکرانا پڑھیں مولانا احسان اللہ نے کہا کہ انشاء اللہ ضیاء الحق کی جوخواہش تھی اس کو اب آپ اورہم پورا کریں گے اوروہاں جاکر دورکعت کے شکرانے کا نفل ادا کریں گے میں وہاں اپنے بھائیوں سے ملنے کے لئے جانے کی تیاری کررہاہوں۔افغانستان میں مسلمانوں نے ۱۴۰۰ سال قبل والی تاریخ

دہرائی ہے اورمدینہ کے انصار کے بعد پاکستان میں لوگوں نے وہی سنت دہرائی ہے اوراس لئے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے ہمیں یقین ہے کہ ہم سب کو یہی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ہمارے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالیں اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا جذبہ پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں،اوراللہ تعالیٰ ہمیں جہاد کے جذبے سے سرشار فرمائیں،تاکہ ہر پاکستانی کے دل میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو وہ جہاد رشوت کے خلاف بھی ہو،زنا کے خلاف بھی ہو میں ایک مرتبہ پھر آخر میں مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خطاب
مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی

تعارف

محبی حبی وخلیلی ومخلصی حضرت علامہ مولانا شیر علی شاہ ولد مولانا قدرت شاہ مرحوم ساکن اکوڑہ خٹک معروف شخصیت، حضرت شیخ الحدیث کے اولین تلامذہ میں سے ہیں، حضرت کی خصوصی تربیت میں رہے، سفروحضر میں رفاقت وخدمت کا شرف حاصل کرتے رہے۔حقانیہ کی اعلیٰ تدریس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم وتعلم کا طویل موقع عطا فرمایا جودراصل قیام مدینہ کی تمنا اور خواہش کی تکمیل کا ایک وسیلہ بنا۔حضرت نے حسن بصری کے تفسیری روایات پر ڈاکٹریٹ کیا۔قیام مدینہ کے بعد دوبارہ اپنے مادر علمی میں حدیث وتفسیر کے اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے علم وعمل، عربی زبان پر عبور تحریر وتقریر کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے اور میرے لئے اس ہمدم دیرینہ کی رفاقت ملاقات مسیحا وخضر کے برابر ہے۔بچپن سے ذہنی یگانگت محبت ورفاقت کا سلسلہ قائم ہے۔

مولانا عبدالحقؒ کے جہادی درسوں کا نتیجہ

مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث ایوان شریعت میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق نے ''یوم تشکر'' کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں دیگر زعماء کے علاوہ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے خطاب کیا ڈاکٹر صاحب کے مختصر خطاب کو شامل خطبات کیا جاتا ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی سعادت

میں تمام مہمانوں کا شکریہ کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں تشریف لاکر ہمارے ساتھ اس خوشی کے موقع پر شرکت کی ہمیں اس پر فخر ہے کہ الحمدللہ ہمارے ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے دلوں میں جہاد کے جذبات موجزن ہیں وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ کب پاکستان میں اسلامی نظام کے لیے ایک اسلامی تحریک برپا ہوگی میں اپنے محترم بھائی جناب مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج تمام عالم میں گویا دارالعلوم حقانیہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ان کے اکثر فضلاء افغانستان میں ہیں جہاد میں سب سے زیادہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کا حصہ ہے، جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دارالعلوم حقانیہ کے بانی مولانا عبدالحقؒ کے جہادی درسوں کا نتیجہ ہے جو طالب علم یہاں سے فارغ ہوتا تو بعد میں جہاد میں سرگرم عمل ہو جاتا۔

اسلامی نظام عدل، انصاف، امن اور رواداری کا ضامن

اللہ تعالیٰ مرحوم شیخ الحدیثؒ کی قبر پر لامتناہی انوار وبرکات نازل فرمائیں اس جہاد میں پاکستان کے علماء، دینی مدارس اور ان مہمانوں کی طرح بہت سے غیور لوگ حصہ لیتے رہے ہیں، آج امریکہ اس وجہ سے لرزہ براندام ہے کہ میں ایک سپر طاقت ہوں لیکن میرے ہاں امن وامان نہیں، امریکہ میں ہر طرف ڈاکہ زنی، چوری اور بدامنی ہے لیکن طالبان کا جہاد میں مصروفیت کے باوجود جن صوبوں پر کنٹرول ہے وہاں پر مکمل امن وامان ہے کوئی چوری کا تصور نہیں کرسکتا اسلامی نظام عدل وانصاف اور رواداری کا ضامن ہے اللہ تعالیٰ سے دست بہ دُعا ہوں کہ ہمیں شریعت اور اسلامی نظام کی بہاروں سے نوازے حصول پاکستان کا مقصد بھی یہی تھا کہ یہاں پر خدائی قانون کی بالادستی ہوگی اور نظام مصطفیٰ ﷺ کا دور دورہ ہوگا لیکن نااہل حکمرانوں اور بنیاد پرست سیاست دانوں کی وجہ سے آج تک اس نعمت عظمیٰ سے ہم محروم ہیں۔

(الحق ج ۳۲، ش ۹، ص ۵ تا ۱۶، جون ۱۹۹۷ء)

تائید طالبان کانفرنس: اسلام آباد

تائید طالبان کانفرنس

لیک ویو ہوٹل اسلام آباد

۲ستمبر ۱۹۹۸ء

خطاب

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

امریکہ پاکستان میں اسلامی نظام برداشت نہیں کرسکتا

پاکستان کے فضاؤں سے گزرتے ہوئے افغانستان پر کروز میزائلوں سے امریکی حملہ

۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کو لیک ویو ہوٹل اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام، اسلام آباد کے زیر اہتمام ''تائید طالبان کانفرنس'' منعقد ہوئی جسکی صدارت جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمائی یہ کانفرنس مقررین اور سامعین کے لحاظ سے ایک تاریخی کانفرنس تھی اس میں ملک کی تمام دینی، سیاسی اور جہادی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی جن میں مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب صدر جمعیت العلماء پاکستان، سابق صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم خان، جناب ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی پاکستان، مولانا محمد اکرم اعوان، امیر تنظیم الاخوان، جنرل مرزا اسلم بیگ سابق چیف آف آرمی سٹاف، افغان سفیر مولانا سعید الرحمان حقانی اور تحریک احتساب اور آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جناب جنرل حمید گل، حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے امیر مولانا محمد نبی محمدی، لیبیا کے سفیر محمد مصطفیٰ المھلل اور مولانا نور محمد ایم این اے جنوبی وزیرستان وغیرہ نے شرکت کی اس موقع پر ان تمام حضرات نے مفصل اور مدلل خطابات فرمائے جو طالبان اور نظام مدارس کے بارے میں انتہائی معلومات آفرین ہیں، اسی لئے افادہ عام کیلئے وہ تمام تقریریں شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

بہت بڑا حادثہ اور ایک امریکی جارحیت

خطبہ مسنونہ کے بعد! میں جمعیت علماء اسلام اسلام آباد کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے اخلاص اور محبت سے اس کانفرنس کا اہتمام کیا میں تقریر نہیں کرتا ہوں کیونکہ ہر لحاظ سے مقررین نے سیر حاصل گفتگو کی ہے مقصد میرا یہی تھا کہ اس موضوع پر ایک سلسلہ شروع ہو جائے حادثہ بہت بڑا پیش آیا طالبان تو الحمد للہ چار سال سے مصروف ہیں اور حکومت قائم ہوگئی اور الحمد للہ، اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہم ان کی تعریف کریں یا نہ کرے لیکن جو حالیہ حادثہ آیا امریکہ کی جارحیت کا یہ اتنا عظیم حادثہ ہے کہ پورے عالم اسلام کو اس کو اپنا حملہ محسوس کرنا چاہئے اس پر چند دن کا مظاہروں کا سلسلہ تو چلتا رہتا ہے اور اجتماع بھی ہوتے ہیں لیکن ہمارے عوام بہت جذباتی ہیں ان کے جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں دشمن نے ٹیسٹ کے طور پر یہ حملہ کیا اور دشمن بار بار للکار رہا ہے کہ یہ ہمارا اقدام شروع ہو چکا ہے کلنٹن کہتا ہے کہ یہ جاری رہے گا البرائٹ کہتی ہے کہ ہم یہ حملے جاری رکھیں گے اب حملے کہاں سے ہو رہے ہیں میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں حملے عرش سے تو نہیں ہوئے اللہ کا سنت نہیں کہ عرش سے بم برسائے وہ برساتے ہیں لیکن مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جب اس کا پتہ نہیں چلتا تو کہاں سے یہ کروز آئے کئی دن کہا جاتا تھا کہ ہمیں پتہ نہیں ہے۔

حکومت کی تضاد بیانی ایک شرمناک کیفیت

حکومت کے تضاد بیانی سے ایک شرمناک کیفیت سامنے آگئی جو کسی حکومت میں نہیں آئی ہے کبھی کہتے ہیں کہ نہیں گذرے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ گذرے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ ہمارا ریڈار سسٹم کنٹرول نہیں کرتا تھا حکمران چودہ کروڑ مسلمانوں کے آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں کروز میزائل چودہ کروڑ مسلمانوں پر گرا ہے میں نے یہ سلسلہ اس

لیے شروع کیا کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر غور کریں حکمرانوں کے گریبانوں میں
ہاتھ ڈالا جائے کیونکہ یہ ایسا معمولی مسئلہ نہیں ہے کہ اس طرح چھوڑ دیا جائے حکمرانوں کا
محاسبہ کیا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ آپ نے کیوں یہ اجازت دی نفاذ شریعت کا
مسئلہ انتہائی اہم اور بہت بڑا ہے لیکن یہ وقت نہیں تھا یہ وقت ملک و ملت کی بقاء،
سالمیت اور بچانے کا تھا ہمارے حکمران تو امریکہ کے کنٹرول میں ہیں امریکہ ہمیں زندہ
چھوڑے گا تب نفاذ اسلام اور شریعت کا نفاذ کرینگے ہمارے اندر تو وہ غیرت اور حمیت
نہیں ہے طالبان کی طرح کہ ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں تو ایسے نازک وقت میں پھر یہ شوشا
چوڑا جاتا ہے کہ اتنا بڑا حادثہ دب جائے اور امریکہ کو پھر موقع دیا جائے اور کروز میزائل
برساتا رہے۔

امریکہ ایٹم بم برداشت کرے گا لیکن اسلام نہیں

افغانستان کا، سوڈان کا اور پورے ملت مسلمہ کا امریکہ دشمن ہے اسلام کے نام
کا امریکہ دشمن ہے میں کہتا ہوں کہ ایسے حالات میں امریکہ پاکستان کا ایٹمی دھماکہ
برداشت کرسکتا ہے لیکن نفاذ شریعت کا اعلان نہیں برداشت کرسکتا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ
اسکی مرضی کے بغیر یہ اقدام ہوا ہے یہ سارا ملک اس پر متوجہ ہوگیا ہے معاملہ متنازعہ بنا دیا
گیا ہے بحث مباحثہ کا دروازہ کھل گیا ایک بڑا پھنڈورا بکس کھل گیا ہے۔

نواز شریف نے سارے اسلام اور ملک دشمنوں کو پھر زندہ کر دیا

سارے اسلام دشمن ایک ہو گئے ساری لسانی اور صوبائی قوتیں دوبارہ کروٹ
لے رہی ہیں جو ہم نے دفن کردی تھیں ان لسانی قوتوں کے خلاف دینی قوتوں نے ۲۰،
۲۵ سال جہاد کیا وہ بالکل ختم ہو گئے تھے، لیکن نواز شریف نے ان بکھری ہوئی قوتوں کو
زندہ کیا ہم ایک ایک بات پر ان سے لڑے کہ خدا کیلئے ہمارے دشمنوں کو مت پالو

اور خیبر سے کراچی تک ساری نسلی، لسانی، علاقائی، لادینی اور سیکولر اور علیحدگی پسند قوتیں
سارے اکٹھے کر دیے اور دینی قوتوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا۔

جمعہ کی چھٹی کا خاتمہ اور نواز شریف

نواز شریف نے جب جمعہ کی چھٹی ختم کر دی تو اس وقت کسی نے کہا کہ جمعہ کی
چھٹی سے علماء ناراض ہو جائینگے تو اس نے جواب میں کہا کہ ملا کے پاس رہ کیا گیا
ہے؟ آج وہ سارے ملک دشمن قوتیں ایک ہیں لیکن الحمد للہ آج وقت ہمیں اسلامی
انقلاب کا نوید دے رہا ہے لیکن جب ساری دنیا ایک ہوگئی......

ع جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

نفاذ شریعت کیلئے ہماری طویل جدوجہد

ہم شریعت بل کی حاشا وکلا تصور بھی نہیں کرتے کہ مخالفت کریں ہماری
جماعت کا تو محور یہی ہے کہ شریعت نافذ کرو خواہ کوئی بھی کرے مارشل لاء کے دور میں
ہم نے ضیاء الحق کا ساتھ اس لئے دیا کہ شریعت نافذ کرینگے نان پارٹی سسٹم میں ہم نے
شریعت بل پیش کیا ہم نے تو دس سال شریعت بل کیلے جنگ لڑی لوگوں کا طرح طرح
کی لعن طعن برداشت کیا کہ جیسے بھی ہو شریعت نافذ ہو جائے تو ہم نواز شریف کی شریعت
کا کیسے مخالفت کریں گے لیکن ہمیں اس کھیل سے اختلاف ہے یہ کھیل بڑا افسوسناک
ہے یہ کھیل میرے ساتھ کھیلا گیا ہے میں نے ۱۹۸۷ء میں شریعت بل پیش کیا بارہ سال
تک ٹھوکریں کھائی ہیں وہ تماشے ہوئے اس بل کے ساتھ لیکن نواز شریف کا جب اعلان
آیا تو ہم نے ان کا خیر مقدم کیا لیکن ہم نے کہا کہ خدارا! اس بل کو پارلیمنٹ، کمیٹیوں اور
چکروں میں مت ڈالو ہمیں یقین ہے کہ یہ بل پاس نہیں کرسکتا ہے انہوں نے محض اعلان
کر دیا ہے اور امریکہ کو خوش کر دیا ہے ضمانت دے دیا ہے کہ پاس نہیں ہوگا لیکن اس
سے میرا منہ سفید ہو جائے گا۔

ہماری اصل شریعت بل کی روح نکال دی اور اپنے بل کا ڈھونگ رچایا

میں دنیا کو کہہ سکونگا کہ دیکھو میں نے شریعت کا اعلان کر دیا اور مخالفین کا منہ کالا ہو جائے گا کہ دیکھو کہ یہ اسلام، ملک اور دین کے دشمن سارے اکھٹے ہو گئے اور مجھے شریعت نافذ ہونے کا موقع نہیں دیا اب میں کیا کروں میں تو مظلوم ہوں اور یہ پھر عوام کے پاس جائے گا اور شریعت بل کے نام پر ووٹ حاصل کریگا ۱۹۹۰ء کا الیکشن ہمارے شریعت بل پر کیا لیکن جب اقتدار میں پہنچا تو انہوں نے بل کو مسخ کر دیا لا الـہ الا اللّٰـہ کی نفی کر دی اس میں کہا کہ قرآن وسنت سپریم لاء ہوگا بشرطیکہ سارا سیاسی نظام متاثر نہ ہو عدالتی نظام، اقتصادی نظام اور سودی نظام متاثر نہ ہو اور یہ بل پاس کیا ہم نے کہا کہ ہم نے اس بل کیلئے اٹھ نو سال محنت کی ہے استصواب رائے کیا اور لڑلڑ کر بل پاس کرایا حالانکہ شریعت کیلئے استصواب رائے کرنا کفر ہے اشتہار جو آرہا ہے یہ کفر ہے میں نے اس بیان میں کہا تھا کہ جس طرح چودھویں ترمیم اور اپنے مقاصد کے ترامیم کو راتوں رات پاس کر لیتے ہو تو اس طرح اس بل کو بھی فوری طور پر پاس کرو کیونکہ بعد میں ہزاروں مسائل پیدا ہو جائینگے جب ایم کیو ایم، اے این پی وغیرہ ان کے ساتھ تھے تو اس وقت وہ یہ پاس کر سکتا تھا لیکن یہ اس وقت خاموش تھا اب جب امریکی جارحیت کا مسئلہ آیا اور لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور بلبلا اٹھی کی کہ ہم تو خطرے میں ہیں تو انہوں نے سوچا کہ قوم کی توجہ تبدیل کرو۔

بینظیر بھٹو اور شریعت بل کی مخالفت

بینظیر تو اس لئے مخالفت کر رہی ہے کہ اگر یہاں طالبان آئے یا اسلامی نظام نافذ ہوا تو کم از کم میں اس کرسی پر نہیں بیٹھ سکونگی اس کو فکر یہی ہے کہ میں اس کرسی پر ہمیشہ براجمان رہونگی اور اس قوم کی غیرت وحمیت ختم ہو جائے لیکن الحمدللہ قوم کی غیرت وحمیت زندہ ہے حکمرانوں کی مر چکی ہے۔

مسلم لیگ نے ہمیشہ مولویوں کو استعمال کیا

اب حکومت چاہتی ہے کہ یہ مولوی اور مشائخ ہمارا ساتھ دیں جب بھی حزب اختلاف آتا ہے ان پر یلغار کرتا ہے تو یہ ہمیں آگے کر دیتے ہیں کہ یہ اسلام اور شریعت کی بات ہے ہمیشہ یہی ہوا ہے ہم انشاء اللہ شریعت کیلئے سب کو متحد کر کے سب کچھ کرینگے لیکن یہ یاد رکھیں کہ شریعت پارلیمنٹوں سے نہیں انقلاب سے آئے گا ان کے نزدیک مولوی صرف اس لئے ہیں کہ مسلم لیگ کو بچاتا رہے۔

پارلیمنٹ سے شریعت کا خواب دیکھنا فریب اور دھوکہ

پچاس سال سے یہ اسلام کے ٹھیکیدار ہم پر مسلط ہیں ملک ان بحرانوں میں نہ آتا اگر شریعت بل نافذ ہوتا ہم سب کچھ اس پر قربان کرتے لیکن یہ ہم سے وہ کچرا وہ ملبہ لادین طاقتوں کا مقابلہ کروانا چاہتے ہیں، کیونکہ ان سے مقابلہ نہیں ہوتا لیکن ہم مزید ان کیلئے نہیں لڑیں گے ہم شریعت کی جنگ لڑیں گے انقلاب کی جنگ لڑیں گے قدم بڑھاؤ انقلاب اور جہاد کی طرف ان کا ذہن موڑ دو، پارلیمنٹ اور ان تمام آفرینوں اور تحسینوں میں مت پڑو واللہ العظیم یہ دھوکہ ہے میں ان کے اندر بارہ سال رہا ہوں امریکہ کے وفادار ختم ہوں گے تب اسلام نافذ ہوگا۔

یہ حکمران باطل نظام کے محافظ

یہ اس لوٹ کھسوٹ کے نظام کے محافظ ہیں قوم کسی نجات دھندہ کی انتظار میں ہے آپ نجات دھندہ بنیں آپ نے امریکہ کے چیلنج کا جواب دینا ہے امریکہ کا نظر مدرسوں پر ہے آپ بیدار رہیں اور ان کے ارادوں کو ملیامیٹ کر دیں میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ اگر امریکہ نے دوبارہ حملہ کیا اور سرحدات استعمال کئے تو ہمارا مجرم کلنٹن نہیں ہوگا ہمارا مجرم نواز شریف اور جنرل کرامت نیازی ہوگا۔

خطاب
مولانا سعید الرحمٰن حقانی
(سفیر افغانستان)

تعارف

دارالعلوم حقانیہ کے نہایت زیرک فاضل، وفاق المدارس کے امتحانات میں پورے پاکستان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی، تحریک طالبان سے قبل استاذ سیاف کے شریک کار رہے، تحریک طالبان میں نمایاں کارکردگی کی وجہ سے پاکستان میں سفیر تعینات ہوئے۔

اسلامی نظام کے نفاذ کی برکات

جہادی قوتیں جب اقتدار کی جنگ لڑ رہیں تھیں تو طالبان آ گئے

خطبہ مسنونہ کے بعد! ہم نے افغانستان میں چودہ سال جہاد کیا سرخ استعمار کو پاش پاش کیا جس میں پاکستان کے علماء اور مسلمانوں کا بھی بڑا حصہ ہے جب مجاہدین کی حکومت بنی تو ہم خوش تھے کہ یہاں اب اسلام کا بول بالا ہوگا لیکن بدقسمتی سے جہادی قوتیں اقتدار کی جنگ میں مصروف ہوگئیں بالآخر جب ہم ان سے مایوس ہوگئے تو دینی مدارس کے طالبان نے اللہ کا نام لے کر میدان میں کود پڑے الحمد للہ بہت ہی کم عرصہ میں افغانستان کے اکثر حصہ پر قبضہ کرلیا اور وہاں پر مکمل اسلامی نظام اور امن وامان قائم کیا آپ نے دیکھا کہ طالبان نے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور نصرت سے ابھی ایک ہفتہ میں کتنے صوبوں پر کنٹرول حاصل کیا اور یہ ہمارا کوئی کمال نہیں تھا بلکہ یہ اسلامی نظام کی نفاذ کی برکت ہے، افغانستان کی سرزمین وہ مقدس سرزمین ہے جہان پر صحابہ نے جہاد کیا ہے شہید ہوگئے ہیں اب بھی افغانستان کے مختلف شہروں میں صحابہ کرامؓ کے قبور موجود ہیں اس سرزمین تابعین اولیاء اللہ اور علماء گذرے ہیں آج ہم نے جو کامیابی حاصل کی ہے یہ صحابہ کرامؓ کے مقدس خون کی برکت ہے۔

امریکہ کا مقصد اسامہ نہیں اسلام کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے

اب جب امریکہ کو معلوم ہوا کہ افغانستان اسلام کا مرکز بن گیا اور وہاں پر اسلامی نظام مستحکم ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے افغانستان پر کروز میزائل برسائے اور بہانہ بنایا کہ ہم نے حملہ اسامہ بن لادن پر کیا ہے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے امریکہ کا ٹارگٹ اسامہ نہیں تھا اور نہ ان کا ٹارگٹ طالبان اور کشمیر تھا بلکہ ان کا یہ حملہ اسلام پر تھا امریکہ اس سے جل رہا ہے یہاں پر اسلامی نظام کیوں نافذ ہے؟ اسامہ بن لادن کا کینیا اور تنزانیہ بم دھماکوں میں بالکل ہاتھ نہیں ہے اور نہ وہ کسی اور تخریب کاری میں ملوث ہے اور نہ امریکہ کے پاس کوئی ثبوت موجود ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ کینیا اور تنزانیہ میں دھماکے یہودیوں نے خود کیے ہیں امریکہ کا یہ خیال تھا کہ ان میزائل سے طالبان اور افغان عوام دباؤ میں آجائینگے لیکن یہ ان کی بھول ہے افغانی لوگ گیند کے مانند ہیں گیند جتنا زمین پر زور سے مارا جاتا ہے اتنا ہی اچھلتا ہے امریکہ نے افغانستان پر کل ۷۰ میزائل برسائے ایک مزائل پر ۱۰ ملین ڈالر خرچ آیا ہے اس طرح سوڈان پر ۲۵ میزائیل پھینکیں ہیں۔

افغانستان پر امریکی مزائل کی برسات

امریکہ نے افغانستان پر حملہ ہر لحاظ سے اپنے آپ کو مجرم قرار دیا اللہ کے قانون میں تو مجرم ہی مجرم ہے عالمی قانون میں بھی مجرم ہے اور اپنے قانون میں بھی کیونکہ امریکہ کا یہ قانون ہے کہ جس نے کسی بھی شخص پر قاتلانہ حملہ کیا تو امریکہ کے قانون میں مجرم ہوگا جبکہ امریکہ نے خود بارہا اعلان کیا ہے اور کر رہا ہے کہ ہم نے اسامہ بن لادن پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جو ان کے ہاں بھی بہت بڑا جرم ہے اس حملہ سے انہوں نے اپنے قانون کا بھی مذاق اڑایا اب امریکہ کو چاہئے کہ وہ علی الاعلان کہہ دیں

کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے ہم سے معافی مانگے اور مستقبل میں عدم مداخلت کی یقین دلائیں ورنہ بصورت دیگر معاف نہیں کرینگے، مجھے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے علمبرداروں اور سیکورٹی کونسل کے خاموشی پر افسوس ہے ہمارے خلاف تو ہر وقت چیختے ہیں کہ طالبان نے عورتوں پر پابندی لگائی ہے وہاں پر لوگوں پر داڑھی زبردستی رکھی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی لیکن امریکہ نے ہم پر ستر میزائل برسائے اور یہ لوگ ابھی تک خاموش ہیں اور نہ یہ ان کے نزدیک انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

ہم وحدت کے داعی ہیں

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم پورے افغانستان میں اسلامی نظام نافذ کر کے دم لیں گے الحمد للہ وہاں پر تاجک، فارسی، ازبک، پشتون سب ایک ہیں ہم نے قوم پرستی کو ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا ہم وحدت کے داعی ہیں، میں تمام پڑوسی ممالک کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ملک میں مداخلت نہیں کریں گے لیکن اگر کسی نے ہماری سرحد میں مداخلت کی تو ہم منہ توڑ جواب دیں گے اور ان کا حشر روس سے بدتر ہوگا ایران سے ہم کہتے ہیں کہ اپنے سرحدات میں رہو ہم کسی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے، ہماری سرحدات پر چالیس ہزار طالبان موجود ہیں ہم بالکل مطمئن ہیں ایران کا یہ واویلا بے بنیاد ہے کہ طالبان نے ہمارے سفارتکاروں کو اغوا کیے ہیں اگر ہم ان کے سفارتکاروں کو کچھ کہتے یا ہمارا ان سے دشمنی ہوتا تو فتح جلال آباد اور فتح کابل کے وقت ہم ان کے سفارتکاروں کو کیوں اغوا نہ کرتے ہمارے پاس ایران کا کوئی سفارتکار نہیں ہے ہمارے پاس ایران کے وہ فوجی ڈرائیور مؤجد ہیں جو مخالفین کو اسلحہ کی سپلائی کرتے ہم نے ۳۵ ٹرکوں کے ساتھ ان کو گرفتار کیے ہیں اور وہ قندھار میں ہمارے پاس محفوظ ہیں، آخر میں مَیں قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور تمام علماء کرام کا ''تائید طالبان کانفرنس'' کی انعقاد پر شکر یہ ادا کرتا ہوں، اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

خطاب
جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملّی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔

کفر کیلئے اصل خطرہ نظام مدارس

طالبان صدیوں سے بت شکن کا کردار ادا کر رہے ہیں

طالبان کون ہیں؟

خطبہ مسنونہ کے بعد! پہلی بات یہ کہ طالبان کون ہیں اور پھر یہ کہ ہمیں ان کی تائید کیوں کرنی چاہئے؟ تو پہلے میں اس موضوع پر بات کرونگا کہ یہ لوگ آج کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ صدیوں سے موجود ہیں یہ طالبان وہی لوگ ہیں جو شہاب الدین غوریؒ کے ساتھ آئے تھے پھر محمود غزنویؒ اور احمد شاہ ابدالیؒ کے ساتھ یہی لوگ تمام معرکوں میں شریک رہے اور جب بھی اسی خطے میں بت پرستی کا دور دورہ ہوتا ہے تو یہ بت شکن وہاں سے اٹھتے ہیں اور ان بتوں کو توڑتے ہیں طالبان دراصل نظام مدرسہ کے پیداوار ہیں وہی نظام مدرسہ جس سے آج مغرب لرزہ براندام ہے کہ اس کو کسی طریقہ سے برباد کیا جائے، ختم اور ناکام کیا جائے۔

جہادی یونیورسٹیوں کی سرفہرست

ابھی تو چند جہاد کی یونیورسٹیاں ہیں جس میں اولین جہاد کی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ ہے جس کے بہت سے فضلاء، طلباء اور نمائندے افغانستان میں موجود ہیں

طالبان کے اندر ابھی ایک ہی رخ انہوں نے دیکھ لیا ہے اگر ان جہاد کی یونیورسٹیوں نے پورا اپنے آپ کو عیاں کر دیا جو پاکستان کے اندر پھیلے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنا رخ بدل دیا تو پھر امریکہ کیا پوری دنیا مقابلہ کیلئے آئے تو ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

نظام مدرسہ کیا ہے؟

یہ نظام مدرسہ ہے کیا؟ یہ بات تاریخی طور پر درست ہے کہ جب اسلام کا ظہور ہوا تو اس وقت مسجدوں میں تعلیم دی جاتی تھی باقاعدہ مدرسہ کا نظام نہیں تھا سب سے پہلا مدرسہ خراساں میں قائم ہوا اور یہ نظام مدرسہ ہی کی وجہ ہے کہ وہاں پر بے شمار احادیث لکھی گئی ہیں خصوصاً صحاح ستہ وغیرہ وہ خراساں کے علاقہ میں لکھی گئی ہیں، یہاں جتنے صوفیائے کرام آئے ہیں جیسے یہ داتا صاحب چشتی وغیرہ یہ کہاں سے آئے ہیں اور یہ گردیزی، یہ گیلانی، یہ مغل، یہ سب کہاں سے آئے؟ افغانستان سے آئے، تو یہ ایک عجیب لازوال رشتہ ہے یہ تہذیبوں کا بھی رشتہ ہے، دین کا بھی رشتہ ہے، زمین کا بھی رشتہ ہے آپ دیکھتے ہیں کہ ہوائیں، پرندے، دریا وہاں سے آتے ہیں نظریات وہاں سے آتے ہیں طالبان وہاں سے آتے ہیں۔

طالبان نظام مدرسہ کی پیداوار

یہی طالبان نظام مدرسہ کے پیداوار ہیں نظام مدرسہ کیا دیتا ہے؟ ایک تو مفت تعلیم دیتا ہے انگریز اور امریکہ سمجھ گیا ہے کہ یہی نظام مدرسہ ہمارا مقابلہ کرسکتا ہے اور یہ ہمارا اصل دشمن ہے اور یہ اس پر حملہ کرینگے اور پھر ہماری حکومت سے کروائیں گے اور ہماری حکومت اس کے لئے فضاء بنا رہی ہے اور ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے کیونکہ نظام مدرسہ ہمارا اصل اثاثہ ہے نظام مدرسہ آدمی کو بصیرت دیتا ہے، دانش دیتا ہے آپ طالبان کو دیکھیں ہمارے حکمران وہ باتیں نہیں کر سکتے جو طالبان کرتے ہیں حالانکہ یہ سٹوڈنٹس ہیں انہوں نے کس طرح نظام حکومت سنبھالا ہے۔

دعوت و جہاد سے فتح مبین اور امریکہ کی بے بنیاد الزامات

دعوت و جہاد کے برابر عمل کے ذریعے یعنی دعوت بھی دیتے ہیں اور جہاد بھی کرتے ہیں لہٰذا ان کو تائید حاصل ہوگئی طالبان نے افغانستان میں دعوت اور جہاد سے تمام تر فتوحات کیں امریکہ اور دیگر لوگوں کا یہ الزام بے بنیاد ہے کہ طالبان کے ساتھ پاکستان مدد کرتا ہے بھائی! پاکستانی فوج کی مدد ہم تسلیم کرینگے لیکن اس وقت کہ وہاں جنگ ہوئی ہو لیکن وہاں تو جنگ ہی نہیں ہوئی وہ تو دعوت اور جہاد کے (Combination) نے یہ انقلاب رونما کیا کہ وہ دعوت دیتے ہیں اور قوم کی طرف سے پذیرائی ہوتی ہے یہ ہے دانش، یہ ہے حکمت کہ جنگ کے بغیر آپ فتح حاصل کر سکتے ہیں یہی ہے فتح مبین، فتح مکہ کی تاریخ جسے طالبان نے کر کے دکھایا یہ وہی بوریا نشین، خاک نشین، پھٹے کپڑوں کو پہننے والے لوگ ہیں جو اب رونما ہوئے ہیں روس جب افغانستان میں داخل ہوا تو قوم کے ایک گمراہ حصہ نے اسکی حمایت کی لیکن پھر مدرسہ اور نظام مدرسہ والوں نے یکجا ہو کر اس کا اختتام کر دیا یہ مدرسے صرف وہاں افغانستان میں نہیں ہیں بلکہ زیادہ مدرسے پاکستان میں ہیں اور اب یہ اٹھتے ہیں اس کے مقابلے میں استاد اور شاگرد اکھٹے ہو کر استاد کون ہے؟ استاد مولوی محمد نبی محمدی ہے استاد یونس خالص ہے استاد پروفیسر سیاف ہے استاذ کریم خلیلی ہے یہ سارے استاد لیکن ان کے ساتھ انکے سٹوڈنٹس بھی ہیں اور یہ مل کر کفر کیساتھ جنگ لڑتے ہیں۔

مدرسہ دین اور جہاد کا علم

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں کہ ایک یہودی افغانستان پر فلم بندی کیلئے آئے امریکہ کا سی بی ایس ٹیلی ویژن ہے تو وہ آئے فلم بنانے کیلئے اس کا ایک مشہور آدمی ہے اس کا نام ہے ہیلری کین تو وہ فلم بنا رہا تھا افغانستان کے اندر، اس نے ایک چھوٹے

بچے کو دیکھا جس کے پاس بندوق تھی اور بندوق اس کے قد سے لمبی تھی تو اس نے بلایا اور اسے کہا کہ اس سے پوچھو کہ یہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا میں جہاد کر رہا ہوں تو اس نے کہا کہ پوچھو کہ یہ جہاد کیوں کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا میں اس لئے جہاد کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے دین کیلئے اور وطن کو آزاد کرنے کیلئے تو وہ صحافی بہت گھبرایا اور کہا کہ دیکھو ایک نو سال کے بچے کے ذہن میں ایک وضاحت ہے اور یہ ہے دین کا علم جو مدرسہ دیتا ہے وہ کیا کہہ رہا ہے یہ چیزوں کی حقیقت کو بیان کرتا ہے اس کو علم اور انفارمیشن کی ضرورت نہیں، خبر کی ضرورت نہیں لہٰذا یہ وہ معجزہ ہے جو رونما ہوتا ہے جس سے جہاد مکمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے ذریعے سے جہاد مسلمانان افغانستان میں بیدار ہوتا ہے وہ جہاد جو ۱۴۹۲ء میں جو بالکل اپنی آخری حدوں کو پہنچ گیا تھا۔

ترک جہاد سے زوال آتا ہے

جب اندلس میں سے ہم ذلیل وخوار ہو کر نکلے تھے تو کیا ہوا تھا جہاد ختم ہوا تھا یعنی ہماری آخری قریبی جنگ جو لڑی وہ ۱۴۹۲ء میں لڑی گئی تو پھر شہاب الدین غوریؒ تشریف لائے وہ اسی ۱۴۹۲ء میں یہاں تشریف لائے تو ۱۹۹۲ء میں جب مجاہدین افغانستان جاتے ہیں تو پھر جہاد کامیاب ہوتا ہے۔

کامیاب جہاد کے خلاف سازشیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے روس کو شکست دے کر جہاد کامیاب ہوتا ہے اب جناب! سازشیں شروع ہوتی ہیں اور اقتدار کی کشمکش میں اس کو ڈال کر جو استاد تھے وہ بیڈ کریڈٹ ہو جاتے ہیں طالبان اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، سٹوڈنٹس ساتھ چھوڑ دیتے ہیں......

ع حرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے

تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور واپس مدارس کو چلے جاتے ہین کچھ طالبان اور مجاہدین جو تھے وہ تھوڑی سی لالچ میں آگئے یا وہ حق نہ دیکھ سکے اسی وجہ سے وہ ان استادوں کے ساتھ رہ گئے پھر یہ طالبان اٹھتے ہیں دین کیلئے، حق کیلئے، جہاد کے ثمرات کو سمیٹنے کیلئے، جس چیز کیلئے انہوں نے قربانی دی اس چیز کیلئے اٹھتے ہیں تو پھر وہ سامنے والے طالبان جو ہیں وہ حقیقت جان جاتے ہیں اور انکے ساتھ مل جاتے ہیں اس طریقے سے طالبان کامیاب ہو رہے ہیں طالبان دعوت اور جہاد Combination سے کامیاب ہوئے اور مدرسے کی نظام سے اس پر میں کافی گفتگو کر سکتا ہوں مگر وقت کم ہے۔

طالبان ترقی پسند یا جارحیت پسند؟

ڈاکٹر صاحب اور مولانا اکرم اعوان کی موجودگی میں میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا طالبان ترقی پسند ہیں یا جارحیت پسند؟ یہی اصل سوال ہے ترقی پسند کون ہوتا ہے جو کہ ایک جاری نظام کے سامنے جدو جہد کرتا ہے کیا وہی ترقی پسند نہیں جس وقت کمیونزم اور سوشلزم آیا تھا تو ترقی پسندی کا مفہوم کیا تھا؟ کیا یہ نہیں تھا کہ وہ جاری نظام یعنی کیپٹل ازم، ایمپریل ازم استعمار کے خلاف نبرد آزما ہو لہٰذا وہ ترقی پسند تھا تو اب اگر وہ کیپٹل ازم اور ایمپریل ازم پھر اپنی نئی آب وتاب کے ساتھ موجود ہے دنیا میں تو اس کے مقابلے میں کون ہے اسلام ہی ہے ترقی پسندی کیا چیز ہے؟ آج اسلام کے عملی طور پر ملانے والے نفاذ کرنے والے طالبان ہیں تو طالبان کون ہیں یہ ترقی پسند ہیں یہ انٹی ایمپریل ازم ہے استعمار کے خلاف ہیں یہ اس کی علامت ہے اس لیے ہی استعمار ان کے خلاف ہے اور استعمار ان پر حملہ کر رہا ہے امریکہ کو یہی کرنا چاہیے وہ خوفزدہ ہیں اور اس کو خوف ہونا بھی چاہئے اصل بات یہ ہے کہ پوری دنیا کے نظام ختم ہو چکے ہیں خواہ کیپٹل ازم ہو، امپیریل ازم، مارکس ازم اب یہ سارے دست بستہ کھڑے ہیں اور اس

کو چیلنج کرنے والی قوت اسلام ہے اور اسلام کی عملی علامت جہاد اور دعوت ہے اور وہ کہاں پیدا ہورہی ہے افغانستان سے ہورہی ہے لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اسکی مدد کریں

طالبان کی تائید کیوں؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہم کیوں تائید کریں آپ موازنہ کرلیں جب روس افغانستان میں صادر ہوا تو اس وقت کی حکومت کے صدر ببرک کارمل نے اسے دعوت دی ببرک کارمل کی حکومت کو ہم نے تسلیم نہیں کیا جنرل ضیاء الحق صاحب نے کہا کہ ہم ریکگنائزڈ نہیں کرسکتے تو جب جارحیت کی، روس افغانستان کے خلاف ہوئی تو ہمارا رویہ کیا تھا؟ ہم ڈٹ گئے اس وقت امریکی امداد نہیں آئی تھی میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ ایک سال تک کوئی امداد نہیں آئی تھی کلہاڑیوں کے ساتھ، لاٹھیوں کے ساتھ انہوں نے جہاد کیا پاکستان نے اس کی مدد کی پاکستان نے کہا کہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے جارحیت کا نشانہ بنا ہے ہمارا پڑوسی اسلامی ملک تو آج جسکی حکومت کو ہم ریکگنائزڈ کرتے ہیں طالبان کی حکومت کو ہم تسلیم کرچکے ہیں اور انہوں نے کسی کے خلاف جارحیت بھی نہیں کی کسی کے ساتھ ظلم بھی نہیں کیا صرف اپنے ملک کو سنوارنے کیلئے لڑتے ہیں اس کو یکجا رکھنے کی بات کررہے ہیں تو آج امریکہ نے جارحیت کی اس کے خلاف اگر امریکہ نے آج جارحیت کی ہے تو ہمارے رویے مختلف کیوں ہیں؟ آج ہم امریکہ کے خلاف کیوں نہیں کہتے کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو آج ہمارا امریکہ کے بارے میں وہ رویہ کیوں نہیں جو ہم نے روس کے بارے میں اپنایا تھا اس لئے کہ حکمران امریکہ کے پھٹو اور اسکی اشیر باد کے منتظر ہیں اور پھر امریکہ نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہمارے پڑوسی ملک کے اندر ایک اسلامی ملک کے اندر جو کہ اپنے معاملات کو سنوارنے کی کوشش کررہے ہیں اس کے خلاف جارحیت کی بلکہ پاکستان کے فضائی حدود اور سمندری حدود کی بھی خلاف ورزی کی۔

بے حمیت حکمران

اس نے ہماری حمیت کو بھی للکارا ہے مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر......

ع حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

آج ہم حمیت دین میں پیچھے ہو گئے ہیں ہم سے مراد قوم نہیں ہے پاکستانی قوم تو الحمدللہ کبھی بھی پیچھے نہیں ہوئی بلکہ حکمران حمیت دین سے بالکل نا آشنا ہیں ان کو پتہ بھی نہیں کہ غیرت دین کیا ہوا کرتی ہے؟ جس طرح ابلیس گھبراتا ہے اس طرح ایک ابلیس ان کے شوریٰ کے اندر کھڑا ہوا اور کہتا ہے کہ......

افغانیوں کے غیرتِ دین کا ہے یہ علاج
مُلّا کو اس کے کوہِ دمن سے نکال دو

یعنی مدرسے کا نظام ختم کردو، ملا کو نکال دو پھر غیرت دین ختم ہو جائیگی تو پھر سب کچھ ختم ہو جائیگا قومیں کبھی بھی بھوک سے نہیں مرا کرتی ہیں یہ بے غیرتی سے مرا کرتی ہیں اور دیکھ بھی لیا آپ نے کہ افغانستان میں بھوک سے کوئی نہیں مرا، جہازوں سے نہیں مرا، بمباریوں سے نہیں مرا اور اب یہ کروز میزائلوں سے بھی نہیں مریگا لیکن اگر غیرت دین ختم ہوئی تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

طالبان کا پڑوسیوں سے سلوک

طالبان کی ایک اور وجہ کہ ہمیں کیوں تائید کرنی چاہئے، بھائی! انہوں نے کیا بگاڑا ہے ہمارا پندرہ سو کلومیٹر بارڈر ہے ہمارا ان کے ساتھ، ایک ہزار کلومیٹر ایران کے ساتھ ہے، چھ سو کلومیٹر ترکمانستان کے ساتھ ہے تاجکستان، ازبکستان اور چین کے ساتھ بھی ملا ہے تو پھر آپ بتائیں کہ چار سال سے یہ لوگ موجود ہیں ہمارے بارڈر کے اوپر تو کیا انہوں نے ہمارے لئے کوئی مشکل پیدا کی تو وہ ملا راکٹی جو تھا وہ

پاکستانیوں کو لے جاتا تھا پکڑ کر چینیوں کو بھی لے جاتا تھا کیا طالبان نے کوئی گڑ بڑ کی ، ایران کے ساتھ کوئی گڑ بڑ کی ، ترکمانستان کے ساتھ کوئی گڑ بڑ کی نہیں کسی سے نہیں کی تو پھر جب کوئی گڑ بڑ نہیں کی تو پھر کیوں ڈرتے ہو ترکمانستان تو نہیں ڈرتا تاجکستان کو بڑی تکلیف ہے ازبکستان کو بڑی تکلیف ہے ایران بڑا پریشان ہو رہا ہے بھائی بتاؤ! کہ انہوں نے بگاڑا کیا ہے تمہارا؟ لیکن چار سال سے وہ ایران کے باڈر کے ساتھ رہے ہیں کیا یہ اس امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے اگر ہوئے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے ماضی کے رویے سے ان کا مستقبل کا رویہ مختلف ہوگا بات یہ ہے کہ ان کو افغان قوم کی تائید حاصل ہے کیوں کہ انہوں نے کارنامے بہت انجام دیے ہیں بہت ملکوں نے شکایت کئے وہ مجھے کہتے ہیں کہ یہ انہوں نے کر دیا میں نے کہا کہ اس سے خفا مت ہو اور نہ طالبان سے خفا ہو، خفا ہو ان گھوڑوں سے جس پر آپ نے شرطیں لگائی تھیں وہ بھاگے نہیں اور جو مال آپ نے ان کو کھلایا تھا وہ انہوں نے طالبان کے حوالے کر دیا اصل میں لوگ افغان قوم کو نہیں سمجھتے ان کی مزاج کو نہیں سمجھتے یہ بڑے عجیب و غریب لوگ ہیں میں نے بہت سے لوگوں سے کہا کہ تم افغانستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہو تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم کو کوئی ایک افغانی ایسا ملا ہے جو کہتا ہے کہ افغانستان تقسیم ہو جائے تو کہتے ہیں نہیں ۔

دشمن اصل بنیاد پرست ہے

میں نے کہا کہ کوئی ایسا افغانی ملا ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں اسلامی نظام نہیں چاہئے تو کہا نہیں تو پھر میں نے کہا کہ تم اس کے اوپر کیوں مسلط کرتے ہو اپنے نظام کو تم تو فنڈ منٹلسٹ ہو اصل فنڈ منٹلسٹی یہ ہے کہ اپنی مرضی کو دوسروں کے اوپر مسلط کرنا چاہئے تو تم اپنی مرضی کو دوسری قوم کے اوپر مسلط کرنا چاہتے ہو اور یہ نہیں مانیں گے یہ افغان

قوم تین چیزیں کرتے ہیں یہ لازمی تین چیزیں ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں دعوت اور جہاد جو بیک وقت جاری رہتا ہے اور تجارت بھی جاری رہتی ہے آپ نے دیکھا کہ بہت سی لڑائیاں ہوتی ہیں اور یہ لوگ اپنے تمام کام بھی جاری رکھتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک اور خصوصاً ہمارے علاقے میں غلامی ہمیشہ رہی ہے اور افغانستان نے ہمیشہ آزادی دیکھی ہے اور غلامی دیکھی نہیں لہٰذا ان کی سوچ ہمیشہ آزاد رہی ہے اور ان کی سوچ ہمیشہ ہم سے مختلف ہے اور ہم ان کو سمجھ نہیں پائے اور نہ ارد گرد جو ہمسایہ ممالک ہیں وہ سمجھ پاتے ہیں ۔

پاکستان کے مسائل اور طالبان

اور ایک اور وجہ بھی ہے پاکستان کے مسائل کیا ہیں؟ افغان سرحد کا مسئلہ ہے ہمارا یکجہتی ہمارا مسئلہ ہے، اتحاد ہمارا مسئلہ ہے، نا انصافی ہمارا مسئلہ ہے، بد قماش لیڈر شپ ہمارا مسئلہ ہے، کرپٹ لیڈر شپ ہمارا مسئلہ ہے، کیا طالبان نے یہ مسئلے حل نہیں کر دیئے وہ امن بھی لے آئے ہیں انہوں نے متحد بھی کر دیا قوم کو جس کے اوپر پوری دنیا لگی ہوئی تھی کہ وہ اس کو گڑ بڑ کر دے ۔

نفاذ شریعت کا معجزہ

جہاں انہوں نے وہ اسلام جو ہماری آئین کے اندر ہے ہماری روح کا مسئلہ ہے، کیا انہوں نے اسکو قائم نہیں کر دیا، تو کیا پھر ہمارا فرض نہیں بنتا ہے کہ جس نے وہ کام کیا جو ہم کرنا چاہتے ہیں ہم اس کی تائید کریں اور کیا یہ درست نہیں ہے کہ دراصل یہ معجزہ ہے نفاذ شریعت کا؟ اتنی جلدی امن کیسے آ سکتا ہے امن صرف اس وقت آتا ہے جب انصاف ہو اور حکمران باکردار ہو یہاں پاکستان میں نفاذ شریعت میں ڈنڈی ماری گئی اور کیسی ڈنڈ ماری گئی کہ اس کو منتقل کیا ۲۳۹ کو یعنی جو اسلام سے خائف لوگ ہیں ان

کو موقع مل جائے کہ وہ اسکی مخالفت کریں میں کہتا ہوں کہ قرآن وسنت کسی کی تائید کا
محتاج نہیں اور پھر ان لوگوں کی تائید جو امانت، دیانت، شجاعت سے عاری ہیں اسلام بل
پاس ہونے سے نہیں آتا ہے بلکہ انقلاب سے آئے گا پھر آپ کو میدان میں آنا پڑے گا
اور اسکے لئے فضاء بنانی ہوگی اور یہی بل جو جمہوری اسمبلی کا پاس شدہ ہو ہم ان ہی
ممبران کے مقابلے میں اٹھائینگے اور ان کو کہیں گے کہ آپ جو کام کر رہے ہیں یہ غلط ہے
اور آپ ہی کی آئین میں یہ لکھا ہے کہ قرآن وسنت ملک کا سپریم لاء ہے تو یہ پہلا
انقلاب ہوگا جو اپنے ملک کے آئین کے ذریعے آئے گا انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں
کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط موت کے پروانہ پر دستخط ہے وہ اس لیے کہ ہمیں قرآن اس پر
دستخط کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

خطاب

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ

تعارف

مردِ بیباک مولانا نیازی نے قلندرانہ اداؤں کیساتھ بڑے شان بان سے
ملک وملت اور دین وشریعت کی جنگ شان بے نیازی سے لڑی اور ہر محاذ
پر پیش پیش رہے۔عورت کی حکمرانی کا مسئلہ ہو یا شریعت بل کا معرکہ، شیعہ
سنی فرقہ واریت کی عفریت کو ملی یکجہتی کونسل کے ذریعہ لگام دینے کی بات ہو
یا بابری مسجد کے بارہ میں جدوجہد، مولانا نیازی نے ہر مرحلہ پر اپنے بزرگوانہ
سرپرستی سے نوازا اور ہر میدان میں عملاً حوصلہ بڑھایا، شریعت بل کو بہت
سوں نے اختلاف مسلک ومشرب اور فرقہ بندی کی بھینٹ چڑھایا مگر مولانا
نیازی نے سارے تعصّبات سے ہٹ کر تحریک نفاذ شریعت میں قائدانہ
تعاون فرمایا، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ داغ مفارقت دے گئے تو کہا کہ
اپنے کو یتیم نہ سمجھیں، میں ساتھ رہوں گا۔ جہاد افغانستان سے تحریک طالبان
میں بہت سے لوگ گروہی تعصب کی وجہ سے کنی کترا گئے لیکن مولانا نے
ڈٹ کر تائید وتعاون کا اعلان کر دیا اور فتح مزار شریف پر دارالعلوم حقانیہ کے
فتح مبین کانفرنس میں شریک ہوکر حکومت پاکستان سے طالبان حکومت کو فوراً
تسلیم کرنے کی کانفرنس کے مطالبات کی تائید کی۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

طالبان نے افغانستان کے مسلمانوں کو شریعت کا پیغام دیا

امت مسلمہ کو امریکہ کے خلاف تیاری کی ضرورت

امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ دہشت گرد امریکہ کے مقابلہ کیلئے متحد ہو کر تیاری کریں افغانستان کے مسلمانوں نے روس کے خلاف جہاد کیا اس لیے کہ افغانستان کو اسلامی مملکت بنائیں گے لیکن ربانی اور حکمت یار نے اس مقصد کو پورا نہیں کیا طالبان نے افغانستان کے مسلمانوں کو شریعت کا پیغام دیا الحمد للہ اس وقت اکثر علاقہ طالبان کے قبضے میں ہے اور طالبان نے وہاں پر شرعی نظام نافذ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں سالمیت کے خلاف کچھ لوگوں نے روس، بھارت، ایران کی مدد سے مخالفت شروع کی ہے ان لوگوں کو چاہیئے کہ اب وہ طالبان حکومت کو تسلیم کریں کیونکہ طالبان کا اب پورے افغانستان پر کنٹرول ہے طالبان نے قوم پرستی کو ختم کر دی ہے اور طالبان کے خلاف یورپ کا پروپیگنڈہ جھوٹ پر مبنی ہے۔

پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور سودی نظام کا خاتمہ

پاکستان کو طالبان کی طرح نظام نافذ کرنا چاہیئے ہمارے حکمرانوں کو فوری طور پر سودی معیشت کی خاتمہ کا اعلان کرنا چاہیئے قرآن وسنت کو سپریم لاء بنانے کا جو مخالفت کر رہے ہیں وہ اسلام سے بغاوت کر رہے ہیں۔

پاکستان طالبان کی کھل کر حمایت کریں

پاکستانی حکمران اب مذاکرات کی چکروں سے نکل کر کھل کر حمایت کریں اور اس کو قانونی حیثیت دے دیں ہم طالبان کی مکمل تائید کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم کسی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرینگے میں افغانستان پر امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتا ہوں۔

خطاب
جنرل مرزا اسلم بیگ صاحب

تعارف

پاکستان کی افواج کے سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ ریٹائرڈ ہونے کے بعد عوامی قیادت پارٹی بنائی۔ پاک افغان دفاع کونسل میں بھرپور ساتھ دیتے رہے اور اپنی جرأت مندانہ مشوروں سے اس فورم کی رہنمائی کی اور بھرپور ساتھ دیا۔مغربی میڈیا سے میرے انٹرویوز ''صلیبی دہشتگردی اور عالم اسلام'' کو انگریزی میں ترجمہ کرا کر شائع کرنے میں بے حد دلچسپی لی اور ان کے ذریعہ ترجمے کا یہ عظیم الشان کام ظہور پذیر ہو سکا۔اب یہ کتاب انگریزی زبان میں ''وار آف آئیڈیالوجی :سٹرگل فار پیس'' کے نام سے منظر عام پر آچکی ہے۔

نفاذِ شریعت کیلئے
اللہ کے نظام سے واقفیت

طالبان نے خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کیا

میں مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں اظہار خیال کا موقع دیا اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے جس طرح آج ہمارے طالبان نے پورے افغانستان پر تسلط قائم کر دیا ہے اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کر دیا ہے تو اس مین مصلحت خداوندی ہے آج جب افغانستان کے اس جنگ آزادی کو جو اختتام پر پہنچی ہوئی ہے انقلاب کی شکل میں اس میں بہت سے رموز خداوندی ہیں۔

اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں

پہلے بھی دنیا اسلام کے خلاف سازشیں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہیں خصوصاً پچھلے بیس سالوں میں جو سازشیں ہوئیں ایران کے خلاف عراق کو لڑایا گیا اور پھر عراق کے خلاف پوری مہذب دنیا صف آراء ہو گئی جس میں مسلمانوں کو بھی اس ذلت

کے کام میں شامل کیا گیا افغانستان میں جارحیت ہوئی جارحیت کے خلاف مزاحمت جب
اس نتیجے پر پہنچی کہ روسیوں کو بھی شکست ہوئی پھر دوسری بڑی قوت جو افغانی مجاہدین کے
ساتھ تھی اس کو یہ منظور نہیں تھی کہ افغانستان میں کوئی اسلامی حکومت قائم ہو ۱۹۸۹ء میں
کس کس طرح انہوں نے پلٹیں کھائیں اور وہی مجاہدین کہ جن کو وہ سروں پر بیٹھائے
ہوئے تھے ان کو کبھی دہشت زدہ کہا کبھی ان کے خلاف سازشیں بنائی آپس میں لڑایا
یہاں تک کہ افغان قوم کی روح بیدار ہوئی اور اس سازش کو سمجھا اور تمام سازشوں کو
شکست دی۔

طالبان کی اپنے عقائد پر پختگی اور راسخ العقیدگی

۱۹۹۵ء میں افغان قوم نے طالبان کی شکل میں آگے بڑھ کر کے اپنی قسمت کا
فیصلہ خود کیا دوسرا راز یہ ہے کہ قومیں جو اپنی قدروں کو پہچانتی ہیں اپنے نظریات کو پہچانتے
ہیں اور نظریات کے تحفظ دینے کیلئے ان کے اندر قربانی دینے کا حوصلہ ہوتا ہے ان کو کوئی
بھی دنیا کی طاقت شکست نہیں دے سکتی ہے اور یہی بات ہے جو آج طالبان نے
افغانستان میں ثابت کر دیا ہے ان کے خلاف کیا کیا قوتیں نہیں ہندوستان، روس،
ایران، تاجکستان وغیرہ ہیں لیکن کسی طرح انہوں نے ان قوتوں کو شکست دی یہ قوت
ایمانی یہ وہ نظریات ہیں کہ جن پر اگر ایمان اور یقین ہو تو ان کے سامنے تمام باطل قوتیں
ختم ہو جاتے ہیں پھر یہی پیغام ہے کہ یہ قوم اگر متحد ہو اور اپنے کو پہچانتے ہو کہ وہ کیا ہے
کیا اس قوم کے مقاصد ہیں، کیا نظریات ہیں؟ کوئی منزل ہے تو اس کے راستے میں کوئی
بھی رکاوٹ نہیں آسکتی تو طالبان کی کامیابی نے آج بات کھل کر واضح کر دیا ہے کہ قومیں
اپنے فیصلے خود کرتے ہیں ان فیصلوں کی راہوں میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتے ہیں۔

طالبان اور جہادی قوتوں کے مساعی

طالبان نے جس طرح سے کامیابی حاصل کی ہے جن حالات میں کامیابی
حاصل کی ہے ذرا غور کیجئے کہ طالبان نے جہادی قوتوں نے افغان عوام نے روس کو
پسپائی پر مجبور کیا جو تباہی اور بربادی آئی اور پھر طالبان کے حصے میں جو جہادی قوتیں آئی
تو نہ ان کے پاس جدید ہتھیار تھا نہ کوئی تنظیم تھی لوگ اب تک حیران ہیں کہ یہ کونسے لوگ
ہیں جو اس سرزمین سے اٹھے اور ان تمام قوتوں کو شکست دیکر آج پورے افغانستان پر
حاوی ہیں بڑی بڑی قوتیں تھک جاتے ہیں بکھر جاتے ہیں اور یہی وہ قوم ہے افغانستان
کی کہ جس نے سلطنت برطانیہ کو کبھی اپنی سرزمین پر کسی کو آنے کی اجازت نہیں دی اور
اگر کوئی آیا تو واپس نہیں گیا ہوگا۔

افغانی قوم کی بے تحاشہ قربانیاں

یہی وہ قوم ہے جس نے قربانیاں دی اور روس کی جارحیت کو نہ صرف روکا بلکہ
اس کو پسپائی پر مجبور کر دیا یہی وہ قوم ہے جس کا کامیابی آج ساری دنیا کیلئے حیرت کی
باعث بنی اور آج امریکہ جو سپر پاور ہے وہ خود حیران ہے کہ یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا اور کونسی
قوت ہے اور کیسے کس طرح سے اس سے نمٹا جائے اور آپ نے دیکھا کہ افغانستان پر
طالبان کا تسلط قائم ہوتا ہے تو امریکہ کے لوگ بھاگتے ہیں انہوں نے ہمارے ملک
میں بہت سے ایسے سیاستدان ہیں کہ جن کے دماغوں میں یہ بات بٹھادی کہ دیکھو اب تم
بھی بھاگو اس لئے کہ یہاں وہ انقلاب آرہا ہے یہاں طالبان کا انقلاب آرہا ہے
اسلامی انقلاب آرہا ہے تو اگر نہیں بھاگے تو تم پھنس جاؤ گے۔

اسلامی حکومت سے خوفزدہ حکمران طبقہ

آج یہ فتنہ پیدا کیا گیا ہے جو قوتیں سیاسی قوتیں ہیں کہ جو اس ملک میں وفاق کی علامت ہے وہ اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ بھاگ کر کے ایک نئی صف بندی پر کام کر رہے ہیں وہ صف بندی بہانا ہو، کالا باغ ڈیم کی یا چھوٹے صوبوں کی محرومی کا بہانا ہو لیکن سیاسی صف بندی جو آج قائم کی گئی دراصل یہ ایک نظریاتی صف بندی ہے جو ہمارے ملک کی تقسیم کرنے کی ایک سازش ہے اور اگر ہم اس سازش کو سمجھیں کہ اس سازش کے پیچھے ہے کون؟ اور وہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ یہ لوگ خوفزدہ ہیں اسلامی انقلاب سے،ہمیں ان سازشوں کا مقابلہ کرنا ہے سب سے اہم مسئلہ ہے آج ہمارے ملک پاکستان کا یہی وہ مثال ہے یہی وہ مشاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرادیا ہے افغانستان کے مجاہد سے یہی وہ سبق ہے جو ہم سیکھتے ہیں کیا ہمیں جوش کے ساتھ یہ کہنا ہے کہ جو مخالف قوتیں ہیں ان کے ساتھ ہم لڑیں کشت وخون ہو اور انقلاب آئے اور اسلامی انقلاب اس پاکستان کی سرزمین پر قائم ہو میں کہتا ہوں کہ بے شک ایک راستہ ہے بڑا خطرناک راستہ ہے میرا تجزیہ یہ کہتا ہے کہ اگر ان قوتوں کے ساتھ سختی اور جنگ کا راستہ اختیار کیا تو شاید ہمیں اس راستے میں دشواریاں پیش آئینگے اس لئے کہ اگر ایران میں انقلاب کامیاب ہوا ہے تو ایران ٢٥٠ ہزار پرانا ملک ہے اگر افغانستان میں انقلاب کامیاب ہوا ہے تو بائیس سو سال پہلے ہم سے زیادہ پرانی قوم ہے ایک قوم بن چکی ہے ایک ملک بن چکا ہے جبکہ ہمارے اندر ابھی قوم بننے کی صلاحتیں پیدا نہیں ہوئے ہیں کہ ہم اتنے بڑے خطرات کا مقابلہ کر سکے اتنا بڑا بوجھ اٹھا سکیں اس لئے تدبر اور سوچ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایسا راستہ اختیار کریں کہ اپنے مقاصد بھی ہم حاصل کریں اور تباہی اور بربادی بھی نہ ہو۔

اسلامی نظام خوشحالی کا ضامن ہے

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمیں اس سیاسی اور نظریاتی تقسیم کو جو بڑی واضح ہو کر ہمارے سامنے آئی ہے اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے اس کا جواب حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے جواب میں ردعمل حاصل کرنے کی ضررت ہے کہ اس سے ہمارے ملک میں استحکام آئے گا ہمارے ملک میں اسلامی نظام قائم ہوگا ہمارا ملک خوشحالی کی طرف رواں دواں ہوگا ایسا نہ ہو کہ مشرقی پاکستان جیسے صورتحال پیدا ہو جائے میں مانتا ہوں کہ آج ہمارے منتخب نمائندے جس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہیں ان میں یہ صلاحیت نہیں ہے اور نہ وہ جانتے ہیں کہ شریعت بل ہے کیا؟ آگے بڑھ کر کے شریعت بل پاس کر دیتے ہیں کیا صلاحیتیں ہیں ان میں شریعت بل پر بحث کرنے کا، میں یقین سے کہتا ہوں کہ جس شخص میں اہلیت نہ ہو جو اس کا اہل نہ ہو جس کو اللہ نے اختیار نہ دیا ہو وہ نہ شریعت بل پاس کر سکتا ہے اور نہ اس پر عمل کر سکتا ہے صرف وہی لوگ جو اپنے کردار اپنے دین سے واقف ہوں جب وہ سامنے آئینگے جب وہ شریعت بل سامنے لائیں گے اس کے رموز کو سمجھیں گے، اس کے گہرائیوں کو سمجھیں گے پھر وہی لوگ ہونگے جو صحیح معنوں میں شریعت بل نافذ کرینگے اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرے گا جس طرح انہوں نے کالا باغ ڈیم کو ایک ایسے ایشو کو جو متنازعہ نہیں تھا اس کو متنازعہ بنا دیا میں یقین سے کہتا ہوں کہ کبھی بھی یہ کالا باغ ڈیم نہیں بنے گا اسی طرح یہ ایک سازش ہے کہ وہ شریعت بل کو متنازعہ بنا دیتے ہیں تا کہ اتنا انتشار اور ٹکراؤ پیدا ہو کہ اس کو پھر دوبارہ حل نہ ہو سکے ہمیں افغانستان کے طالبان کی کامیابی سے سبق سیکھنا ہے اور دیکھنا ہے کہ اس نازک وقت میں ہمارے لیے بہتر راستہ کونسا ہے؟

خطاب

مولانا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

تعارف

امیر وبانی تنظیم اسلامی، داعی تحریک خلافت، صدر انجمن خدام القرآن، مدیر ماہنامہ ''میثاق'' و سہ ماہی ''حکمت قرآن'' و ہفت روزہ ''ندائے خلافت''، صدرقرآن اکیڈمی لاہور، زندگی کا محور قرآن کریم کی اشاعت اور اس کی طرف دعوت خلافت کے قیام و احیاء کے داعی، انقلابی کاموں میں شیخ الہندؒ آئیڈیل رہا، علامہ اقبال دل و دماغ پر حاوی رہے، افغانستان کے جہاد اور بعد میں تحریک طالبان کی پرزور حمایت کی، نازک حالات میں بھی امیر المومنین ملا عمر اور طالبان کی حمایت جاری رکھی۔ شریعت بل اور پاک افغان ڈیفنس کونسل وغیرہ کی ملی وقومی تحریکوں میں شانہ بشانہ رہے، جسے راقم کی کتاب مکتوبات مشاہیر میں ان کے خطوط سے اندازہ لگا سکتے ہیں، اجتہاد وتقلید وغیرہ بعض امور میں کئی باتیں محل بحث رہیں۔ قدیم وجدید کے امتزاج پر مبنی دروس اور خطبات سے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کو متاثر کیا۔

ایک امیر کے ہاتھ پر تمام علماء کا بیعت کرنا

طالبان کی فتح ایک معجزہ

طالبان کا شمالی علاقوں پر قبضہ ایک معجزہ ہے اور یہ قیام پاکستان کی طرح ہی معجزہ ہے موجودہ حالات کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ جلد از جلد طالبان کا افغانستان اور پاکستان کے درمیان کنفڈریشن قائم کیا جائے۔

عالم اسلام کے اتحاد کا پہلا قدم

یہ اتحاد عالم اسلام کی طرف پہلا قدم ہوگا یا کم از کم دفاعی معاہدہ ہونا چاہیئے جیسا کہ امیر المومنین ملا عمر نے یہ کہہ بھی دیا تھا کہ جب یہ پروپیگنڈہ ہو رہا تھا کہ ہندوستان پر پاکستان پر حملہ کر رہا ہے تو اس وقت انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر پاکستان پر حملہ ہوا تو ہم ہندوستان پر کمرتوڑ حملہ کرینگے میں سمجھتا ہوں کہ امیر المومنین کا یہ مجاہدانہ اعلان تھا اب حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ طالبان حکومت کو قانونی اور آئینی حیثیت دے انہوں نے کہا کہ تمام علماء کرام کو ایک امیر کی بیعت کرنا ہوگا اور چھوٹے چھوٹے گروپ یا پارٹیوں کا انداز چھوڑنا ہوگا۔

خطاب

مولانا محمد اکرم اعوان صاحب

تعارف

تنظیم الاخوان کے مؤسس ،ماہنامہ ''المرشد'' چکوال کے مدیر، مفسر قرآن، چالیس سے زائد کتابوں کے مصنف، مولانا اللہ یار خان صاحب کے مرشدِ خاص، رفاہی ادارہ ''الفلاح فاونڈیشن'' کے سرپرست اعلیٰ۔

امریکہ کے خلاف امت مسلمہ کا یکجا ہونا

امریکہ کا ایک تعارف

میں نے یہ سمجھا کہ ہم امریکہ کو تہذیب سکھانا چاہتے ہیں اسے آئین و دستور زمانہ سے آشنا کرنا چاہتے ہیں اگر وہ عظمت باری کا قائل نہیں ہے تو کچھ دنیا کے بین الاقوامی اصول بھی ہوتے ہیں کم از کم ان کو مانے گی امریکہ کا تعارف یہ ہے کہ امریکہ وہ ملک ہے کہ جس کا کوئی شہری وہاں کا شہری نہیں ہے امریکہ کا قومی کھیل وحشت و بربریت کا مظاہرہ کرنا ہے امریکہ دنیا کا بھوکا ملک ہے ساری دنیا کے قرضے ہڑپ کر کے سب سے زیادہ نادہندہ ملک ہے اور ایسا دھوکہ باز ہے کہ چین میں طلباء کو چینی حکومت کے خلاف اٹھایا پھرایا جب چینی حکومت نے ان کے خلاف کاروائی کی تو ساری دنیا میں اس نے شور مچایا کہ طالب علموں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن جب مسلمانوں کی باری آتی ہے تو ان کی انگریزی بدل جاتی ہے طالبان کو سٹوڈنٹس کیوں نہیں کہتا طالبان عربی کا لفظ ہے انگریزی زبان میں تو ان کو سٹوڈنٹس کہتے اگر دنیا میں امریکہ یہ کہے کہ میں سٹوڈنٹس پر کروز میزائل فائر کرنے جا رہا ہوں تو دنیا بھی اس پر لعنت بھیجیں گے یہاں عربی استعمال کرتا ہے طالبان کہتے ہیں، ۶۰۰ بندے مارے گئے نیروبی میں، جن میں

بارہ امریکی تھے کیا وہ کوئی الگ نسل ہے ہاں اس اعتبار سے کہ باقی لوگوں کے وارث ہونگے جبکہ امریکیوں کا ولی وارث نہیں ہوتا ہے اور نہ ان کا باپ ہوتا ہے اور ان کے شناختی کارڈ میں باپ کا خانہ نہیں ہوتا ہے اور پھر ان بارہ امریکیوں کیلئے کسی دنیا کی قانون کو نہ مانتے ہوئے امریکہ نے جو طلباء شہید کیے جن پر میزائل برسائے اگر پاکستان میں غلطی سے گرا اور میری رائے کے مطابق نشانہ پر گرا ہے اگر یہ پھٹتا تو چاغی کی اس جگہ پر گرا تھا جہاں آپ نے ایٹمی تجربات کیے تھے اگر وہ پھٹتے تو لاکھوں مسلمان ہلاک ہوتے ، بیمار ہوتے، معذور ہوتے کیوں اس بات کو چھپاتے ہو امریکہ نے کمی نہیں چھوڑی کہ طالبان افغانستان کے ساتھ بات کرنے کی فرصت ہی نہ رہے۔

عالم اسلام امریکہ کے مقابلہ میں کیا کرے؟

عالم اسلام کو چاہیے کہ امریکہ کے مقابلہ میں سب ایک ہو جائے ہمارے حکمران اپنے مقاصد کی ترامیم کو تو راتوں رات پاس کر سکتے ہیں لیکن جب شریعت کی بات آتی ہے تو پھر کنونشنوں اور سیمیناروں کی نذر ہو جاتی ہے تو یہ ہیرا پیری نہیں چلے گی شریعت کسی ترمیم کی محتاج نہیں کسی اسمبلی کی محتاج نہیں یہ دھوکہ ہے انشاء اللہ اس ملک میں صرف اور صرف شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ ہو گا اللہ حکمرانوں کو توفیق دے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کر دیں اگر نہیں کرینگے تو ہمیں کفن باندھنے کی ضرورت نہیں ہے ہم ان ہی خاک آلود کپڑوں کو خون آلود کر کے ہمیں کسی پیپلز پارٹی سے لڑائی نہیں ہے، مسلم لیگ سے لڑائی نہیں ہے ساری دنیا سے اتفاق ہے اسلام کی سلامتی پر جو زبان اسلام کے خلاف کھلے گی جو سازش اسلام کے خلاف ہو گی اسے انشاء اللہ ہم اپنے پاؤں کے نیچے کچل دینگے انشاء اللہ شریعت کا قافلہ اسی مٹی سے نکل کر پورے برصغیر پر لا الہ الا اللہ کی حکومت قائم کرے گا اگر حکمرانوں کو سربلندی چاہیے تو اس قافلے کی قیادت کریں نہیں کرنا چاہتے تو حق کسی قیادت کا محتاج نہیں ہوتا ہے، ہم شریعت کو سپریم لاء نہیں واحد لاء مانتے ہیں۔

خطاب
محترم محمد مصطفیٰ المھلل صاحب

تعارف

لیبیا کے سابق سفیر، دردِ دل رکھنے والے ،مسلمانوں کے خیروفلاح کے جذبے سے سرشار

امریکہ بہت بڑا شیطان ہے

طالبان ایک عظیم تحریک: سب سے پہلے کرنل قذافی سے ملاقات

میں مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس مبارک محفل میں شرکت کا موقع دیا جو علماء اور مشائخ کا محفل اور مجلس ہے الحمدللہ طالبان ایک عظیم تحریک کی صورت میں سامنے آئی ہے طالبان کا تعارف لیبیاء میں پاکستان سے پہلے ہی ہو چکا تھا طالبان نے سب سے پہلے کرنل قذافی سے ملاقات کی، امریکہ، پاکستان اور پاکستان کی سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی کے خلاف ہے وہ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں اور ایٹمی طاقت بننے کے خلاف ہے اصل میں اس نے افغانستان پر میزائل سے حملہ کرا کے پاکستانیوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ میرے پاس ایسا اسلحہ موجود ہے جو تمہاری ایٹمی تنصیبات کے خلاف استعمال ہوسکتا ہے۔

عرب اتحاد کے خلاف امریکی کردار

امریکہ عربوں کے اتحاد کے خلاف ہے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے آج پاکستان اور افغانستان کا ایک ایک عالم ایٹم بم کی مانند ہے امریکہ نے کرنل قذافی کے گھر کے اوپر جہازوں سے حملہ کیا امریکہ اسرائیل کی سرپرستی کر رہا ہے امریکہ

اسرائیل کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امریکہ بہت بڑا شیطان ہے، امریکہ افغانستان کے علماء اور طلباء سے خوفزدہ ہے ہماری خواہش ہے کہ طالبان جلد از جلد پورے افغانستان پر حاوی ہو جائیں اور وہاں امن قائم ہو اور افغانستان ایک آزاد خود مختار ترقی یافتہ ملک بن جائے، اللہ تعالیٰ طالبان کا حامی وناصر ہو۔آمین

خطاب

مولانا نور محمد شہید (ایم این اے)

تعارف

مولانا جنوبی وزیرستان کے بااثر عالم دین مذہبی، سماجی اور سیاسی امور میں بھی چیف آف وزیرستان کہلاتے ہیں۔ وانا میں جامعہ وزیرستان کے نام سے مدرسہ اور جامع مسجد کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔قومی اسمبلی کے ممبر رہے، بھٹو کے دور میں کئی علاقائی مسائل پر ٹکر لینے سے معتوب ہوگئے۔ کئی سال تک قید وبند میں رہے، اکثر بیٹے حقانیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی تاج محمد اب اپنے مدرسہ میں اعلیٰ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ افسوس ۱۳رمضان ۱۴۳۱ھ کو ایک خودکش حملے میں ساتھیوں سمیت دورہ قرآن سے فراغت کے بعد مسجد میں شہید کردئے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امریکہ کی تباہی کا وقت آگیا ہے

جہاد افغانستان کی برکت اور ثمرات

الحمد للہ جہاد افغانستان کی برکت سے نہ صرف یہ کہ روس پاش پاش ہوگیا اور نہ یہ کہ افغانستان کی سرزمین پر قرآن اور سنت نبوی ﷺ کے حقیقی نظام اسلام وجود میں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کی تباہی کا فیصلہ بھی صادر فرمایا، امریکہ کو چاہیے کہ وہ روس سے عبرت لے، وہ دن دور نہیں کہ یہاں پاکستان میں بھی افغانستان جیسے اسلامی نظام نافذ ہوگا اور جلد ہی ہم ان شاء اللہ اسلامی نظام کے پاکیزہ اثرات سے لطف اندوز ہوں گے۔تحریک پاکستان کے دوران علمائے کرام اور مجاہدین عظام کا بہا ہوا خون رائیگاں نہیں جائے گا وہ ضرور ان شاء اللہ رنگ لائے گا اور پاکستان کی فضا اسلام کے نعروں سے گونج اٹھے گی۔ پاکستان کے گھر گھر، قریہ قریہ، شہر شہر میں اسلام کا بول بالا ہوگا۔

خطاب

مولانا جاوید ابراہیم پراچہ صاحب

تعارف

جمعیۃ طلباء اسلام کے سابق مرکزی صدر، جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن پراچگان کوہاٹ کے سرپرست ، مذہبی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن بھی رہے۔

طالبان نے ایک مثالی امن قائم کیا

خلافت راشدہ کی یاد تازہ کر دیا

میں نے نواز شریف پر واضح کیا ہے کہ آپ کی کرسی تب بچ سکتی ہے کہ یہاں پر وہ اسلام ہو جو طالبان نافذ کر چکے ہیں طالبان نے خلافت راشدہؓ کی یاد تازہ کر دیا طالبان نے افغانستان سے تمام برائیوں کا خاتمہ کیا اور ایک مثالی امن قائم کیا میں جمعیت علماء اسلام کے تمام کارکنوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ سعادت حاصل کی اور طالبان کی تائید میں اس کانفرنس کا انعقاد کیا۔

خطاب
سید کبیر علی واسطی صاحب

تعارف

واسطی صاحب مسلم لیگ قاسم گروپ کے صدر، سیاسی اور سفارتی حلقوں میں سرگرم عمل شخصیت۔ (س)

طالبان کی بقاء سے پاکستان کا تحفظ

طالبان کی کامیابی پاکستان کی کامیابی

افغانستان کے طالبان اور کشمیری مجاہدین پاکستان کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں میں روز اول سے طالبان کا حامی ہوں اس لیے کہ میں طالبان کی کامیابی اپنی کامیابی سمجھتا ہوں طالبان نے جو کامیابی حاصل کی ہے اس سے یقیناً پاکستان کو تحفظ حاصل ہو گیا ہے دنیا کے کسی قانون میں یہ اجازت نہیں ہے کہ کوئی کسی ملک پر حملہ کرے میں امریکی حملہ کو عالم اسلام پر حملہ تصور کرتا ہوں اور اس کی شدید مذمت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ طالبان کو مستحکم بنائیں، اللہ تعالیٰ طالبان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس: اسلام آباد

خطبات

تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس

۱۷ اگست ۱۹۹۹ء لیک ویو ہوٹل اسلام آباد

خطبہ استقبالیہ

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

دینی جماعتوں کوانقلاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا

اسلام آباد میں تحفظِ جہاد اور مجاہدین کانفرس کا انعقاد
کشمیر اور افغانستان کا جہاد، کارگل کی غداری

مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۹۹ء کو لیک ویو ہوٹل اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرس منعقد ہوئی جس کی صدرات قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمائی اس کانفرس میں ملک کی ممتاز جہادی تنظیموں کے راہنماؤں اور نمائندوں سمیت ملک کی متعدد اہم مقتدر شخصیات نے شرکت کی اس کانفرس کا بنیادی مقصد ملک میں مختلف جہادی اور دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا جہاد اور دیگر اہم ملکی معاملات پر ایک موقف اختیار کرنا پھر کارگل کے محاذ پر حکومت کی شرمناک پسپائی پر اسکی گرفت کرنا اور افغانستان، عظیم ہیرو مجاہد رہنماؤں پر متوقع امریکی جارحیت کا راستہ روکنا اور انکے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا اس کانفرس کے اہم مقاصد میں شامل تھا اس کانفرس میں ملک کی معروف جہادی تنظیموں (حرکت المجاہدین، البدر المجاہدین، حزب المجاہدین، جمعیت المجاہدین، لشکر طیبہ) کے نمائندوں نے شرکت کی اور اس کے علاوہ دیگر متعدد راہنماؤں نے تفصیلی اظہار خیال فرمایا لیکن ہم یہاں پر تلخیص کے ساتھ چند راہنماؤں کی تقاریر کا خلاصہ اور کانفرس کا اہم اعلامیہ اور بیانات کو خطبات میں شامل کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

آغاز سخن

محترم بزرگان دین عمائدین علماء کرام ومحترم صحافی حضرات و مدیران جرائد!

ہماری جماعت الحمدللہ پہلے دن سے انقلابی جماعت ہے، جہادی جماعت ہے ہم کسی مسئلہ میں تذبذب اور سستی کا شکار نہیں ہوئے سب سے پہلے ہم نے کارگل کے مسئلہ پر اسٹینڈ لیا اسی کے ساتھ افغانستان پر امریکی جارحیت کے خلاف بھی پہلے دن سے ہمارا موقف روز روشن کی طرح واضح ہے اور جہاد کشمیر بھی ہم اپنے ایمان اور سیاست کا جز لاینفک سمجھتے ہیں آج میرا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جہادی جماعتوں کے ساتھ اس کنونشن کے ذریعے یکجہتی کا اظہار ہو اور مجاہدین کی تنظیمیں کارگل کے محاذ پر حکومتی پسپائی کے بعد کچھ منتشر ہوگئی ہیں اور ان کے مختلف متضاد بیانات سامنے آرہے ہیں کچھ مایوس ہوگئی ہیں اور ہم ان میں پوری یکجہتی کا مظاہرہ بعد میں نہیں دیکھ سکے جو کارگل کے محاذ پر ان میں پایا جاتا تھا۔

کشمیری جہاد کا حقیقی صورت حال

پھر قوم کو صحیح نقشہ کا علم بھی نہیں ہو رہا کہ کشمیر میں حقیقی صورت حال کیا ہے؟ لوگ اس صورت حال کے بعد کنفیوژن میں ہیں ٹی وی پر خبر آتی ہے کہ آج ۲۷ بھارتی فوجی مارے گئے ہیں۔

پھر حکومت والے ڈفلی بجاتے ہیں اعلان واشنگٹن کی اس کے ساتھ ساتھ دیگر متضاد دعوے اور شرمناک اور عجیب بیانات آتے رہتے ہیں تو میں چاہتا تھا کہ مجاہدین سب اکٹھے ہو کر جمع ہوں اور قوم کو صحیح صورت حال سے آگاہ کریں یہ تو ایک ابتدائی نشست ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسری نشست میں سارے اکابرین اور جہادی لیڈر

ایک بند کمرے میں جمع ہو کر اکٹھے ہوں میرا مقصد ہے کہ ہمارے مجاہدین اور جہادی قوتیں سب مل بیٹھیں اور وہ دینی جماعتیں جو افغانستان اور جہاد کشمیر میں واضح اور صاف دوٹوک رائے رکھتی ہیں، ایک قوت بن کر ابھریں ہمارے مشترکہ اعلامیہ میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ دینی جماعتوں اور جہادی قوتوں کو عزم کرنا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ جو سیاسی جماعتیں ملک میں طالبان کا ساتھ نہیں دے رہی ہیں اور مجاہدین کشمیر کے ساتھ نہیں دیتیں تو ان کے ساتھ کسی قسم کا سیاسی معاہدہ وغیرہ نہیں ہوگا، آپ کے ملک میں کئی جماعتیں ہیں جو طالبان کے خلاف اور کشمیر میں جاری تحریک آزادی کیخلاف ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ لگی ہوئی ہیں آج دینی جماعتیں یہ عزم اور عہد کریں کہ ہماری جانب سے ان لوگوں کیساتھ کوئی تعاون نہیں ہوگا اب ان کو بار بار اپنے کاندھوں پر سوار کر کے انہیں نہیں لائیں گے ہم پچاس سالوں سے یہ جرم کرتے چلے آ رہے ہیں کوئی بے نظیر کو اٹھالاتا ہے اور کوئی نواز شریف کو اور کوئی کسی دیگر پراسرار طاقت کو آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ دینی جماعتوں کو انقلاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا ان جماعتوں کے لئے کبھی آئندہ آلہ کار نہیں بنیں گے ان کے ساتھ اتحادوں سے جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں کو اور دینی جماعتوں کو کچھ نہیں ملتا اور نہ ان کے بار بار برسر اقتدار آنے سے یہاں اسلام آ سکتا ہے ہم جمہوریت کے قائل ہیں لیکن اس جمہوریت کے نہیں جس میں ''مینڈیٹ'' دلایا جاتا ہے۔

نواز شریف کو مینڈیٹ یا عالمی قوتوں کے ایجنڈوں کی تکمیل

نواز شریف کی مینڈیٹ والی جمہوریت جو دراصل امریکہ اور عالمی قوتوں کے ایجنڈوں کی تکمیل کی جمہوریت کا نام ہے اور اسکے ذریعہ کارگل میں بھارت کی بالادستی

قبول کرا کے پہلا کام کر دیا گیا اور ہمیں یقین ہے کہ اسی ایجنڈے میں افغانستان کی اسلامی حکومت کا خاتمہ بھی ہے اور اسی ایجنڈے میں اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور اسی اعلان واشنگٹن میں سی ٹی بی ٹی اور ایٹمی پروگرام رول بیک کرنا بھی شامل ہے اور دینی مدارس' مذہبی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے کردار کو ختم کرنا اس مینڈیٹ والی حکومت کا اہم مشن ہے آج ہم عملاً غلام ہو چکے ہیں اسلام آباد آج امریکہ اور دہلی کا غلام ہے اور حکمران امریکی آقا کے معمولی نوکر چاکر ہیں۔

آئندہ کا لائحہ عمل اور مشترکہ جدوجہد کی ضرورت

اب ہم کو مل بیٹھ کر سوچنا ہوگا کہ جہاد کے بارے میں آئندہ لائحہ عمل کیا طے کریں ایک مٹھی بن کر ہم کو سوچنا ہوگا اور مشترکہ کام کرنا ہوگا پاکستان میں مکمل اسلامی انقلاب کا راستہ ہموار کرنا افغانستان میں تحریک طالبان اور عظیم ہیرو مجاہد رہنماؤں کی بھرپور تائید اور سرپرستی کرنا اور تحریک آزادیٔ کشمیر کی ہر ممکن اخلاقی 'سیاسی اور فوجی مدد کرنا اور امریکی استعمار کے خلاف جہاد کرنا ہماری اول ترین ترجیحات ہونی چاہیے۔

مولانا فضل الرحمٰن کو بھی منانے جاؤں گا

میں اس سلسلہ میں مولانا فضل الرحمٰن سے بھی ملوں گا اور ایک ساتھ مل کر یہ جدوجہد کریں گے وہ میرا بھائی اور بیٹا ہے آٹھ سال میرے گھر (دارالعلوم حقانیہ) میں پڑھا ہے ان کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے میں نے پہلے بھی متعدد بار مخلصانہ کوششیں کیں اور آئندہ بھی امت کے اتحاد یکجہتی کے لئے ان کو منانے کے لئے میں بہت آگے تک جا سکتا ہوں میں نے پہلے دن سے یہ اعلان کیا کہ افغانستان اور

عرب مجاہدین اور امریکی مخالفت کے بارے میں میرا اور مولانا فضل الرحمٰن کا موقف ایک ہے جس کے شاہد ملک کے تمام بڑے اخبارات ہیں میں قاضی حسین احمد صاحب سے بھی ملوں گا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں شامل ہوں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں دیگر دینی جماعتوں اور محبّ وطن راہنماؤں کو بھی ہماری طرف سے اس سلسلہ میں مکمل دعوت دی گئی ہے اس کانفرنس میں شرکت کیلئے بھی مولانا فضل الرحمٰن کو بار بار دعوت دی گئی تھی لیکن افسوس کہ آپ شرکت نہ کرسکے آج اگر امریکہ ہمیں گھروں میں لتاڑ سکتا ہے اور لوٹ مار کرسکتا ہے تو وہ پھر ہم سے محفوظ کیوں رہنا چاہتا ہے؟ اسامہ بن لادن کو ہم اسلام کا شیر اور ہیرو سمجھتے ہیں وہ اسلام کا ہیرو ہے اسکا جرم کیا ہے؟

روس کو نکالنا جہاد تھا تو امریکہ سے کیوں نہیں؟

وہ کہتا ہے کہ جب روس افغانستان میں آیا تو روس کو افغانستان سے نکالنا جہاد تھا اور ہم سب پر جہاد فرض ہوگیا تھا لیکن جب یہی امریکہ سعودیہ اور کویت سمیت دیگر عالم اسلام کے ممالک پر قابض ہوگیا تو آج امریکہ کیخلاف علم جہاد بلند کرنا کیوں ضروری نہیں امریکہ کو ارض مقدس اور حرمین سے نکالنے کے لئے جہدو جہد کرنا کیوں دہشت گردی ہے؟

اگر امریکہ روسی استعمار کو افغانستان سے نکالنا جہاد سمجھتا تھا تو پھر آج اسے کیوں دہشتگردی سمجھتا ہے؟ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ انشاء اللہ دینی اور جہادی قوتیں سب مل بیٹھ کر اور متحد ہوکر ایک ایسی تحریک برپا کریں کہ امریکہ کا صرف پاکستان سے نہیں بلکہ سعودی عرب سے بھی نام ونشان ختم ہوجائے آج حجاز مقدس اور حرمین عملاً اس

کے کنٹرول میں ہیں اسامہ بے چارہ نقشہ پر ایک ایک جگہ کا نشان بتاتا ہے کہ اس جگہ میں اتنے فوجی ہیں اور اس جگہ پر ان کی اتنی عسکری قوت ہے تو میرے دوستو میرا جی چاہتا تھا کہ ان سب باتوں پر تفصیل سے بات کروں لیکن وقت بالکل کم ہے انشاء اللہ تحفظ جہاد و مجاہدین کے معاملے کو ہم آگے بڑھائیں گے صحافیوں اور مدیران جرائد اور جہادی و دینی جماعتوں علماء اور مشائخ کو ان سب کو ساتھ لیکر آگے بڑھیں گے‘ ہمارا ان کے ساتھ اظہار یک جہتی مقصود تھا اور یہ کہ ہم سب آپ کی پشت پر ہیں آپ اپنے آپکو اکیلا نہ سمجھیں، آخر میں میں آپ کو ایک مشترکہ اعلامیہ سناتا ہوں اسی کو گویا اجلاس کا خلاصہ سمجھیں۔

خطاب
جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملّی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔(س)

افغانستان میں قیام امن شریعت مقدسہ کی برکت

پاکستان کی آزادی ۲۷ رمضان کو

جشن آزادی کے حوالے سے ہم ایک بات بھول جاتے ہیں، کہ پاکستان شب قدر ۲۷ رمضان میں معرض وجود میں آیا تھا لیکن اس کو ہم ۱۴ اگست کو مناتے ہیں جبکہ ہمیں یہ شب قدر ہی میں منانا چاہیے تھا، ہماری آزادی ابھی نہیں آئی ہم ابھی آزاد نہیں ہیں اگر آزاد ہوتے تو سقوط کارگل نہ ہوتا ہم انگریزوں سے آزاد ہوکر امریکیوں کے غلام بن گئے ۱۱۹۲ء میں آخری صلیبی جنگیں لڑی گئیں تھیں ۱۴۹۲ء کو ابوعبداللہ نے عیسائیوں کو چابیاں دیں تھیں سات صدیوں کے بعد جہاد شروع ہوا ۱۹۹۲ ء اپریل کو مجاہدین افغانستان فاتح بن کر افغانستان میں سپر طاقت کو شکست دے کر داخل ہوئے۔

مادی کمزوری کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہونا

حکمرانوں کی یہ باتیں غلط ہیں کہ ہم کمزور ہیں معیشت کمزور ہے تاریخ کا مطالعہ کریں اللہ مچھروں سے نمرود کو شکست دیتا ہے ہمیں امریکہ کی ضرورت نہیں اللہ

کی مدد ہمارے ساتھ ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کو اس پر یقین ہی نہیں اگر افغانستان میں امن آیا ہے تو وہ شریعت کی برکت سے نیوکلیئر ہونے کے باوجود ہم جنگ کی دھمکی سے بھاگ گئے اگر ہم اپنے لیڈروں کو جہاد سے بھاگنے دیں گے تو اس کے ہم بھی ذمہ دار ہونگے ہم ان کو بھاگنے نہیں دیں گے ہم انشاء اللہ جہاد کی حفاظت کریں گے ہم کشمیر سے بیوفائی نہیں کر سکتے ہماری پرورش میں نہ صرف کشمیر کا پانی شامل ہے کیونکہ دریا وہیں سے آتے ہیں بلکہ اب اس میں مجاہدین کا خون بھی شامل ہوگیا ہے اور اس کو ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے آئی ایم ایف اور دیگر اداروں کا مین مقصد افواج پاکستان کو ختم کرنا ہے اور مجاہدین اور افواج پاکستان کے درمیان جو رشتہ ہے اس کو توڑنا چاہتے ہیں انہوں نے عراق' ترکی' الجیریا کی فوج کو ختم کیا اب انکی نظر افواج پاکستان پر ہے جب تک عزم نہیں ہوگا اس وقت تک کوئی ہتھیار کام نہیں دے سکتا۔

جہاد اتحاد پیدا کرتا ہے اور سیاست انتشار

آج حکمران کہتے ہیں کہ ہم تنہا ہو چکے ہے ہم تو ۱۴ سو سال سے تنہا ہیں دنیا کے حکمران کبھی مسلمانوں کا ساتھ نہیں دے سکتے جہاد اور اسلام ساتھ ساتھ چلتے ہیں جبکہ سیاست انتشار پیدا کرتی ہے جہاد متحد کرتا ہے اسکا عملی نمونہ واقعہ کارگل ہے جس پر پوری ملت یکجا ہوگئی تھی اور ملک میں کسی قسم کی فرقہ ورایت کی آگ نہیں بھڑکی آج وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے فیصلے خود کریں اور امریکہ کی اجارہ داری قبول نہ کریں۔

امریکہ کو نظام اسلام اور قانون عدل سے تکلیف

امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے کیلئے اسامہ بن لادن ایک بہانہ بنایا ہے اسے تکلیف نظام اسلام سے اور قانون عدل سے ہے، اسے یہ تکلیف ہے کہ طالبان

امریکہ' یہود و نصاریٰ کی بالا دستی قبول کیوں نہیں کرتے؟ یہاں کارگل میں بھی جو لوگ شہید ہوئے ہیں اور جنہوں نے ملک وملت کیلئے اپنی جانوں کا نذارنہ پیش کیا ہے یہ لوگ کون ہیں؟ شہدا غرباء کے بچے ہیں ان شہداء میں کسی کارخانے دار یا کسی جاگیردار اور کسی سیاست دان کا بیٹا شامل نہیں' وہ لوگ تو ملک کو بیچنے والے ہیں، آج ضرورت ہے کہ اتحاد قائم کریں جہاد کے میدان میں بھی اور اپنی صفوں میں بھی۔

خطاب
جناب عبدالرشید ترابی صاحب

تعارف

جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے امیر اور اہم مذہبی، سماجی اور سیاسی رہنما

قیام پاکستان بذریعہ جہاد

کلمات تشکر

میں مولانا سمیع الحق کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جہادی تنظیموں کو اور علمائے امت کو یہاں جمع کیا آج مسلمانوں کے لئے ذلت سے نکلنے کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جب کشمیری مجاہدین نے دیکھا کہ اگر روس جیسی سپر پاور کو شکست ہو سکتی ہے تو پھر بھارت کو بھی ہو سکتی ہے اور وہ جہاد اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

جہاد کے برکات

اسی جہاد کا نتیجہ ہے کہ پاکستان نیوکلیئر طاقت بنا، اس صدی میں برطانوی استعمار جہاد کی وجہ سے نیست و نابود ہوا قیام پاکستان بھی جہاد ہی کی وجہ سے معرض وجود میں آیا اور اس میں علماء دیوبند کی بہت بڑی قربانی ہے انشاء اللہ امت مسلمہ کا ایک ایک فرد اسامہ بن لادن بن کر سامنے آئے گا۔

امریکہ کے خلاف علم جہاد بلند کرنا

اگر طالبان پر امریکہ نے حملہ کیا تو صرف ہم پاکستان میں نہیں بلکہ پوری

دنیا میں کوئی حکومت اور کوئی جماعت ایسی نہ ہوگی جو امریکہ کیخلاف علم جہاد بلند نہ کرے کارگل میں اس موقع پر جہاد کے لئے جو فوجی پاکستان سے گئے تھے انہوں نے سب سے آگے رہتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور جس وقت ملک کے حکمرانوں نے واپسی کا حکم دیا تو فوج کے بعض بریگیڈ کے سربراہوں نے اپنی کمپنی واپس بھیج دی لیکن خود واپس نہیں ہوئے کہ ہم تو شہادت کی نیت سے آئے تھے اب کس طرح واپسی کا ارادہ کریں۔

خطاب

جناب حامد میر صاحب

تعارف

جیو ٹی وی کے شہرۂ آفاق اینکر، جنگ کے کالم نگار، انتھک محنتی، معاملات اور حوادث وخبر کی تہہ تک پہنچ کر حقائق کو بے نقاب کرنے کے ماہر، سخت ترین خطرات افغانستان میں ہوں یا لبنان وغیرہ میں بے خطر کود پڑنا اِن کی کمزوری یا بہادری ہے؟ عرصہ سے اپنے پروگرام کیپٹل ٹاک جیو کے ذریعہ میڈیا کی سکرین پر نمایاں ہیں۔

علمائے دیوبند کے مجاہدانہ کارنامے

کارگل سے پسپائی اور اصل صورت حال

آج کی اس کانفرس میں کوئی روایتی تقریر نہیں کرنا چاہتا، دیکھئے! جذباتی نعرے لگانا اور لفظوں سے کھیلنا بہت آسان ہے جذباتی تقاریر کرنا اور واہ واہ کروانا بہت آسان ہے آج میں معذرت کے ساتھ کچھ ایسی باتیں بھی کروں گا جس سے ہم سب کی اصلاح کا پہلو نکلتا ہے جس سے ہم سب اپنی خامیوں پر کچھ قابو پاسکیں اور یہ بہت ضروری ہے حکومت نے اعلان واشنگٹن کے حوالے سے کارگل سے پسپائی اختیار کی لیکن مجاہدین نے پسپائی اختیار نہیں کی اصل صورت حال اس سے بالکل مختلف ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت بھارتی ذرائع ابلاغ کی خبریں ہیں جن میں بھارتی فوجی ترجمان اور فوج کے اعلیٰ ذرائع یہ اعتراف کرتے ہیں کہ دراس، مشکوہ اور بٹالک کے علاقوں میں جو اہم چوٹیاں ہیں اور اس پورے علاقے میں جو ایک اہم چوٹی ہے جسکو پوائنٹ ۵/۴ کہا جاتا ہے اس پر ابھی تک مجاہدین کا قبضہ ہے یہ درست ہے کہ کچھ چوٹیاں مجاہدین نے خالی کردی ہیں۔

علماء دیوبند کی تاریخ

علماء دیوبند کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں یہ جو اسامہ بن لادن نے سعودی عرب کی

بادشاہت کے خلاف جو غیر اسلامی حکومت ہے اس غیر اسلامی حکومت کے خلاف جو علم بغاوت بلند کیا ہے یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا موقف ہے اگر آپ ان کے خطبات کا مطالعہ کریں اور جمعیت علماء اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ جو باتیں اسامہ بن لادن آج کر رہا ہے حضرت مدنیؒ ۷۵ سال پہلے فرمایا کرتے تھے جب برطانوی فوج نے شریف مکہ کیساتھ ملکر ابن سعود کے خاندان سے اس کے خلاف جنگ شروع کی اور برطانوی فوج سعودی سرزمین کے اندر گھسی مقامات مقدسہ کے اردگرد گولہ باری کی تو یہ کون تھے جنہوں نے اس پر احتجاج کیا یہ جمعیت علماء ہند تھی جنہوں نے ۱۹۲۳ء میں دہلی میں اپنی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں انکے خلاف قرارداد پاس کی تھی اسامہ بن لادن آج جو بات کرتا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ مقامات مقدسہ سے غیر ملکی فوج کو واپس بلایا جائے یہ علماء دیوبند کا جو ایک پرانا موقف ہے یہ اسکی تائید ہے اور یہ موقف بادشاہتوں کیخلاف ہے آپ نیشنل ڈیموکریسی کیخلاف بات کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ سوشلزم کیخلاف بات کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ جمہوریت کی بات کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

صدیوں کا تعلق احمد شاہ ابدالی کے احسانات کے قرضہ کی ادائیگی

افغانستان اور اس خطے کے مسلمانوں کا تعلق آج کا نہیں سینکڑوں برس کا پرانا ہے، یہ حضرت شاہ ولی اللہؒ تھے جنکی ایماء پر احمد شاہ ابدالیؒ نے افغانستان سے حملہ کیا اور یہاں کے مسلمانوں کو ہندو اور مرہٹہ کے ظلم سے نجات دلائی تو آج اگر ملا عمر مولانا سمیع الحق صاحب سے یہ کہتا ہے کہ اپنے مدرسے کے طلباء اور کارکنوں کو ہماری مدد کے لئے بھیجیں تو یہ اس احمد شاہ ابدالیؒ کے احسان کا قرضہ چکانے والی بات ہے یہ کام ضرور کرنا چاہیے کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ دینی مدارس دہشت گردوں کو پیدا کرتے

ہیں حالانکہ آج تک کبھی کسی دینی مدرسہ کا طالب علم کسی ڈکیتی میں، کسی چوری میں، کسی کرپشن کے الزام میں گرفتار نہیں ہوا بلکہ جو لوگ اس ملک میں اربوں روپیہ لوٹ مار کرتے ہیں، اس ملک میں ڈکیتیاں کرتے ہیں ان کا تعلق دینی مدارس سے نہیں ہے ان کا تعلق ان اداروں سے ہے جن سے میں پڑھا ہوں دینی مدرسہ ہو یا انگریزی مدرسہ ہو مسلمان اگر صحیح مسلمان ہے تو اس کا ایمان نہیں ڈول سکتا یہ جو ہماری پاک فوج کے نوجوان ہیں جنہوں نے کارگل کے مقام پر کارنامے سرانجام دیئے یہ بھی ان اداروں سے پڑھے تھے جن سے میں پڑھا ہوں لہٰذا امریکہ یہ فرق نہ کرے کہ یہ دینی مدرسہ ہے انگریزی مدرسہ ہے مسلمان مسلمان ہی رہے گا۔

خطاب
مولانا سلطان محمود ضیاء صاحب

تعارف

حرکۃ الانصار کے سرگرم رکن ہفت روزہ ''الہلال'' کے مدیر اعلیٰ

دارالعلوم حقانیہ نے ہمیشہ پرچم جہاد بلند کیا

سید احمد شہیدؒ کے جانشین

آج کا اجتماع اس عظیم قائد کے ورثا کا اجتماع ہے جن کا نام نامی اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ہے جو خطرے کے وقت صحابہ سے پہلے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر مدینہ کا چکر لگاتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار لیکر مدینہ کا چکر لگاتے ہیں آج علما اکوڑہ خٹک کے اس مقام (دارالعلوم حقانیہ) سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جہاں سے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اٹھ کر جہاد کا علم بلند کیا تھا جس انگریز استعمار کیخلاف علماء دیو بند نے تحریک اٹھائی تھی اور انگریز کو ملک سے نکالا تھا آج حضرت مولانا عبدالحقؒ اور حضرت مفتی محمودؒ کے جانشین بھی امریکہ کو ناکوں چنے چبوا کر چھوڑیں گے۔

خطاب مولانا عبدالمجید توحیدی صاحب

تعارف

جمعیت علماء اسلام ضلع جھنگ کے سالار اعلیٰ، فعال اور متحرک شخصیت

علماء کرام نظام حکومت بخوبی چلا سکتے ہیں

طالبان نے صحابہ کرام کی یاد تازہ کردی

وزیر اعظم نے جہاد کا انکار کر کے پوری قوم کو رسوا کر دیا ہے انشاء اللہ مجاہدین اپنا جہاد جاری رکھیں گے تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس سے پوری دنیا کے کافر لرزہ براندم ہیں آج جہاد کا عمل اجنبی نہیں رہا ہے بلکہ چودھویں صدی میں امت مسلمہ کے غیور نوجوانوں نے اللہ کے دین کے لئے قربانی دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ۱۴ سو سال پہلے حضور ﷺ اور حضرات صحابہ کرام اعلاء کلمۃ اللّٰہ کے لئے قربانی دے سکتے ہیں تو آج ۱۴ صدیوں بعد ان کے جانثار بھی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ۱۴ صدیوں بعد خلفائے راشدین کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔

نفاذ نظام اسلام سے مجرموں کی کمی

کابل کے شہر میں جب ۳ افراد پر حد جاری کی گئی تو پوری دنیا دیکھ رہی تھی طالبان کے افراد نے بتایا کہ تین ماہ بعد یہ واقعہ ہوا ہے جو عدالت میں آیا ہے پورے افغانستان میں کسی جیل میں کوئی بھی مجرم نہیں یہ دنیا کو اچھا نہیں لگتا آج مولوی نے ثابت کر دیا ہے کہ جہاں مولوی بخاری کا درس دے سکتا ہے میز پر بیٹھ کر قال اللّٰہ اور

قال الرسول ﷺ کا درس دے سکتا ہے تو اسی طرح مولوی کرسی پر بیٹھ کر نظام حکومت بھی چلا سکتا ہے۔

افغانستان کا قانون قرآن وسنت سے متصادم نہیں

افغانستان کا کوئی قانون ایسا نہیں جو قرآن وسنت سے متصادم ہو امریکہ خلافت اسلامیہ کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے یہ شرمناک عزائم کبھی پورے نہیں ہوں گے مجاہدین اس بات کا عزم رکھتے ہیں کہ پوری دنیا پر اسلامی نظام نافذ کر کے رہیں گے اس وقت شہداء کے خون کی وجہ سے پروان چڑھ چکا ہے اس کو پوری دنیا کی طاقت ختم نہیں کر سکتی۔

خطاب
مولانا عبدالستار سالک صاحب

تعارف

جمعیۃ الانصار کے اہم رکن ،مولانا فضل الرحمان خلیل کے دستِ راست،
علاقہ چترال سے تعلق رکھنے والے

علماء کرام اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کریں

خلفشار اور انتشار کی صورت میں ہماری ذمہ داریاں

جمعیت علماء اسلام کے اکابرین نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے عسکری قوتوں کو جمع کیا ہے یہ ایک بہترین اقدام ہے آج عالم کفر عالم اسلام کے خلاف نبرد آزما ہے اور صحیح انتشار کا شکار ہیں ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق علم جہاد بلند کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

عالم کفر کے مقابلے میں امت کے اتحاد کی ضرورت

عالم کفر کے مقابلے میں متحد ہو جائیں مجاہدین کی نظریں صرف اللہ کی ذات پر ہے آج امریکی حکمرانوں کو اسلامی ریاست چبھتی ہے اور وہ اسامہ بن لادن کی آڑ میں اسلامی ریاست کو نشانہ بنانا چاہتا ہے تو ایسی صورت حال میں علماء اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ہماری تربیت کریں۔

خطاب
جناب اظہر نسیم صاحب

جہاد کا جذبہ
اور موت سے محبت غلبہ کا پیش خیمہ

اسلام اور جہاد سے محبت

مجاہدین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑا خوش قسمت دن ہے کہ اسلام اور جہاد سے محبت کرنے والے لوگوں نے مجاہدین اور اسلام کے چاہنے والوں کو اکٹھا کیا ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ہم نے مرنے کا سبق بھلا دیا

چند مجاہدین نے روس کے فوجیوں کو اس لئے شکست دی کہ وہ مرنا چاہتے تھے اس لئے آج ہم نے مرنے کا سبق بھلا دیا ہے جب امت مرنا چاہتی تھی تو اسلام ہر جگہ غالب تھا ہم سب کو چاہیے کہ جہاد کا جذبہ پیدا کریں پھر کسی کی جرات نہیں ہوگی کہ وہ اسلامی حکومت پر حملہ کرے۔

خطاب

جناب غلام نبی نوشہروی صاحب

تعارف

نائب امیر حزب المجاہدین، جہادی جذبے سے سرشار، فعال اور متحرک شخصیت

قرآن کے رنگ میں رنگتے جاؤ

قیام پاکستان کا بنیادی مقصد

میں جمعیت کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں کچھ کہہ سکوں،ہمیں قتال فی سبیل اللہ میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے ہم اس بات پر غور کریں کہ ہماری زندگی قرآن کے رنگ میں رنگی ہوئی ہیں قیام پاکستان کا بنیادی مقصد اسلامی ریاست کا قیام تھا لیکن مملکت تو بن گئی مگر اسلامی ریاست نہ بن سکی جموں کشمیر کے عوام گزشتہ ۵۰ سال سے ہندوؤں کے ساتھ نبرد آزما ہیں اس وقت کوئی مملکت عملی مدد کشمیریوں کے ساتھ نہیں کر رہی ہے سوائے پاکستان کے اس وقت جتنے معاہدے ہو رہے ہیں وہ قابل قبول نہیں۔

خطاب

حافظ عبداللہ منتظر صاحب

تعارف

لشکر طیبہ کے سرگرم رکن ہفت روزہ ''جرار'' کے قلمکار

جمہوریت اور اسلام دو مختلف راستے

جمعیت علماء اسلام ایک جہادی تحریک

جمعیت علماء اسلام ایک جہادی تنظیم ہے افغانستان میں ان کا ایک بڑا کردار ہے افغانستان کے طلباء اکثر مولانا سمیع الحق کے شاگرد ہیں انکا ایک بہت بڑا مقام ہے اسوقت ضرورت ہے کہ جہادی تنظیمیں اور باقی جماعتیں متحد ہو کر امریکہ کا مقابلہ کریں جہاد کی لہر جو افغانستان سے اٹھی ہے یہ پوری دنیا میں پھیلتی جارہی ہے۔

کمیونزم اور اسلام مختلف راہیں

کارگل میں مجاہدین موجود ہیں وہ کسی کی مصلحت کا شکار نہیں ہوئے بلکہ حکمران خود بھی مصلحت کا شکار ہوا ہے آج نواز شریف کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں مجاہدین اللہ کی مدد سے لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے طالبان نے کونسا الیکشن لڑا ہے جس کی وجہ سے آج وہ شریعت افغانستان میں نافذ کر چکے ہیں آج ایک شخصیت جو طالبان کی بھی ہے درست ہے اسکو طالبان سے صحیح سبق سیکھنا چاہیے اور جمہوریت اور کمیونزم اور شریعت کو ایک ساتھ نہ چلائیں۔

خطاب

مولانا شیر عالم مجددی صاحب

شہید مرتا نہیں

جمعیت کے شابہ بشانہ قربانی دیں گے

میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے قائد جمعیت کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے شہید کبھی نہیں مرتا نہیں بلکہ زندہ رہتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرة:١٥٤)

ہم مجاہدین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ہم آپ کی رہنمائی میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، ہم کو آپ ہر میدان میں ہراول دستہ پائیں گے اور عالم کفر کو للکاریں گے۔ہم صرف آپ کے اشارے کے منتظر ہیں۔

تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس
کا متفقہ اعلامیہ

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام یہ اجلاس......

☆ مجاہدین کی مختلف تنظیموں اور دینی جماعتوں کا یہ اجتماع اعلان واشنگٹن اور اعلان لاہور کو کلی طور پر مسترد کرتا ہے کارگل اور کشمیر کے فاتح مجاہدین کو واپسی پر مجبور کر دینے سے پوری ملت مسلمہ بالخصوص پاکستانی غیور مسلمانوں کی عظمت و شوکت کو شدید دھچکا لگایا گیا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کی قربانی سے غداری کی گئی ہے۔

☆ یہ اجلاس کنٹرول لائن کو تسلیم نہیں کرتا اور اس کو تسلیم کرنے والے جہاد کشمیر اور سالمیت پاکستان سے غداری کریں گے۔

☆ یہ اجلاس مجاہدین کشمیر اور اس راہ میں شہادت کی خلعت پانے والے مجاہدین اور افواج پاکستان کے غیور سپاہیوں کو زبردست خراج

عقیدت پیش کرتا ہے اور تمام تنظیموں اور جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ ملک و ملت کی سالمیت کشمیر کی آزادی کیلئے مقدس جہاد جاری رکھیں سارے علماء و مشائخ اور دینی جماعتیں ان کے ساتھ ہیں۔

☆ یہ اجلاس افغانستان میں قیام امن ملک کی وحدت و سالمیت اور نفاذ اسلام کیلئے برسر پیکار طالبان کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور انہیں مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

☆ یہ اجلاس طالبان کے خلاف پورے عالم کفر بالخصوص امریکہ کی سازشوں، ریشہ دوانیوں، غوغا آرائیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور امریکہ کو وارننگ دیتا ہے کہ افغانستان پر ادنیٰ سی جارحیت کو بھی وہ پوری ملت اور پاکستان پر حملہ سمجھتا ہے اور ہمارا عہد ہے کہ امریکہ کی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا افغانستان پر حملے کی صورت میں ہم پوری دنیا میں امریکہ اور امریکی مفادات پر کاری ضرب لگانا مقدس جہاد سمجھتے ہیں۔

☆ یہ اجلاس افغانستان پاکستان اور کشمیر میں خصوصاً اور عالم اسلام میں عموماً امریکیوں کی یک طرفہ غیر منصفانہ مداخلت اور پالیسیوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆ یہ اجلاس امریکہ اور اسکی پالیسیوں کے بارے میں سرنگوں ہونے کی پالیسی پر حکمرانوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

☆ یہ اجلاس افغانستان اور کشمیر کے جہاد کو خون خرابہ کہنے پر وزیر اعظم

پاکستان نواز شریف کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے جہاد سے بغاوت اور جہاد کی توہین قرار دیتا ہے۔

☆ یہ اجلاس تمام دینی جماعتوں اور لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہرگز کسی اور سیاسی جماعت سے اتحاد نہ کریں جو طالبان اور کشمیری مجاہدین کی حمایت نہیں کرتیں۔

☆ یہ اجلاس حکومت کو وارننگ دیتی ہے کہ سی ٹی بی ٹی اور اس قسم کے معاہدوں پر دستخط کرنے سے گریز کرے۔

خطبات

اسلامی انقلاب وتائید طالبان کانفرنس

۲رمئی ۱۹۹۹ء ایبٹ آباد

خطاب

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

احیائے دین، اور احیائے اسلام کیلئے انقلابی جدوجہد

جمعیت علماء اسلام ہزارہ ڈویژن کے زیر اہتمام مورخہ ۲ مئی ۱۹۹۹ء کو اسلامی انقلاب و تائید طالبان کانفرنس بمقام ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی کانفرنس میں ڈویژن بھر کے کارکنوں نے شرکت کی کانفرنس میں حضرت درخواستیؒ کے بڑے نواسے شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی، جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے امیر حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی، حضرت مولانا سیف الرحمٰن درخواستی، ضلعی سیکرٹری اطلاعات قاضی عبدالحمید، تحریک حماس فلسطین کے مرکزی رہنما جناب عدنان تیمی، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی، جمعیت علماء اسلام سرحد کے سیکرٹری اطلاعات مولانا سید محمد یوسف شاہ مروت، جمعیت علماء اسلام اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد رمضان علوی، نائب امیر مولانا عبدالخالق، خطیب جمعیت مولانا میاں محمد نقشبندی، مولانا محمد موسیٰ شاکر نے بطور خاص شرکت کی کانفرنس حاضری کے لحاظ سے ہزارہ کی تاریخ میں مثالی تھی کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری عبدالحمید نے فرمائی جبکہ سٹیج

سیکرٹری کے فرائض ضلع جنرل سیکرٹری سید یوسف شاہ صابری نے سرانجام دیئے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز مولانا قاری عبدالمالک ہریپور نے تلاوت کلام پاک سے کیا آغاز میں جمعیت ضلع مانسہرہ کے نائب امیر مولانا نور محمد آف خواجگان کے نو سالہ صاحبزادے محمد نصیر الدین نے جہاد کے موضوع پر مفصل خطاب کیا جس کو ہال میں موجود شرکاء نے سراہا کانفرنس میں ڈویژن بھر کے جید اور ممتاز علماء شریک تھے لیکن تمام علماء کے اسماء کا احاطہ ناممکن ہے امید ہے محسوس نہیں کریں گے کانفرنس کی اختتام حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کی دعائیہ کلمات پر ہوئی، اب کانفرنس میں کئے گئے بیانات کو شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

احیائے اسلام کے لئے اکابر کی قربانی

میرا ارادہ اور مقصد یہ نہیں ہے کہ لمبا چوڑا خطاب کیا جائے میں آپ کی توجہ ان دو اہم موضوعات کی طرف مبذول کروں گا طالبان نے ایک ایسا کام کیا جو صدیوں پہلے امت مسلمہ کی تڑپ اور کوششوں کے باوجود نہیں ہو رہا اور وہ کام ہے اسی خطے میں اللہ کے نظام کو نافذ کر دینا جس کیلئے شاہ ولی اللہ کا اور سید احمد شہیدؒ برسرپیکار تھے اور مجدد الف ثانیؒ ، شاہ اسماعیل شہیدؒ اور ہمارے اکابرین برسرپیکار تھے وہ احیائے دین کیلئے کافروں سے لڑتے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ کے دین کا نظام رائج کرنے کیلئے جدوجہد کرتے شاہ اسماعیل شہیدؒ کے خطوط آپ دیکھ لیں وہ لکھتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف انگریزوں کو نکالنا نہیں بلکہ اسلامی نظام نافذ کرنا ہے اور اللہ کی قوانین کو نافذ کرنا ہے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے شملہ کے میدانوں میں انگریز کیخلاف جنگ لڑی اور شاہ عبدالعزیز نے اسی وجہ سے ملک کو دارالحرب قرار دیا تھا کہ یہاں اسلامی قوانین کالعدم کیے گئے تھے یہ صدیوں کی ایک جنگ تھی انگریز یہ چاہتا ہے

امریکہ یہ چاہتا ہے کہ ایک ملک آزاد ہو لیکن وہاں پر اسلامی نظام نہ ہو اسی طرح تمام انگریز، یہود اور اسرائیل متفق ہیں کہ اب کسی خطے میں اسلامی نظام نافذ نہ ہو یہ لوگ اس کو اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔

افغانستان میں نفاذ اسلام کے ثمرات

طالبان نے اس جہاد افغانستان کو بچا لیا اور ۲۰ لاکھ افغان مجاہدین شہداء کی قربانیوں کو ضائع نہیں کرنے دیا ان کو تو جنت مل گئی اور علیین میں پہنچ گئے لیکن اگر اس کے ثمرات اسلامی نظام کے شکل میں ظاہر نہ ہوتے تو دنیاوی لحاظ سے وہ قربانی ضائع ہو جاتی ان کے لیڈروں نے ان کی قربانی کو تباہی کے آخری دہانے پر پہنچایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی حفاظت معصوم طالب علموں سے کرائی اور جہاد کے لئے قربانی دینے والے یہی مولوی اور طالب علم تھے اللہ تعالیٰ نے افغانستان کے بڑے لیڈر گلبدین حکمتیار اور ربانی وغیرہ سے یہ عظیم کام نہیں کروایا بلکہ ان بوریا نشین طالبان سے کرا دیا، اللہ تعالیٰ نے یہ مقدس کام آپ کے بچوں طالبان سے کرایا الجزائر، مصر، سوڈان میں یہ جنگ شروع ہے سارے عالم اسلام کے خلاف یہ کافر کوشش کر رہے ہیں کہ اللہ کا قانون نافذ نہ ہو لیکن طالبان نے یہاں نافذ کر دکھایا۔

عالم کفر کا طالبان کے خلاف اتحاد

سارے دشمن، امریکہ، روس اور منافق اسلامی مملکتیں بھی مٹھی بھر طالبان کے خلاف ایک ہوگئی ہیں ورنہ یہ کوئی بات ہے کہ پندرہ، سولہ سال جہاد میں لگ گئے ایک مقدس ملک آزاد ہوا اور ان کے نوجوان اٹھتے ہیں اور اپنے ملک پر پورا کنٹرول سنبھال کر امن قائم کرتے ہیں انسانوں کے بنیادی حقوق بحال کرتے ہیں اور پورا عالم اسلام ان کو تسلیم نہیں کرتا ہے اور تو اور سعودی عرب بھی عملاً تسلیم نہیں کرتا وجہ کیا ہے کہ یہ دشمن

کے شکنجے میں ہیں آپ کا پورا حکمران ٹولہ منافقوں کے قبضے میں ہے اور پورا عالم کفر اس اسلامی نظام کے خلاف ایک ہو چکا ہے اخبارات ، رسائل وغیرہ ان کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں وہ دینی جماعتیں جو اپنے آپکو مذہبی کہتے ہیں طالبان کے خلاف ہے اور ان کیخلاف ایک طوفان بدتمیزی لوگوں میں برپا کر رہا ہے بی بی سی وغیرہ یورپ کا تمام میڈیا ان کے خلاف بکواس کر رہا ہے صرف اسی وجہ سے کہ اللہ کا دین نافذ کیا گیا ہے وہاں انہوں نے انسانی حقوق کو محفوظ کیا امن قائم کیا ایک خاتون جو ایک وقت میں کھلونا بنا ہوتی اب ان کی طرف کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا ان کے حقوق بحال کئے وہاں راستے میں سونے اور چاندی کے بھرے صندوق کو کوئی نہیں اٹھا سکتا امریکہ ، واشنگٹن ، افریقہ میں کوئی ایک کلومیٹر فاصلہ امن سے نہیں طے کر سکتا لیکن یہاں سونے سے بھری ہوئی عورت ساری رات صحراؤں میں چلے تو کوئی نظر اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتا یہ سب اس نظام کی برکت سے ہو رہا ہے ۔

اسلام اسمبلی سے نہیں آ سکتا

دینی جماعتوں نے پارلیمانی سیاست میں پچاس سال ضائع کیے یاد رکھیں کہ یہاں انقلاب اسمبلیوں سے نہیں جہاد سے آئے گا اگر ملک کو بچانا ہے تو پھر سب کو طالبان بننا ہوگا ملک صرف اور صرف اسلامی انقلاب سے بچایا جا سکتا ہے آج قوم پرست متحرک ہوگئے ہیں وہ عصبیتوں کو ہوا دے رہے ہیں وہ لوگوں کو منظم کر رہے ہیں اور آپ غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں جمعیت کی جدو جہد سیاست کیلئے نہیں بلکہ شریعت کیلئے ہے میں نے پارلیمنٹ میں پندرہ سال رہ کر کوئی مفاد نہیں لیا اور الحمدللہ کلمہ حق بلند کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی آپ خدارا ! جمعیت کو منظم کریں اور عوام میں اسلامی انقلاب کے شعور کو اجاگر کریں۔

خطاب
شیخ عدنان تیمی فلسطینی

تعارف

حرکۃ الحماس فلسطین کے اہم رہنما

مغلوبیت اور مظلومیت کی زندگی

اہل حق

میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں اظہار خیال کا موقع دیا میں اہل فلسطین کی طرف سے تمہارے سروں اور کندھوں پر ایک عظیم بوجھ ڈالنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ اہل حق ہیں اور حق اہل حق سے مانگا جاتا ہے فلسطین جو ارض مقدس ہے اور ارض الانبیاء ہیں تو فلسطین آپ جیسے فرزندان اسلام کو پکار رہی ہے کہ میری آزادی کیلئے عظیم قربانیاں پیش کریں ۔

عظیم فتنہ

آج ہم دنیا کے ایک نجس قوم کی ہاتھوں میں مغلوبیت اور مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارے لئے فلسطین میں سب سے عظیم فتنہ یہی ہے کہ فلسطین کے کچھ لوگ زرخرید غلام اور ان یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور ان کیلئے راستہ ہموار کر رہے ہیں آج فلسطینیوں کے جو حقوق باقی ہیں تو یہودیوں کے ہمنوا یاسر عرفات وہ فلسطینیوں سے چھین کر یہودیوں کو دینے والے ہیں اور گویا وہ سرزمین پاک ساری یہودیوں کو دینے والے ہیں اور تحریک فلسطین میں ہمارے لئے سب سے بڑی رکاوٹ یہی لوگ ہیں فتنہ

جب آتا ہے تو اس کو صرف علماء جانتے ہیں اور فتنہ جب جاتا ہے تو سب کو پتہ چل جاتا ہے تو ہمارا یہ فلسطین کا مسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور یہودیوں نے اس کو مختصر کر دیا یہ صرف فلسطینی مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام فرزندان توحید اور ابنائے اسلام کا مسئلہ ہے اس کرہ ارض پر جتنے بھی مسلمان ہے یہ ان سب کا مسئلہ ہے لیکن دشمنوں نے اس مسئلہ کو مختصر کیا، العلماء ورثة الانبیاء یہ علماء کرام کا مسئلہ ہے یہ حضرت مولانا شیر علی شاہ مدنی اور مولانا سمیع الحق کا مسئلہ ہے یہ کسی ملک کیساتھ کسی قوم کے ساتھ وابستہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ کرہ ارض پر تمام امت مسلمہ کا مسئلہ ہے ۔

چار باتوں کی اپیل

میں آخر میں چند باتیں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا پہلی بات یہ کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ اس مسئلے میں متفق ہو جائیں کہ ہم فلسطین کی مقدس زمین کی ایک بالشت جگہ بھی دشمنان اسلام پر نہیں بیچیں گے، دوسری بات یہی کی کہ آپ لوگ ان کی مدد کریں گے کیونکہ مالی اور اقتصادی طاقت کے بغیر جہاد ممکن نہیں کیونکہ وہاں ایک کلاشنکوف کی قیمت دس ہزار ڈالر ہے جو یہاں ایک سو پچاس ڈالر پر ملتا ہے تو بغیر اسلحہ کے جہاد کیسے ہوگا ہم انشاء اللہ جہاد کیلئے تیار ہیں، تیسری بات آپ میڈیا کے ذریعہ اس مسئلہ کو اجاگر کریں، چوتھی بات یہ کہ آپ مقبول دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں ۔

شیخ عدنان کی تقریر کی اردو ترجمانی دارالعلوم حقانیہ کے
استاذ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی نے کی

خطاب

شیخ الحدیث مولانا

شفیق الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے نواسے ،مخزن العلوم میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے آخری ایام میں دورہ تفسیر پڑھانے میں معاون رہے اور جامعہ عبداللہ ابن مسعود خانپور کے بانی ومہتمم

مہاجرین اور انصار کی جماعت کی مانند

انقلابی کتاب انقلابی پیغمبر

آج ایبٹ آباد شہر کے اندر اس بڑے ہال میں تائید طالبان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے طالبان کے لفظ سے میرا روح ان طالبان کی طرف چلا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اندر مہاجرین اور انصار کی جماعت محمد عربی ﷺ کے سامنے بیٹھ کر قرآن و حدیث کا سبق پڑھتے تھے قرآن بھی انقلابی کتاب ہے ،پیغمبر ﷺ بھی انقلابی آیا ،پیغمبر ﷺ کی جماعت بھی انقلابی آئی اور انہی طالبان سے ان طالبان کی نسبت ہے اگر ان طالبان کی محنت سے دنیا میں انقلاب آیا اب پاکستان میں بھی انقلاب انشاء اللہ آنے والا ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو ختم کریں گے مدارس کو ختم کریں گے مگر آواز آرہی ہے......

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سب جانے والے مٹتے رہے مٹتے رہیں گے مگر اللہ کا قرآن بھی رہے گا محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان بھی رہے گا افغانستان بھی رہے گا قرآن وحدیث کے پڑھنے والے طالبان بھی رہیں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مشن کو اپنا مشن سمجھو

میں تم سے وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب کیلئے علماء کے ساتھ جان دینے کیلئے تیار ہوں تو کہہ دیں کہ ہم جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دیں گے قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کا ساتھ دیں گے میں نے مولانا درخواستی نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ قرآن کی تفسیر بھی پڑھائی بخاری کی حدیث بھی پڑھائی میرے شیخؒ کی قلبی محبت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کے ساتھ تھی صاحب البیت ادرا بما فیه اس لئے میں نے کہہ دیا کہ آپ جماعت کا کام کریں جہاں جہاں کہیں میں انشاء اللہ تمہارے ساتھ دینی کام کیلئے چلنے کو تیار ہوں۔

پٹھانوں کی دینی حمیت و غیرت

آپ ہمت کریں زبان پر بھی یہی کلمہ ہو تو فتح اللہ کی طرف سے آئے گی نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (الصف:۱۳) کی آواز آرہی ہے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں ہے کام تم کرو مدد رب عطا فرمائے گا صوبہ سرحد کے ساتھیو! تمہارے اندر دینی حمیت ہے دینی غیرت ہے اکابر اور اسلام کیساتھ تمہارا تعلق ہے میں یقین کیساتھ کہتا ہوں کہ اب انشاء اللہ پورے ملک میں جمعیت کا کام مولانا سمیع الحق کی قیادت میں مکمل طور پر ہوگا صرف آپ سے کہتا ہوں کہ گلی گلی، دیہات اور شہروں میں جا کر جمعیت کا پیغام پہنچائیں۔

خطاب

مولانا سیف الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

جمعیۃ علماء اسلام (س) کے کئی عہدوں پر فائز رہے، مولانا عبداللہ درخواستی مرحوم امیر جمعیۃ کے بھانجے ہیں وہ اوران کے برادران مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی خان پور میں جامعہ عبداللہ بن مسعود اور روجہان وغیرہ میں اہم دینی ادارے چلا رہے ہیں، وعظ و ارشاد اور تصنیف و تدریس کے ذریعہ بھی حضرت درخواستیؒ کے سلسلہ کو بڑھا رہے ہیں۔

غلبہ دین کی شرائط قرآن کی روشنی میں

آزادی پاکستان کے باوَن سال

سب سے پہلی چیز اسلامی انقلاب ہے پاکستان کو۵۲ سال ہوئے حکومت گولڈن جوبلی منا چکی ہے ہم اس ملک میں رہتے ہیں آخر اس ملک میں اسلامی نظام کیوں نہیں آتا آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتے تو سارا کائنات پیدا نہ فرماتے۔

غلبہ دین اور اس کی شرائط

قرآن مجید کہتا ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (التوبة :۳۳) کہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی دین کو تمام ادیان پر غالب کروں گا لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں پہلی شرط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا دوسری یہ کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ بندہ محمدی ﷺ نظر آئے عقلاً، صورتاً، سیرتاً، شکلاً محمدی ﷺ نظر آئے۔

چوتھی شرط اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح) آخری شرط اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو دنیا کی طرف رغبت نہ کرو۔

علمائے کرام پہاڑ کی طرح مضبوط ہو

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے فرمایا زمین کو دیکھو، آسمان کو دیکھو کیسی بلندی عطا فرمائی ہے ان پہاڑوں کو دیکھو کیسی مضبوط بنائے ہیں علمائے حق کے اوصاف بھی اسی طرح ہے کہ پہاڑوں کی طرح مضبوط اور بلند ارادے رکھتے ہوں میرے عزیز بھائیو! مٹی کا ٹیلہ مت بنو پہاڑ بنو یعنی مضبوطی کیساتھ رہو عالم کی شان یہ ہے کہ جس مقصد کیلئے جھنڈا اٹھایا ہو کمر ٹوٹ جائے، بدن تھک جائے، خون کا ایک قطرہ جسم میں باقی ہو لیکن ایک قدم پیچھے ہٹنے کو تیار نہ ہو اسلامی انقلاب تب آئے گا جب ہم اور آپ اپنی جان کو ان صفات اور شرائط کے ساتھ موصوف اور مخصوص کریں گے انشاء اللہ میرا رب ہمیں اسلامی دولت سے نوازے گا۔

طالبان کے مشن کو آگے بڑھاؤ

دوسری بات طالبان کی تائید میں چند باتیں ذکر کرتا ہوں ان کے ساتھ مالی، جانی امداد کرنا یہ تو آپ کیلئے مشکل ہوگا لیکن آسان تائید بیان کرتا ہوں کہ ان کے مشن کو میڈیا کے ذریعہ اجاگر کریں اور لوگوں کا ذہن طالبان کی حمایت کے لئے تیار کرلیں شہید اسلام مولانا عبداللہؒ کی تعزیت کیلئے میں اسلام آباد آیا تھا نواز شریف کے وزراء بھی بیٹھے تھے ممبران اسمبلی کا مجمع لگا ہوا تھا میں نے دو باتیں کی انہوں نے کہا کہ علماء حکومت کیسے کر سکتے ہیں؟ میں نے دلائل کیساتھ بیان کیا کہ ہمارے ملک پاکستان کے۵۲ سال میں کئی حکومتیں آئی لیکن پاکستان کی تاریخ میں۵۲ سال میں وہ حکمران اور حاکم وقت بتاؤ جنہوں نے نہ مارشل لاء کا سہارا لیا نہ ایمرجنسی کا سہارا لیا اور سارے وطن میں امن و امان قائم کیا ہو اس وقت ساری دنیا میں مختلف قسم کی حکومتیں ہیں لیکن امن و امان قائم

نہیں امریکہ سے لیکر پاکستان تک وہ ملک کونسا ہے جس میں امن و امان ہو تمام ملکوں سے بہتر ہو تو تاریخ کا طالب علم کہے گا کہ وہ صرف افغانستان ہے اقتصادی طور پر آج بھی افغانستان آگے ہیں ملتان کا بنا ہوا کپڑا یہاں دو سو پچاس روپے ملتا تو وہاں ڈیڑھ سو روپے پر ملے گا تم کیسے کہتے ہو کہ ہم اقتصادیات کے ماہر ہیں اقتصادیات کے ماہر وہ مولوی ہیں جنہوں نے امن و امان قائم کیا ہے اور لوگوں کو سہولیات فراہم کیے ہیں۔

خطاب

مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

مولانا عبداللہ درخواستی کے کاموں کو اپنے بھائیوں مولانا شفیق الرحمان درخواستی اور مولانا سیف الرحمان درخواستی کے ساتھ جاری رکھنے میں مصروف ہیں، تینوں ان کے بھانجے اور ان کے علمی روحانی دعوتی کاموں کو بڑھا رہے ہیں۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور جیسا وقیع تعلیمی ادارہ بھی ان حضرات کے محنتوں کا نتیجہ ہے، اللھم زد فزد اپنے عظیم بزرگ مولانا درخواستی کے سیاسی مشن سے میرے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جمعیت کے فلور سے وابستہ ہیں اور پنجاب کے صوبائی امیر ہیں۔(س)

صادق الامین کا صادق نظام

علماء کرام کی جدوجہد کے ثمرات

آج کل ہر جگہ یہ بات ہورہی ہے کہ نفاذ اسلام کیلئے طویل محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے علمائے کرام نفاذ اسلام کیلئے جو کوششیں کر رہے ہیں یہ بیکار ہیں اور آجکل اسلام آباد میں بھی یہ باتیں زیر بحث ہیں کہ مدارس کے پرانے نظام کو جو پہلے سے رائج ہے ان کو بدلا جائے وقت کا تقاضا ہے قیامت کی صبح تک آقائے دو جہاں کا یہ لایا ہوا نظام ہر دور میں، ہر حال میں، ہر وقت میں، زمانے میں خواہ کتنی ہی تغیرات کیوں نہ آجائے ہر دور میں ہر صورت میں امام الانبیاءؐ کا لایا ہوا نظام صادق ہے صرف صادق ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ کسی بھی مملکت کیلئے ترقی امن اور مہنگائی کو ختم کرنے کیلئے اور کوئی راستہ ہے ہی نہیں پوری دنیا میں اگر کوئی قوم ایسا نظام لانا چاہتی ہو جن میں اس کو امن بھی نصیب ہو ہر آدمی کا مال و جان محفوظ رہے اور ہر حالت میں غالب و فاتح رہیں۔

مخلوق کے بنائے ہوئے نظاموں کی ناکامی

تو سوائے اسلام کے کوئی نظام نہیں ہے اس لئے کہ ہر نظام کے خالق اور بنانے والے لوگ انسان تھے بلکہ میں کہہ دوں گا کہ کائنات کے گندے انسان ہیں

بدترین انسان ہیں پروردگار عالم کا سارا نظام اول و آخر تک قیامت کی صبح تک برابر چلنے والا ہے اور ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا نہ آئیگا نظام اسلام کیلئے جدوجہد کرنا اور جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم پر کام کرنا دین کی خدمت ہے قرآن مجید پر الحمد للہ سے والناس تک عمل کرنا واجب ہے جمعیت کی خدمت کرنا ہم عبادت سمجھتے ہیں مدارس بنائیں خوب بنائیں ہمارے شیخؒ فرمایا کرتے تھے ہر بستی میں قرآن و حدیث کا مدرسہ ہونا چاہیے جہاں یہ اعلان کر دیتے تو وہاں یہ اعلان بھی کرتے کہ ہر چھوٹے بڑے بوڑھے نوجوان کو مخاطب کرتے کہ اٹھو اور اعلان کرو کہ جب تک زندہ رہونگا جمعیت کی خدمت اور کام کروں گا جس طرح ہم مدارس اور دینی تعلیم کو عبادت سمجھتے ہیں تو اسی طرح نظام کیلئے کام کرنا ضروری ہے اور اسے عبادت سمجھ کر جدوجہد کرنی چاہیے اسی نظام کو سنبھالنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

جمعیت علماء اسلام کی خدمت عبادت ہے

جمعیت علمائے اسلام کی تنظیم اور اس جماعت کیلئے کام کرنا، محنت کرنا، عبادت ہے ہم سب کارکنوں کو ذہنی طور پر جماعت کے کام کیلئے تیار رہنا ہوگا کہ کبھی سیدنا بلالؓ کی طرح گرم ریت پر لیٹایا جائے، کبھی ابوحنیفہؒ کی طرح عمر بھر قید ہونا پڑے رہے، کبھی امام احمد بن حنبلؒ کی طرح کوڑے کھانے پڑے یہ ایک نظام ہے دین کے کام میں تکلیف نہ ہو سمجھ لیں ہمارے حضرت شیخؒ فرماتے تھے کہ جب آپ دین کے کام کیلئے کہیں جائیں اور اس میں آپ کو کوئی مشقت اور کسی مصیبت کا سامنا نہ ہو تو فوراً توبہ کرلیں ہوسکتا ہے کہ تمہاری اخلاص میں کوئی کمی ہے۔

انبیاء کرامؑ کا کام

جب یہ کام انبیاء اور صحابہ کرامؓ کا کام ہے تو پھر اس کے سارے احوال کیلئے

جو آپ بیان کر چکے ہیں اپنے آپ کو تیار کریں جمعیت علمائے اسلام کا کام کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں میں گزارش کر دوں مجھے یہی لگتا ہے کہ شاید یہ زندگی کا آخری کام ہے تو جمعیت علمائے اسلام کے کام کیلئے ان شرائط کیساتھ ساتھ پوری محنت اور جدوجہد ضروری ہے اور ہمیں اپنے بزرگوں کی طرح نظام اسلام کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے تمہاری صفوں میں اتحاد نہ ہوا تو ہوسکتا ہے کہ یہ تمہاری زندگی کیلئے آخری چانس ہو خدا کیلئے اور نظام اسلام کیلئے علمائے کرام اور رضا کاروں کے خدمت میں گزارش کرونگا کہ آج کے بعد اپنے گھروں میں بیٹھنا اور آرام وغفلت کی نیند سونا اپنے اوپر حرام کرلو اپنے اپنے علاقوں کو صحیح معنوں میں منظّم نہ کریں اس وقت تک ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے میں اپنی تمام زندگی جمعیت علمائے اسلام کیلئے وقف کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

خطاب
مولانا قاضی عبدالعلیم حقانی

تعارف

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار و قابل فرزند، جمعیۃ علماء اسلام ہری پور ہزارہ کے رہنما و خادم

کلمہ حق کی بلندی میں جمعیت کا کردار

انگریز کا فرسودہ نظام

میں تمام اکابرین اور معزز مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری دعوت کو مصروفیات کے باوجود قبول کیا اور یہاں تشریف لائے جمعیت علمائے اسلام نے ہر دور میں کلمہ حق بلند کیا یہ ملک اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے لیکن یہاں وہ نظام نہیں لایا گیا جس کیلئے یہ ملک بنا تھا انگریز یہاں سے چلے گئے لیکن ہمارے لئے انہوں نے اپنا فرسودہ نظام چھوڑ دیا ہم اس فرسودہ نظام کو نہیں مانتے۔

بوریا نشین طالبان ایک سپر پاور

ہم اس ملک میں قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کا نظام مانتے ہیں پڑوس ملک افغانستان میں چند بوریا نشین طالبان جنہوں نے روس جیسی سپر طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور انشاء اللہ ہم قائد جمعیت کی قیادت میں امریکہ کو بھی روس کی طرح پاش پاش کر دیں گے۔

ملی یکجہتی کونسل اسلام آباد

خطبات

قومی وملی یکجہتی کونسل کانفرنس اسلام آباد

بروز جمعہ ۲۴ / مارچ ۱۹۹۵ء

خطبہ استقبالیہ
شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

ملی یکجہتی کونسل کا تاسیسی اجلاس قومی وملی یکجہتی کانفرنس اسلام آباد ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء

مورخہ ۲۴ ر مارچ ۱۹۹۵ء کو اسلام آباد میں قومی وملی یکجہتی کانفرنس منعقد کی گئی اس میں پاکستان کے دینی وسیاسی جماعتوں کے درج ذیل نمائندوں نے شرکت کی جمعیت علماء اسلام (س) حضرت مولانا سمیع الحق ، مولانا قاضی عبداللطیف، مولانا عبدالرحیم نقشبندی ، میاں محمد عارف ، ندیم اقبال اعوان، مولانا محمد یوسف شاہ؛ جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی، شاہ فرید الحق، جنرل کے ایم اظہر، صاحبزادہ سید اکرم شاہ؛ جماعت اسلامی پاکستان کے قاضی حسین احمد، سید منور حسن ، پروفیسر خورشید احمد، چوہدری اسلم سلیمی، مولانا گوہر الرحمٰن ، مولانا عبدالمالک؛ سواد اعظم پاکستان کے مولانا اسفندیار خان؛ تحریک منہاج القرآن کے سید عتیق احمد شاہ، محمد عبدالحیٔ نظامی، کوثر اعوان؛ جمعیت علماء اسلام (ف) کے مولانا اجمل خان؛ تحریک فقہ جعفریہ کے علامہ ساجد نقوی سینیٹر سید جواد ہادی، علامہ افتخار حسین نقوی، مظہر گیلانی ، علامہ محمد حسین نجفی انور علی، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے پروفیسر ساجد میر میاں فضل حق مولانا عبدالعزیز، مولانا معین الدین لکھوی، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا عبدالستار خان نیازی ، صاحبزادہ فضل کریم ، انجینئر سلیم اللہ خان ؛ سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مولانا ضیاء

القاسمی مولانا صدیق احمد مجاہد، مولانا محمد نواز بلوچ، حافظ طاہر محمود اشرفی ؛ حزب جہاد کے آغا مرتضیٰ پویا، علی غضنفر کراروی، جماعت اہلحدیث کے عارف سلمان روپڑی ؛ تبلیغی جماعت کے مفتی ضیاء الحق ؛ اشاعت التوحید والسنۃ کے مولانا اشرف علی شامل ہیں۔ اجلاس کے آغاز میں کانفرنس کے داعی اور میزبان ملی یکجہتی کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا سمیع الحق کا پڑھا گیا خطبۂ استقبالیہ اور تمام شرکاء کے بیانات شامل خطبات کئے جا رہے ہیں۔ (مرتب)

مستقل بنیادوں پر اجتماعی تحریک کا آغاز

قابل صد احترام علماء کرام، راہنمایان دین اور زعمائے ملت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آپ سب حضرات کا دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری عرض داشت کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس خصوصی اجلاس میں شرکت کی دعوت قبول فرمائی یہ اس امر کی دلیل ہے کہ آپ قومی سطح پر پائے جانے والے مسائل کی شدت اور اس ضمن میں دینی جماعتوں کے مثبت و موثر کردار کی اہمیت سے نہ صرف آگاہ ہیں بلکہ خلوص قلب سے ایسے اقدامات کا عزم بھی رکھتے ہیں جو شدت پذیر کشیدگی کو کم کرنے میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں پاکستان اسلامی نظام کے قیام کے لئے قائم ہوا لیکن مقدور بھر جدوجہد کے باوجود ہم مستقل بنیادوں پر کوئی اجتماعی تحریک بپا نہ کر سکے ہمارے باہمی اتحاد و تعاون کی اکثر کاوشیں سیاسی نوعیت کی مصلحتوں کے گرد گھومتی رہیں اور رفتہ رفتہ نہ صرف عمومی قومی معاملات میں ہمارا اثر و نفوذ کم ہوتا گیا بلکہ نظریاتی محاذ پر بھی ہماری آواز کی توانائی کم ہوگئی۔

قوم کی امنگوں اور وقت کے تقاضوں کا ادراک

آج کا یہ اجلاس یقیناً تمام شرکاء کے اخلاص نیت کا مظہر ہے اس وقت بارہ کروڑ عوام کی نگاہیں اسلام آباد کی طرف لگی ہیں اور وہ اس افق سے ایک آفتاب تازہ کی نمود کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور اگر خدانخواستہ ہم قوم کی امنگوں اور وقت کے تقاضوں کا ادراک نہ کر سکے تو ان قوتوں کے ناپاک عزائم کو یقیناً تقویت ملے گی جو اسلام کے قلعے کی فصیلوں پر کمندیں ڈالنے کے لئے بے چین ہیں۔

احیائے اسلام کی فکر اور پاکستان کے نظریاتی حصار کو برقرار رکھنا

علمائے محترم! میں اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہوں کہ میں ذاتی حیثیت میں نہ تو مسائل کی حقیقی نوعیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر سکتا ہوں اور نہ ہی پیچ در پیچ مسائل کی گتھیاں سلجھانے کی صلاحیت رکھتا ہوں مجھے اس کا بھی دعویٰ نہیں کہ میں مختلف مسالک یا فقہی مکاتب فکر کے درمیان کامل اتحاد و یکجہتی کا کوئی واضح منصوبہ رکھتا ہوں اور نہ میرے پاس کوئی ایسا حتمی نقشہ کار ہے جو ہر نوع کے اختلافات کا حتمی اور شافی علاج ہو میں نے تو انتہائی عجز و انکسار کے ساتھ اس نشست کا بیڑا اٹھایا ہے اور بھرپور درد مندی کے ساتھ آپ جیسے اصحاب علم و فضل کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں حالات و واقعات کی رفتار کا احساس کرتے ہوئے نہ صرف داخلی صورت حال بلکہ عالمی تناظر میں بھی اسلام کو درپیش خطرات کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا سویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد مغرب نے باضابطہ طور پر اسلام کو اپنا اگلا ہدف قرار دے دیا ہے اور عالمی سطح پر اسلام کی نظریاتی اساس پر کاری ضرب لگانے کی منصوبہ بندیاں ہو رہی ہیں پاکستان ہمیشہ عالم اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے، سربلندی اور احیائے اسلام کی فکری آبیاری کا عظیم مرکز ہے یہی وجہ ہے کہ بیشتر اسلامی ممالک میں

ریاستی قوت کو اسلامی عناصر سے ٹکرانے کے بعد پاکستان کے نظریاتی حصار میں نقب لگالی گئی تو نیل کے ساحل سے کاشغر کی خاک تک طوفان مغرب کے سامنے کوئی دفاعی لائن باقی نہیں رہے گی۔

سیلاب مغرب کے سامنے بند باندھنا علماء کرام کا فریضہ

بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت، چاہے اس کا تعلق حکمران طبقے سے ہے یا حزب اختلاف سے اس سیلاب بلا کی شدت کو محسوس کرنے یا اس کے سامنے بند باندھنے کی بجائے اس کی راہ ہموار کر رہی ہے کیونکہ اس کے ایوان اقتدار کا راستہ مغرب کی خوشنودی کی غلام گردشوں سے ہو کر جاتا ہے ہمیں یہ باور کر لینا چاہیے کہ نظریاتی محاذ پر مغرب کی یورش کا مقابلہ کرنے کیلئے مصلحت خوردہ اور اقتدار گزیدہ سیاستدانوں کو نہیں، علماء کو ہی صف اول میں میں کھڑا ہونا پڑے گا اور اگر انہوں نے یہ محاذ خالی چھوڑ دیا تو وہ نا مسعود لمحہ آنے میں دیر نہیں لگے گی جس کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا کہ......

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

نظریاتی قلعے کی پاسبانی اور اتحاد کی فضاء کو ہموار کرنا

حضرات گرامی! سیاسی قیادت کی بے ہنری سے بھی کہیں زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ نظریاتی قلعے کی پاسبانی کا دم بھرنے والی دینی قیادت کے اندر بھی یکجہتی و ہم آہنگی کی فضا نہیں ہے چھوٹے چھوٹے اختلافات اور جزوی مسائل کی دیواریں کھڑی کر کے ہم نے خود اپنی قوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے ہم جنہیں عظیم تر ملی مقاصد کے لئے راہبری کا فریضہ ادا کرنا تھا خود بے سمتی کے جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں اور اپنے محدود حلقے کے تحفظ و بقاء کو ہی دینی فریضہ قرار دے کر روز بروز کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں

تقسیم در تقسیم کے اس عمل نے، سوز دروں رکھنے کے باوجود ہمیں ایسی چوب خشک صحرا بنا کے رکھ دیا ہے جسے آگ لگا کر کارواں اگلی منزل کو روانہ ہو جاتا ہے۔

احساس ذمہ داری درد مشترک تو علاج مشترک کیوں نہیں؟

حضرات گرامی! مجھے یقین ہے کہ میں جس کرب کا اظہار کر رہا ہوں وہ آپ سب کی راتوں کو بھی بے خواب رکھتا ہے آپ کی رگوں میں بھی لہو کی گردش تیز ہو جاتی ہے اور آپ بھی ذمہ داری کے احساس گراں سے لرز اٹھتے ہیں لیکن یہ درد مشترک کوئی عمل مشترک کیوں نہیں بنتا؟ جب ہماری منزل ایک ہی ہے تو ہم الگ الگ راستوں پر چلنے کی بجائے ایک ہی راہ عمل کا انتخاب کیوں نہیں کر سکتے آخر ہم کب تک یہ اذیتناک تبصرے پڑھتے اور سنتے رہیں گے کہ اسلامی نظام کے لئے بلند و بالا دعوے کرنے والے علماء کے درمیان باہمی اتحاد کے لئے نہ لگن ہے نہ متفقہ لائحہ عمل کا شعور، میرے خیال میں وقت آگیا ہے کہ ہم تاریخ کے اس چیلنج کا بھرپور جواب دیں اور اس اجتماع کو ملی تاریخ کے ایک نئے سفر کا نقطہ آغاز بنا دیں۔

غور وفکر کا اساس بننے والی تجاویز

یاامناء اللّٰہ فی الأرض رہنمایان ملت! جیسا کہ میں نے عرض کیا میں کوئی واضح اور متعین نقشہ کار نہیں رکھتا لیکن چند ایسی تجاویز آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس نشست میں باہمی غور وفکر کی اساس بن سکتے ہیں میری تجویز ہے کہ۔

بائیس نکات کی از سر نو تجدید

☆ علماء کے وہ بائیس نکات جو ہمارے اکابرین نے منظور کئے تھے اتحاد و اتفاق کے نئے عہد کی بنیاد بنائے جائیں ہم از سر نوان

نکات کی تجدید و احیاء کا اعلان کریں اور انہیں زندہ دستاویز قرار دیتے ہوئے اسے نظام اسلامی کے نفاذ کی اساس بنائیں۔

اپنے اختلافات کی بجائے اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ

☆ دینی جماعتیں ایک دوسرے کے مسلک، عقیدے یا فقہی نقطہ نظر کے بارے میں بیان بازی کرنے کی بجائے صرف اسلام دشمن طاقتوں کو ہدف بنائیں۔

تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجتماع

☆ عوامی سطح پر ایسے اجتماعات منعقد کئے جائیں جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کریں تا کہ قومی وملی یکجہتی کا مظاہرہ کیا جاسکے۔

اشتعال انگیز لٹریچر سے اجتناب

☆ ایسے دلآزار لٹریچر سے گریز کیا جائے جو کسی بھی فریق کے لئے اشتعال کا باعث بن سکتا ہے۔

مشترکہ نکات پر غور وخوض

☆ اس امر پر غور کیا جائے کہ کیا دینی جماعتیں، مشترکہ نکات کی بنیاد پر کسی نظم میں پروئی جاسکتی ہیں؟

دہشت گردی کے الزامات کا جائزہ

☆ دینی قوتوں کے خلاف دہشت گردی، فرقہ واریت، بنیاد پرستی یا شدت کے نام پر جاری مہم کا جائزہ لیا جائے۔

بیرونی طاقتوں کی مداخلت کا جائزہ

☆ پاکستان میں اسلامی شدت پسندی کے نام پر بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی دعوت اور موقع دینے کے مسئلے کا جائزہ لیا جائے۔

واضح معاہدہ کی ترتیب

☆ ایک ایسی کمیٹی قائم کی جائے جو ہفتہ یا دس دن کے اندر ایک واضح معاہدہ مرتب کرے جسے تمام جماعتیں منظور کریں اور صدق دل سے اس پر عمل کا عہد کریں۔

خود مختار کمیشن کی تشکیل

☆ ایک ایسا اعلیٰ اختیاراتی کمیشن تشکیل دیا جائے جو کسی بھی فریق کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراض کا جائزہ لے اور فیصلہ صادر کرے۔

معاہدے کے تحفظ کے لئے لائحہ عمل

☆ علماء کی طرف سے تیار کردہ معاہدے کو قانونی تحفظ دینے کے لئے حکومت اور حزب اختلاف سے رجوع کیا جائے

اشتراک فکر کا وسیع پلان باہمی رنجشوں کو بھلائیں

حضرات گرامی! یہ چند نکات ہیں ظاہر ہے کہ آپ کی طرف سے بھی تجاویز آئیں گی جو ہمارے درمیان اشتراک فکر ونظر کے کسی وسیع تر پلان کا حصہ بن سکتی ہیں۔ میں اپنی معروضات ختم کرنے سے قبل اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ اس موقع کو باہمی رنجشوں کی تفصیلات بیان کرنے اور ایک دوسرے پر الزامات تراشی میں ضائع نہ کیا

جائے اگر ہم نے حالات کی نبض پر انگلیاں رکھ کر دور رس فیصلے کرنے کی بجائے اس اجلاس کو بھی دلوں کی میل اور کدورت کے اظہار کا وسیلہ بنا لیا تو اس قوم کی تقدیر پر بھی ظلم ہوگا اور اپنے ضمیر پر بھی میں یہ بھی گزارش کردوں کہ آپ اپنے معمولات کی عمومی مصروفیات کو بھلا دیں اور اس وقت تک یہاں سے اٹھ کر نہ جائیں جب تک اس قوم کو ایسی نوید نہ مل جائے جو بارہ کروڑ عوام کی آرزو اور خود علماء کی آبرو کی ضمانت ہو اس اجلاس کے لئے ایک دن کی معینہ مدت کو راستے کا روگ نہ بنائیں میں غیر معینہ مدت کے لئے اپنی کم مائیگی کے باوجود اس کی میزبانی کے لئے تیار ہوں۔

دعا

میں اس دعاء کے ساتھ اپنی معروضات ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کی سربلندی اور اس سرزمین پاک کے استحکام کے لئے تمام آلائشوں سے پاک ہوکر قوم کی امنگوں پر پورا اترنے اور تاریخ ساز فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ملک وملت کے حق میں بہتر ہے دینی سیاست اور ملک کے اسلامی تشخص کا مستقبل محفوظ ہو نفاذ شریعت کی منزل قریب ہو جو بدامنی بے یقینی اور پراگندہ خیالی سے پاک ایک پرامن اور خوشحال اور پر اعتماد مستقبل ہوسکے آمین یا الہ العالمین

خطاب

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ

تعارف

مردِ بیباک مولانا نیازی نے قلندرانہ اداؤں کیساتھ بڑے شان بان سے ملک وملت اور دین وشریعت کی جنگ شان بے نیازی سے لڑی اور ہر محاذ پر پیش پیش رہے۔ عورت کی حکمرانی کا مسئلہ ہو یا شریعت بل کا معرکہ، شیعہ سنی فرقہ واریت کی عفریت کو ملی یکجہتی کونسل کے ذریعہ لگام دینے کی بات ہو یا بابری مسجد کے بارہ میں جدوجہد، مولانا نیازی نے ہر مرحلہ پر اپنے بزرگوانہ سرپرستی سے نوازا اور ہر میدان میں عملاً حوصلہ بڑھایا، شریعت بل کو بہت سوں نے اختلاف مسلک ومشرب اور فرقہ بندی کی بھینٹ چڑھایا مگر مولانا نیازی نے سارے تعصّبات سے ہٹ کر تحریک نفاذ شریعت میں قائدانہ تعاون فرمایا، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ داغ مفارقت دے گئے تو کہا کہ اپنے کو یتیم نہ سمجھیں، میں ساتھ رہوں گا۔ جہاد افغانستان سے تحریک طالبان میں بہت سے لوگ گروہی تعصب کی وجہ سے کنی کترا گئے لیکن مولانا نے ڈٹ کر تائید وتعاون کا اعلان کردیا اور فتح مزار شریف پر دارالعلوم حقانیہ کے فتح مبین کانفرنس میں شریک ہوکر حکومت پاکستان سے طالبان حکومت کو فوراً تسلیم کرنے کی کانفرنس کے مطالبات کی تائید کی۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

اتحاد بین المسلمین کی کمیٹی رپورٹ کو نافذ العمل کرنا

بیس نکاتی ضابطہ اخلاق

جو ہم نے کمیٹی اتحاد بین المسلمین بنائی تھی اس میں ہر مسلک، ہر مکتب فکر کے علماء موجود تھے سپاہ صحابہؓ کے بھی تھے، فقہ جعفریہ کے بھی تھے اور باقی تمام جماعتوں کے نمائندے وہاں پر موجود تھے انہوں نے تین باتیں طے کیں ایک ۲۰ بیس نکاتی ضابطہ اخلاق پیش کیا پھر ان میں جتنے بھی علماء نمائندگان تھے، جس میں سینیٹر بھی تھے، جن میں MNA بھی تھے، جن میں ریٹائرڈ آفیسرز بھی تھے، وزیر بھی تھے وہاں سب حضرات نے اپنی اپنی تجویزیں پیش کیں اور ضابطہ اخلاق بنانے کے لئے میٹنگ ہوئی گورنر ہاؤس میں اور تجاویز بھی پیش کی گئیں جس میں بائیس نکات شامل تھے جو آپ نے ابھی بیان کر دیئے ہیں۔

تحریک پاکستان میں ہم ایک تھے

اور زیادہ اہم بات (آل پاکستان ریسرچ بورڈ) وہ یونیورسٹیوں کی تاریخ کے سربراہ ہیں MA، PHD کے پروفیسرز پر مشتمل ایک بورڈ بنایا گیا ہے ہم سب فریق ہیں

کوئی ثالث نہیں بن سکتا ہم باہمی تعاون کے ساتھ اس کو حل کریں گے تین چار چیزیں آپ نے دیکھی ہیں تحریک پاکستان میں آپ نے دیکھا کہ کسی بھی مرحلے پر بھی شیعہ سنی مسئلہ پیدا نہیں ہوا دیوبند کے علماء نے بالآخر جمعیت علمائے اسلام جو علامہ شبیر احمد عثمانی نے قائم کی تھی اس کو قبول کر دیا تمام کے تمام نظریہ پاکستان کے قائل ہو گئے۔

اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کئی Meetings ہوئی صدر کو بھی ہم نے یہ بھیجی وزیر کو بھی باقی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کو بھیجی علماء اہل تشیع نے اور علمائے سپاہ صحابہؓ نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی رپورٹ کو نافذ العمل کرو اور اس لحاظ سے ایک دوسرے کو برا بھلا مت کہو تحریک پاکستان میں ایک دن بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ایک نے دوسرے کو اس انداز سے پکارا ہو۔

خطاب

مولانا اجمل خان صاحب

تعارف

مولانا مرحوم جمعیت کے اہم بنیادی اکابر میں سے تھے، خطابت میں نادرۂ روزگار اور دینی جدوجہد کے انتھک راہرو تحریر وتصنیف کا ملکہ بھی اللہ نے دیا تھا اور بڑا کام کیا۔ جمعیت کی تقسیم کے بعد اس نے مولانا درخواستی کے ساتھ قائدانہ خدمات انجام دیں اور ناچیز کی سرپرستی فرماتے رہے مگر آخر میں اس صورتحال سے خود کو نہ بچا سکے، حق تعالیٰ مقاماتِ قرب ورضا پر فائز فرمادے۔ امین

ذاتی مفادات کی بجائے امت کی فکر

الحمد لله والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلى أشرف الانبياء و خاتم النبيين أما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نازک حالات میں ہماری ذمہ داری

جناب صدر معزز علمائے کرام اور سامعین عظام! اس وقت ملک میں آگ لگ چکی ہے ہم سب کا فرض ہے کہ اس آگ کو بجھائیں اس وقت بلبل وگل کی بات نہیں ہے چمن کا مسئلہ ہے کشتی میں سب سوار ہیں ساحل دور ہے کشتی گرداب میں پھنسی ہوئی ہے اور دشمنان اسلام یہ چاہتے ہیں کہ ڈوبے......

اس وقت خدا سے خیر مانگو آشیاں کی
نظر بد لگی ہوئی ہے آسماں کی

اپنے مسلک سے ہٹ کر امت کی فکر

یاس کو آس میں بدلنے کی ضرورت ہے اس وقت متفقہ طور عالم کفر متحد ہو کر عالم اسلام پر جو یلغار کی جارہی ہے اور خصوصاً پاکستان تو ہدف بن چکا ہے اس کی آپ

سب کو فکر کرنی چاہیے دشمن جب یلغار کرتا ہے تو پھر یہ نہیں پوچھتا کہ تیرا کیا مسلک ہے؟ اور آپ کہہ دیں کہ میں شیعہ ہوں، سنی ہوں ، دیوبندی ہوں ، بریلوی ہوں ، اہلحدیث ہوں تو وہ آپ پر رحم کھا کر آپ کو معاف کر دیں گے ہرگز نہیں وہ آپ کو ہرگز معاف نہیں کریں گے آپ کے سامنے جو کچھ ہوا لاکھوں کی قربانی دی گئی روس سے لڑے تو اس وقت ہم بہادر تھے، شجاع تھے، دلیر تھے، جرأت مند تھے، جرأت کے تمغے تقسیم کر رہا تھا جب اس کا مقصد پورا ہوا تو ہم دہشت گرد بن گئے ۔

یہود وہنود کی دوستی سے گریز

قرآن مجید کا نص قطعی ہے جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ یہود کو نکالو عرب کے جزیرے سے آپ ﷺ کی کتنی دور رس نظر تھی اور قرآن نے کہا ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو کبھی دوست نہ بنانا اور جنہوں نے ان کے ساتھ تولی کا سلسلہ کیا فانہ منہم اس واسطے میں یہ سمجھتا ہوں اس وقت امریکہ کے سامنے ہدف تھا روس جو اس کا حریف تھا وہ ہٹ گیا ہے اب اس کا ہدف صرف اسلام اور مسلمان رہ گئے ہیں اور پاکستان اس وقت دست بستہ دل افسردہ ہے حالات نازک ہیں ہر بات پر آمین کہی جا رہی ہے اس کے منصوبوں کی تکمیل ہو رہی ہے حتیٰ کہ ملک کے پرائم منسٹر استغاثہ دائر کر رہی ہیں فریاد اس کیلئے کہ امریکہ ہماری مدد کو پہنچے اس سے بڑا حادثہ سانحہ کیا ہوگا؟

واقعی ہم بنیاد پرست ہیں

یہ بات کہ بنیاد پرست ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس محفل میں جتنے حضرات تشریف فرما ہیں کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہم اللہ کی الوہیت پر وحدانیت پر رسالت مآب ﷺ کی ختم المرسلینی پر اسلام کی صداقت پر قیام قیامت پر ہم ایمان رکھتے ہیں علی وجہ الکمال ایمان رکھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ناموس کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے

کیلئے تیار ہیں ہمارا جذبہ ایمان ہے اس پر ہمیں اگر کوئی بنیاد پرست ، دہشت گرد کہتا ہے ہمیں یہ قبول کر لینا چاہیے اور ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ واقعتاً ہم بنیاد پرست ہیں اس میں کوئی کسی قسم کی جھجک کی بات نہیں ہے ۔

ملکی خلفشار اور انتشار کا واحد علاج

ہاں یہ مسئلہ کہ آپس میں خلفشار ہے اور انتشار ہے اور ملک میں ایک سلسلہ گرم ہے میں مناسب سمجھوں گا کہ اس کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے جو نہایت سنجیدگی کیساتھ غور کرے اس کے اسباب اور عوامل پر کہ کیا چیز ہے جس نے اس قدر شدت پیدا کر دی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا کر دیا ہے تو میں نہایت مؤدبانہ انداز سے کہوں گا کہ کمیشن قائم کیا جائے اور بورڈ بٹھایا جائے جس میں دانشور بھی ہوں ، علماء بھی ہوں ، جج بھی ہوں ان کو بٹھا کر ایک چیز طے کرے کہ اندرون خانہ کیا ہے؟ جس کی وجہ سے اتنا اشتعال پیدا ہو گیا ہے اور رسمی طور پر صلح کر لو اچھا جی مل جاؤ اس سے بات بنے گی نہیں مناسب یہی ہے کہ اس بارے میں کمیشن قائم کیا جائے اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عزت محفوظ ہونی چاہیے اس میں کوئی دوسری بات نہیں مثال کے طور پر کون بد بخت ایسا ہوگا جو اہل بیت کی شان میں گستاخی کرے گا میں تو سمجھتا ہوں اس کا نبی کریم ﷺ پر ایمان نہیں اصل مرکز محبت نبی کریم ﷺ کا وجود مسعود ہے ان کے ساتھ جس جس کا تعلق ہے ہمارا مخدوم ہے اور قابل احترام ہے ہم یہ سمجھتے ہیں اس واسطے کسی قسم کا دل آزاد لٹریچر جو ملک میں پھیلا ہوا ہے اس پر پابندی لگا دینی چاہیے۔

دل آزار لٹریچر اور تقریر سے اجتناب

میں صرف علاج کے طور پر تجویز پیش کر رہا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ میں تمام چیزوں سے اوپر ہو کر بات کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کو بچانے کی ضرورت ہے اور ملک بچتا اسی

شکل میں ہے کہ دل آزار تقریریں نہ ہوں، کوئی خطیب، کوئی مقرر، کوئی ذاکر ایسی تقریر کرتا ہے جس میں صحابہ کرامؓ کو ہدف بنایا جائے کوئی ایسا ظالم اٹھ کر اہل بیت پر کیچڑ اچھالے اور اس پر زبان طعن و تشنیع کو دراز کرے ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے اس سے اشتعال بھڑکتا ہے اس سے اجتناب کا باقاعدہ اعلان ہونا چاہیے اور دوسری بات یہ کہ آپ حضرات یہ اعلان بھی فرمالیں کہ اس سلسلے میں سزا تجویز ہونی چاہیے قانون بننا چاہیے اس کا اعلان ہونا چاہیے مؤثر سزا ہوتا کہ سدباب ہو سکے آج پوری قوم کی نظریں اس اجلاس پر لگی ہوئی ہیں یہ مشترکہ اعلان آج ہی کر لینا چاہیے تا کہ قوم یہ سمجھے کہ واقعتاً یہ علماء بیٹھے ہیں اس کے نتائج اچھے مرتب ہوں گے اس واسطے صحیح تشخیص ہونی چاہیے اور اگر تشخیص نہ کی گئی......

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

سنجیدہ اقدامات اٹھانے کی ضرورت

ایک گزارش یہ بھی ہے کہ یہ جتنے بھی بڑے بڑے قائدین ہیں وہ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں سیمینار کریں اور اجلاس کریں اس میں عالم اسلام کے سلسلے میں تائید اور امریکہ کی یلغار اور مغربی استعمار کی یلغار کا سلسلہ روکنے کیلئے متحد ہو کر اتحاد کا مظاہرہ کریں کہ ہم اس یلغار کو ملکر روکیں گے اس واسطے میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ اور اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان بے اعتمادی کی فضاء بنی ہوئی ہے اس کے بارے میں کچھ سنجیدہ اقدامات کرنے چاہئیں کہ کیا اسباب ہیں اور کیا وجوہ ہیں حکومت تو امریکہ کو راضی کر رہا ہے میں تو کہتا ہوں کہ مغرب کو راضی کرنے کی بجائے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ کو راضی کر لو پورا نظام صحیح ہو جائے گا امریکہ کو راضی کر کے کیا حاصل کر لو گے؟ یہ تو قطعی بات ہے کہ وہ ہمارا خیر خواہ نہیں ہے اس کے اپنے مفادات ہیں اس واسطے ہم سب کو اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب
مولانا شاہ احمد نورانی صاحبؒ

تعارف

صدر جمعیت علماء پاکستان۔ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن۔ صدر متحدہ مجلس عمل اور جماعت اہل سنت کے سرپرست بریلوی مسلک کے اکابر میں سے تھے مگر وحدت امت اور ملت کو درپیش چیلنجوں میں وسیع اور کھلے سینہ سے دیگر مکاتب فکر کے ساتھ چلتے رہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز کے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل، پاک افغان ڈیفنس کونسل اور متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارمز پر قائدانہ رہنمائی کی۔ ناچیز نے تمام طبقوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے انہیں ملی یکجہتی کونسل کی صدارت پیش کی، میں سیکرٹری جنرل کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتا رہا انہوں نے دفاع افغانستان کونسل میں افغانستان اور طالبان افغانستان کا پورے جوش اور ولولہ سے ساتھ دیا، کونسل ہمارے رفیق کار بعض دینی سیاسی جماعتوں کی نظر میں کھٹکتا رہا مگر مولانا مرحوم نے حتی الوسع اسے بچانے کی کوشش کی مگر بالآخر یہ عناصر اسے متحدہ مجلس عمل کے نام پر سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا مرحوم کو اللہ نے بڑی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ (س)

ہم اپنی بنیادوں کو بھول چکے ہیں کیوں؟

الحمد للّٰہ و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہٖ الذین اصطفیٰ
أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کی رضا اور خلوص نیت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں صحیح راستہ دکھائے مولانا سمیع الحق صاحب شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ مجلس بلائی اور اس سے پہلے مولانا عبدالستار صاحب نیازی اس طرح کی کوشش کر چکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری کشمکش جو اس وقت ملک میں ہے اس کی اصل یہی ہے کہ امریکہ تو ہمیں بنیاد پرست کہتا ہے لیکن ہم اپنی بنیاد کو بھول چکے ہیں اور بنیاد یہ ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہم اس کے بندے اس کی عبادت کے سوا کچھ قبول نہیں ہمارے درمیان جو اختلافات پیدا ہو چکے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم کام کرتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا ملے گی اگر اس کو کریں یا ناراضگی ملے گی اگر ہم صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے تیار ہو جائیں تمام شیعہ اور تمام سنی تمام اہلحدیث اور تمام دیو بندی تو سارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

عبادت مقصود ہو تو اختلافات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں

اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت مقصود ہو تو پھر اختلاف کی کون سی وجہ باقی رہ جاتی ہے اور اگر ہم سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبین دل سے سمجھتے ہیں تو پھر کون سی راہ ہدایت باقی رہ جاتی ہے جس پر ہمیں چلنا باقی رہ جاتا ہے میں نے جو قرآن پڑھا ہے اور تھوڑا بہت سمجھا ہے ابھی مولانا فرمارہے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر خاتم المرسلین پر اسلام کی صداقت پر قرآن کی حقانیت پر پورا یقین ہے اللہ نے فرمایا ہے۔

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ الۡقَيِّمِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوۡمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوۡنَ (الروم:۴۳) وَاَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (یونس:۱۰۵) فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ. مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (الروم: ۳۰ تا ۳۱)

اے اللہ! ہم تیری عبادت کرنے والے ہیں اور تیری اطاعت کرنے والے ہیں اور عبادت اور اطاعت کرنے والوں کے درمیان عداوت کیسے رہ جاتی ہیں اور اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے دین کو بچائیں اور اپنے ملک کو بچائیں اپنے اسلامی تشخص کو بچانا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہر ایک صدق دل سے آج تمام فرقوں کے اور تمام پارٹیوں کے لوگ یہاں جمع ہیں میں سب حضرات سے گزارش کروں گا کہ اللہ کی رضا کے واسطے اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے اپنے درمیان تمام رنجشیں دور کر دینی چاہئیں اور تمام اختلافات کو ختم کرنے کا آج ہی اعلان کیا جائے۔

خطاب

جناب آغا مرتضیٰ پویا صاحب

تعارف

شیعہ مکتب فکر سے تعلق، حزب جہاد کے نام سے اپنی جماعت کے ساتھ قومی و ملی خدمات انجام دیتے ہیں، اسلامی جمہوری اتحاد کی تشکیل کے بعد اس پلیٹ فارم سے متعارف ہوئے، آج کل پھر مسلکی شدت پسندی کی لپیٹ میں ہیں۔

ہمارے تین دشمن

اسرائیل، امریکہ، انڈیا

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم وعلی صحبہٖ اجمعین

طاغوت سے ہمارا مقابلہ

واجب الاحترام علمائے کرام! بالخصوص اجلاس کے مہتممین قاضی حسین احمد اور مولانا سمیع الحق صاحب جن کی انتھک کوششوں نے ہم سب کو منزل مقصود کے قریب کر دیا ہے سلام میں ان شہدا کو پیش کرتا ہوں جو کہ دہشت گردی کی نظر ہوئے ہیں پاکستان کی بناء اور بقاء بلا شک اور بلا تردد اسلامی تشخص ہے اسلامی اقدار ہے ادھر پاکستان میں مذہبی ماحول مکدر ہوتا ہے تو پوری امت اس کی لپیٹ میں آتی ہیں اس وقت طاغوت سے ہمارا مقابلہ سخت ہو رہا ہے اور طاغوت ہم پر ایک طاغوتی نظام مسلط کرنے کیلئے کوشاں ہے اور آج کہ اجتماع میں میں سمجھتا ہوں کافی حد تک ان کے عزائم کو مسمار کرنے میں قابل تعریف اقدام ہوگا۔

پاکستان میں فرقہ واریت کا وجود نہیں

میں ایک چھوٹا سا تجزیہ پیش کرنا چاہتا ہوں میں کئی اجتماعات میں یہ کہہ چکا ہوں کہ پاکستان میں فرقہ واریت کا کوئی وجود نہیں اور نہ تھا اور نہ رہے گا سن ۴۷ سے لیکر ۷۹ تک ۳۲ بتیس سال گزرے پاکستان کے لیکن صرف ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا صرف ایک واقعہ بتیس سالوں میں مگر جب سے اسلامی انقلاب رونما ہوا ایران میں اس اسلامی انقلاب کے دشمنوں نے پاکستان میں فرقہ واریت کو جنم دینے کی کوشش کی مگر اس کے باوجود سن ۷۹ سے لیکر ۸۷ تک ایک قتل بھی نہیں ہوا ایک قتل کا واقعہ بھی پیش نہیں آیا مذہب کی آڑ میں ایک قتل کا واقعہ بھی پیش نہیں آیا مگر میں افسوس سے اس تلخ حقیقت کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مکے کے سانحے کے بعد جب حرمت مکہ کو پامال کیا گیا سن ۸۷ میں اس کے بعد عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے کا آغاز ہوتا ہے۔

کشمیر میں اسلامی انتفاضہ کا آغاز ہوتا ہے سن ۸۷ میں فلسطین میں اسلامی انتفاضہ کا آغاز ہوتا ہے سن ۸۷ میں اور سن ۸۷ کے بعد پاکستان میں دہشت گردی اور مذہبی قتل کا آغاز شروع ہوتا ہے اور اب اس انتہا تک پہنچ چکی ہے کہ ہم سب سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں خدا ہم سب کو جزا دے اور سب کو سعادت و توفیق دے کہ ہم اس بات کو آگے بڑھا سکے۔

دہشت گردی اور حکومت کی مجرمانہ غفلت

جتنی بھی تجاویز پیش کی گئی نیازی صاحب نے پیش کی مولانا سمیع الحق صاحب نے نورانی صاحب نے اور مولانا اجمل خان صاحب نے اس پر اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کراچی میں دہشت گردی ہو یا پنجاب میں، اگر حکومت کی مجرمانہ غفلت نہ ہوتی تو یہ دہشت گردی اس حد تک پہنچ ہی نہیں سکتی تھی

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے وہ کبھی بھی روس کو اپنا حریف نہیں سمجھا جس وقت سویت یونین بھی تھا اس وقت بھی مسلمان اس کے حریف تھے روس اور امریکہ دونوں نے ملکر افغانستان میں مداخلت کی ایران ، عراق کی جنگ کا آغاز کروایا تا کہ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرے۔

امریکہ کی اسلام اور پاکستان دشمنی

امریکہ ہمیشہ اسلامی جنہوریہ پاکستان کا مخالف تھا اور رہے گا لیکن ہماری کوشش یہ رہنی چاہیے کہ ہم اس کا مقابلہ کریں اور ہم کر سکتے ہیں وہ ہماری نیوکلیئر پروگرام سے کم گھبراتا ہے ہمارے اسلامی تشخص سے زیادہ گھبراتا ہے امریکہ کی پوری پالیسیاں اسرائیل کو اس پورے علاقے میں تحفظ دینا ہے۔

ہمارے تین بڑے دشمن

ہمارے اس وقت سب سے بڑے تین دشمن ہیں......

(۱) اسرائیل (۲) امریکہ (۳) انڈیا

ان تینوں کی تثلیث بن چکی ہیں اور ان کا مقابلہ ہم نے کرنا ہے پاکستان میں جتنی بھی دہشت گردی کو پروان چڑھایا جا رہا ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ پاکستان دست بردار ہو جائے کشمیر سے کہ ہم دست بردار ہو جائے فلسطین سے اور ہم دست بردار ہو جائیں اپنے اسلامی تشخص سے میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ جتنا ظلم کرنا چاہتا ہے کر لے برداشت کرلیں گے اور مقابلہ کریں گے۔

وآخردعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

جناب عتیق احمد شاہ صاحب

تعارف

تحریک منہاج القرآن لاہور کے سرگرم رکن ورہنما

اتحاد بین المسلمین
کے عمل میں سستی اور غفلت نہ کریں

ہر تنظیم اپنی سطح پر کوشش کریں

میں مختصر انداز میں دو تین چیزیں بتانا چاہوں گا تحریک منہاج القرآن کا جو کردار ہے وہ اللہ کے فضل سے سب پر عیاں ہے اور جتنے بھی ہمارے اکابرین نے تجاویز دیئے ہیں ہم ان کی مکمل انداز سے تائید کرتے ہیں اور صرف دو تین نکات پر زور دینے کی کوشش کرتے ہیں یہ جو مسئلہ چل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جہاد سمجھ کر اس پر عمل کرنا چاہے اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہیں اور اس کے دو نہج ہیں ایک نہج تو یہ ہے کہ ہر تنظیم اپنے طور پر چند افراد کو متعین و متحرک کرے اور مسلسل تجزیے کرتے رہیں۔

ایک بورڈ قائم کیا جائے

دوسرا یہ ہے کہ ہم پورے پاکستان کی سطح پر ایک بورڈ قائم کریں اس کی مسلسل

نگرانی کی جائے اور تجزیہ وغیرہ یہ ساتھ ساتھ ہونا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں سستی کرنا کم از کم وقت اس کی اجازت نہیں دیتا اور دشمن جو ہے وہ مسلسل اپنے مالی و افرادی وسائل استعمال کر رہے ہیں ذرائع ابلاغ کے ذریعے وہ سب کو پتہ ہے کہ وہ ہمیں دہشت گردی کے چکر میں ڈالنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں جو تأثر عوام میں موجود ہے کہ واقعی فرقہ واریت موجود ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس تأثر کو باقاعدہ زائل کرنے کیلئے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس تأثر کو ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

جیسا کہ اکابرین نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں ان میں سے ایک جس کو میں دہرا رہا ہوں کہ اس معاملے میں قانون سازی کی جو کوشش ہے اس کو بہت اہم تصور کر کے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

وماعلینا إلا البلاغ

خطاب
جناب شاہ تراب الحق قادری

تعارف

بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے اور جمعیۃ علماء پاکستان کراچی کے رہنما، جماعت اہل سنت پاکستان کے سربراہ ،کئی رفاہی اور تعلیمی اداروں کے مؤسس اور ۲۵ سے زائد کتابوں کے مصنف۔

سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کا تنازعہ

کراچی کی کشیدگی

شکریہ جناب صدر! میں ایک ضروری بحث کرنا چاہتا ہوں یہاں جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ سپاہ صحابہؓ اور شیعہ کے درمیان جو مسئلہ چل رہا ہے اور ان دونوں کے درمیان کشیدگی ہو رہی ہے اور قتل و غارت گری ہو رہی ہے اس لئے کہ کراچی میں یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ایک فساد جب ہوتا ہے تو اخبار میں یہ خبر آتی ہے کہ اس میں سپاہ صحابہؓ کے اتنے افراد قتل کر دیئے گئے اور اتنے امام بارگاہ کے۔

پھر ایک دو روز ناغہ ہوتا ہے پھر اس کے بعد ایک رپورٹ جو آتی ہے تو اس میں یوں کہا جاتا ہے کہ MQM حقیقی کے اتنے مار دیئے گئے اور الطاف گروپ کے اتنے مار دیئے گئے یہ مسلسل ہو رہا ہے شیعہ اور سپاہ صحابہؓ کا مسئلہ جب آتا ہے تو دونوں انکار کر دیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے آدمی اس میں ملوث نہیں ہیں اور اسی طریقے سے تحریک جعفریہ کے یا سپاہ محمد جو کہی جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہیں، اب یہ پتا نہیں چل رہا ہے کہ پیچھے ہاتھ کس کا ہے؟

سپاہ محمد کا شرکت سے انکار

نمبر دو یہاں ایک اہم جماعت اس مسئلے میں شریک ہے وہ ہے سپاہ محمد وہ یہاں موجود نہیں اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ میرے پاس لاہور آئے تھے اور وہ باقاعدہ ایک وفد کی شکل میں آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو شرکت نہیں کر رہے اس لئے کہ جن لوگوں کو ثالث بنایا جا رہا ہے اور جن سے فیصلہ کرایا جا رہا ہے وہ سارے کے سارے فریق ہیں مولانا سمیع الحق کے متعلق بھی یہی کہا مولانا فضل الرحمٰن کے متعلق بھی یہی کہا اور تحریک جعفریہ کے متعلق بھی انہوں نے یہی کہا کہ ہمارا ان سے تعلق نہیں ہے وہ جانے اور ان کا کام جانے ہماری ایک الگ تنظیم ہے اب یہ قتل و غارت گری کا معاملہ ہے اس کو کیسے طے کیا جائے اور اس کو کیا صورت دی جائے؟

ایک اہم تجویز

میری گزارش یہی ہے کہ ان تمام مسلح گروپوں سے اسلحہ لے لیا جائے اور میری مؤدبانہ انداز سے گزارش ہوگی کہ ان چیزوں کے پیچھے غیروں کا ہاتھ ہے جو ان معاملات کو ہوا دے کر ماحول کو مزید خرابی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں تو ان امور پر بھی خاص طور سے توجہ دی جائے۔

قومی وملی یکجہتی کانفرنس کا متفقہ اعلامیہ

حکمرانوں کی مجرمانہ غفلت

وطن عزیز پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے تحت اسلام دشمن قوتیں ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہی ہیں اور فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہیں حکمران کی مجرمانہ غفلتوں کی وجہ سے پورے ملک میں عموماً اور کراچی میں بالخصوص دہشت گردی اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے یہاں تک کہ عبادت گاہیں قتل گاہیں بن گئی ہیں ان حالات میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کا یہ نمائندہ سربراہی اجلاس ان خطرات کا متحد ہو کر مقابلہ کرنے کے لئے درج ذیل فیصلوں کا متفقہ اعلان کرتا ہے۔

(۱) پاکستان کے آئین اور تمام ملکی قوانین پر قرآن وسنت کی بالادستی ہے، کتاب وسنت کی مکمل آئینی حکمرانی اور شریعت محمدی ﷺ کے عملی نفاذ اور ایک مکمل اسلامی انقلاب برپا کرنے کو اپنا دینی اور ملی فریضہ سمجھتے ہیں اور اس کے حصول کیلئے مشترکہ جدوجہد کرینگے۔

(۲) عالمی اور ملکی سطح پر اسلام اور دینی قوتوں کے خلاف بین الاقوامی سازشوں کے تحت جو مہم جاری ہے اسکا سب مل کر مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہیں

(۳) یہ اجلاس اسلام کے بنیادی عقائد اور اقدار پر قائم رہنے کو باعث فخر سمجھتا ہے اور وزیر اعظم پاکستان (محترمہ بے نظیر بھٹو) کی طرف سے اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف امریکی امداد طلب کرنے کو اسلام اور پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ کے خلاف سمجھتا ہے اور اس غیرت اسلامی کے منافی اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

(۴) ہم ملک کے اندر مذہب کے نام پر دہشتگردی اور قتل و غارتگری کو اسلام کے خلاف گردانتے ہوئے اسکی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

(۵) یہ اجلاس عظمت رسول ﷺ، عظمت اہل بیت اطہارؓ، عظمت ازواج مطہراتؓ، اور عظمت صحابہ کرامؓ کو ایمان کا جز سمجھتا ہے اور انکی تکفیر کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور ان کی توہین اور تنقیص کرنے کو حرام سمجھتے ہوئے قابل تعزیر جرم سمجھتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر قرار دینے کو غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل سمجھتا ہے۔

(۷) یہ اجلاس جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلہ میں منعقدہ اجلاسوں میں ہونے والے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت کی ہمت افزائی کی پالیسی ترک کر کے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی پالیسی کا واضح اعلان کرے اور یہ اجلاس واضح کرتا ہے کہ اگر توہین رسالت ﷺ کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی تو دینی جماعتیں ایسے مذموم اقدام کے خلاف بھرپور اقدام کریں گی۔

(۸) ملک کے اندر امت مسلمہ کے درمیان اتحاد کی فضاء قائم کرنے کشیدگی کو دور کرنے اور یک جہتی پیدا کرنے کے لئے دینی سربراہوں پر مشتمل ایک اسلامی یک جہتی کونسل کے قیام کا اعلان کرتا ہے اور یہی کونسل دل آزار اور توہین آمیز مواد پر مشتمل لٹریچر کا جائزہ لے کر ضروری اقدام کرے گی اور کونسل اپنے کئے گئے فیصلوں کے عملی نفاذ کی بھی ذمہ دار ہوگی۔

واضح رہے کہ فی الحال یہ کونسل گیارہ دینی جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔ اس کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی اور سیکرٹری جنرل اور سینیٹر مولانا سمیع الحق ہوں گے۔

(۱)	مولانا شاہ احمد نورانی صاحب	جمعیت علماء پاکستان نورانی گروپ
(۲)	سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب	جمعیت علماء اسلام (س)
(۳)	قاضی حسین احمد صاحب	امیر جماعت اسلامی پاکستان
(۴)	علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب	قائد تحریک فقہ جعفریہ پاکستان
(۵)	مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب	جمعیت علمائے پاکستان نیازی گروپ
(۶)	پروفیسر ساجد میر صاحب	جمعیت اہل حدیث پاکستان
(۷)	مولانا اسفند یار خان صاحب	سربراہ سواد اعظم
(۸)	مولانا ضیاء القاسمی صاحب	سپاہ صحابہؓ پاکستان
(۹)	آغا مرتضیٰ پویا صاحب	سربراہ حزب الجہاد پاکستان
(۱۰)	پروفیسر طاہر القادری صاحب	تحریک منہاج القرآن پاکستان
(۱۱)	مولانا محمد اجمل خان صاحب	جمعیت علمائے اسلام (ف)

اجلاس نے متفقہ طور پر مولانا شاہ احمد نورانی کو کونسل کا صدر اور مولانا سمیع الحق کو جنرل سیکرٹری نامزد کیا۔

دینی جماعتوں کے ملی یکجہتی کونسل کی سپریم کونسل کا پہلا اجلاس اور اہم فیصلے

اسلام آباد ۲۵ مارچ قومی وملی یک جہتی کونسل کی تشکیل کے بعد اس کا پہلا سربراہی اجلاس کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی کی صدارت میں منعقد ہوا سربراہی اجلاس میں اراکین کونسل یک جہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد تحریک جعفریہ کے علامہ ساجد علی نقوی جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر، حزب جہاد کے آغا مرتضیٰ پویا، محمد عبدالحئی، نیازی گروپ کے صاحبزادہ فضل کریم سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری یوسف مجاہد نے شرکت کی سربراہی اجلاس میں دو اہم کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ایک کمیٹی فرقہ واریت کے خاتمہ اور یکجہتی پیدا کرنے والے مشترکہ شکایات پر غور وفکر کر کے ایک جامع رپورٹ تیار کرے گی جس میں بائیس نکات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اتحاد کیلئے مولانا عبدالستار خان نیازی کی مرتب کردہ رپورٹ سینیٹ کے مذہبی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کی تجاویز اور اجلاس کے تجاویز سامنے رکھ کر اپنی سفارشات مرتب کرے گی اس کمیٹی کے کنوینز جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر

ساجد میر ہوں گے جب کہ اراکین میں سے جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا قاضی عبداللطیف ، جماعت اسلامی کے پروفیسر خورشید احمد تحریک جعفریہ کے علامہ جواد ہادی جی ۔یو۔ پی (ن) کے مولانا شبیر احمد ہاشمی اور اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک شامل ہوں گے ۔

دوسری کمیٹی ان مقدمات کی چھان بین کے لئے قائم کی گئی ہے جو دونوں طرف کے لوگوں پر قائم ہے اس کمیٹی کے کنوینر جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ صاحب ہوں گے ۔

اور اس کے ارکان سلیم بٹ ایڈوکیٹ ، علامہ افتخار نقوی ، سردار محمد لغاری ، علی غضنفر کراروی ، ندیم اقبال اعوان ایڈوکیٹ ہوں گے سربراہی اجلاس میں متفقہ طے ہوا کہ غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے گروپوں اور گروہوں کا قومی وملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہوگا مولانا سمیع الحق نے کہا کہ سربراہی اجلاس میں ایسے لوگوں سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر کسی کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہے تو وہ از خود غیر قانونی اسلحہ اپنے علاقے کے تھانوں میں جمع کرادیں کونسل نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہمارا کسی بھی مسلح اور دہشت گرد گروہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی دہشت گرد دہشت گردی کر رہا ہے تو سربراہان اور ان کی جماعتوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اجلاس میں ایسے تمام گروہوں کے غیر مسلح کرانے کے لئے مزید اقدامات پر غور کیا گیا اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ملی یکجہتی کونسل کے سربراہان اور شامل جماعتوں کے ارکان متنازعہ بیانات سے گریز کریں تا کہ کونسل کی یکجہتی متاثر نہ ہو سربراہی اجلاس میں اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ملک میں تمام دینی مدارس غیر مسلح ہیں اور اس میں دہشت گردی کی کوئی ٹریننگ اور تربیت نہیں دی جاتی کونسل نے یہ بات بھی واضح کیا کہ

دینی مدارس ، مساجد ، اور مراکز کسی بھی بیرونی حکومت سے امداد نہیں لیتے اس لئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جو لوگ علماء ، اور کارکن ، سنگین الزامات اور مقدمات میں ملوث نہیں ہیں اور بغیر کسی جرم کے نظر بند ہیں انہیں فوری طور پر رہا کرے ۹ اپریل کو کراچی میں منعقد کیے جانے والے دینی جماعتوں کے اجلاس کے انتظامات پر بھی غور کیا گیا اور طے پایا کہ کراچی کے اجلاس میں کراچی کے دینی ، سماجی اور سیاسی تنظیموں کو بھی بطور مبصر شریک ہونے کی دعوت دی جائے تا کہ کراچی کے بحران پر قابو پانے اور امن کے قیام کے لئے ہمہ گیر مشترکہ اقدامات تجویز کئے جائیں اور گلی گلی محلے ، مسجد اور امام بارگاہوں کے سطح پر مشترکہ امن کمیٹیاں بھی قائم کرنے کے امکان کا بھی جائزہ لے ۔

ملی یکجہتی کونسل پشاور

خطبات

سربراہی اجلاس
ملی یکجہتی کونسل پشاور

۲۹ مئی ۱۹۹۵ء

خطاب
مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم

تعارف

صدر جمعیت علماء پاکستان۔ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن۔ صدر متحدہ مجلس عمل اور جماعت اہل سنت کے سرپرست بریلوی مسلک کے اکابر میں سے تھے مگر وحدت امت اور ملت کو درپیش چیلنجوں میں وسیع اور کھلے سینہ سے دیگر مکاتب فکر کے ساتھ چلتے رہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز کے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل، پاک افغان ڈیفنس کونسل اور متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارمز پر قائدانہ رہنمائی کی۔ ناچیز نے تمام طبقوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے انہیں ملی یکجہتی کونسل کی صدارت پیش کی، میں سیکرٹری جنرل کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتا رہا انہوں نے دفاع افغانستان کونسل میں افغانستان اور طالبان افغانستان کا پورے جوش اور ولولہ سے ساتھ دیا، کونسل ہمارے رفیق کار بعض دینی سیاسی جماعتوں کی نظر میں کھٹکتا رہا مگر مولانا مرحوم نے حتی الوسع اسے بچانے کی کوشش کی مگر بالآخر یہ عناصر اسے متحدہ مجلس عمل کے نام پر سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا مرحوم کو اللہ نے بڑی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ (س)

ملی یکجہتی کونسل کو مستحکم کریں

آغاز سخن

تلاوت قرآن پاک کے بعد اجلاس کی کاروائی کو جاری رکھتے ہوئے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا بڑی اہم رپورٹ ہے ان پر غور کرنا ہے اہم گراں قدر مقررین ہیں جن کے خیالات ہم ابھی تک سن نہ سکے ایسے ہی ایک مہمان ہے جن کو خصوصی دعوت پر بلوایا گیا ہے لیکن وقت کی تنگی و کمی کی وجہ سے مقررین سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کرونگا کہ اگر وقت نہ مل سکے تو ہماری معذرت کو قبول فرمائیں۔

سندھ کا مسئلہ اور قیام امن

اس وقت جیسے کے آپ کے علم میں ہے سندھ کا مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے آپ کی ملی یکجہتی اجلاس نے اس کو اہمیت دیتے ہوئے سندھ کے مسئلے پر رپورٹ مرتب کرنے کے لئے کہا تا کہ اس رپورٹ کی روشنی میں ملی یکجہتی کونسل اس پہ کام کرے اس سلسلے میں حکومت پر بھی دباؤ ڈالا جائے سندھ کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے الحمد للہ ملی یکجہتی کونسل نے کمیٹی بنائی پوری توجہ کیساتھ سندھ کے مسئلے کے حل میں نکات پیش کیے کمیٹی کی رپورٹ یہاں موجود ہیں یہ سیاسی مسئلہ ہے اور مجھے بھی بڑے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ سندھ کمیٹی جو بنی ہے تو وہ متفقہ طور پر قرارداد کے نتیجہ میں بنی ہے۔

اجلاسوں میں شرکت کی اپیل

آپ ہی کی جماعت کے بعض ساتھی تو شرکت فرماتے ہیں لیکن بعض ساتھی ایسے بھی ہیں جو اس میں بالکل بھی شرکت نہیں فرماتے اور جب پنجاب میں منعقد کی جاتی ہے تو کراچی کے ساتھی موجود نہیں ہوتے اور جب ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمیں تو علم ہی نہیں تو آپ کے ساتھیوں میں رابطے کا فقدان ہے آپ ہی کی جماعت نے اس کی منظوری دی ہے اور آپ ہی کے ایک محترم ساتھی اس کے ممبر ہے ابھی اس کو سربراہی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور یہ حتمی نہیں ہے بلکہ وہ اس پر غور کرتے رہیں گے عام طور سے جو طریقہ کار ہے مختلف جماعتوں کی کمیٹی بنائی جاتی ہے رپورٹ آتی ہے اس میں اگر کسی قسم کی کمی ہوتی ہے تو پھر اس کمیٹی کو واپس کیا جاتا ہے کمیٹی کو دوبارہ دی جائے پھر یہ سربراہی اجلاس میں پیش کی جائے۔

مولانا شیخ راحت گل صاحب کا پیغام

شیخ راحت گل صاحب مکہ معظّمہ سے ان کا فیکس موصول ہوا ہے انہوں نے سب کو مخاطب کیا ہوا ہے کہ میں آپ سب حضرات کو اس مبارک تحریک پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہم حرم شریف میں اس مقدس تحریک کیلئے دعا کر رہے ہیں علمائے پاکستان دنیائے جہاں کی تمام تحریکوں کے مسلمانوں کے حوصلے بلند کر رہے ہیں یہاں میں جن مسلمان سے ملتا ہوں اس وقت مجھ میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے خبردار رہے کہ دنیا بھر کے خناس اس تحریک کے ناکام بنانے کیلئے ہر قسم کے شیطانی حربے استعمال کریں گے۔

تشکرانہ کلمات

ملک میں عارضی طور پر کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں محرم الحرام کا مسئلہ ایسا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری مذہبی ذمہ داری ہے اور ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے اب میں آخر میں آپ سب حضرات کی تشریف آوری کا اور اپنے گراں قدر میزبانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ساتھ ہی جماعت اسلامی اور جناب قاضی حسین احمد صاحب کا اور یہاں جو منتظمین موجود ہیں ان سب کا شکرگزار ہوں جن کا تعلق جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام، تحریک جعفریہ، سپاہ صحابہ، سپاہ محمد، جمعیت اہل حدیث تمام ساتھیوں کا میں دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر ان کی مہمان نوازی اور محبت کا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مہمانوں کو خراج تحسین اور خوش آمدید

دینی جماعتوں کا اتحاد
مشیت ایزدی اور توفیق الٰہی

مہمانوں کا خراج عقیدت

حضرت شاہ احمد نورانی صاحب حضرت قاضی حسین احمد صاحب نے تمہید کے طور پر جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی اور جسکی نشاندہی کرنی تھی اس پر بڑے احسن طریقے سے دونوں حضرات نے کافی روشنی ڈالی اور وہ مقصد تقریباً پورا ہو گیا الحمد للہ ملی یکجہتی کونسل کے ابھی تین مہینے بھی نہیں بلکہ ۲ مہینے ہو گئے ۲۴ مارچ کو انکی تشکیل ہوئی ہے اور آج ۲۹ مئی ہے صرف ۲ مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم سے اسکی کارکردگی ساری امت اور قوم کے سامنے آچکی ہے الحمد للہ اس کا اعتراف بھی دوستوں اور دشمنوں سب نے کرلیا ہے اس کا ایک نمونہ تمہارے سامنے ۲۶، ۲۷ مئی کو قوم نے پیش کر دیا ہے الحمد للہ۔

میں خود لمبی تقریر کرنے کی بجائے مختصر گفتگو کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر ضرورت پڑی اور آخر میں کوئی بات سامنے آئی تو عرض کروں گا میرا خیال یہ ہے کہ چونکہ وقت بہت کم ہے تو ہم ایجنڈے کی طرف آجائے اور ہمیں آپ حضرات کی طرف سے کوئی

تجویز آجائے اور کوئی راہنمائی ملے تو اسکو آگے چل کر اسی سے فائدہ اُٹھاسکیں جہاں تک آپ حضرات کو خوش آمدید کا تعلق ہے اس میں بھی قائد کی حیثیت سے آپکو خلوص قلب سے خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہوں۔

مولانا فضل الرحمٰن کی شرکت کا شکریہ

الحمد للہ یہ امر پوری امت کے لئے اللہ کی رحمت اور فضل اور کرم ہے الحمد للہ آج حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بھی ہمارے ساتھ شریک محفل ہیں میں خصوصی طور پر انکی آمد پر شکریہ اور خوش آمدید کہتا ہوں اس سے پہلے مرحلے پر بھی ان سے تفصیلی بات ہوئی تھی اور ملی یکجہتی کونسل کے مقاصد سے اتفاق کا اظہار کیا تھا اور باوجود وہ بات کرکے نہ آسکے ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے ہڑتال سے پہلے، ہڑتال کی تاریخ بھی فرمائی تھی تو الحمد للہ عملی طور پر امت کو ملی یکجہتی کونسل کی صورت آگئی۔

دینی جماعتوں کی اتحاد مشیت ایزدی

اللہ تعالیٰ ہم سب دینی جماعتوں اور قوتوں کو بحبل اللہ پر متفق فرمائے یہ بڑا چیلنج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کیطرف آہی گیا ہوگا خدا نہ کرے کہ اگر یہ محنت ضائع ہوگئی اس کا شیزازہ ہمارے سامنے بگڑ گیا تو اس پر اپنے سازشوں پر کامیاب ہوگیا اسکے بعد تو شاید اللہ تعالیٰ اسکے ہم کو کوئی اور موقع نہ دیں کیونکہ یہ اللہ نے ہمیں جمع کیا ہے اس میں ہمارا کمال نہیں ہے۔

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (الانفال:۶۳) جب حضور ﷺ کو فرمایا جارہا ہے کہ مادی مسائل اور ذرائع مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا سے بھی گنوانا ہوا سے گننا نہیں جاسکتا تو یہ خدا تعالیٰ وحدہ لا شریک له کا کرم ہے اور رحم ہے کہ اس پاکستان پر اور امت پر

شاید رحم فرما کر ایک موقع دیا ہے تو ہم میں سے جو بھی اس موقع کو گنوائے گا اسکو بنانے میں کوتاہی کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوگا۔

اپنا اپنا محاسبہ ہم سب کو خود کرنا چاہیے اپنے گریبانوں میں اتنے بڑے اجتماعیت کو جو دکھ پہنچاتا ہے ان سے دلالۃً یا اشارۃً یا عبارۃً یا اقتضاء ہم سب اس میں شریک ہیں، ہم خود ضائع ہونے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو چیلنج دیں گے۔

ملی یکجہتی کونسل کے ایجنڈے کے نکات

میں سمجھتا ہوں کہ اس ایجنڈے کے بہت بڑی چیزیں ہیں کہ ایک تو سب سے پہلے حضرت شاہ احمد نورانی صاحب نے فرمایا کہ اس اگر حکومت اپنے مؤقف پر قائم رہے ہے کہ ہم اس طریقہ کار میں تبدیلی کریں گے تو پھر ہمیں کیا اختیار کرنا ہوگا ہم صبر کا آغاز کر چکے ہیں اس تحریک کے شکل میں آیا اس کو وہی ختم کریں گے بات تو طے ہوگئی تمہید کے بعد مذاکرات کئے جا سکتے ہیں پوری امت اور پاکستانی قوم متفقہ فیصلہ کر کے ہم اسی طریقہ کار میں تبدیلی کے روادار نہیں ہیں تو مذاکرات اور کمیٹیوں سے سارا معاملہ ہمیشہ خراب ہو جاتا ہے ہم بھی مذاکرات اور کمیٹیوں میں دس پندرہ سال سے رہ رہے ہیں مجھے بھی تجربہ ہے ایک پارلیمنٹ میں اور حکومتوں کے ساتھ شریعت بل اور لسانی تحریکیں اس میں نقصان ہمارا ہوا ہے وہ ساری چیز ہماری ضائع ہوتی ہے ایک دفعہ گر جاتا ہے قوم تذبذب میں پڑ جاتی ہے مذاکرات تو نہیں کریں گے لیکن اگر وہ بالکل ڈٹے ہوئے ہیں کہ اسکو لازماً تبدیل کریں گے جیسے آج بھی سرتاج عزیز صاحب کے بیانات سے واضح آیا ہے تو پھر اس کے بارے بھی بات کرنی ہے اور وہ ہماری بات دس محرم الحرام میں کن کن نکات اور تجاویز کو سامنے رکھ کر قیام عمل کیلئے کوششیں کرنی ہے یہ تو دو بڑی اہم باتیں ہیں ہمارے سامنے دستور کا بھی مسئلہ

ہے خدا کرے کہ اگر نوبت آئی تو اس پر ملی یکجہتی میں ہمارا اتفاق ہو جائے فی الحال ہماری یہ دو بڑی باتیں ہیں یہاں کافی حضرات مبصرین دانشمند مندوبین کی شکل میں موجود ہیں ہر ایک اسکا اہل ہے کہ وہ ہماری راہنمائی کرے لیکن وقت بہت کم ہے اس لئے میں صرف یہ گزارش کرونگا کہ پہلے مرحلے میں سربراہ حضرات جو کہ ہم مختلف جماعتوں کے ہیں بہت مختصر اور جامع الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں اور وقت کا بھی خیال رکھا جائے کیونکہ پہلے مرحلے کی نشست ڈیڑھ بجے تک جاسکتی ہے اسکے بعد متنازعہ امور پر بات دوسری نشست میں ہوگی۔

اب اصل سوال یہ ہے کہ سلطان اور حکومت کی غلط مؤقف اور ہٹ دھرمی کی صورت میں ہمارا مؤقف کیا ہوگا اس پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار مختصراً فرمائیں میں آخر میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بھی تفصیل سے خیالات ظاہر کرنے کیلئے وقت دوں گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب
مولانا فضل الرحمٰن صاحب

تعارف

حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم کے ہونہار فرزندِ رشید تقریباً نو برس تک تحصیل علم کیلئے حقانیہ میں قیام رہا، اللہ تعالیٰ نے ذہانت و فطانت کے ساتھ بلاغت وفصاحت سے اظہار مافی الضمیر اور اپنے موقف کی تائید و ترجمانی اور زمانہ شناسی کے اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔سیاسی میدانوں میں ان کے ''فتوحات'' پیش قدمیاں اور پسپائیاں ہمیشہ زیر بحث رہیں مگر ہمیں ہر حال میں ''حقانی'' ہونے کی وجہ سے عزیز ہیں اور حقانی برادری کے ایک فردِ فرید ہونے کے ناطے ہمیشہ اپنے ہی لگتے ہیں، مروجہ جمہوری اور سیاسی شاطرانہ ستم ظریفیوں کے وجہ سے جمعیت کے راستے دو ہو گئے اور اکابر جمعیۃ اور مشائخ امت کے پُر زور اصرار اور ان کے حکم کی تعمیل میں ناتواں کندھوں پر بوجھ اٹھانا پڑا مگر حقانی دور کے قرب و اُنس میں کمی محسوس نہ ہوئی۔

موجودہ صورت حال میں قیام امن کیلئے حقیقی جدوجہد

کراچی کے حالات اور اس کے تاریخی عوامل

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے بڑی جان فشانی کیساتھ انہوں نے ان حقائق کے ادراک کرنے کی کوشش کی ہے، جس کے اوپر کراچی کے آج کل کے حالات مبنی ہے اور اس کے جو تاریخی عوامل ہے اور آج کے حالات ہے اس کے پس منظر کو انہوں نے بڑی خوبصورتی کیساتھ واضح کیا ہے اور اس کیساتھ میں ان کی رائے کی تائید کرتا ہوں کہ یہ ایک کونسل ہے جس میں ہر مکتب خیال کے لوگ موجود ہیں لہٰذا اس کونسل کی کسی بھی قرار داد اور کسی بھی گفتگو کا لب ولہجہ وہ ہونا چاہیے خاص طور پر عوام کے سامنے اس قسم کا لہجہ اختیار کیا جائے جس میں کسی مخصوص سوچ یا جماعت کی طرف سننے والے کا ذہن مائل نہ ہو لیکن ایک چیز جو ہمارے سامنے کی جاتی ہے اور ہم تک اس کی معلومات پہنچتی ہے اور میں شاہ صاحب کی رائے حاصل کرنا چاہونگا اور اگر وہ اس کی تائید فرمائیں اور پھر ان کی نظر میں اس کا حل کیا ہوگا؟

ایم کیو ایم کا وجود

اس میں میرا خیال ہے کہ کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ MQM کا جو وجود ہے بہرحال یہ جماعت بنی نہیں ہے بلکہ یہ جماعت بنائی گئی ہے اوران حالات میں اورکن اغراض کی بنیاد پر یہ جماعت بنائی گئی ہے اور یہ جماعت وہ جن ثابت ہوا ہے کہ جو ایک مرتبہ بوتل سے نکلا تو اب دوبارہ بوتل میں آنے کیلئے تیار نہیں ہے اور پچھلی حکومت میں نواز شریف صاحب کی حکومت میں اس جن کو مارنے کیلئے ایک حکمت عملی طے ہوئی تھی سندھ میں وہ یہ تھا کہ ایک فوجی آپریشن شروع کیا گیا اوراس حکمت عملی میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ MQM کو توڑا جائے اور MQM کو توڑا گیا ایک حقیقی گروپ کو وہ بھی بنا نہیں بنایا گیا تھا اوراس کی وجہ سے وہاں قتل وغارت گری شروع ہوئی اور آپس کی لڑائی شروع ہوئی بعض علاقوں کے گیٹ بنائے گئے تھے وہ گیٹ توڑے گئے الطاف حسین کی تصویریں گرائی گئی اور ہر وہ حربہ استعمال کیا گیا جس سے اس کی مقبولیت ختم ہو سکے اور باہمی طور پر انہیں لڑایا گیا۔

ایم کیو ایم کے آپس کے اختلافات

آج بھی یہ کہا جاتا ہے کہ حقیقی کے نام سے جو گروپ بنا ہے اس کے پیچھے کچھ ادارے تھے، کچھ ایجنسیاں ہیں، سول بھی اورفوجی بھی اوران کے ذریعے الطاف گروپ پر حملے کئے جاتے تھے اوران کو آپس میں لڑایا جاتا تھا جس کے ردعمل میں الطاف گروپ کی سوچ یہ ہے کہ اگر ہماری ہی برادری میں ہمارے خلاف ایک گروپ قائم کیا جاتا ہے اوراس کو ہمارے خلاف استعمال کیا جاتا ہے تو پھر ہم دہشت گرد ہیں اور پھر ہم حالات خراب کریں گے پھر ہم امام بارگاہوں میں اور مسجدوں میں دھماکے کریں گے پھر ہم بسوں پر فائر کریں گے تاکہ مجموعی طور پر حالات خراب ہو اور حکومت کا Image گرے

اس کیلئے مشکلات ہوں اس پرامن وامان کی ایک ذمہ داری آئے دوسری بات یہ ہے کہ کراچی کی صورتحال کو میں بڑے معذرت کیساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ حقائق ایسے ہیں جن کی اطلاع آپ کو بھی ہونی چاہیے اس لئے کہ اگر وہ غلط ہوں تو ان کی اصلاح کی جائے اوراگر وہ صحیح ہیں تو ان پر روشنی ڈالی جائے۔

ہماری مشکلات اور مسائل کا حل

ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ جب اس قسم کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں اب ہم اگر مہنگائی کو دیکھیں وہ اقتصادیات کا مسئلہ ہے کبھی کم ہوتا ہے اور کبھی بڑھتا ہے لیکن یہ ایک انسانی جان کا مسئلہ ہے پھر فسادات ہوتے ہیں فرقہ واریت کی بنیاد پر لسانیت کی بنیاد پر قومیت کی بنیاد پر تو اس میں بے گناہ انسان قتل ہوتے ہیں مرتے ہیں تباہ ہوجاتے ہیں جب اس قسم کی مشکل پیدا ہوں جس قسم کے سانحہ سے ملک کی سلامتی کا مسئلہ پیدا ہوتے ہوں ایسے مواقع پر ہمارے ملک کی جو بڑی قیادت ہوتی ہے وہ قومی یکجہتی کے حوالے سے اس کیس کو نہیں لیتے بلکہ وہ سیاسی فتوحات کی بنیاد پر اس کو لیتے ہیں اس بارے میں بھی میں آپ کے نقطۂ نظر کو حاصل کرنا چاہوں گا۔

تیسری بات جب ہم پر سوال ہوتا ہے کہ ”کوٹہ“ سسٹم ہونا چاہیے نہیں ہونا چاہیے تو ہم جیسے لوگ جو کراچی میں شہری اور دیہاتی علاقوں کے فریق نہیں ہیں ہم سب ایک قوم اور ایک برادری ہیں ہم جیسے لوگوں کیلئے ان حالات میں یہ کہنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کوٹہ سسٹم صحیح ہے؟ یا صحیح نہیں ہے؟ اس حوالہ سے بھی آپ کو نظر کو جاننا چاہوں گا۔

خطاب

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب

تعارف

محترم شہید ناموس صحابہ برادر مکرم ابو ریحان فاروقی کو اللہ تعالیٰ نے بڑے جذبوں سے نوازا تھا، زندگی بھر تحریر و تقریر کی بھر پور صلاحیتوں کے ساتھ سرگرم عمل رہے، آخری دور سپاہ صحابہ کے سٹیج سے قائدانہ کردار ادا کیا۔ مولانا نے تصنیفی ادارہ اشاعت المعارف سے کتابوں اور حسین اور جامع چارٹوں سے اکابر دیوبند کے خدمات کو عام کیا، ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' کے ذریعہ اعلیٰ صحافتی خوبیوں کا ثبوت دیا۔ اپنے قصبہ سمندری میں جامعہ عمر فاروق کے نام سے تعلیمی ادارہ قائم کیا، جب شیعہ سنی مسئلے نے اپنی ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ شدت اختیار کی تو احقر کے دعوت اور کوشش سے ملی یکجہتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا فاروقی شہید نے اپنے دیگر سرکردہ قائدین مولانا اعظم طارق شہید اور مولانا ضیاء القاسمی مرحوم کے ساتھ اعلیٰ ظرف اور بلند حوصلوں کے ساتھ کونسل کے کام میں میرا ساتھ دیا۔...... (س)

شیعہ سنی اختلاف کے اسباب وعوامل

خوشی کا مقام اور ایک اچھی پیش رفت

ملی یکجہتی کونسل کے اکابرین صدر محترم علامہ شاہ احمد نورانی صاحب اور قاضی حسین احمد صاحب اور سربراہان جماعت!

مجھے بہت بڑی خوشی ہے کہ طویل عرصے کے بعد پاکستان میں ایک ایسی کونسل قائم ہوئی ہے جس میں تمام جماعتیں شامل ہیں اور شدید سے شدید تر اختلافات رکھنے کے باوجود ایک دوسرے کے سامنے براجماں ہیں میں سب سے پہلے ملی یکجہتی کونسل کے قیام اور ضابطہ اخلاق کے منظوری پر علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، مولانا سمیع الحق صاحب اور قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بڑی پیش رفت ہے اس کے تحت پاکستان میں اسکے انتہائی بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔

شیعہ سنی جھگڑے کے عوامل پر سوچ وفکر

اتحاد اور فرقہ واریت کی تمام تقاریر کے بعد ایک بات آپکی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا ہمیں اس کونسل کے قیام پر بغیر اختلاف کے غور کرنا ہے اس قدر خوشی کا اظہار نہیں ہونا چاہیے کونسل کا قیام قابل مبارکباد ہے لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ آج سے بیس

سال پہلے پاکستان میں شیعہ سنی فسادات نہیں تھے، شیعہ سنی تنازعہ نہیں تھا، شیعہ سنی جھگڑے نہیں تھے ختم نبوت کے کانفرنسوں میں ۵۳ کے تاریخ سے لیکر ۷۴ تک شیعہ سنی ایک پلیٹ فارم پر تقاریر کرتے اور فرقہ واریت کی وہ فضاء جسکے آج ہم متلاشی ہے کیا یہ فضاء اس وقت قائم تھی اس یلغار، پس پردہ تحرکات کیا تھے؟ وہ اختلاف کیوں شروع ہوا ان جھگڑوں کا آغاز کن عوامل سے ہوا؟ اس پر غور کیے بغیر صرف کاغذی باتوں سے اور اخبارات کے خبروں سے اور ایک دوسرے کو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران:۳:۱۰۳) یہ قرآن کی آیت سنا کر ہم اختلافات کے اصل عوامل کو دور نہیں کر سکتے ہیں ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے ہم منافقت نہیں کرتے ہم بالکل بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اختلاف کے اصل عوامل پر غور کیا جائے اور وہ اختلاف کے عوامل ہے ان عوامل کو کسی کمیٹی کو سپرد نہ کیا جائے بلکہ سربراہی اجلاس میں ان پر بحث کی جائے۔

مرض کے علاج سے پہلے اسکی تشخیص کی ضرورت

مرض کیا ہے یہ ایک جگہ پر ایک مرض ہے اور یہ ایک بیماری ہے اس پر مرہم پٹی کرنے سے مرض دور نہیں ہوتا جب تک اسکی بیماری کے جڑ کو نہ نکلا جائے کہ اصل اسی طرح موجود ہو اور آپ کہیں کہ اختلاف ختم ہو گئے اس طرح نہیں ہوتا میں آپ سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ نواز شریف صاحب کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو لاہور میں اسی طرح ہم کو بلایا تھا اسی طرح پاکستان کے سیاسی اور مذہبی جماعتیں جمع کیں اور وہاں شیعہ سنی اکابرین موجود تھے ہم نے اپنا اصل رخ، دکھ اور درد پیش کیا تھا کہ یہ ہمیں اعتراضات ہیں بعض لٹریچر شائع ہوئی ہے بعض کتابیں شائع ہوئی میں کہتا ہوں ہماری طرف سے بھی کوئی چیز شائع ہوئی ہے اس کو زیر بحث لائیے اس کا خاتمہ کرے اس لٹریچر کی بنیاد مٹائیں اس لٹریچر کو ختم کریں ورنہ یہ جو کونسل ہے اور تقاریر ہیں انکی حیثیت ان

کمیٹی کی تقریروں کی ہوگی جو ہر ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں ہوتی ہیں، اسکے باوجود وہاں فساد ہو جاتا ہے میں تمام اکابرین سے خصوصاً سربراہ کونسل سے درخواست کرونگا کہ ان اختلافات کے اصل پر غور کرنے کیلئے آپ خود سربراہ ہی اجلاس میں یہ بات اٹھائیں۔

شیعہ سنی اختلافات کی بنیاد

آپ کا ہمارے خیال سے اختلاف ہو سکتا ہے سپاہ محمد ﷺ کے اراکین یہاں موجود ہیں ان سے پوچھ لیں کہ آپ کا کیا اختلاف ہے ان کا اختلاف ہے کہ ہم انکے خلاف تقریر کرتے ہیں ہمارا اختلاف ہے کہ انکی طرف سے لٹریچر چھپا ہے آپ اسے دور کریں اس کی بنیاد کو مٹائیں اگر یہ بنیادیں اسی طرح قائم رہیں اور ملی یکجہتی کونسل کے قیام پر مبارکباد وصول ہوتی رہی اور ضابطہ اخلاق صرف کاغذ تک محدود رہا تو اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوگا سخت اختلاف کے باوجود ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں تا کہ اس کے اصل عوامل پر غور کر کے اسکی بنیاد مٹا دی جائے اسکی بنیادوں کو ختم کیا جائے۔

ہم اگر اتحاد نہ چاہتے، یا اختلاف مٹانا نہ چاہتے، یا قتل و غارت روکنا نہ چاہتے، یا قیام امن کی کوشش نہ کرنا چاہتے ہم یہاں کبھی نہ آتے ہم اس جذبے سے آئے ہیں تا کہ اس کے بنیاد ختم ہو لیکن میں معذرت کیساتھ عرض کرونگا کہ اس بات کیطرف جو اصل چیز ہے اسکی طرف توجہ نہیں دی جارہی ہماری شیعہ سنی اختلافات کو ختم کرنا سرے سے یہ نہیں ہو سکتا چودہ سال کا اختلاف یہاں بیٹھ کر ختم نہیں ہو سکتا لیکن یہ تنازعہ، یہ قتل و غارت یہ لڑائیاں یہ کفر و اسلام کی باتیں یہ کیسے ختم ہونگی کہ جب آپ اس کے اصل عوامل پر غور کریں میری باتوں پر بعض کو اعتراض ہوگا کہ شاید کوئی اختلاف نمایاں ہونے لگا ہے لیکن یہ بات نہیں ہم ایک ہونا چاہتے ہیں پاکستان میں قیام امن کے لیے قتل و غارت کو روکنے کے لیے گلی گلی میں بمباری کی جاتی ہے مساجد پر دھماکوں کو

روکنے کیلئے پاکستانیوں کوسکون عطا کرنے کے لیے دونوں طرف سے قیام امن کیلئے ہم ایک ہونا چاہتے ہیں۔

قادیانیت کے خلاف ہم سب متحد ہیں

لیکن جو اختلاف کی اصل بنیاد ہے اسکوختم کیا جائے اور آپ اس پر غور کریں کہ ختم نبوت کی کانفرنسیں ہوتی تھیں چنیوٹ ربوہ میں سارے شیعہ وسنی وہاں جمع ہوتے تھے آج کیوں نہیں ہوتے پاکستان میں پندرہ سال پہلے شیعہ سنی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتے تھے آج کیوں نہیں ہوتے یہ جھگڑا کیوں ہوا ہے یہ فساد کیوں ہو رہا ہے اسکی بنیاد کیا ہے؟ کس چیز نے مجبور کیا تھا کہ مولانا حق نواز شہید سٹیج پر شیعہ کے خلاف آواز بلند کرے یا اس کے بعد سپاہ صحابہ شیعہ کے خلاف چوک، حجرے میں تقریریں کریں ان کی بنیاد پر غور کریں۔

اختلافات کا خاتمہ کیسے اور کس طرح؟

صرف یہ بات نہیں ہے کہ ہم کو ایک ہونا چاہیے ضابطہ اخلاق طے کیا ہے ہم ضابطہ اخلاق کو خوش آمدید کہتے ہیں ضابطہ اخلاق کے تحسین کر چکے ہیں اور میں نے میاں نواز شریف صاحب کی موجودگی میں اپنے اعتراض کو پیش کیا تھا انہوں نے اس کو مانا اسپر متفقہ طور پر کمیٹی قائم کی بعد میں اس کمیٹی کا نام اتحاد المسلمین رکھا گیا ہمیں اس کے نام سے بھی اختلاف تھا لیکن اس اختلاف کے باوجود ہم اس کمیٹی میں گئے ہیں اور اس کمیٹی میں جا کر اپنے دکھ سکھ کا اظہار کیا مولانا عبدالستار نیازی اللہ اس کی عمر دراز کریں اس کمیٹی کے سربراہ تھے اور انہوں نے بہت بڑے اچھے کام کا آغاز کیا اور اختلافات کو ختم کرنے کی بنیاد رکھی اور یہ بنیادی کمیٹی کے سفارشات پر تھی اور وہ سفارشات اسکے عوامل ہیں کہ ملی یکجہتی کونسل ان سفارشات کو یہاں لائے اور اسپر عملدر

آمد کریں اس سے اس جھگڑے کی بنیاد ختم ہو جائے گی اس سے لڑائیاں ختم ہو جائیں گی تو آپ صرف ضابطہ اخلاق اور صرف ملی کونسل کے باہمی رواداری کی باتیں کرنے کے بجائے عملی طور پر اگر اس لڑائی جھگڑے کو مٹانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اس پر غور کریں کہ واقعی اختلاف اس سے پہلے نہیں تھے آج کیوں ہیں؟ اس پر غور کر کے اس کے لئے اس کمیٹی میں شیعہ سے اور اہل سنت سے کچھ نمائندوں کو جمع کریں اور وہ اصل اختلافات کے وجوہات پر غور کرے وہ صرف کسی کمیٹی ایک کے حوالہ نہ کرے بلکہ اس کے لیے نگرانی علامہ شاہ احمد نورانی صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب، قاضی حسین احمد صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کریں ہمیں بلائے شیعہ سنی بھی بلائیں اور ہمیں بھی بلائیں کہ تمہاری لڑائی کیا ہے تم کیوں لڑنے لگے ہو بیس سال پہلے کیوں نہیں لڑ رہے تھے کیا پاکستان میں عیسائی بھی رہتے ہیں اور کیا یہودی بھی رہتے تھے کیا اختلاف آپس میں رکھنے والے اور طبقات بھی رہتے ہیں یہ تو پاگل تھی کہ شیعہ کو پاکستان سے نکالتا ہے یا اسے قتل کرنا ہے تو اس لیے میں عرض کرنا چاہتا ہوں جی! ہم آپس میں ایک ہونا چاہتے ہیں اور منافقت نہیں کرتے اور جو ہمارا اعتراض ہے وہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب
جناب قاضی حسین احمد صاحبؒ

تعارف

قاضی صاحب معروف سیاسی وتحریکی شخصیت، جماعت اسلامی کیلئے انقلابی اور جوشیلی جدوجہد کرتے کرتے منصب اَمارت تک پہنچے، اپنے سیمابی مزاج کے نتیجہ میں جماعت کو بھی اپنے رنگ میں رنگ دیا،ان کا تعلق ہمارے گاؤں سے چندمیل کی مسافت پر واقع گاؤں زیارت کاکا صاحب سے ہے۔بچپن میں جہانگیرہ میں میل جول، تعارف اور تعلق پیدا ہوا جو میرا بھی اور قاضی صاحب کا بھی ننھیال ہے اور دونوں گھرانے ایک دوسرے کے پڑوسی دریائے لُنڈا سے بالکل لگے ہوئے یہ گھر اور مسجد بچپن کی معصوم شرارتوں اور تگ وتاز کے زَد میں ہوتے۔مسجد کے خطیب وامام معروف دیو بندی عالم مولانا لطف اللہ صاحب ان کے پھوپھا تھے اُن کے ایک نابینا صاحبزادے حافظ افضال اللہ بھی ہمارے ہم عمر تھے، اللہ نے بڑی ذہانت اور صلاحیت سے نوازا تھا وہ جماعت اسلامی کے گرویدہ تھے۔ قاضی صاحب پر بھی اُن کے اثرات پڑے، قاضی صاحب سکول سے آتے تو لُنڈا دریا مسجد کے جنگلوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہمارے مناظرے اور مباحثے

شروع ہو جاتے وہ دونوں جماعت کی وکالت کرتے تو ادھر سے جمہور علماء کا موقف اس طرح کانگریس اور اسکے نظریات اکابر دیو بند مولانا حسین احمد مدنی بھی زیر بحث اور زیرِ نزاع رہتے، ان کا دفاع کرتے کبھی یہ بحث ہنگامہ میں بدل جاتا۔دوستی کا یہ آغاز تھا اپنی سیاسی اور پارلیمانی زندگی میں مَیں دینی سیاسی جماعتوں کے اتحاد کو ہر حال میں ترجیح دیتا تھا۔عورت کی حکمرانی کے خلاف، شریعت بل کی جدوجہد کیلئے متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل پھر متحدہ دینی محاذ، ملی یکجہتی کونسل اور پاک افغان کونسل ان تمام قومی وملی تحریکات میں مَیں نے ان کو نہ صرف ساتھ بلکہ ایثار واخلاص سے ان کو قائدانہ مقام دیا اور آگے رکھا۔متحدہ شریعت محاذ جس کے صدر میرے والد گرامی تھے کے سیکرٹری جنرل قاضی صاحب ہی بنائے گئے۔اس ایثار اور وابستگی کا آغاز ایسے دور میں کیا گیا کہ علماء بالخصوص دیو بندی حلقوں میں جماعت اسلامی کا نام بھی اچھے لفظوں میں لینا اپنے طبقوں میں خود کو گردن زدنی بنانا تھا۔ان مشترکہ مساعی اور پروگراموں سے بالآخر اس نفرت وتلخی میں کمی آگئی اور مخالف حلقے بھی ساتھ چلنے کو ضروری سمجھنے لگے۔مگر افسوس کہ جماعت اور اس کے محترم رئیس اپنے تشخص اور انفرادیت کے خول سے نہ نکل سکے اور میری طویل اور تمام مخلصانہ کاوشیں عموماً ہائی جیکنگ کی نظر ہو جاتیں اور اس رویوں کا کلائمکس ایم ایم اے کے آخری ادوار تھے جس کے نتیجہ میں جان بہ لب ایم ایم اے اپنے انجام تک پہنچا۔طویل مذہبی، سیاسی اور سماجی جدوجہد کے بعد بالاخر یہ فعال اور متحرک اور ہمہ جہت پہلو کے حامل شخصیت ۶ جنوری ۲۰۱۳ء کو ۷۴ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

مشترکات کی بنیاد پر اتحاد و اتفاق

کراچی کے گھمبیر صورتحال

اس وقت کراچی کا مسئلہ چھلکتا ہوا مسئلہ ہے ہم بہت بڑی تباہی کے کنارے پر کھڑے ہیں اور اس کو بھی یہ بہت بڑا چیلنج ہے مذہبی و سیاسی جماعتوں کیلئے بھی اگر ہم مذہبی خطرے کو ختم کر سکیں گے تو انشاء اللہ العزیز امت کو ہم پیغام دینگے قوم کو ہم پیغام دیں گے کہ ہم ان کو لسانی اور علاقائی تعصّبات سے پاک کرنے میں کامیاب ہونگے۔

نوجوان نسل تباہی کے دہانے پر

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کیا جا رہا ہے اخلاق کا اس میں بہت کمی ہے وہ بخل ہے وہ گندگی ہے مغربی تہذیب اور فوج کی تہذیب کی گندگی کو ہماری گلی کوچوں کے اندر پھیلائی جا رہی ہے ڈش انٹینا کے ذریعے سے ٹیلی وژن کے ذریعے سے میوزک سنٹروں میں فحاشی کے ذریعے سے، گلی کوچوں کے اندر فحش کتابوں اور لٹریچر کے ذریعے سے ہماری نوجوان نسل کو اخلاقی برائیوں کا شکار کیا جا رہا ہے منشیات کے ذریعے سے اپنی قوم کو بچانا اور انکے اخلاق کو تباہ ہونے سے بچانا بے حیاء قوم، بداخلاق قوم، منشیات کے عادی اور فحاشی قوم کسی بڑے کام کے لئے تیار نہیں ہوگی۔

اسی لئے یہ علماء کرام اور ملی یکجہتی کونسل کا ایک فریضہ ہے کہ مذہبی تفرقے کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنا، مشترکات پر متحد ہونا، حبل اللہ پر چل جانا اسکے ساتھ ساتھ قوم کو علاقائی اور لسانی تعصّبات سے بالاتر کرانا اور اخلاقی بے راہ روی اور منشیات کا سد باب کر دینا۔

مسجد ومحراب کا مضبوط پلیٹ فارم: درست منظم استعمال کی ضرورت

یہ بہت بڑے چیلنجز ہیں اور اس کیلئے ہمارے پاس جو سب سے مؤثر ذرائع ہے جو ٹی وی سے زیادہ مؤثر ہے اور جو ریڈیو سے زیادہ مؤثر ہے جو تمام میڈیا کے ہر فتنہ کا مقابلہ کر سکتی ہے وہ مسجد، ممبر اور محراب کا پلیٹ فارم ہے اسکو درست طریقے سے استعمال کرنے کے ذریعے اور مسجد کے چاروں طرف جو آبادی ہے اس آبادی کا مرکز بنانے کے ذریعے سے ہم اس تمام فتنوں کا سد باب کر سکتے ہیں اور اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں جسکا ہمیں سامنا ہے مسجد میں خدمت خلق کا ادارہ ہونا چاہیے مسجد کو علاقہ کے منکرات کے سدباب کا ذریعہ بنایا جائے مسجد کو شرفاء کا مرکز اور وہاں سے بے حیائی اور بداخلاقی کے سدباب کا ذریعہ بنایا جائے مسجد میں لائبریری ہونی چاہیے مسجد میں نوجوانوں کی تنظیم ہونی چاہیے مسجد کا رابطہ علاقے کے گھروں میں بیٹھے خواتین سے ہونا چاہیے مسجد سے یتیموں اور بیوہ اور جتنے لوگ علاقے میں ہیں انکی خدمت کا کوئی ذریعہ ہونا چاہیے مسجد کو ایک انسٹیٹیوشن میں تبدیل کرنا کہ جس میں مشورے ہو جس میں خیر کا کام ہو اور جس میں مظلوموں کی دادرسی ہو یہ خطیبوں اور علماء کرام کے ذریعے سے یہ کام بھی ملی یکجہتی کونسل کے طریقہ کار میں آجائے وہ بھی تعمیر نو کا کام ہے وہ ہر ایک کا اپنا کام ہے وہ ایک عظیم کام ہے جو کہ علماء کرام کی نصرت میں لانی ہے۔

مساجد کے ائمہ اور خطباء کی تنظیم

اس طرح ہر شہر میں، ہر قصبے میں، مساجد میں ائمہ اور خطباء کی تنظیم رکھنا اس تمام کام کو منظّم کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایک Strategy بنالے کہ جس میں ہم خطیبوں کی اور ائمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں، میں نے تجویز بھی دی تھی کہ جس طرح ہم نے ۲۵ تاریخ کو تمام علماء کو جمع کیا تھا اور تمام خطیبوں کو کچھ مشترک نکات دیئے تھے تقریر میں موضوع انکو دیا تھا اسی طریقے سے ہم مستقبل میں بھی سٹریٹیجی بنا کے کام کا آغاز کر لے تجویز آئی ہے کہ ہم نے جو ضابطہ اخلاق بنایا ہے اس ضابطہ اخلاق کی پرو پر تشکیل نہیں ہوئی ابھی تک اور اس ضابطہ اخلاق کو ہم ایک جمعے کا موضوع بنالیں اور ہر ایک خطیب کو پہنچانے کیلئے اسکا موضوع بیان کریں اس طرح ہم کو کچھ مزید موضوعات وقتاً فوقتاً مل سکتے ہیں جس سے ہم قوم کی راہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

تمام مکاتب فکر کے مشترکات

یہ جو مشترکات ہیں آپ سے پوشیدہ نہیں ہے آپ کو بتانا شاید گستاخی ہوگی صرف میں اسکی ایک یاد دہانی کے ذریعے سے اپنی بات کو پورا کرنے کیلئے چند مشترکات بتاتا ہوں وہ توحید ہے، رسالت ہے، آخرت ہے اس مرکزی موضوع کو بار بار بیان کرنا اور اسکے اوپر لوگوں کو متفق کرنا ہے، اور متحد کرنا ہے فرائض کی ادائیگی کی تلقین کرنا نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اسکے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ، زکوٰۃ، قربانی، اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ، صلہ رحمی کرنا، پڑوسی سے حسن سلوک، کبائر سے اجتناب، والدین کی نافرمانی سے اجتناب، شرک سے اجتناب، بد امنی سے اجتناب، حرام خوری سے اجتناب، زنا سے اجتناب، منشیات سے اجتناب، سود سے اجتناب، ملاوٹ سے

اجتناب، حسد سے اجتناب، کینہ سے اجتناب، بغض اور غیبت سے اجتناب، قطع رحمی سے اجتناب، یہ تمام وہ چیزیں جس کا ایک بہت بڑا مشترک میدان ہے صرف توحید کو آپ لائیں یہ ایک نہ ختم ہونے والا موضوع ہے اس کے ساتھ ہی میں یہ اپیل کرونگا کہ سیاست میں قدم رکھنے میں بہت احتیاط کی جائے کہ جب تک مشترکات ہمارے درمیان مضبوط نہ ہوں اور یہ بہت مضبوط بنیاد نہ بن جائے ہم کو کسی ایسی موضوع کو نہیں چھیڑنا چاہیے جس سے ہماری یکجہتی میں کوئی فرق آئے ہمارے پاس آپس میں ایسا شاید کوئی ارادہ نہیں ہوگا جو حکومت وقت کا ساتھ دیں حکومت وقت کا ساتھ دینا گویا ان کی خرمستیاں پوری کرنے کے مترادف ہوگی۔

قرآنی احکام کو وحشیانہ قرار دینے کی جسارت

قرآنی احکام جن کو ہماری وزیر اعظم صاحبہ کئی کئی دفعہ وحشیانہ سزائیں قرار دے چکی ہے اس وقت وہ محتاط ہے ہماری یکجہتی کیوجہ سے وہ محتاط ہوگئی ہے اس فائل پر مجبور ہوگی یہ جو ترمیم تجویز کی گئی ہے اس میں یہ ترمیم تھی اسی کو غیر مؤثر بنانے کے لئے قانون کو اور ناممکن بنانے کیلئے کوئی آدمی جرأت کر سکے کہ وہ کسی کے بارے میں یہ مقدمہ دائر کرے کہ اس نے توہین رسالت کی ہے اس کو ناممکن بنانے کے لئے ترمیم کی جارہی تھی یورپ کے ہر شہر میں امریکہ کے پریشر میں امریکہ اور یورپ کے رضاء اور اسکے اطمینان اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے اطمینان سے ہماری حکومت کو زیادہ عزیز ہو گیا اسکے ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ اس مسئلہ میں میاں نواز شریف صاحب نے کھل کر ہماری حمایت کی ہے، یونین کونسل علماء کی طرف سے ہمارا بیان آیا، پرویز الٰہی کیطرف سے بھی بیان آیا اور ہمارا ایک آدمی نواز شریف سے ملا تو نواز شریف نے بھی کہہ دیا کہ میں بھی اس کا حامی ہوں۔

باہمی اتحاد و یکجہتی پیدا کرنا

لیکن جس طرح ہر روز حکومت کے خلاف بیان آتا ہے یہ تو موقع فراہم کرنے کیلئے کہ اس تحریک کے اندر شامل ہو اور ان کے لئے جدو جہد کرے وہ انہوں نے نہیں کیا اسے اپنے اوپر ظاہر ہونا چاہیے واضح ہے ہمارے اوپر ہماری التواء کیلئے یہ راستہ نہیں ہے کہ ہم قوم کو ایک واضح یکجہتی دیدیں راہنمائی کا فریضہ دیدیں جب تک اس کے لئے باہمی اتحاد اور ہمہ آہنگی پیدا نہ ہو ایک مشترک گراؤنڈ پیدا نہ ہو آپس میں کامل اتحاد اور یکجہتی اور یکسوئی پیدا نہ ہو اس وقت تک ہمیں احتیاط کرنی چاہیے کہ ہم اس موضوع پر آپس میں اختلاف پیدا نہ کریں ہمیں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو برداشت کرنا چاہیے لیکن ہمیں اس وقت تک کہ جب تک کامل یکجہتی پیدا نہ ہو یہ اعلان نہیں کرنا چاہیے کہ ہم کوئی سیاسی پروگرام رکھتے ہیں یا ہمیں انتخابات میں حصہ لینا ہے یا ہم کوئی سیاسی پلیٹ فارم ہیں بلکہ مذہبی رواداری پیدا کرنا، یکجہتی پیدا کرنا، قوم کی تعمیر نو کا کام کرنا۔ قوم کو مذہبی تفرقے اور علاقائی عصبیتوں سے بالا تر کرنا اور قوم کو بد اخلاقی کے سیلاب کے مقابلے میں ایک بند باندھنا اور قوم کو تاریکی، ظلمت اور اندھیرے سے نکالنا اسکے مقابلے میں ہمیں اس پر یکسوئی پیدا کرنی چاہیے۔

قوم کو صحیح راہنمائی اور علماء کی ذمہ داری

میں آپ سب لوگوں کا پھر ایک دفعہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جو کئی مسلسل نشستوں کے نتیجے میں سامنے ایک خوبصورت منظر آیا اور ایک دوسرے کے تشکیر وتشکر ایک دوسرے کا احترام کر کے اور ایک ثقافت اور ایک رواداری، اور ایک ادب اور احترام کا ایک مظاہرہ ہے مسلسل یہ مذہبی جماعتوں کے علاوہ کسی دوسرے جماعتوں میں دیکھنے کو نہیں ملا بات کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے لوگوں سے اختلاف کو

ظاہر کرنے کا طریقہ بھی ایک ہے دوسرے لوگوں کو اپنی بات احترام کیساتھ پیش کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے اور ہم بھی دوسری اتحادوں میں رہے ہیں ہم نے یہ نہیں دیکھا اس تصور سے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ علماء کرام اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ اس قوم کی صحیح راہنمائی کیلئے اور ایک واضح فکر دینے کے لئے اور اس کو بتانے کیلئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں اور قوم بھی مایوسیوں کا شکار ہے، جو اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں جسکو کسی کی تلاش ہے روشنی کی کرن ہے امید کی کرن ہے لوگوں کے ساتھ اور ہم انشاء اللہ العزیز اس کو اور مضبوط بنائیں گے تا کہ لوگوں کے اس اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے۔

محرم کے مہینے میں لوگوں کے جذبات اور احساسات کا لحاظ رکھنا

ایک دفعہ پھر میں کہوں گا یہ جو محرم کا مہینہ ہے اس کے بارے میں ہمیں اور اہل تشیع کو ضابطہ اخلاق کو سامنے رکھ کر لوگوں کے جذبات اور ان کے احساسات کا پورا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہ کافی نہیں ہے کہ ہم اسکے ذمہ دار نہیں ہیں تحریک جعفری اور سپاہ محمدی کہے کہ ہم اسکے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اس کو یقینی بنائیں کہ انکی طرف سے کوئی بھی اشتعال انگیز بات نہ ہو۔

سب سے پہلی بات جو اجلاس میں ضیاء القاسمی صاحب نے پیش کی تھی جلوس، مظاہرہ اور تعزیت کی جلوس اگر ضروری ہے اور لازم ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اس کو نہ نکالا جائے لیکن نماز کا وقت ہے نماز با جماعت ہو رہی ہے اذان کا وقت ہے خاموشی سے مسجد کے سامنے سے گزر جائے اس طرح ضابطہ اخلاق کو ہم نے طے کیا ہے تحریراً وتقریراً کسی کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے یہ وہ کرتے ہیں اسی طریقے سے اس کے مقابلے میں سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ کوئی اشتعال انگیزی نہیں کی جائے گی کوئی اس کو زخم نہیں دیں گے کہ شیعہ کافر اور اس طرح کے نعروں سے احتراز کرنا چاہیے وہ نہیں کرنی چاہیے ضابطہ

اخلاق میں بات طے ہوئی ہے۔

اس ضابطہ اخلاق کو یقینی بنانے اور ایک دوسرے سے رابطہ کر کے اس کے لئے ہمیں مل جل کر پوری اخلاص اور للّٰہیت کیساتھ کوشش کرنی چاہیے اس میں ہم سب کا خیر ہے، اس میں کسی کا دکھ بھی نہیں ہے، اس میں کسی کی توہین نہیں ہے، یہ امت کے اجتماعی مفاد کے لئے ہے۔

اگر یہ محرم کا مہینہ اسطرح خیر سے گزر جائے تو ہم لوگوں کو کہہ سکتے ہیں اور بتا بھی سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کو امن کا تحفہ دیا ہے، رواداری کا تحفہ دیا ہے، احترام کا تحفہ دیا ہے تو قوم کا اعتماد ہمارے اوپر اور بھی بڑھ جائے گا، قوم ہم سے تفرقے کی صورت میں ناراض ہے اور اتحاد کی صورت میں ہم قوم کی محبت کا مرکز بن رہے ہیں اور قوم کی محبتوں کا مرکز بن سکتے ہیں، میں ایک دفعہ پھر صدر محترم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے کچھ گزارشات پیش کرنے کا وقت دیا۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

مولانا ضیاء القاسمی صاحب

تعارف

مولانا قاسمی شعلہ بیان خطیب، ملک وملت کے درد سے سرشار، ہمارے ہر ملی وقومی اور دینی جدوجہد کے گرمجوش ساتھی، خلوص ومحبت سے آخر دم تک نوازتے رہے، زندگی بھر اہم میدانوں میں خدمات انجام دیں، ملی یکجہتی کونسل ہو یا تحریک تحفظ مدارس دینیہ، شریعت بل کی جدوجہد ہو یا متحدہ دینی محاذ کا پلیٹ فارم ہو، بھرپور ساتھ دیا۔ سپاہ صحابہ کے اہم اور اساسی سرپرستوں میں سے تھے اس کے علاوہ سیکرٹری جنرل سواد اعظم اہل سنت پاکستان رئیس الجامعہ القاسمیہ غلام محمد آباد۔ کنوینر دیوبند انقلابی محاذ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان رہے۔ ان کے جانشین ہونہار نوجوان رہنما عزیزم زاہد قاسمی فیصل آباد میں ان کے کاموں کو بڑھا رہے ہیں اور سیاسی پلیٹ فارم جے یو آئی سے ناچیز کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ۹؍دسمبر ۲۰۰۰ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اتحاد اور اتفاق ہی میں علماء کرام کی فتح ہے

سازشی لابیاں

حضرات گرامی قدر! تقریر کا مجھے شوق نہیں مولانا فاروقی صاحب نے اچھے انداز سے سپاہ صحابہؓ کا موقف بیان کر دیا ہے سب دوستوں نے جو تقریریں کی ہیں میں ان سب کی تائید کرتا ہوں اور مجھے ایک خدشہ ہے اس وقت وہ یہ ہے کہ محرم میں بعض ایسی لابیاں متحرک ہو چکی ہے جو اس یک جہتی کے عمل کو نقصان پہنچائیں گے ان میں حکومت بھی شامل ہے حکومتی ایجنسیاں بھی شامل ہیں اور وہ حاسدین بھی شامل ہیں جو آپ کے اس اجتماع کو پسند نہیں کرتے۔

محرم الحرام میں امن کے لئے لائحہ عمل

میں پوری دیانتداری سے یہ کہتا ہوں کہ پورے ملک میں خاص کر محرم میں امن وامان کے قیام کیلئے ملی یکجہتی کے سربراہ ایک کنٹرول روم لاہور میں قائم کرے فوری طور پر بعض حساس علاقے ایسے ہیں جہاں جھگڑا پیدا ہونے کے امکانات ہے وہ بجائے

کمشنر، ڈپٹی کمشنر سے مسئلہ حل کرنے کے جہاں کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو وہ ملی یکجہتی کونسل کا جو کنٹرول روم ہوگا لاہور میں تو وہاں کے شیعہ وسنی اس کی طرف رجوع کرے اور یہ بورڈ فوری طور پر مؤثر انداز سے جو فیصلہ کرے اس فیصلے کو وہاں کے مقامی دوستوں کو فوراً قبول کر کے اس وقت اس فساد کو روکنے میں ہمارا معاون بننا چاہیے۔

مولانا فضل الرحمٰن کی شرکت پر خوشی

قاضی صاحب نے آج مہربانی فرمائی ہے آپ نے بڑی خوبصورت اعتماد ہمیں دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یزدانی صاحب نے بدبودار تقریر نہیں کی ہے خوشبو دار تقریر کی ہے اور اس سے یہ محبت کی جو فضاء ہے یہ اور آگے بڑھے گی تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں نورانی صاحب کا مولانا سمیع الحق صاحب کا قاضی صاحب کا اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا بالخصوص کہ یہ پہلی دفعہ ایک دولہا بن کر ہم میں تشریف لائے ہیں اللہ ان کی آمد کو خوش آئند بنائے اور ہم سب کو اس طرح یک جہتی سے، محبت سے، پیار سے اس فضاء کو برقرار رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے اور یہ ملک ان علمائے کرام کے اتحاد سے ایک ایسی منزل پر پہنچائے جو منزل ہم سب کا مشترکہ ہیں اور اگر آپ اتحاد برقرار رکھے گا تو بے دین طاقتیں انشاء اللہ غیر مؤثر ہو جائیں گے اور اسلام کی فتح ہوگی اور علماء کی فتح ہوگی۔

خطاب
جناب شاہ تراب الحق قادری

تعارف

بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے اور جمعیۃ علماء پاکستان کراچی کے رہنما، جماعت اہل سنت پاکستان کے سربراہ ،کئی رفاہی اور تعلیمی اداروں کے مؤسس اور ۲۵ سے زائد کتابوں کے مصنف۔

سندھ اور کراچی کے حالات کے تناظر میں ملی یکجہتی کونسل کی رپورٹ

سندھ اور کراچی کے حالات

اب صدر معزز اراکین کونسل ! جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کراچی میں جو اجلاس ہوا تھا اس اجلاس میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا مجھے چیئر مین مقرر کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ جو جماعتیں ملی یک جہتی کونسل میں شامل ہیں ان کے ایک ایک رکن کو شامل کیا جائے اور ان سے مشورے کے بعد رپورٹ پیش کی جائے پچھلے اجلاس جو لاہور میں ہوا تھا اس میں مختصر سی رپورٹ پیش کی گئی تھی لیکن وہ پوری طریقے سے مکمل نہیں ہو پائی اب یہ رپورٹ ہے جس میں کچھ تجاویز ہیں اور سندھ اور بالخصوص کراچی کے آج کل کے جو حالات ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

شرکاء واراکین کمیٹی کے اسمائے گرامی

سب سے پہلے میں آپ کو ان اراکین کے نام بتاتا ہوں جو اس کمیٹی میں شامل ہیں اس کمیٹی کا چیئر مین مجھے نامزد کیا گیا تھا اور مختلف جماعتوں کی طرف سے اس میں مندرجہ ذیل اشخاص شامل کئے گئے۔

محمد عثمان خان صاحب (جمعیت علمائے پاکستان) نعمت اللہ صاحب (جماعت اسلامی) حافظ محمد تقی صاحب (جمعیت علمائے پاکستان) مولانا اسعد تھانوی صاحب (جمعیت علمائے اسلام (س)) قاری محمد عثمان صاحب (جمعیت علمائے اسلام (ف) خواجہ محمد اشرف (منہاج القرآن) سید محمد علی رضوی (تحریک جعفریہ) سید شاکر حسین نقوی (سپاہ محمد) سپاہ صحابہ کا کوئی رکن ہمیں نہ مل سکا باوجود ہماری کوشش کے اسلئے اس میں وہ شامل نہیں ہے اور ویسے بھی کراچی میں جتنی بھی Meeting ہوئی ان میں سپاہ صحابہؓ کا کوئی رکن شریک نہیں ہوسکا پہلی Meeting میں ایک صاحب تشریف لائے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بہت سارے لوگ Under Ground ہیں اور ہمارے لئے بڑا مشکل ہے کہ ہم ایسے حالات کو کنٹرول کریں تو میں نے قاری شیر افضل صاحب سے بھی اور مولانا اسفندیار صاحب سے بھی عرض کیا تھا کہ اگر کسی سے کوئی رابطہ قائم ہو سکے تو وہ ان کو اطلاع دے اور اس میں ان کی کوئی تجاویز ہوتو وہ پیش کرے لیکن کوئی بھی اسی کمیٹی میں نہیں آسکا۔

رپورٹ کی تفصیلات

ویسے تو ہر صوبہ مسئلوں کا شکار ہے لیکن اس وقت سندھ سب سے زیادہ مشکلات کا شکار ہے ان میں سے جو اہم مسئلہ ہے وہ سندھ کے شہری علاقوں کا خصوصاً کراچی کا اور حیدر آباد کا ہے پچھلے دنوں میں وہاں فرقہ وارنہ فسادات بھی بہت ہوئے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے بعد مذہبی بنیاد پر، فرقہ وارنہ بنیاد پر بالخصوص کراچی اور اس کے اطراف میں اور سندھ میں کوئی بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا اور اگر کوئی ہوا بھی تو اس میں قتل و غارت گری نہیں ہوئی کراچی کے شہری اور دیہاتی زندگی میں بے اعتمادی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں آپ کو غالباً یاد ہوگا کہ ایوب خان کے زمانے میں کراچی کو دارالخلافہ سے محروم کیا گیا اور انہوں نے اپنے بیان میں کہا جو ان کا

پہلا بیان تھا وہ یہ ہے کہ صوبہ سندھ کے شہری باشندوں کو انہوں نے سمندر میں غرق کر دینے کی دھمکی دے دی ہے۔

(۱) افغان جنگ کے نتیجے میں کراچی میں اسلحے کی بھرمار۔

(۲) ضیاء الحق صاحب کا قومی جماعتوں کے خلاف سازش کرنا اور زبان کی بنیاد پر چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا ابھارنا۔

(۳) ہیروئن مافیا اور کلاشنکوف کلچر کا جنم لینا۔

(۴) مسلم قومیتی اور وطن عزیز کی محبت کو پارا پارا کرنا۔

(۵) مسلم قومیت اور محبِّ وطن جماعتوں میں ثالثی کا کردار ادا کرنا اور ان کو تقسیم کردینا۔

(۶) سیاسی رشوت کو فروغ دینا۔

(۷) بیوروکریسی کے بے لگام گھوڑے کو اپنے مقاصد پورا کرنے کیلئے سرپٹ دوڑانا۔

(۸) بھٹو صاحب کے دور میں اور اس کے بعد سندھ میں شہری اور دیہی کوٹے کا نفاذ۔

(۹) تعلیم گاہوں میں میرٹ پر آنے والے طلبہ کو داخلہ نہ ملنا۔

(۱۰) جرائم میں پولیس کا مجرمانہ کردار ادا کرنا اور جرائم پیشہ لوگوں سے ملکر بھتہ وصول کرنا۔

(۱۱) دہشت گردوں کو گرفت میں لینے کی بجائے بے گناہ شہریوں کو پکڑنا۔

مندرجہ بالا حقائق کی بنیاد پر کراچی ایک آتش فشانی پہاڑ کے دہانے پر کھڑا ہے کسی بھی وقت دھماکے سے پاش پاش ہوسکتا ہے۔

پس چہ بائد کرد

مندرجہ بالا معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملی یک جہتی کونسل کی خصوصی کمیٹی برائے سندھ نے صحافی برادری تاجر برادری صنعت کار قانون دان سابق گورنر مختلف سیاسی رہنما دانش ور حضرات ماہرین تعلیم MQM حقیقی سے ملاقات کر کے امن کیلئے مندرجہ ذیل

تجاویز پیش کر رہی ہے MQM الطاف گروپ سے بار بار رابطہ کیا گیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا کراچی کے ایک اخباری ایڈیٹر نے بھی کوشش کی لیکن وہ بھی ناکام رہے۔

پیش کی گئی تجاویز

(۱) صوبہ سندھ میں اور کارپوریشن میں مقامی لوگوں کو متعین کیا جائے کارپوریشن میں بجائے نامزدگی کے عوامی نمائندوں کو فائز کرنے کیلئے فوری طور پر الیکشن کیے جائیں۔

(۲) سندھ میں کورٹ سسٹم ۴۰ اور ۶۰ کے نفاذ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے شہری اور دیہی آبادی کو غیر جانبدار اور لوگوں پر یا شہری اور دیہی ریٹائرڈ ججوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جائے جو اس بات کی نگرانی کرے کہ کوٹے پر اصولی طور عمل کیا گیا ہے یا نہیں یہ کمیشن مستقل ہو اور ہر تین ماہ بعد اپنی رپورٹ شائع کرے تا کہ عوام میں روزگار اور ملازمت کے سلسلے میں جو بے اعتمادی کی فضاء پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہو سکے۔

(۳) جانبدارانہ طور پر جو آسامیاں پر کی گئی ہیں ان کو اہل لوگوں کے سپرد کیا جائے۔

(۴) تعلیم گاہوں اور یونیورسٹیوں کے افراد پر مشتمل ایک کمیشن قائم کیا جائے MQM کے با اثر شخصیات سے ملاقاتیں کی جائے اور ان مذاکرات سے عوام کو باخبر رکھا جائے تا کہ گمراہی اور اشتعال انگیزی کا سلسلہ ختم ہو۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

شیخ الحدیث مولانا اسفندیار خان صاحب

تعارف

علمی اور روحانی شخصیت ، مدرسہ دارالخیر کراچی کے بانی اور مجلس تحفظ حقوق اہل سنت اور سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے مؤسس، بڑی جاذب اور دلآویز صفات سے مالا مال بزرگ ہمارے عزیز مولانا مفتی محمد عثمان یار خان شہید کراچی ان کے فرزند اور جانشین جو کراچی کے نامعلوم سفاکانہ حالات کے نذر ہوئے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے، سیاسی جدوجہد میں میرے دست وبازو بنے رہے۔

شیعہ سنی فسادات اور ہماری ذمہ داریاں

شیعہ سنی فسادات کا خاتمہ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد صدرمحترم! قابل احترام علماء کرام معزز سامعین! مختصرعرض آپکی خدمت میں کرونگا شیعہ سنی اختلافات یہ مسئلہ بہت بڑا لمبا ہے کتابوں کے ذریعے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا لیکن قومی اہم مفادات کے خاطر ہم سب کو ملکر اس مسئلہ میں زیادہ دلچسپی لینا چاہیے اور جیسا فرمایا گیا کہ مشترکات کو اپنایا جائے اور باہمی رواداری کا ثبوت دیں یہ بہت اچھا ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کرونگا انشاء اللہ العظیم جہاں تک ہوسکے ہم ملی یکجہتی کا قیام کے سلسلہ میں جیسے انتظام کیا ہے اس طرح اس کو باہمی رکھنے میں ہم ہرقسم کے خدمات پیش کرتے ہیں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں انشاء اللہ العظیم بوجہ احسن اسکو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

کراچی کی ناگفتہ بہ صورت حال

میں ایک بات آپکی خدمت میں عرض کرونگا کہ اسی وقت کراچی کے حالات بہت خوفزدہ ہیں پہلے حکومت اور انتظامیہ کا طرز وطریقہ یہ تھا کہ وہ علماء کو بلاتے تھے اور علماء سے کہا جاتا تھا کہ یہ فرقہ واریت ہے اور شیعہ اور سنی ایک دوسرے کو قتل کرتے

ہیں حکومت کے افراد کمشنر یا ڈی ایس پی علماء سے وعظ کہتے تھے کہ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا فساد نہ کرو یہ مت کرو لیکن الحمدللہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے بعد کوئی مذہبی قتل نہیں ہوا اور نہ کسی مسجد میں فائرنگ ہوا ہے اور نہ کسی امام بارگاہ پر فائرنگ ہوا ہے یہ بات خوش آئند ہے اور حکومت کے ارکان اسی بات کو سوچ رہے ہیں اور اسکی تحسین کررہے ہیں کہ ملی یکجہتی کونسل کے بعد کوئی فسادات مذہبی رونما نہیں ہوئے ہیں لیکن کراچی کی صورتحال بہت ناگفتہ بہ ہے ملی یکجہتی کونسل کو کراچی کے حالات سے غافل نہیں ہونا چاہیے وہاں دو گروپ ہیں ان میں فسادات اور اختلافات ہیں ملی یکجہتی کونسل کو ایک کمیٹی قائم کرنی چاہیے کہ وہ دونوں گروپوں سے ملے اور کراچی میں امن قائم کرنے کے لئے کوششیں کرے۔

ملی یکجہتی کونسل کی کمیٹیوں کی تشکیل کو ممکن بنانا

دوسری گزارش میں آپکی خدمت میں یہ کروں گا کہ اخبارات میں ملی یکجہتی کونسل کے نام سے مختلف بیانات آتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی مذہبی جماعت سے میں ایک بیان دیتا ہوں اور دوسرا کچھ بیان دیتا ہے بہتر ہوگا کہ اس کے لئے آپ ایک سیکٹریٹ قائم کریں ان میں سے ہم سب کی ترجمانی ہو مختلف بیانات نہ آئیں تاکہ عوام میں بے چینی نہ پھیلے تیسری گزارش آپکی خدمت میں یہ کروں گا کہ محرم کے سلسلے میں بہت جلد از جلد اقدامات کئے جائیں ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی جائے اور اس کے تحت صوبائی کمیٹیاں بہت جلد قائم کی جائے اور پھر شہروں کے لئے کمیٹیاں قائم ہوں تاکہ محرم الحرام کے مہینے میں اس قسم کے فسادات نہ ہوں ورنہ اس سے بذاتہ کونسل کو نقصان پہنچے گا بہرحال یہ ہماری سب کی کوشش ہونی چاہیے کہ ملی یکجہتی کونسل کے ذریعے سے ہم اسلام کی بات کرسکیں گے اور باہمی محبت اور اخوت کو پھیلاسکیں گے ان باتوں پر میں اپنی گفتگو ختم کرونگا۔

خطاب

مولانا حاجی محمد فضل کریم صاحب

تعارف

ممبر قومی اسمبلی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء پاکستان، جماعت اہل سنت پاکستان جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مہتمم ،مشہور بریلوی رہنما مولانا سردار محمد صاحب کے فرزند، عورت کی حکمرانی کے خلاف ناچیز کے تشکیل کردہ متحدہ علماء کونسل میں آخر تک سرگرم حصہ لیا اور شریعت بل کے جدوجہد کی بھی تائید کرتے رہے ،اس وقت نواز لیگ میں سرگرم ہیں اور گروہی تشدد وتعصب میں جادۂ اعتدال پر قائم نہ رہ سکے۔

ملی یکجہتی کونسل اور نفاذ اسلام

الحمد لله و كفى والصلوٰة والسلام على عباده الذين اصطفى امابعد! قال النبى صلى الله عليه وسلم يد الله على الجماعة صدق رسول اللهﷺ۔

محبت اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ

صدر ذی وقار حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور نہایت واجب الاحترام آج کا میزبان جناب قاضی حسین احمد صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور نہایت واجب الاحترام قائدین ملت اسلامیہ! میں سب سے پہلے آپ تمام بزرگوں کو ۲۷ مئی کے کامیاب ہڑتال پر مبارک باد پیش کرتا ہوں قوم نے جس محبت ،اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ آپکی اپیل پر کیا ہے ماضی قریب میں اسکی مثال ملنا بہت مشکل ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ حصول ملک کے بعد پاکستان میں جو بھی حکومت معرض وجود میں آئی اس میں نظام اسلام کے نفاذ کی پہلو نہیں تھی اور وہ مقاصد جو ملک کے حصول کیلئے تھے وہ حاصل نہ ہوسکی آپ کے علم میں ہے اور آپ نے جب بھی اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا تو کراچی سے خیبر تک پوری قوم نے آپ پر اعتماد فرمایا۔

اتحاد کے مقاصد کا حصول اور ضابطہ اخلاق پر عمل کی ضرورت

پہلی تحریک ختم نبوت دوسری تحریک ختم نبوت اور اسکے بعد تحریک نظام مصطفیٰ میں پوری قوم نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور اب بھی قوم نے آپ کے اس کال پر لبیک کہا لیکن اگر خدانخواستہ یہ اتحاد اپنے مقاصد اور منازل کو طے نہ کر سکا تو پھر یہ قوم اور تاریخ ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کریں گے اسی وقت عالم اسلام کو جن مسائل کا سامنا ہے وہ بھی آپ کے علم میں ہے پاکستان کے داخلی و خارجی صورتحال وہ بھی آپ کے علم میں ہے میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر معمولی باتوں پر آپس میں انتشار افراط کا شکار ہیں اور جو ضابطہ اخلاق ترتیب دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم سب اسپر عمل کریں تو یہ کوئی بعید نہیں کہ ہم سب متفق و متحد ہو کر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر مغرب کے مقابلے میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے پاکستان کے اندر میدان عمل میں اتر کر کام کرے۔

ہمارے انتشار پر مغرب کی خوشی

اس وقت مغربی قوتیں آپ کے اس تحاد سے خوش نہیں ہیں اور مجھے یہ کہنے دیجئے کہ ملی یکجہتی کونسل کے پروگراموں کے تعین کو غیر جانب دارانہ چاہیے اسلئے بھی کہ یہ وقت کا تقاضہ بھی ہے اور امت مسلمہ کی دیوان بھی ہے اور اگر اس کونسل کا جھکاؤ کسی ایک فریق کیطرف ہوا تو اس کا نقصان صرف نہ ملی یکجہتی کو ہوگا بلکہ وہ تحریک جو نظام اسلام کے نفاذ کیلئے پاکستان کے اندر اسی وقت پنپ رہی ہے اس کو بھی نقصانات پہنچنے کا اندیشہ ہوگا میں آخر میں آپ تمام حضرات کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس اتحاد کیلئے اپنے اپنے عقائد و نظریات و افکار پر قائم و دائم رہتے ہوئے صرف اسکی محبت دلوں کو سرشار کر کے اس کے لحاظ کی ضرورت ہے اور جمعیت علماء پاکستان کے مقاصد رئیسہ بھی ملک عزیز کیلئے نظام

مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے تھے اور ہے اور انشاء اللہ وتعالیٰ رہیں گے اور آپ حضرات سے یہ توقع رکھی جاتی ہے اور اس وقت ہمیں اپنے کوتاہیوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہم نے ممبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر وہ کام نہیں کیا جو نظام اسلام کے نفاذ کیلئے کرنا چاہیے تھا۔

مغرب کا بے بنیاد پروپیگنڈہ

آج مغرب کا پروپیگنڈہ ہے کہ اسلام اقتصادی ، معاشی ، معاشراتی ، تہذیبی اور تمدنی مسائل کا حل پیش نہیں کر سکا جب کہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اسلام ہی ادیان عالم کے اندر ایک ایسا دین ہے کہ اس نے تمام مسائل کا حل پیش کر دیا ہے لیکن ہم منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر عامۃ الناس کے مسائل کو سننے کے بجائے کہ جن مسائل کا درس سیدنا ابوبکر صدیق سے لیکر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تھے اس کو ہم نے چھوڑ دیا وہ نظام جو نظام مساوات پر مبنی تھا آپکا پورا concept تھا وہ آپ کے علم میں ہے آج مغربی قوتیں لادین عناصر پاکستان میں اور علماء اسلام کی بنی ہوئی طاقت و اتحاد کو دیکھ کر برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

اتحاد واخوت کے ساتھ ہی منزل مقصود تک رسائی

اور یہی وہ وجہ ہے کہ بعض قوتوں کو یہ خدشات لاحق ہوئیں اور وہ قوتیں ہمیشہ یہ پروپیگنڈا کرتی تھی کہ علماء متحد و متفق نہیں ہوتیں آج اللہ کے فضل و کرم سے نبی پاک ﷺ کی محبت میں علماء نے متحد و متفق ہو کر سب پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ نبی ﷺ کے محبت دین ایمان ہے اور فضل خداوندی کی محبت بھی یہی ہے اور اسکے بعد اگر ہم عمل پیرا ہو جائیں تو پاکستان نظام اسلام کے نفاذ کی منزل کی طرف بڑھ سکتا ہے اسپر بھی کسی کو اعتراض نہیں کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت نے جو کام آج سے چودہ ماہ قبل شروع کیا تھا اللہ کے فضل و کرم سے اسی کام کو پروان چڑھ کر ، دیکھ کر میں ملی یکجہتی کونسل کے اکابرین کو

سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر یہ ثابت کر دیا کہ یہ صرف تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا پروگرام نہیں بلکہ ملی یکجہتی کونسل کے مقاصد میں بھی وہی بات شامل تھی جو تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے اندر شامل تھی۔

محرم الحرام میں فضاء کو خوشگوار رکھنا

اس پروگرام کو جاری وساری رہنا چاہیے چند ایک معروضات عرض کرونگا کہ اگر اس محرم میں ممکن ہو سکے تو چند ایک بڑے شہروں میں جن میں کراچی، پشاور، لاہور، اسلام آباد، کوئٹہ اور مظفر آباد شہر شامل ہیں اگر صوبائی سطح پر اسی اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے تو اس میں عامۃ الناس اور عامۃ المسلمین کی فضا کو مزید بلند کرنے کیلئے ہمیں تقویت کا باعث بن سکتی ہے فیصل آباد کو بھی آپ اس میں شامل فرمالیں اور ملتان کو بھی شامل فرمالیں اس کے لئے ہم حاضر ہیں اور اس کا مظاہرہ ہم نے چند روز اور چند ماہ قبل کیا تھا۔

آخر میں سپاہ صحابہ کے دوستوں سے اور تحریک تحفظ جعفریہ کے دوستوں سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ جناب والا! آپ اپنے اختلاف جو ہے وہ صدیوں سے ہیں اور ان اختلافات کو ختم کرنا یہ ہم میں سے کسی فرد اور کونسل کی بس کی بات نہیں ہے بے شک یہ تلخ بات کو تسلیم کر لینا چاہیے جو ہمارے مشترکات ہیں ان پر ہم کم از کم متحد ہونا اور متفق رہنا کوئی مشکل کام نہیں اور اس سے اتحاد کی فضا قائم رہے گی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب

پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب

تعارف

پروفیسر ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان، قومی وملی کاموں، ملی یکجہتی کونسل دفاع افغانستان کونسل وغیرہ میں برابر کے شریک کار رہے۔ سینیٹ میں بھی طویل رفاقت اور مشاورت حاصل رہی مگر کونسل کے ملبہ پر بنائے جانے والی ایم ایم اے (متحدہ مجلس عمل) کے توڑ پھوڑ اور اسے ہائی جیک کرنے والے لوگوں سے بچانے میں مثبت اور غیر جانبدارانہ کردار ادا نہ کر سکے جس کی ان سے بڑی توقع تھی۔ ان کیلئے مسلم لیگ (ن) کا حصہ بننا اور ایک الگ دینی جماعت کو سنبھالے رکھنا بھی دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والی بات بنی رہی، اسی وجہ سے وہ اہل حدیث کے کئی اہم گروپس کو اپنے قریب نہ لا سکے۔...... (س)

ناموس رسالت اور ملی یکجہتی کونسل

نفرتوں کی فضاء میں ملی یکجہتی کونسل کا قیام

ناب صدر، معزز اور محترم علماء کرام بھائیو، بزرگو اور دوستو ! جیسا کہ اکابرین نے مجھ سے پہلے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ملی یکجہتی کونسل کا قیام ان حالات میں ہوا جبکہ دین کے نکتہ نگاہ سے اسکے قیام کی شدید ضرورت تھی تمام اہل دین اسے محسوس کر رہے تھے قومی طور پر اور بین الاقوامی طور پر سارے دین کو نشانہ بنایا جاچکا تھا اور انکے باہمی اختلافات اور مخالفت نے کفار کو مزید حوصلہ دیا انکو مزید نشانہ بنانے کی کوشش کی جارہی تھی دین کو اہل دین کو ملزموں نہیں بلکہ مجرموں کی قطار میں کھڑا کر دیا تھا اور یہ تأثر عام کیا جارہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی عبادت گاہیں بھی محفوظ نہیں رہنے دیں اور انکی مساجد بھی اور امام بارگاہوں میں عبادتگاہوں میں آج بھی اس انسانی خون سے ہاتھ رنگے ہیں یہ کون کر رہا تھا انکے پیچھے کس کا ہاتھ تھا ہم یہ جانتے تھے کہ اسکے پیچھے کون سے ہاتھ تھے؟ لیکن اس سے قطع نظر دین کیلئے اور اہل دین کیلئے علماء اور علماء دین کو بدنام کرنے کیلئے اس بات کو استعمال کر رہا تھا۔

بنیادی مسائل پر اتحاد

ان حالات میں اگر چہ اتحاد ہمیشہ سے ہے لیکن یک جہتی اور بنیادی مسائل پر اتحاد اور قریب آنے کی ان حالات میں بہت ضرورت ہے اور اللہ کا احسان وفضل اور کرم ہے کہ اس نے اکابرین کو اور ہم سب کو قریب آنے کی توفیق مرحمت فرمائی اسپر اس کا جتنا بھی اور بار بار بھی شکر یہ ادا کیا جائے میں سمجھتا ہوں وہ کم ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کو برقرار رکھنے کیلئے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ انکے اس معاملے کو آگے بڑھائیں، ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل کا اللہ نے موقع اور توفیق دی ہے یہ اللہ کا فضل و کرم تھا۔

حصول مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں

لیکن اب اسی ذمہ داری میں ہم سب شریک ہیں کہ یہ نہ صرف قائم و برقرار رہے بلکہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جائے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا ایک موقع محرم کی شکل میں ہمارے سامنے آرہا ہے جیسا کہ اکابرین کے سامنے میں یہی تعین کرنا چاہتا ہوں کہ اس محرم الحرام میں مثالی یکجہتی پورے ملک میں اسے ایک ایک گوشے میں برقرار رکھیں ہمیں مخالفین دین پر ثابت کرنا چاہیے کہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے بعد واقعتاً ملک کی فضا پہلے سے بہت بہتر اور اچھی ہوئی ہے یہ بات سب تسلیم کرتے ہیں لیکن محرم ایک مرتبہ پھر آرہا ہے ہم سب اس میں ملکر اس درد میں اتر کر پوری کوشش کرنا چاہیے۔

۲۲ نکات کے بعد ضابطہ اخلاق پر اتفاق دوسرا تاریخی موڑ ہے

اس کے ساتھ ہی یکجہتی کو اور اس کی فضاء کو بہتر بنانے اور مزید بنانے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ضابطہ اخلاق جس پر ہم اپنے رب کے عنایات سے متفق ہو چکے ہیں

اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ تاریخی ۲۲ نکات پر اتفاق کرنے کے بعد یہ دوسرا تاریخی موڑ تھا پاکستان کے ملت اسلامیہ کی تاریخ میں جب میں اس وقت کے مختلف اکابرین، مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے ۲۲ نکات پر متفق ہوئے ہیں اسی طرح یہ عظیم دور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان نکات پر متفق ہونے کی توفیق عطا فرمائی وقت آگیا ہے کہ اس ضابطہ اخلاق کو ہم عملی طور پر آگے بڑھانے کے لئے قدم بڑھائیں تاریخ، قوم اور سب سے بڑھ کر ہمارا رب دیکھ رہا ہے کہ اس تاریخی موڑ پر اس تاریخی فیصلہ اور تاریخی ضابطہ اخلاق کو بڑھانے کے بعد اب عملی طور پر کیا کیا جائے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ضابطہ اخلاق ہی تجویز دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اکابرین کا آپس میں مشورہ ہو چکا ہے اس کا جناب صدر اعلان فرمائیں اور اس کو جو کام سپرد کیا گیا ہے وہ واضح فرمائیں اور ہدایت فرمائیں کہ وہ اپنے ذمہ داری کیطرف قدم اٹھائیں یکجہتی کونسل کا قیام اور یکجہتی کونسل کی فضا کا حصول بہت بڑا عزم ہے اور بہت بڑا فرض ہے رب کریم کا۔

حصول مقاصد کے لئے ضابطہ اخلاق

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ قائم اسی وقت تک رہے گی جب تک ہم اس میرٹ کو جس پر ضابطہ اخلاق بنا ہے اور اس ضابطہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہم متحد نہیں ہوں گے اس وقت تک اس فضاء کا قائم رہنا بڑا مشکل ہوگا اور اگر اسکی خلاف ورزی اگر کسی بھی طرف سے ہوتی ہے تو اس کا سب ملکر نوٹس لیں ضابطہ اخلاق کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق اور تحریر یا تقریر میں کوئی مواد ہے جو کسی بھی طبقے کے دل آزاری کا سبب بنتی ہے بن رہی ہے یا رہے گی تو اسکے ازالہ کیلئے یا اسکے متعلقہ لوگوں کی برأت کے اظہار کے لئے جب تک ہم عملی طور پر قدم آگے نہیں بڑھائیں گے اس وقت تک یکجہتی کا قائم رہنا شاید ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا۔

نکتہ اتحاد ناموس رسالت ﷺ

اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب حضرات کو ساری دینی جماعتوں کو مبارک باد دینے میں بھی اپنے اکابرین کا اپنے ساتھیوں کا شریک ہوں ناموس رسالت ﷺ کے ایک اہم مسئلہ پر، حساس مسئلہ پر، جس طرح ہم نے حقیقی طور پر عمل کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ایک دفعہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تمام تر اختلافات کے باوجود آج بھی ہمارے لئے نکتہ اتحاد آج بھی ہمارے لئے مرکز ملت جناب رسول اکرم ﷺ کی ذات والا صفات ہیں اور یہ وہ نکتہ اتحاد ہے جسپر آج بھی تمام تر اختلافات کے باوجود جمع ہو سکتے ہیں یہ وہ نکتہ اتحاد ہے جس کو آج اس دور میں بھی ہم اپنے اجتماع کیلئے ایک مضبوط بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے۔

دین کے ساتھ قوم کی وابستگی: ناموس رسالت ﷺ پر قوم کا اتفاق واجماع

اس لئے ناموس رسالت ﷺ کے مسئلہ پر قوم نے آپکی راہنمائی پر آپکی کال پر آپکی یکجہتی کی قدر کرتے ہوئے اس عملی مظاہرے کا اہتمام کیا ہے اسپر قوم بھی مبارکباد کی مستحق ہے اور آپ بھی اور قوم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دین کے ساتھ ان کی وابستگی ہے دین کے ساتھ اور نبی کریم ﷺ کیساتھ اور آپکے لائے ہوئے دین کیساتھ، آپکے پیش کردہ دین کے ساتھ، تمام تر عملی کوتاہیوں کے باوجود قوم سے وابستگی آج بھی برقرار ہے اور اس ہڑتال نے اور اس کامیابی سے مخالفین دین اور دشمنان دین کے اس پروپیگنڈے کا ازالہ بھی کر دیا ہے کہ قوم دین سے دستبردار ہو چکی ہے اور دینی قوتوں کو مسترد کر چکی ہے اس پروپیگنڈے کا ازالہ بھی ہو چکا ہے۔

سیاسی مقاصد کیلئے ملی یک جہتی کونسل کا استعمال نہ ہونا

لیکن اس کے ساتھ اپنے اکابرین سے معذرت کیساتھ اس کا ایک دوسرا پہلو پیش کرنے کے بعد اپنے گزارشات کو ختم کرونگا کہ جہاں ہمیں اس کامیابی نے سارے اہل دین کو اعتماد بخشا ہے، حوصلہ دیا ہے اور مضبوط پروپیگنڈا کا ازالہ بھی کیا ہے وہاں ہمیں قبل از وقت اور ضرورت سے زیادہ کسی خوش فہمی میں بھی مبتلا نہیں ہونا چاہیے میں نے غلط یا صحیح محسوس کیا ہے کہ شاید بعض احباب کے دلوں میں اس کامیابی سے یہ تأثر ابھرا ہے کہ اہل دین یا دینی جماعتیں ملکر ایک تیسری مضبوط سیاسی جماعت آج نہیں تو مستقبل میں بن سکتی ہے میرا خیال ہے کہ جیسا کہ اکابرین نے مجھ سے پہلے کہا کہ اگر ہم سیاسی اغراض و مقاصد اور سیاسی سوچ سے یکجہتی کونسل کو الگ رکھ سکیں تو یہ ہمارے لئے دیرپا اتحاد اور مستقل بنیادوں پر چلنے کا سبب بنے گی، آپ اگر محسوس کرتے ہیں کہ توہین رسالت ﷺ یا کسی بھی خالص دینی معاملے میں حکومت سے رویہ درست نہیں ہے آپ اس پر تنقید کریں آپ اگر سمجھے ہیں کہ فوجیوں کا رویہ درست نہیں ہے آپ کا ساتھ نہیں دے رہا ہے تو آپ اس پر تنقید کریں ہم سب آپکے ساتھ ہیں لیکن خدارا! ابھی یہ سوچ قبل از وقت ہے اور اسے قبل از وقت یہی سمجھیں کہ اس اتحاد کو یا اس یکجہتی کو ہم نے کسی سیاسی مقصد کے تحت آگے چل کر اس کو استعمال کرنا ہے پھر اس سوچ سے الگ رہیں گے اور خالص یکجہتی کیلئے اور خالص اتحاد کیلئے اور قومی اور بین الاقوامی سطح پر دین کے خلاف کوئی محاذ بنا ہوا ہے اسکے مقابلے کیلئے اسے رکھیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

علامہ ساجد نقوی صاحب

تعارف

اہل تشیع کی تنظیم تحریک نفاذ فقہ جعفریہ (بعد میں تحریک جعفریہ اور پھر اسلامی تحریک) کے معروف رہنما، ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل میں ان سے اساسی مشاورت رہی اور بعد میں بھرپور ساتھ دیا پھر متحدہ مجلس عمل میں بنیادی تاسیسی رکن رہے فرقہ واریت کی آگ بجھانے میں ان کی معاونت سے بڑا فائدہ ہوا مگر مقاصد و اہداف ایم ایم اے کے نام پر مفاداتی سیاست کے بھینٹ چڑھا دیئے گئے تو ان کی مصلحت پسندانہ پالیسی نے ایم ایم اے کو راہ راست پر رکھنے اور انہیں مؤثر کردار ادا کرنے سے روکے رکھا۔

ملی یکجہتی کونسل کے اغراض و مقاصد
رواداری، محبت اور تحمل

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد قال اللّٰہ تعالیٰ **وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا** (ال عمران:۱۰۳)

ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل

شرکاء ملی یکجہتی کونسل کی خدمت میں سلام احترام، سلام محبت اور سلام عقیدت پیش کرنے کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ملی یکجہتی کونسل کا چوتھا اجلاس ہے اور اسی موضوع پر اور دوسرے موضوعات پر کافی مفصل گفتگومختلف بزرگان سے ہم سن چکے ہیں میں زیادہ وقت نہیں لوں گا چند اہم نکات کی طرف آپکی توجہ مبذول کراؤ نگا میں سمجھتا ہوں کہ بے جا نہیں ہے کہ میں عرض کروں کہ ملی یکجہتی کونسل کا نکتہ آغاز ہم نے کیا اور یہ شرف ہمیں حاصل ہوا ہے کہ اس سلسلے میں پہلا قدم ہم نے اٹھایااور جناب مولانا

سمیع الحق صاحب سے ملاقات کے بعد یہ طے ہوا ہماری تجویز پر کہ دینی جماعتوں کا ایک سربراہی اجلاس ہونا چاہیے اور دینی جماعتوں کی طرف سے پیغام فرقہ واریت کے خاتمہ کے حوالہ سے قوم کو جانا چاہیے چنانچہ یہ ہوا اور اس کا ہم نے مشاہدہ کیا۔

ملی یکجہتی کونسل کے ثمرات

اور ہم نے دیکھا کہ فضا بہت بہتر ہوئی، محبت کی فضاء پیدا ہوئی، رواداری کی فضاء پیدا ہوئی، تحمل کی فضاء پیدا ہوئی اور ہم ان باتوں میں الجھ چکے تھے جو ہمارے شایان شان نہیں تھیں جن میں ہمیں نہیں پڑنا چاہیے تھا ان سے کافی حد تک ہم سب نے ملکر گریز کیا اور صورتحال بہتر پیدا ہوئی میں تحریک جعفریہ کے بارے میں عرض کرونگا کہ فرقہ واریت کا کوئی بدنما داغ ہمارے دامن پر نہیں ہے ہم نے ہمیشہ کئی بار اس بات کیطرف متوجہ کیا کہ جو اختلافات ہیں اور جس نوعیت کے ہیں یہ ثانوی نوعیت کے ہیں جنکی وہ اہمیت نہیں ہے کہ جو ہونی چاہیے انہیں ہمیں صرف علمی سطح تک رکھنا چاہے تہذیب کے اندر رکھنا چاہیے اور جہاں بھی علمی سطح سے گر جائے یا تہذیب کے دائرے سے ہٹ جائے تو وہاں بزرگوں کی ذمہ داریاں ہیں کہ وہ انہیں علمی سطح پہ لائیں اور تہذیب کے دائرے پر لائیں ہم نے گزشتہ کئی سالوں میں کوئی ایسی بات نہیں کی اسکے باوجود کہ ہمیں شیعہ ہونے پر فخر ہے کہ ہم شیعہ ہیں اور شیعہ مکتبہ فکر کو مانتے ہیں لیکن اس کے باوجود ایسی بات نہیں کی جس سے کسی دوسرے مکتبہ فکر کو اعتراض ہو یا اشکال ہو اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ رویہ دوسرے حضرات بھی اپنائیں تو یہ صورتحال دیکھنے میں نہ آئے۔

ملی یکجہتی کونسل کی اپیل اور قوم کا اعتماد

ملی یکجہتی کونسل کی اپیل پر یہ جو ہڑتال اس وقت ہوئی ہے اور عوام نے ہمیں اعتماد دیا ہے اور ایک مینڈیٹ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک تو یہ بات سامنے

آئی ہے کہ اب وہ معذرت خواہانہ رویہ ختم ہو جائے کہ ہم دینی اصولوں کے حوالے سے
دینی عقائد اور نظریات کے حوالے سے ہمارے سیاستدان یا دوسرے حضرات اختیار کیا
کرتے تھے وہ یقیناً ختم ہو جانا چاہیے اور عوام نے اس میں بھر پور شرکت کر کے جو اعتماد
دیا ہے پہلی بار یہی نتیجہ یہ سامنے آئیگا کہ وہ دباؤ جو دشمنان اسلام کی طرف سے دشمنان
پیغمبر کی طرف سے مسلم امہ پر ہے کافی کم ہو جائے گا اور یہ جو مشترکہ نکتہ کھل کر کے
سامنے آیا کہ جس پر پوری مسلم امہ متفق ہے اور متحد ہے۔

مشترکات کو ابھارنا

اور اس سے ایک راستہ ہمیں ملا کہ ہمیں مشترکات کو ابھارنا چاہیے اور
مشترکات کو سامنے لانا چاہیے اختلافی نوعیت کی جو باتیں ہیں ان سے گریز کرنا چاہیے
اور مشترکہ نکات کو سامنے لا کر ہمیں اپنی جدو جہد کو آگے بڑھانا چاہیے اس وقت چونکہ
دشمن ہمارے دہلیز پر آچکا ہے، ہمارے دروازے پر آچکا ہے اور ہمارے خلاف، پاکستان
کے خلاف، پاکستان کے وجود کے خلاف، پاکستان کے بقاء کے خلاف اور امت مسلمہ
کے خلاف پورے عالم اسلام میں دشمنان اسلام کی سازشیں ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور
دیکھ رہے ہیں تو اس وقت ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم مشترکہ نکات کو ابھاریں
مشترکہ نکات کو سامنے لائیں اور ہم ان تمام مشترکہ نکات کیلئے تمام توانائیاں اور تمام تر
طاقتیں صرف کریں۔

پاکستان اور اسلام کا عادلانہ نظام

ہمارے ملک میں اب اس کے ۴۵ سال ہو چکے ہیں جس مقصد کے لئے یہ
پاکستان بنا تھا اس میں ہم نے ایک قدم بھی پیش رفت نہیں کی ہے دینی جماعتیں موجود
ہیں بیسیوں کی تعداد میں ہم موجود ہیں اس ملک کے اندر بات مانتے ہیں لیکن اسکے باوجود
ہم نے اس مقصد کے لئے کوئی پیش رفت نہیں کی ہے اسپر ہمیں غور کرنا چاہیے اسلام کے

عادلانہ نظام کے لئے پیش رفت کرنا چاہیے میں سمجھتا ہوں کہ مشترکات پر ہماری (شیعہ سنی
ہو یا بریلوی دیو بندی ہو یا اہلحدیث یا جماعت اسلامی ہو) جب زاویے سے اتفاق ہمارے
سامنے آجائیں تو ہمارے درمیان اختلافات بہت کم ہو جائینگے مشترکہ نکات ہمارے
سامنے بہت زیادہ ہیں اور ان میں اختلافی پہلو بہت کم ہے۔

اسلام کے نفاذ پر سب کا اتفاق

میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص مسلمانوں میں ایسا ہو جو سودی معیشت کو جائز سمجھتا
ہو، کوئی ایسا ہو کہ جو اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں متذبذب ہو اور اس طرح
دوسرا پہلو بھی ہے اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کے لئے ہم لوگ تقریباً متفق ہیں
اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں سے حکومت بنتی بھی ہے اور بگڑتی بھی ہے بیرونی دباؤں سے
اور بیرونی اشاروں سے اور بیرونی آقاؤں کے ماننے پر تو اس بالادستی سے چھٹکارا
حاصل کرنے کیلئے، عالم اسلام کے خلاف جو سامراجی سازشیں ہیں انکا توڑ تیار کرنے
کیلئے، انکا مقابلہ کرنے کے لئے، اسکے خلاف جدو جہد کرنے کے لئے اور ان سازشوں
کے خلاف ہمیں کام کرنا چاہیے اور جدو جہد کرنا چاہیے اور ملکر کام کرنا ہے۔

محرم الحرام میں باہمی رواداری کا ثبوت دیں

محرم الحرام بھی قریب اور نزدیک ہے یہ بہت بڑی آزمائش ہے ہمارے اوپر
اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس میں یہی جذبات جو اس وقت ملی یکجہتی کونسل کے اندر موجود
ہیں باہمی رواداری کا، باہمی تحمل کا، برداشت کرنے کا، ایک دوسرے کے خلاف ایسا
اقدام نہ کرنے کا، جس سے انکے مذہبی عقائد کو اور نظریات کو ٹھیس، دکھ پہنچے اس جذبے
سے ہم اس آزمائش سے سرخرو نکل سکتے ہیں، میں یہاں واضح طور پر کہوں گا کہ شاید ممکن
ہے کہ جمعہ کے روز آئے، آٹھ نو کو جمعہ ہے نماز جمعہ بھی ہے اور شیعہ شہداء کی جلوس بھی
ہے، میں اسی پلیٹ فارم پر اپنے شیعہ برادران سے اپیل کرونگا کہ وہ انتہائی رواداری

اور تحمل کا ثبوت دیں، عزاداری شہداء کو پورے زور وشور سے منائے لیکن ساتھ نماز جمعہ کا
احترام بھی ملحوظ خاص رکھنا چاہیے، ہم بھی نماز جمعہ پڑھتے ہیں ہمارے ہاں نمازوں کا
اہتمام ہوتا ہے اگر نماز جمعہ کا انتظام نہ ہو تو نماز ظہر ہونا ہوتا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ
جہاں مساجد کیساتھ سے یہ جلوس اور عوام گزرتے ہیں بسا اوقات ناخوشگوار صورتحال پیدا
ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سال ہم اپیل کریں گے شیعوں سے بھی اور دوسرے
بھائیوں سے بھی کہ آپس میں رواداری کیساتھ اور محبت کیساتھ اسکو آگے بڑھائے اور اس
طریقے پہ اگر ہم اس ملی یکجہتی کونسل کو مستحکم کرنے میں کامیاب ہونگے اور اسے جو خطرات
درپیش ہیں، ان سے ہم نمٹ سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید کامیابیاں حاصل ہوسکیں گے
اور ان مشترکہ نکات کیلئے اور ان مشترکہ مقاصد کیلئے بہتر طور پر کام کرسکیں گے۔

ملی یکجہتی کونسل کے استحکام کی کوشش

ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ملی یکجہتی کونسل کو مزید مستحکم بنایا جائے، ہمیں کوئی ایسا
اقدام، کوئی ایسا عمل نہیں بجالانا چاہیے اور نہیں کرنا چاہیے، جس سے ملی یکجہتی کونسل کمزور
ہو البتہ اس وقت تک ہمیں جو باتیں ہوتی رہی اور جو گفتگو ہوتی رہیں اس میں عمومی
نوعیت کی گفتگو ہوئی، ہمیں اپنے ترجیحات کا تعین کرنا چاہیے، میں نے پہلے بھی عرض کیا
تھا کہ مشترکات ہمارے ساتھ بہت سے ہیں ان مشترکات میں سے کچھ ترجیحات کو ہمیں
سامنے لانا چاہیے، ترجیحی بنیادوں پر ترجیحات کا تعین کرنا چاہیے اور اس کے لیے اپنی
جدوجہد کو تیز کرنی چاہیے، اب ہمارے سامنے ایک تجویز ہے کہ تمام دینی جماعتیں ایک
جماعت میں مدغم کیوں نہیں ہوجاتے اور ایک جماعت کی صورت میں کیوں نہیں ہوتیں
میں سمجھتا ہوں کہ ملی یکجہتی کونسل اسکا ایک بہتر نمونہ ہے کہ ایک جماعت کی صورت میں
ایک راستے پر ہم چل رہے ہیں اور ہمارے مقاصد ایک ہیں تو اسے ہمیں اور مضبوط بنانا
چاہیے اور تقویت دینی چاہیے میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، اس پر اکتفاء کرتا ہوں۔

متحدہ اسلامی کانفرنس: جامعہ حقانیہ

خطبات

متحدہ اسلامی کانفرنس

زیر اہتمام دفاع افغانستان و پاکستان کونسل

ایوان شریعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء

خطبہ استقبالیہ

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

امت مسلمہ کے بہتر مستقبل کیلئے لائحہ عمل

نحمده تبارك و تعالیٰ و نصلی وسلم علی رسوله الكريم وعلی اله و اصحابه وأتباعه اجمعين۔

کلمات تشکر

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، رہنمایان ملت اور زعماء قوم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! سب سے پہلے آپ سب بزرگوں‘ حضرات اور احباب کا شکر گزار ہوں کہ شدید سردی کے اس موسم میں گونا گوں مصروفیات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ملک کے دور دراز علاقوں سے ہماری دعوت پر اس دیہاتی ماحول میں تشریف لائے اور عالم اسلام کیخلاف استعماری قوتوں کے فرعونی عزائم کی سنگینی کو محسوس کرنے کیساتھ ساتھ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ۔ اسلام اور ملت اسلامیہ کے حوالہ سے دینی حمیت کا مظاہرہ فرمایا۔

عظیم مشن کی خاطر مل بیٹھنا

مجھے احساس ہے کہ ہم آپ حضرات کے شایان شان میزبانی کا اہتمام کسی طرح بھی نہیں کرسکیں گے اس لئے تمام انتظامی کوتاہیوں پر معذرت چاہتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ آپ بزرگ اس عظیم مشن اور ہدف کی خاطر ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر سے نوازیں اور ہمارے اس مل بیٹھنے کو اسلام‘ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے بہتر مستقبل کا ذریعہ بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

عالم اسلام کی مشکلات اور مصائب

حضرات گرامی قدر! اس وقت عالم اسلام کو دنیا کے مختلف حصوں میں جس قدر مشکلات‘ خلفشار اور مسائل ومصائب کا سامنا ہے انکو سامنے رکھا جائے تو ان سب کے پیچھے ایک بات قدر مشترک کے طور پر دکھائی دیتی ہے کہ امریکی استعمار اور اسکے حواری طے شدہ منصوبے اور منظم پروگرام کے تحت امت مسلمہ کو استعماری شکنجے میں جکڑے رکھنے اور اس کو اپنے وسائل اور صلاحیتوں سے محروم کرکے مستقل غلامی کے جال میں قابو کرنے کیلئے اپنی تمام تر قوتوں‘ وسائل اور توانائیوں کو وقف کرچکے ہیں۔

طالبان کے خلاف عالم کفر کے خوفناک عزائم

دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے مسلم ملک انڈونیشا کے روز افزوں خلفشار کا مسئلہ ہو‘ مشرق وسطی میں عربوں سے تیل کی دولت طاقت کے زور سے ہتھیا لینے کی بات ہو‘ جنوبی ایشیا میں پاکستان کو اس کے نظریاتی تشخص‘ ایٹمی توانائی اور عسکری قوت سے محروم کردینے کی تگ ودو ہو یا جہاد افغانستان کے نظریاتی اور منطقی نتائج کی امین طالبان حکومت کو بے دست وپا کرکے امریکی عزائم کے سامنے جھکا دینے کی مذموم مہم ہو

ان سب کے پیچھے امریکہ اپنی پوری شیطانی قوت کے ساتھ رقصاں دکھائی دیتا ہے اوراقوام متحدہ اور مغربی ممالک امریکہ کے بے دام غلام کی طرح اس کے مکمل آلہ کار کا روپ دھار چکے ہیں اور اب تو مشرق وسطی میں فلسطینی مہاجرین کو ان کے علاقوں میں واپس جانے کے جائز حق اور بیت المقدس سے کلیتہً محروم کردینے کا واضح اعلان اور سلامتی کونسل کی قرارداد کے ذریعہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرکے امریکہ نے عالم اسلام کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کردیا ہے۔

روس کی شکست سے سب سے زیادہ فائدہ امریکہ کو

میں اس سلسلہ میں آگے بڑھنے سے قبل تاریخ کی اس عجیب ستم ظریفی کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ افغانستان کے دیندار اور غیور عوام نے روسی استعمار کی فوج کشی کے خلاف علم جہاد بلند کرکے لاکھوں جانوں کی بے مثال قربانیوں کے ساتھ سوویت یونین کو جو کھلے میدان میں شکست فاش دی ہے اس سے سب سے زیادہ فائدہ امریکہ نے اٹھایا ہے اور نہ صرف یہ کہ جہاد افغانستان کے نتیجہ میں روس کی شکست کے بعد امریکہ کی واحد عالمی چودھراہٹ قائم ہوئی ہے بلکہ لاکھوں افغانوں کے خون کے صدقے جرمنی متحد ہوا ہے‘ یورپ کو اتحاد نصیب ہوا ہے۔ بالٹیک ریاستوں کو آزادی ملی اور وسطی ایشیا کی ریاستیں کسی کوشش کے بغیر آزادی سے ہمکنار ہوئی ہیں اور پاکستان کو روسی جارحیت کے مسلسل خطرہ سے نجات ملنے کے ساتھ ساتھ اس کی گیارہ سو میل لمبی شمال مغربی سرحد محفوظ ہوگئی ہے۔ لیکن ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ جہاد افغانستان اور لاکھوں افغان عوام کے خون کو نقد کیش کرانے والے بیشتر ممالک اور اقوام خود ان افغان عوام کو ان کی جدوجہد اور قربانیوں کے منطقی ثمرات سے محروم کرنے پر تل گئی ہیں۔

طالبان کا کیا قصور؟

حضرات محترم! سلامتی کونسل نے امریکہ کے ایماء پر افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا جو اعلان کیا ہے وہ آپ نے ملاحظہ کرلیا ہے۔طالبان حکومت کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کی دیگر مسلم حکومتوں کی طرح اسلام کو زبانی جمع خرچ کا عنوان بنانے کی بجائے اپنے ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کا عزم کررکھا ہے اور وہ اس سلسلہ میں کسی تخویف وتحریص یا ملامت کی پرواہ کئے بغیر مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں اسی طرح طالبان حکومت نے مشرق وسطیٰ میں امریکی افواج کی بلاجواز موجودگی اور بیت المقدس کے حوالہ سے امریکہ کے مذموم ومکروہ کردار کے خلاف احتجاج کرنے والے عظیم عرب مجاہد اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالہ کرنے سے انکار کرکے اسلامی حمیت اور افغان روایات کی پاسداری کا ثبوت دیا ہے لیکن اس کی پاداش میں انہیں بالکل اس طرح کی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس طرح کی پابندیاں قریش مکہ نے جناب نبی اکرم ﷺ کو قتل کیلئے ان کے حوالہ نہ کرنے پر بنو ہاشم کے خلاف لگائی تھیں اور انہیں مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں مسلسل تین سال تک محصور رہنا پڑا تھا۔لیکن ان پابندیوں سے اسلام کا راستہ نہ اس وقت روکا جاسکا تھا اور نہ ہی آج روکا جاسکتا ہے۔

عالم اسلام کی موجودہ صورتحال اور عالم کفر کے عزائم

آج صورت حال یہ ہے:

☆ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے' اس کی عسکری قوت کومفلوج کرنے' سیاسی خلفشار سے دوچار کرنے اور معاشی طور پر عالمی اداروں کا دست نگر بنانے کیلئے مسلسل اور منظم کام ہورہا ہے

☆ افغانستان کی اسلامی حکومت کو بے بسی کی دلدل میں دھکیل کر اسے مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ مغرب کے ایجنڈے کو قبول کرے اور جہاد افغانستان کے نظریاتی اور منطقی نتائج سے دست بردار ہوجائے۔

☆ مشرق وسطی میں اسرائیل کے تسلط کو مستحکم کرنے اور عربوں سے اس کی بالادستی اور چودھراہٹ منوانے کیلئے امریکی راہنماؤں اور سفارت کاروں نے دن رات ایک کررکھا ہے۔

☆ امریکہ اور روس افغانستان کی اسلامی حکومت کو ناکام بنانے اورجنوبی اور وسطی ایشیاء میں کسی نئی اسلامی ریاست کے قیام کے امکانات کوروکنے کیلئے متحد ہوگئے ہیں۔

☆ مجاہدین کشمیر اور کشمیری عوام کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط صبر آزما جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کی درپردہ سازشیں اب اعلانیہ کوششوں میں تبدیل ہوگئی ہیں۔

☆ پاکستان کی دینی جماعتوں' دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کی کردار کشی کی جارہی ہے اور مغربی اداروں کی امداد سے چلنے والی این جی اووز کو بتدریج ملک پر مسلط کیا جارہا ہے۔

☆ مشرق وسطی کے تیل کے چشموں کو امریکہ اور اس کے حواریوں کی مسلح فوجوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور امریکی افواج کی موجودگی سے حرمین شریفین کی آزادی اور تقدس کو بھی خطرات لاحق ہوگئے ہیں مگر امریکہ اپنی اس مسلح دہشت گردی پر پردہ ڈالنے کے لئے مشرق وسطیٰ کے ممالک کی خودمختاری کیلئے جدوجہد

کرنے والے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کی کردار کشی کی مکروہ اور مذموم مہم میں مصروف ہے۔

☆ لیبیا کے خلاف حال ہی میں پابندیوں کی مدت میں توسیع کردی گئی ہے اور عراق کے عوام کے خلاف وحشیانہ پابندیاں بدستور جاری ہیں۔

☆ چیچنیا میں مظلوم مسلمانوں کے خلاف روس کی فوج کشی اور وحشیانہ مظالم پر اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

☆ پاکستان کو سیکولر ریاست کی شکل دیکر عالم اسلام کی فکری قیادت میں اسکے کردار کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔

حالات کی سنگینی کا احساس

ان حالات میں دینی علوم کی ترویج اور جہاد افغانستان کے عظیم مرکز دارالعلوم حقانیہ میں ملک کی اہم دینی جماعتوں کے قائدین اور مختلف مکاتبِ فکر کے زعماء کا یہ اجتماع جہاں ملت اسلامیہ کی دینی حمیت و غیرت کا عنوان بن کر ملک بھر کے عوام کی توجہ اپنی جانب مبذول کئے ہوئے ہے وہاں ہمیں وقت کی نزاکت اور حالات کی سنگینی کا احساس دلاتے ہوئے دعوت عمل بھی دے رہا ہے۔

مسلم حکمرانوں کو جھنجھوڑنے کی سعی

مہمانانِ ذی وقار! ان حالات میں ہم یہاں جمع ہیں کہ سلامتی کونسل کی اس قرارداد کے حوالے سے امارت اسلامی افغانستان کی طالبان حکومت اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت پر دباؤ بڑھا کر انہیں امریکہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کردینے پر مجبور کرنے کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اور دنیا کی مسلمان

حکومتوں کی صورت حال یہ ہے کہ وہ انتہائی بے حسی اور بے بسی کے ساتھ امریکی عزائم اور اس کی اسلام دشمنی سے آنکھیں بند کئے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملائے چلی جارہی ہیں اسلئے ہماری یعنی ملک کے دینی حلقوں کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ امریکہ کے اس کھلم کھلا اسلام دشمن اور مسلم بیزار طرزِ عمل کے خلاف نہ صرف رائے عامہ کو بیدار و منظم کرنے بلکہ مسلم حکمرانوں کو جھنجھوڑنے اور ہوش میں لانے کیلئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل طے کریں اور مشترکہ جدوجہد کا راستہ اختیار کریں۔

عالم اسلام کے لئے مستقبل کا لائحہ عمل

اس حوالہ سے ہم موجودہ حالات میں عملاً جو کچھ کرسکتے ہیں اس کا ایک ہلکا سا خاکہ پیش خدمت ہے:

(۱) بیت المقدس اور افغانستان کے حوالہ سے امریکہ کے موجودہ کردار اور سلامتی کونسل کی افغانستان کے خلاف حالیہ قرارداد کو مسلمانوں کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دے کر ملت اسلامیہ کو اس کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے۔

(۲) دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کو امریکی عزائم کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا جائے اور اس مقصد کیلئے کم از کم اسلام آباد میں مسلم ممالک کے سفیروں سے دینی قائدین کے بھرپور وفد کی ملاقات کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) رائے عامہ کو منظم کرنے اور عوامی احتجاج کو آگے بڑھانے کیلئے مشترکہ فورم تشکیل دے کر مسلسل اور مربوط رابطہ عوام مہم کا آغاز کیا جائے۔

(۴) امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے۔

(۵) طالبان کی اسلامی حکومت کی مالی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کوتوجہ دلائی جائے اور اس سلسلہ میں عوام کو ترغیب دی جائے کہ وہ براہ راست افغان سفارت خانہ سے رابطہ کرکے افغان بھائیوں کی بھرپور امداد کریں۔

(۶) افغانستان کی تعمیر نو اور وہاں سرمایہ کاری کیلئے کاروباری حضرات کو توجہ دلائی جائے۔

(۷) حکومت پاکستان پر واضح کردیا جائے کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کو عملاً بروئے کار لانے کی کوشش کی تو اسے ملک کے دینی حلقوں کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا بالخصوص سرحدات کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے نام نہاد مبصرین کی سرگرمیوں کو قبائل کے غیور مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے اور ان علاقوں میں آنے والے غیر ملکی مبصرین اور اہل کاروں کی جان کے تحفظ کی ضمانت دینا مشکل ہو جائے گا اس لئے حکومت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے ملک کے عوام کے جذبات کو نظر انداز کرکے کوئی قدم اٹھانے سے گریز کرے ورنہ نتائج کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔

اختتامی کلمات

اس لئے میں آپ حضرات کی طویل سمع خراشی پر معذرت چاہتے ہوئے گزارش کررہا ہوں کہ امت کی راہنمائی اور ملت کی قیادت کی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے مشترکہ لائحہ عمل اور پروگرام کی طرف راہنمائی فرمائیے اور خاص طور پر اقوام متحدہ

کی سلامتی کونسل کی طرف سے افغانستان کے خلاف اقتصادیاں پابندیاں عائد کرنے اور لیبیا کے خلاف پابندیوں کی توسیع کے اعلان کی روشنی میں دینی قوتوں کے اجتماعی کردار کا تعین کرکے آگے بڑھئے! تاکہ عالمی کفر واستعمار کی اس یلغار کا راستہ روکنے میں ہم اپنے دینی وملی فریضہ کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہوسکیں اور اپنے مظلوم او رغیور افغان بھائیوں کے ساتھ اس مشکل وقت میں ہم آہنگی اور یک جہتی کے اظہار کیساتھ ساتھ ان کی مشکلات میں کمی کیلئے عملی تعاون کی بھی کوئی راہ نکال سکیں۔ خدا کرے کہ ہمارا یہ اجتماع ملت کی توقعات پر پورا اترے اور ہم عالم اسلام کیخلاف امریکہ کے اس اعلان جنگ سے نمٹنے کیلئے ملک وقوم کی صحیح اور بروقت راہنمائی کے دینی فریضہ سے کماحقہ عہدہ برآ ہوسکیں۔ آمین

خطاب

مولانا شاہ احمد نورانی صاحبؒ

تعارف

صدر جمعیت علماء پاکستان۔ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن۔ صدر متحدہ مجلس عمل اور جماعت اہل سنت کے سرپرست بریلوی مسلک کے اکابر میں سے تھے مگر وحدت امت اور ملت کو درپیش چیلنجوں میں وسیع اور کھلے سینہ سے دیگر مکاتب فکر کیساتھ چلتے رہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز کے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل، پاک افغان ڈیفنس کونسل اور متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارمز پر قائدانہ رہنمائی کی۔ ناچیز نے تمام طبقوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے انہیں ملی یکجہتی کونسل کی صدارت پیش کی، میں سیکرٹری جنرل کے طور پر ان کیساتھ کام کرتا رہا انہوں نے دفاع افغانستان کونسل میں افغانستان اور طالبان افغانستان کا پورے جوش اور ولولہ سے ساتھ دیا، کونسل ہمارے رفیق کار بعض دینی سیاسی جماعتوں کی نظر میں کھٹکتا رہا مگر مولانا مرحوم نے حتی الوسع اسے بچانے کی کوشش کی مگر بالآخر یہ عناصر اسے متحدہ مجلس عمل کے نام پر سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا مرحوم کو اللہ نے بڑی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ (س)

تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں

أعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام علی اشرف الخلائق وسيد المرسلين نبينا وحبيبنا ومولنا محمد ﷺ يا رب صلی وسلم دائماً ابداً علی حبيبك خير خلق كلهم ۔

کلمات تشکر

حضرت مولانا علامہ سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سب سے پہلے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے عالم اسلام کے اس اہم ترین مسئلہ پر جو اس وقت امت مسلمہ کو درپیش ہے ہم اور آپ سب کو دعوت دے کر یہاں بلایا اور ہم اور آپ سب یہاں اس بابرکت اجتماع میں شامل ہو کر امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے اہم فیصلے انشاءاللہ کر کے ہی یہاں سے جائیں گے۔

عالم کفر کا مقابلہ اور عالم اسلام کی تیاری

کسی کو شک نہیں کہ اس وقت عالم کفر، صلیبی قوتیں اپنے زخم چاٹ رہے ہیں جو شکست سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور ہمارے اسلاف نے ان کو دی تھی آج

تک وہ اس کے زخم چاٹ رہے ہیں اور بدلہ مسلسل ہم سے لے رہے ہیں عالم کفر کا اور اسلام کا یہ مقابلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور جاری رہے گا اور ظاہر ہے ہمیں اس کے لئے تیاری کرنے کی ضرورت ہے پاکستان کی جو حالت ہے اور جو صورتحال اس وقت درپیش ہے تو سب سے اہم صورتحال یہ ہے کہ افغانستان ہمارا فقط پڑوسی ملک نہیں ہے افغانستان ہمارا برادر مسلمان ملک ہے ان کا دکھ ہمارا دکھ ہے، ان کا درد ہمارا درد ہے قرآن مجید فرقان حمید کے ارشاد کے مطابق ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ اور حضور پرنور سید العالمین ﷺ کے ارشاد کے مطابق المسلمون کجسد واحد ان شتکی عینه اشتکی کله ان اشتکی رأ سه اشتکی کله۔

سارے مسلمان ایک جسم اور ایک جان

حدیث کو مختصر کر دیا کہ مسلمان جسم واحد کی طرح ہیں اور افغانستان کا درد ہمارا درد ہے افغانستان کے خلاف جو کچھ بھی امریکہ کر رہا ہے اس کا درد ہمارا درد ہے افغانستان کے خلاف جو کچھ بھی امریکہ اور صلیبی قوتیں کر رہی ہیں اس کا اگلا نشانہ پاکستان بھی ہے پاکستان سے بھی یہ ایٹمی قوت بننے کا بدلہ لینا چاہتے ہیں پاکستان کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں اس کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اور افغانستان میں طالبان کی شکل میں جو حکومت ان کو ملی امن کو جس نے بحال کیا قوم کو متحد کیا پورے ملک میں جو خون ریزی ہو رہی تھی اس کو روکا اب الحمد للہ وہاں شعائر اسلامی کو رواج دیا اور حدود کو نافذ کر دیا۔

افغانستان کے مسلم بھائیوں کو پیغام

میں یہ سمجھتا ہوں کہ افغانستان کے مسلمان بھائیوں کو ہم یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ ان کو ان پابندیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے انہوں نے حدود کو نافذ کر دیا اور اللہ کے

محبوب حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حدود اگر نافذ کر دی جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ اس کے عوض اس ملک کو بے شمار برکتیں عطا فرماتا ہے انشاء اللہ افغانستان کو انگریزوں نے بھی تباہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے روس نے تباہ کرنے کی کوشش کی اس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے انگریز بھی ختم ہو گئے روس بھی ختم ہو گیا اور انشاء اللہ امریکہ بھی ختم ہو کر رہے گا، لیکن اس کیلئے تمام دینی جماعتیں جو ہیں ان کو متحدہ موقف اختیار کرنا ہو گا، جہادی تنظیموں کے ساتھ جہاں ہماری معاونت پہلے سے جاری تھی اب بھی جاری ہے وہ جاری رہنی چاہیے۔

افغانستان کی امداد و اعانت

میری تجویز مختصر سی یہ ہے کہ جتنی بھی دینی جماعتیں ہیں وہ اپنے تمام دفاتر کو افغانستان کی امدادی فنڈ کے لئے مخصوص کر دیں تمام دینی جماعتیں اپنی دفاتر کو افغانستان کی امداد اور اعانت کے لئے وقف کر دے وہاں سے جتنا بھی سامان جمع ہو وہ براہ راست افغان سفارتخانے اسلام آباد پہنچا دیا جائے اور اس کی بڑی سہولت بھی ہے افغانستان کا کونسل خانہ ماشاء اللہ پشاور میں موجود ہے کراچی میں بھی موجود ہے اور اسلام آباد میں بھی ہے اب سفارتخانے پر بھی یہ پابندیاں انہوں نے لگائی ہیں آپ نے ملاحظہ کیا ہو گا کہ اس کا عملہ کم کیا جائیگا لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم اپنے بھائیوں کی اگر مدد کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں تمام دینی جماعتیں مشترکہ طور پر یہ موقف اختیار کریں اور جتنا بھی سامان کھانے کا پینے کا اور نقد کی شکل میں تا کہ افغان حکومت کو جو متاثر ہو رہی ہے نقد کی شکل میں اس کی مدد کی جا سکیں ہے تمام دینی جماعتیں اپنے دفاتر میں اس کو وصول کریں اور افغانستان کے سفارتخانے اور قونصل خانے میں اس کو پہنچائیں۔

تمام عالم کفر کا بائیکاٹ

بائیکاٹ کا جہاں تک تعلق ہے امریکی مال کا بھی فقط بائیکاٹ نہ ہو روسی مال بھی کافی تعداد میں پاکستان آرہا ہے امریکہ اور روسی مال کے بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ برطانیہ کو بھی اس میں شامل کر دیا جائے اور یہ تمام ممالک اس اقتصادی پابندیوں کے سلسلے میں امریکہ کے معاون و مددگار ہیں ان سب کا بائیکاٹ کیا جائے اور اس سلسلے میں میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس محراب و منبر کی جو قوت ہے اس کو اگر ہم صحیح معنوں میں استعمال کریں ائمہ مساجد اور خطباء اپنے خطبات جمعہ میں اس سلسلے میں ایک منظّم مہم چلائیں کوئی وجہ نہیں ہے کہ کامیابی نہ ہو انشاء اللہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد :۷)

افغانستان سے تعاون کرنے کیلئے ایک منظّم ادارے کی تشکیل

تیسری میری تجویز یہ تھی کہ جتنی بھی دینی جماعتیں ہیں اس سلسلے میں پہلے سے آپ کی ملی یکجہتی کونسل بھی موجود ہے تمام دینی جماعتیں بھی موجود ہیں لیکن خصوصی طور پر جہاد افغانستان بڑا اہم مسئلہ ہے جو اقتصادی پابندیاں افغانستان پر لگی ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ، افغانی بھائیوں کی مدد کے لئے تسلسل سے مدد کرنے کے لئے ایک منظّم ادارہ بنا چاہیے جس میں تمام جماعتیں مل بیٹھ کر وقتاً فوقتاً اہم فیصلے اس سلسلے میں کرتی رہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ پابندیاں جو ہیں ان پابندیوں کے بعد انشا ءاللہ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے جتنا ہی دباؤ گے یہ اتنا ہی ابھرے گا، انشاء اللہ اس سے ہمارے لئے بے شمار فوائد نکل کر آئیں گے اللہ تبارک وتعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب

حضرت مولانا قاضی عبداللطیفؒ کلاچوی

تعارف

مولانا مرحوم دارالعلوم دیوبند کے فاضل شیخ الحدیثؒ کے ارشد تلمیذ عمر بھر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے حضرت مفتی محمودؒ کے ساتھ اوران کے بعد ناچیز کے جماعتی کاموں میں قائدانہ مشفقانہ رہنمائی فرمائی، اللہ نے نہایت حکیمانہ سوجھ بوجھ سے نوازا۔ جماعت کیلئے ان کا وجود ''دماغ'' کی حیثیت رکھتا ہے جمعیۃ کے سنیئر نائب امیر کے ساتھ سرحد کے امیر اور بعد میں تشکیل دیئے جانے والے متحدہ مجلس عمل کے بھی صوبائی امیر رہے۔ کلاچی کے قاضی خاندان کے ستون اور بقیۃ السلف قاضی عبدالکریم مدظلہ کے برادر اصغر اور دست راست ہیں سینیٹ کے رکن رہے اور ہم دونوں نے ۸۵ء میں سینیٹ میں مشترکہ طور پر شریعت بل پیش کیا۔

افغانستان پر اقدام سے پاکستان کو خطرہ

امریکی سلامتی کونسل کا فیصلہ

مولانا نے وقت پر یہ اقدام کیا ہے آج یہ بات ہو رہی ہے کہ امریکا نے افغانستان کے خلاف یہ اقدام کیا ہے مجھے اس میں کچھ ترمیم کرنی ہے یہ حضرات سب واقف ہیں اس سے کہ امریکہ کی قومی سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اکیسویں صدی میں داخلے کے بعد ہم نے دو عالمی جنگیں لڑنی ہے ایک خلیج میں اور دوسری کوریا میں اور انہوں نے اجازت دی ہے کہ حکومت کو اس کے لئے ابھی سے اقدامات کرنے ہوں گے یہ جنگ جو شروع ہے مشرق وسطیٰ پر اس کا قبضہ ہو چکا ہے ان کے سامنے آج دو طاقتیں ہیں صرف اور صرف ایک افغانستان اور ایک پاکستان، پاکستان کو وہ ٹکڑے کر رہا ہے۔

افغانستان پر اقدام پاکستان پر اقدام تصور ہوگا

یہ جو افغانستان کے متعلق انہوں نے اعلان کیا ہے یہ درحقیقت پاکستان کے متعلق انہوں نے اعلان کیا ہے یہ درحقیقت پاکستان کے خلاف ایک منصوبہ ہے افغانستان پہلے سے بھی وہ مجاہد ہے جنہوں نے اپنے دنیا کے سامنے اپنے جوہر دکھلائے ہیں جہاد کو آج بھی دنیا جانتی ہے کہ افغانستان کی پوزیشن کیا ہے ان کی جرأت کیا ہے؟

وہ اپنی شہادت کو زندگی سمجھتے ہیں اور انکا ایمان ہے کہ ہم اگر شہید ہوگئے تو ہم زندہ ہیں صحابہ کرامؓ نے کہا تھا ایران کو کہ ہمارے پاس ایسی قوم موجود ہے کہ جو شہادت کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں افغانستان کی تاریخ بتلاتی ہے کہ انہوں نے اپنی شہادت کو اپنی زندگی سمجھا ہے اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے آج ان کی یہ پابندیاں درحقیقت افغانستان کے خلاف نہیں ہیں پاکستان کے خلاف ہیں۔

قبائل قابل احترام اور قابل اعتماد فوج

ہمارا فرض یہ ہے آج میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے جو قبائل ہیں فوج ہماری قابل احترام ہے یقینی بات ہے انہوں نے دنیا کے اندر اپنا سکہ جمایا ہوا ہے ان کا آج بھی یہی اعلان ہے کہ ایمان، جہاد، تقویٰ یہ ماٹو ان کا آج بھی ہے آج ہمیں ان پر فخر ہے الحمدللہ آج اس پر چل رہے ہیں، لیکن ہماری جو فوج ہے اور قابل اعتماد فوج ہے وہ قبائل ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ جتنی جماعتیں ہیں قبائل کو حوصلہ دیں قبائل کی حمایت کریں اور ان کو ساتھ ملائیں اگر قبائل آپ کے بیدار ہو جاتے ہیں تو آپ یقین کیجئے کہ پاکستان نہیں عالم اسلام کا تحفظ ہوگا اس لئے میری گزارش یہی ہوگی کہ جتنے تجاویز آئی ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دوسرے علاقوں میں تو ضرورت ہے لیکن جو علاقہ آپ کا سنبھالا ہوا ہے اور آپ کی وہ فوج ہے اور وہ مادر زاد فوج ہے ان کو ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہے ان کے مردم شماری کے لحاظ سے ۲۷ لاکھ آبادی ہے قبائل کی لیکن میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں یقینی بات ہے کہ ان کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے لیکن بہتر لاکھ بھی سہی بہتر لاکھ میں سے ہم تیس لاکھ نوجوان نکال سکتے ہیں جہاد کے لئے اور دوسرے علاقوں کے نوجوانوں کے اندر جہاد کا جذبہ ابھرا ہوا ہے یہ جو تنظیمی حضرات یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور جن کے پاس فوج مکمل موجود ہے آپ یقین کیجئے کہ

انشاء اللہ ہمیں کوئی دکھ نہیں پہنچا سکتا لیکن آپ یقین کیجئے کہ اس وقت امریکہ جو چال چلا رہا ہے وہ صرف منافقانہ چال چل رہا ہے اگر اس کے اندر جرأت ہے تو اپنی فوج بھی سامنے لائے اگر اپنی فوج کو سامنے لاتا ہے کہ یہ منصوبے کے ساتھ آرہا ہے یہ منافقانہ چال ہے میں روس سے بھی کہوں گا چین سے بھی کہوں گا کہ یہ وقت ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ کہا گیا تھا کہ تیسری جنگ عظیم جب آئیگی تو وہ ایشیاء میں ہونی چاہیے آج آپ ہم پر وہ جنگ مسلط کر رہے ہیں۔

قبائل کا استحکام اور حکومت کی ذمہ داری

وہ وقت آگیا ہے کہ آپ پر وہ جنگ مسلط کی جا رہی ہے اس لئے ہمیں اس جنگ کے لئے تیار ہونا پڑے گا اور اپنی تیاری کے لئے اپنے نوجوانوں کے علاوہ آپ کو قبائل کو مستحکم بنانا ہوگا اگر آپ قبائل کو مستحکم نہیں بنائیں گے اس مٹی کو مضبوط نہیں کریں گے تو یہ مبصرین کے نام سے اپنا فوج اتاریں گے تو اب ان کو ہم نے کیسے دبانا ہے؟ لہٰذا یہ مبصرین کے نام سے جو لوگ آرہے ہیں وہ درحقیقت ان کی فوج ہے اور وہ حملہ پاکستان پر ہے افغانستان کے خلاف نہیں ہے افغانستان تو پہلے بھی دولت مند ہے افغانستان نے کہا ہے کہ ساری دنیا کے ممالک مقروض ہیں مجھ پر قرضہ نہیں ہے میں دولت مند ہوں میں غریب کیسے ہوں وہ گزارہ کر سکتا ہے وہ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلاتا ہے لہٰذا اس کا امیر اور اس کا غریب سارے ایک دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

موجودہ نظاموں سے لوگوں کی ناراضگی اور اسلام کی طرف رغبت

آج ہم جس صدی میں داخل ہو رہے ہیں آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ آپ اندازہ لگائیے عالمی رپورٹوں کے مطابق ایشیاء کے اندر اسی فیصد آبادی وہ ہے جو ایک

ڈالر یومیہ کماتی ہے ان کے مطابق جب ایک ڈالر یومیہ کماتی ہے وہ غریب اور افلاس زدہ کہاں جائیگا روس نے ان کو سبز باغ دکھائے تھے وہ ناکام ہو چکا ہے جب وہ ناکام ہو چکا ہے امریکا کے خلاف تو اس کے اندر اب بھی اجتماعات ہو رہے ہیں جب ان کی میٹنگیں ہوتی ہیں تو ساری دنیا ان کے خلاف احتجاج کرتی ہے وہاں امریکہ کے اندر یہ خود میٹنگ نہیں کر سکتے لہٰذا وہ اسی فیصد آبادی ایشیاء کی اگر اسلامی نظام آتا ہے تو یقینی بات ہے کہ وہ اسلام کی طرف آئیں گے اور قیادت اس کی افغانستان کرے گا پاکستان کرے گا پاکستان کے وہ بدبخت لیڈر ہیں جو یہاں سے اسلامی نظام مٹانا چاہتے ہیں ہم نے کلمہ پڑھا ہے، قرارداد مقاصد قائم ہوئی ہے اس قراردادِ مقاصد کو اگر عملی جامہ پہنایا جاتا ہے تو دنیا کی قیادت پاکستان کے ہاتھ میں ہے لہٰذا میں زیادہ وقت نہیں لوں گا مولانا کا میں مشکور ہوں میں خادم ہوں اپنی جماعت کا الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق دی ہے کہ وقت پر انہوں نے یہ اقدام کیا ہے اور یہ ایسا تیر ہے کہ یقین کیجئے کہ واشنگٹن تک اس کے اثرات ہوں گے۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العلمین

خطاب

شیخ الحدیث مولانا امان اللہ صاحب

تعارف

جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل، سابق ممبر قومی اسمبلی، تاجوری لکی مروت سے تعلق رکھنے والے جمعیت علماء اسلام ف کے سرکردہ رہنما، جامعہ اسلامیہ کاہی ہنگو کے سابق شیخ الحدیث۔

پس چہ بائید کرد

کلمات تشکر

میں سب سے پہلے حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب دام مجدہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نازک وقت میں عالم اسلام کے درپیش مسائل کے متعلق ہم سب کو اکٹھا کیا اور انہوں نے اس کے بارے میں محنت فرمائی۔

امریکہ کی بیداری کے اسباب، اسلامی نظام سے خوف

میرے دوستو! جس مسئلے کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں یہ افغان ملک کے خلاف اقوام متحدہ کا مسئلہ فقط نہیں ہے یہ صرف افغان قوم کے خلاف نہیں ہے بلکہ اصل میں اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ اسلام کے نفاذ سے ہے تو گویا کہ یہ اسلام پر حملہ ہے بظاہر نام اسامہ کا لیا جاتا ہے یا وہاں کے اندرونی مسائل کا لیا جاتا ہے لیکن اسامہ تو پہلے بھی تھا اور آج کل جو وہاں پر لڑائی ہو رہی ہے اس سے بڑھ کر وہاں پہلے ہی انتشار تھا خون ریزیاں تھیں لیکن یہی امریکہ تھا یہی اقوام متحدہ تھا وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے اب وہ بیدار ہو گئے اس لئے کہ ان کو اسلام کے نظام سے بہت خوف ہے اگر افغانستان میں اسلامی نظام قائم ہوا لوگ دیکھتے ہی دیکھتے سب اسلامی ممالک بلکہ یورپ بھی اسلام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

افغانستان کے ساتھ امداد کی کئی صورتیں

تو میرے دوستو! آج ہم جو اکٹھے ہوگئے اس میں مختلف قسم کے لوگ ہیں ہمارے ساتھ فوجی افسران بھی شامل ہیں صحافی حضرات بھی ہیں مجاہدین حضرات بھی ہیں شیوخ بھی ہیں مہتممین حضرات بھی ہیں اب اس حالت میں اگر ہم افغانستان کی مدد کر سکتے ہیں تو صرف ایک صورت نہیں ہے کہ ہم ان کے لئے چندہ اکٹھا کریں بلکہ ان کو بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے میری تجویز ہے کہ اب کونسل بنائی جائے جیسے کہ ہمارے محترم نے فرمایا اختتامی اجلاس کے بعد ایک کونسل بنائی جائے اور مختلف شعبے بنائے جائیں کچھ لوگ تو یہاں چندہ اکٹھا کر کے ان کو ارسال کرتے رہیں کچھ لوگ وہاں جا کر افغانستان میں وہاں کے عوام کو جو ڈرایا جاتا ہے اور اسلامی حکومت کے خلاف جو ابھارا جاتا ہے وہاں ان کو مطمئن کرنا کہ اقوام متحدہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا جب تک اللہ نہ بگاڑے، بچانے اور بگاڑنے والا اللہ ہی ہے تو وہاں کی عوام کی دلجوئی بھی کرنی چاہئیں چندہ بھی کرنا چاہیے یہاں جتنے بھی سفارتخانے ہیں کچھ وفود ان کے لئے منتخب ہونے چاہیے سفارتخانوں سے ملنا چاہیے اور ان کو اپنے مذہبی جماعتوں کے جذبات اور پاکستانی عوام کے جذبات سے آگاہ کرنا چاہیے کہ ہمارے پاکستانی عوام کے یہ یہ جذبات ہیں اپنے ملک کو آگاہ کرو اور اسی طریقہ سے ایسے وفود بھی ہونے چاہیں جو اسلامی ممالک میں جا کر وہاں کے عوام سے بھی رابطے قائم کریں وہاں کے حکومت سے بھی رابطے قائم کریں اور ان پر جو ہمارے خدشات ہیں اس سے آگاہ کرنا چاہیے۔

عالم اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنا

ہو سکے تو اس طریقہ سے پورا عالم اسلام بیدار ہو جائے ورنہ وہ تو نشہ میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کو نہ تو اسلام سے کام ہے صرف اپنی کرسی سے اور امریکہ سے

خوف ہے ہر کسی کو خوف ہے تو اس خوف کے نکالنے کے لئے مختلف وفود ہونے چاہئیں اسی طریقہ سے ہمارے پاس چونکہ صحافی حضرات بھی ہیں تو وہ اس کے متعلق مختلف مضامین اخبارات میں دیتے رہے تو انشاء اللہ اگر ایسی کونسل بنائی جائے تو انشاء اللہ ہماری جماعت ہر قسم کی امداد کے لئے تیار ہوگی اور ہماری جماعت کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے چوبیس جنوری کو وہاں مظاہرے کرنا ہے وہ بھی انشاء اللہ کریں گے اور انشاء اللہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون جاری رکھیں گے بشرطیکہ اس قسم کے مفید تجاویز ہوں اور مفید عمل ہوں تو عوام خود بخود بیدار ہو سکیں گے امریکہ تو کیا کوئی کچھ بھی نہیں کر سکے گا، انشاء اللہ اگر ہم اپنے گھر میں پورے طرح متفق رہے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمین

خطاب
مولانا فضل الرحمٰن خلیل صاحب

تعارف

مولانا جہاد افغانستان میں جدوجہد کرنے والی ایک تنظیم حرکۃ المجاہدین کے سرگرم رہنما، افغانستان اور کشمیر کے جہادی کوششوں میں مصروف رہے۔

مجاہد دہشت گرد کیوں ٹھہرے؟

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (البقرۃ:۱۲۰)

کلمات تشکر

میں سب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے اس اہم موقع پر پاکستان کی قیادت کو ایک اہم مسئلے پر توجہ دلانے کا اہتمام فرمایا یہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور اس وقت اگر ایسے موقع پر پاکستان کی قوم نے اور پاکستان کی قیادت نے اور علماء نے اگر کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کیا جو مشکلات ہم آج افغانستان میں دیکھ رہے ہیں کل کو یہ بھی انہیں مشکلات کا شکار ہوں گے۔

افغانستان پر پابندیوں کے اسباب

افغانستان کے پابندیوں کے حوالے سے اتنی بات ضرور عرض کروں گا کہ پابندیاں لگی کیوں ہیں پابندیوں کے اسباب کیا ہے؟ یہی افغانستان تھا جہاں امریکہ اور

یورپ ہر قسم کا تعاون کیا کرتے تھے یہی افغانستان تھا کہ مغربی دنیا اس کی بھر پور سپورٹ کرتی تھی آج وہی افغان قوم ہے کہ کل انعامات تھے آج پابندیاں ہیں کل مجاہدین کہلاتے تھے اور آج دہشت گرد کہلاتے ہیں آخر وہ کونسی ایسی تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ جس کی بنیاد پر عالم کفر آج افغانستان کے خلاف، جہادی تحریکوں کے خلاف، علماء کے خلاف، مدارس کے خلاف میدان میں آیا ہے جہاں تک افغانستان کے حوالے سے بات ہے ان کا جرم صرف اور صرف نفاذ اسلام ہے ورنہ قوم وہی ہے ملا عمر نیا آدمی نہیں وہی مجاہد ہے جس کی آنکھ افغان جہاد کے دوران شہید ہوئی ہے اسامہ بن لادن نئے آدمی نہیں وہی شخص ہے جسے دنیا ایک مجاہد کے نام سے یاد کرتی تھی صرف فرق اتنا ہوا ہے کہ افغانستان کے طلباء نے اب اللہ کے اس نظام کو، اس قرآن کو افغانستان میں نافذ کیا ہے تو یہ پابندیاں افغانستان کے خلاف نہیں ہیں یہ پابندیاں اسلام کے خلاف ہیں دوسری بات عالم کفر کو جو دکھ ہے وہ جہاد کے حوالے سے ہے کہ آج دنیا میں وہ جہاد جسے یہود و نصاری مٹا چکے تھے آج اللہ رب العزت نے جہاد کو مسلمانوں کے لئے دوبارہ بیداری کا ذریعہ بنا دیا ہے تو آج امریکہ کے لئے اور کفری طاقتوں کے لئے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو برداشت کرسکیں اس لئے ہمیں جہاد کے معاملے میں یہ جو معذرت خواہانہ رویے ہیں ہمیں اس کو ترک کرنا چاہیے۔

امریکہ کو اسامہ سے اسلام سے دشمنی ہے

افغانستان کے حوالے سے بھی یہ بات یاد رکھ لیجئے کہ اگر آج جو امریکا کا مطالبہ ہے کہ اسامہ بن لادن کو افغانستان سے نکال دیا جائے تو ہم افغانستان پر پابندیاں ختم کر دیں گے ماضی میں دیکھیں کہ سوڈان میں یہی اسامہ بن لادن موجود تھا وہاں کی حکومت کو بھی یہی کہا گیا کہ تم سوڈان سے اسامہ بن لادن کو نکال دو تو پابندیاں

ہم ختم کر دیں گے حقیقی بات یہ ہے کہ انہیں اسامہ بن لادن سے دشمنی نہیں دشمنی اسلام سے ہے، انہیں دشمنی جہاد سے ہے، انہیں دشمنی علماء حق سے ہے لہٰذا اس میدان کے اندر ہمیں طالبان کے حوالے سے کھل کر حمایت کرنی چاہیے اور اس کا حق ادا کرنا چاہیے اس لیے کہ اسلام کی وجہ سے پابندیاں ہیں اسلام ان کا اور ہمارا مشترک ہے تو اسی ایک پلیٹ فارم کے حوالے سے، میں پاکستان کے عوام کے حوالے سے اور پاکستان کے سیاسی قائدین اور مذہبی جماعتوں کے ذمہ دار حضرات سے گزارش کروں گا کہ ایسے موقع پر کھل کر طالبان کی حمایت کی جائے۔

افغانستان کے حوالے سے حکومت پاکستان کی ذمہ داریاں

اگر پاکستان طالبان پر پابندیوں کے حوالے سے عمل درآمد کرتا ہے تو اس موقع پر ان کی مخالفت کی جائے اور کم از کم ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے پاکستان کی لیڈر شپ جو ہے وہ ان پابندیوں کے خلاف میدان میں آئے اور پاکستان کے علماء اور پاکستان کے سیاستدان ایک مشترکہ وفد بنا کے اسلامی ملکوں کے سربراہوں سے ملیں اور ان کو ان پابندیوں کو توڑنے کے لئے اور طالبان کی حمایت پر آمادہ کریں اگر یہ دونوں چیزیں، نفاذ اسلام کے لئے اور جہاد کے حوالے سے ہم نے اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیا اور طالبان کی ہم حمایت کرتے رہے اور جہادی سلسلہ جاری رہا تو عالم اسلام کا کفر کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا لیکن اگر ہم نے طالبان کے حوالے سے پسپائی اختیار کر لی تو پھر یاد رکھو میرے بھائی کسی صورت کے اندر اور کسی خطے کے اندر دنیا میں خالص اسلام کا نفاذ نہیں کر سکیں گے۔

افغانستان مخلوط حکومت کا مطالبہ ایک فراڈ ہے

پھر یہی ہوگا جیسا کہ امریکہ کا مطالبہ ہے افغانستان میں کہ مخلوط حکومت

افغانستان میں قائم کیا جائے یہ طالبان کی حکومت یہ مخلوط حکومت ہے اس حکومت کے اندر افغانستان کے عوام کے نمائندے شامل ہیں اگر مخلوط کا مقصد یہ ہے کہ افغانستان کے اندر ایک لادین اور بے دین حکومت کا قیام ہو تو ہم ایسی حکومت کی قطعاً حمایت نہیں کریں گے ہم تو حمایت اس حکومت کی کر رہے ہیں جو خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نظام کے حوالے سے موجود ہے اس لئے میں اس حوالے سے اپنے تمام دوستوں اور وہاں کی تمام قوتوں سے گزارش اور مطالبہ کروں گا، کہ جی ہاں طالبان نے اپنے میدان کو اور اپنے پروگرام کو بہت وسیع کر دیا ہے کہ جو بھی آئے اس حکومت کے اندر شامل ہو سکتے ہیں لیکن کفر کا یہ مطالبہ کہ افغانستان میں ایک مخلوط حکومت کا قیام کیا جائے یہ ایک فراڈ ہے، دھوکہ ہے اور طالبان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، میں اسی کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں طالبان کی حمایت پر اور عالمی کفر کے خلاف میدان جہاد میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العلمین

خطاب

مولانا محمد مسعود اظہر صاحب

تعارف

حرکت الجہاد کے سرکردہ رکن، جہاد کشمیر کے حوالے سے ایک جانا پہچانا نام، انڈیا کے جیلوں میں اسیر رہے بعد میں جیش محمد ﷺ کے نام سے جہادی تنظیم بنائی اب بہاولپور میں ایک علمی مرکز چلا رہے ہیں۔

خواص امت کی ذمہ داریاں

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (البقرۃ: ۱۹۰) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ (الانفال: ٦٥) عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً (متفق علیہ)

اقوام متحدہ اور نبی ﷺ کی پیشن گوئی

میں سب سے پہلے میزبان مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے غم اور دکھ کے اس ماحول میں خوشی اور روشنی کا اک دیا جلایا ہے اللہ کرے یہ مجلس اور یہ اجلاس ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت اور پوری دنیا میں مسلمانوں کی عظمت کا ایک ذریعہ بن جائے اس وقت حضور ﷺ کی

سینکڑوں سال پہلے کی گئی پیشن گوئی کے مطابق ساری دنیا کے کافر اقوام متحدہ بنا چکے ہیں اور اس اقوام متحدہ کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ کی احادیث میں ملتا ہے ایک زمانے میں ساری قومیں جمع ہو جائیں گی اور منشور ایک ہی ہوگا کہ کس طرح مسلمانوں کو توڑا جائے ختم کیا جائے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہم اس وقت میدان جنگ میں ہیں اور ساری دنیا کے کافروں نے ہم پر جنگ کو مسلط کر دیا ہے کسی بھی چیز سے ہم اگر عالم کفر کا مقابلہ کریں گے تو وہ ہماری صفوں میں منافق پیدا کر دیں گے اور ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کر دیں گے۔

عالم اسلام کے قائدین کی ذمہ داریاں

اس وقت پورے عالم اسلام کی ذمہ داری خصوصاً قائدین کی ذمہ داری وہی ہے جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو بیان فرمائی اور دو چیزوں پر وہ مشتمل ہے اگر آج امت کے سارے قائدین ان دو چیزوں کو اختیار کر لیں تو میں کروڑہا بار اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ امریکہ کی پابندیاں اسی طرح اپنی موت آپ مر جائیں گی جس طرح سویت یونین اپنی موت مر گیا تھا پہلی چیز "فقاتل" اور دوسری چیز "حرض" ہم میں سے ہر شخص خود لڑنے کے لئے میدان میں نکل آئے بہت ہو چکے امن پسندی کے دعوے بہت عزتیں اور عصمتیں ہم نے لٹوا دیں بہت کچھ کھو چکے ہیں ہم نے اب ہم میں سے ہر شخص کو مسلح ہو کر میدان میں آنا ہوگا اور ان تمام ضابطوں کو توڑنا ہوگا جو امن پسندی کے نام پر ہمارا خون کرنے کے لئے اور ہماری نسلوں کو بھکاری بنانے کے لئے ہم پر مسلط کئے جا رہے ہیں جب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں تھے انہیں خود میدان قتال میں نکلنا پڑا پچپن سال کی عمر میں اسلحہ ہاتھ میں اٹھا کر اس زمانے کے ابو جہل کو للکارنا پڑا اس زمانے کا بھی کوئی قائد، کوئی لیڈر اس سے

مستثنیٰ نہیں ہوسکتا ہر شخص کو میدان قتال میں آنا ہوگا اور ہمیں "حــرضّ" کا کام کرنا ہوگا امت مسلمہ کو قتال پر تیار کرنا ہوگا۔

امارات اسلامیہ افغانستان کی قدر و قیمت

کافر سب سے پہلے ہمارے دل میں امارت اسلامیہ افغانستان کی قدر و قیمت کم کر رہی ہے ہم میں سے بہت سارے لوگ اس وجہ سے ان کی خدمت نہیں کرتے کہ ہماری پسند کے آدمی وہاں نہیں آئے اللہ کی قسم ہم مسلمان ہیں بت پرست نہیں ہیں کہ اپنے پسند کے لیڈر نہ ہونے کی وجہ سے ہم امارت اسلامیہ کو کافروں کے منہ کا لقمہ بنا دیں امارت اسلامیہ کعبہ کی طرح مقدس ہے مسجد نبوی ﷺ شریف کی طرح مقدس ہے ہم تو اس ملک میں رہتے ہیں جہاں اللہ کے نظام کے اوپر ایک حوالدار کا قانون چلتا ہے جہاں ایک پولیس والا اللہ کے قرآن سے زیادہ طاقتور بن کے پیش ہوتا ہے اور قربان جاؤں ان افغانیوں کے اوپر جنہوں نے اسلام کا نام اونچا کیا محمد رسول ﷺ کا نام اونچا کیا آج اگر پاکستان کی تمام دینی جماعتیں سارے قائدین شخصیت پرستی کا سارا لبادہ ختم کر کے طالبان کی کھلم کھلا حمایت کا اعلان کر دیں میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہی اور یہی مسئلے کا حل ہے باقی جہاں تک کافروں نے ہمیں کمزور سمجھا ہے دنیا کی کافر طاقتوں نے ہمیں کمزور سمجھا ہے انشاء اللہ اس کا مقابلہ تو میدان جنگ میں ہوگا وہ کہنے کی نہیں کرنے کی باتیں ہیں اور امت مسلمہ میں وہ افراد پیدا ہو چکے ہیں کہ ان کافروں کو وہ انجام دکھائیں گے جنہوں نے عراق اور افغانستان کے بچوں کو بھوکا مارا اب ان کی مائیں بھی اپنی گود کی طرف دیکھے جہاں ان کے بچوں کو بھی ترسنا پڑے گا اور یہ وقت اب آچکا ہے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

مولانا محمد اکرم اعوان

تعارف

تنظیم الاخوان کے مؤسس ،ماہنامہ ''المرشد'' چکوال کے مدیر، مفسر قرآن، چالیس سے زائد کتابوں کے مصنف، مولانا اللہ یار خان صاحب کے مرشدِ خاص، رفاہی ادارہ ''الفلاح فاونڈیشن'' کے سرپرست اعلیٰ۔

مغربی قوتوں
کا زمینی حقائق سے چشم پوشی

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

آغاز سخن

اللہ کریم مولانا سمیع الحق صاحب کی اس کوشش کو قبول بھی فرمائے اور بارآور بھی کرے انہوں نے ہم سب کو ایک ایسا زرین موقع عطا فرمایا کہ جتنے اکابرین امت، علماء کرام، مجاہدین اسلام، مشائخ عظام کو یکجا دیکھ کر ان کے ارشادات سننے کا موقع ملا ان کے زیارتوں سے مستفید ہوئے۔

قیام امن کے نام پر فساد

جہاں تک مسئلے کا تعلق ہے اس پر بہت وضاحت سے روشنی ڈالی جا چکی میں

صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ مغربی قوتوں کو بھی کم از کم زمینی حقائق پر نظر کرنا ضروری ہے اور یہ کہاں کا اصول ہے کہ جن کے پاس پورا ملک ہے ان پر پابندی عائد کر دی جائے اور جن چند افراد کے ہاں وہاں شب بسر کرنے کا ٹھکانا نہیں ہے بلکہ رات دوسری پڑوسی ریاستوں میں گزارتے ہیں ان کو مدد دی جائے اس کا مطلب ہے کہ قیام امن کے نام پر وہاں فساد بھڑکایا جا رہا ہے تو امریکا بہادر ہو یا دوسری مغربی قوتیں کم از کم انہیں زمینی حقائق کو نظر میں رکھنے چاہیے اور اس کا احساس انہیں تبھی ہوگا جب امت کے یہ اکابرین مل کر انہیں مجبور کر دیں گے کہ وہ اپنا چشمہ اور اس کا نمبر درست کر دیں جتنی تجاویز پیش کی گئی ہیں بہت اچھی ہیں بہت خوبصورت ہیں ہم انشاء اللہ حتی المقدور بلکہ اپنی قوت سے بڑھ کر بھرپور تعاون کی کوشش کریں گے۔

متحدہ ریلیف ادارے کا قیام

لیکن ایک گزارش ہے کہ دینی جاعتیں الگ الگ فنڈنگ یا امداد کرنے کی بجائے اگر تمام اکابرین منظور فرمائیں تو متحدہ ادارہ بنا دیا جائے جو صرف افغانستان کی مدد کے لئے کام کرے تو میرے خیال میں یہ زیادہ موزوں بھی ہوگا اور وہ زیادہ معتبر بھی ہوگا اور آسانی بھی اسی میں رہے گی جو تمام ملک سے اکابرین نے جو عطیات دینے چاہے تھے تمام جماعتوں کا ایک متحدہ ادارہ ہو جس کے وقتاً فوقتاً اجلاس بھی ہوں اس موضوع پر بات بھی ہوتی ہو۔

پاکستان میں نفاذ اسلام

اس کے ساتھ وطن عزیز میں حکومت کو یہ احساس دلایا جائے کہ اس کی منزل اسلام ہے اور پاکستان میں بھی نظام اسلام نافذ کیا جانا چاہیے یہ وقت کی ضرورت ہے

اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے اور اللہ ہی سب سے اچھا محافظ بھی ہے اور سب سے بڑا مدد کرنے والا بھی ہے لہٰذا وطن عزیز میں جو لاکھوں شہیدوں کے قربانیوں کا ثمر ہے اس میں بھی کامل ضابطہ اسلام نافذ کیا جائے اقتدار کو بازیچۂ اطفال نہ بنایا جائے اسے اللہ کی امانت سمجھا جائے اور جو لوگ اقتدار میں ہیں وہ بھی اپنے حدود وقیود کو مدنظر رکھیں یہ ذمہ داری آپ حضرات ہی ادا کر سکتے ہیں اللہ کریم آپ سب کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب

مولانا امین ربانی صاحب

تعارف

حرکۃ الجہاد الاسلامی پاکستان کے محترک اور سرکردہ رہنما

کوئی شعب ابی طالب کوئی انصار مدینہ کی تاریخ دہراتا ہے

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم أمابعد فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (ال عمران:۱۳۹) ......

مسلمانوں کو اپنی تاریخ دہرانی ہوگی

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحان ہمارا

میرے قابل قدر و قابل احترام ! زعمائے ملت قائدین اور خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب جنہوں نے ان سب حضرات کو دنیا کے سب سے اہم مسئلے پر غور وفکر کے لئے جمع فرمایا میں ان سب کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی ''چھوٹا منہ اور بڑی بات'' اس موقع کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ آج کفار نے اپنی تاریخ

دہرانے کا فیصلہ کیا ہے اس کے مقابلے میں ہمیں قراردادِ مذمت یا صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھنا ہے بلکہ اس کے مقابلے میں ہمیں بھی اپنی تاریخ کو دھرانا ہے دنیائے کفر نے اہل مکہ کے تاریخ کو دہرایا ہے آج افغانستان پر پابندیاں لگی ہیں وہ شعب ابی طالب کی تاریخ دہرا رہے ہیں ہمیں انصارِ مدینے کی تاریخ کو دہرانا چاہئے اور یہ کام عملی طور پر کرانے کے لئے ہمیں میدان میں آنا ہے۔

حرکۃ الجہاد الاسلامی اور افغانستان کے مسئلے کا ادراک

''حرکۃ الجہاد الاسلامی'' میں اس کے قائد شہید مولانا ارشاد احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ پاکستان میں سب سے پہلے الحمد للہ انہوں نے اس مسئلے کا ادراک کیا اور خود افغانستان میں اپنے افغان بھائیوں کی مدد کے لئے اور پاکستان کی گیارہ سو میل لمبی سرحد کے تحفظ کے لئے، اپنی قربانی پیش کی آج ''حرکۃ الجہاد الاسلامی'' کا ایک ایک فرد ان شاء اللہ اپنے ان اکابر کے پیچھے ہے یہ اکابر جو بھی فیصلے فرمائیں ہم امت مسلمہ کے لئے ان شاء اللہ اپنی قربانیاں عملی طور پر پیش کرنے کے لئے تیار ہیں ہم اپنے ان اکابرین کو یقین دلاتے ہیں کہ جہاں آپ ہمیں حکم دیں گے ہم اپنا خون بہانے تک تیار رہوں گے یہ بات میدانوں کے اندر ہم الحمد للہ آج سے بیس سال قبل سے لے کر اب تک اس کا نقشہ پیش کررہے ہیں میں نے یہ بات اس لئے عرض کی ہے کہ آج صرف اور صرف زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے دنیائے کفر عالمی طور پر ہمیں ختم کرنے کے لئے، ہمارا نقصان کرنے کے لئے میدان میں آچکی ہے۔

ہم اگر عملی نمونہ پیش کریں تو عالم کفر ہیچ ہے

تو میں اپنے سب اکابرین سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر ہم نے بھی آج

اس مجلس کے اندر کوئی نہ کوئی عملی فیصلہ کردیا تو دنیائے کفر کی پابندیوں سے ان شاء اللہ ہوا نکل جائے گی اور ان کے عزائم خاک میں مل جائیں گے یہاں جو زعماء جمع ہیں ان میں جہادی رہنما بھی موجود ہیں، ان کے اندر سیاستدان بھی موجود ہیں، ان کے اندر اہل دانش وفکر بھی موجود ہیں، ان میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا کردار ہے۔

ہر ایک اپنا اپنا میدان سنبھالیں

جہادی رہنما میدانوں کے اندر اپنا کردار ادا کریں گے اور سیاستدان سیاسی میدانوں کے اندر بھر پور کردار ادا کریں اور دنیائے کفر کو بتلادیں جیسے چودہ صدیاں پہلے تمہاری یہ ساری پابندیاں ہوا کی نذر ہو چکی تھیں اور تمہارے یہ سارے عزائم ہمارے اکابر نے خاک میں ملائے تھے آج ہم انہی کی تاریخ کو دہرا کر ان شاء اللہ تمہارے ان عزائم کو بھی خاک میں ملادیں گے میں ان سب تجاویز کی جو اکابر کی طرف سے پیش کی گئی ہیں خصوصاً مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا اکرم اعوان صاحب اور قابل صداحترام جناب حمید گل صاحب کی طرف سے آئی ہے میں ان سب کی تائید کرتا ہوں اللہ پاک ہمیں عملی طور پر کوئی فیصلہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

جناب حافظ محمد سعید صاحب

سربراہ جماعت الدعوۃ پاکستان

تعارف

لشکر طیبہ کے بانی کشمیر وغیرہ کے جہادی سرگرمیوں میں مصروف ایک بڑا نام، عالم کفر بالخصوص بھارت کے آنکھوں کا کانٹا، ناچیز کے تمام علمی اور سیاسی جدوجہد میں رفیق کار۔

اتحاد ملت کی بنیاد پر جہاد

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہٖ وصحبہ أجمعین أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَ اتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۚ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَہُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَکُمۡ فَاخۡشَوۡہُمۡ فَزَادَہُمۡ اِیۡمَانًا ٭ۖ وَّ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ یَمۡسَسۡہُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیۡطٰنُ یُخَوِّفُ اَوۡلِیَآءَہٗ ۪ فَلَا تَخَافُوۡہُمۡ وَ خَافُوۡنِ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران ۱۷۲ تا ۱۷۴)

پوری امت مسلمہ کا ایجنڈا

جناب صدر مجلس مولانا سمیع الحق صاحب ! علماء امت مجھے آج دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ علماء جمع بھی ہیں اور ایک ایسے مسئلہ پر مل بیٹھ کر سوچ رہے ہیں جو امت کا نہایت حساس مسئلہ ہے محترم علماء کرام ! جب حکومت اسلام کی نمائندہ نہ رہے تو

علماء اسلام کے نمائندے بن کر میدانوں میں اترتے ہیں مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایجنڈا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے یہ پوری امت مسلمہ کا ایجنڈا ہے اسے دوحہ قطر کی سربراہی کانفرنس کی اندر زیر بحث آنا چاہیے تھا اور اس کے ایک ایک جملے اور ایک ایک نقطے کو سربراہان ملت اسلامیہ اپنا فریضہ سمجھ کر اس پر گفتگو کر کے اس پر فیصلے لینے چاہیے تھے لیکن افسوس ہے کہ اس فورم پر یہ ایجنڈا زیر بحث نہیں آسکتا لیکن اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں یہ زیر بحث آ بھی جائے عالم کفر کے لئے شاید اتنا تکلیف دہ نہ ہو جتنا اس فورم پر اس مسئلے پر اگر غور کیا جاتا ہے تو عالم کفر جس قدر پریشان ہے کیونکہ وہ اس وقت سب سے زیادہ پریشان ہے اتحاد ملت اسلامیہ کی بنیاد پر اور وہ پریشان ہے کہ اسلامی جہاد اس وقت دنیا میں برپا ہو چکا ہے مسلمان میدان عمل کے اندر میدان جہاد کے اندر نکل کھڑے ہوئے ہیں آج یہ مسئلہ عالم کفر کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔

عالم اسلام اور عالم کفر کے درمیان مقابلہ

محترم علماء کرام ! اس وقت پورا عالم اسلام عالم کفر کے خلاف میدان جنگ کے اندر ہے ہمارے ہر ملک اور ہمارے ہر شہر کے ہر حصے میں جنگ جاری ہے ہمارے بارڈروں کے اوپر جنگ جاری ہے اور ہم شدید ترین جنگوں کی لپیٹ میں ہے ان حالات کے اندر ہمیں کیا کرنا ہے یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ عظیم جہاد کے نتیجہ میں افغانستان کے اندر اسلامی حکومت قائم ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر عظیم احسان ہے اور پاکستان نے اگر اسے تسلیم کیا آگے بڑھ کر تو یہ بہت خوشی کی بات تھی لیکن اس کو تسلیم کرنے کے بعد جو کام ہونا چاہیے تھے وہ پاکستان کی حکومتیں نہ کرسکیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی سلسلے کے اندر بہت بڑی بڑی کوتاہیاں ہوئی ہیں اور آج بھی ہم بہت زیادہ

توقع نہیں کر سکتے کہ اگر پاکستان کی حکومت نے افغانستان کی حکومت کو تسلیم کیا ہوا ہے اور پھر وہ برادر ملک ہے ہمسایہ ملک ہے بلکہ صرف میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے درمیان حقیقی بات ہے کہ سرحدیں نہیں ہیں ہم ایک ہی ملک ہیں پاکستان اور افغانستان ایک ملک ہے اور ہمیں ایک برادری اور اخوت اسلامیہ کی بنیاد پر جو فرائض ادا کرنا چاہیے ان کے بارے میں اپنی کوتاہیوں کا جائزہ لیکر ہمیں اپنا فرض ادا کرنا ہے حکومت کو بھی عوام کو بھی اور ملت اسلامیہ کے محافظ علماء امت کو بھی یہ فریضہ ادا کرنا ہے نبی ﷺ نے فرمایا تھا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ خود اس پر ظلم کرتا ہے نہ ظلم ہونے دیتا ہے۔

خطاب

جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ

تعارف

امیر و بانی تنظیم اسلامی، داعی تحریک خلافت، صدر انجمن خدام القرآن، مدیر ماہنامہ ''میثاق'' و سہ ماہی ''حکمت قرآن'' و ہفت روزہ ''ندائے خلافت''، صدر قرآن اکیڈمی لاہور، زندگی کا محور قرآن کریم کی اشاعت اور اس کی طرف دعوت خلافت کے قیام و احیاء کے داعی، انقلابی کاموں میں شیخ الہندؒ آئیڈیل رہا، علامہ اقبال دل و دماغ پر حاوی رہے، افغانستان کے جہاد اور بعد میں تحریک طالبان کی پرزور حمایت کی، نازک حالات میں بھی امیر المومنین ملا عمر اور طالبان کی حمایت جاری رکھی۔ شریعت بل اور پاک افغان ڈیفنس کونسل وغیرہ کی ملی و قومی تحریکوں میں شانہ بشانہ رہے، جسے راقم کی کتاب مکتوبات مشاہیر میں ان کے خطوط سے اندازہ لگا سکتے ہیں، اجتہاد و تقلید وغیرہ بعض امور میں کئی باتیں محل بحث رہیں۔ قدیم وجدید کے امتزاج پر مبنی دروس اور خطبات سے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کو متاثر کیا۔

اتحادِ امت

عصر حاضر کے چیلنجز کا واحد حل

أعوذ بالله من الشيطن الرجيم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَ لَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ(الانفال:۵۹)

موجودہ صورتحال میں جہاد کی ضرورت

ہمیں احسان مند ہونا چاہیے مولانا سمیع الحق صاحب کا اور ان تمام اکابر کا جو ان کی دعوت پر یہاں تشریف لائے عالم اسلام کا اتفاق واتحاد ہماری موجودہ مشکلات جو غیروں کی طرف سے ہمارے لئے پیدا کی جارہی ہیں ان سب کا حل ہے آنے والی مشکلات کا حل بھی اسی میں انشاء اللہ العزیز اگر ہم میں احساس پیدا ہو جائے ذمہ داری کا وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہوتی ہے كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٌ

لَّكُمۡ وَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمۡ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ(البقرة:۲۱۶) اگرچہ جنگ میں الجھنا ہمارے لئے مشکل ہے ہر شخص اس کو اچھا نہیں سمجھتا لیکن ایسے حالات میں جبکہ عالم کفر کی طرف سے ہمارے خلاف ہر بے انصافی ہر ظلم کو روا رکھا جا رہا ہو ایسی صورتحال میں ہمارے لئے جہاد کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس کی مدد ونصرت ہماری ساتھ رہے گی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ہم سچ مچ قرآن کے مطابق اپنے آپ کو بنا لے کہ ہم اللہ کے لئے ہیں ہم اللہ کے ساتھ ہیں اللہ کی طرف ہیں اللہ کی مخلوق کو ظالم کے ظلم سے بچانے کے لئے ہم جو کچھ کر سکتے ہیں اس کے لئے تیار ہوں اس کے لئے باہمی روا داری اور وہ اسلامی مروت ومحبت جو ایک مسلمان کو ایک دوسرے سے ہونی چاہیے وہ ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے۔

امریکہ کا بائیکاٹ اور طالبان کا تعاون مسلمانوں کا فرض

جو تجاویز ہمارے بزرگوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے اور شاہ احمد نورانی صاحب نے اللہ تعالیٰ ان کی زندگیاں دراز کر دے اور ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے جو تجاویز انہوں نے دی ہیں ہمیں پورا ان کے ساتھ اتفاق ہے اور اس کے لئے ہم ہر قربانی جس کا ہم سے مطالبہ کیا جائیگا ہم اس کے لئے تیار ہے ہماری پوری جماعت مالی جانی ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ہم انشاء اللہ کر رہے ہیں اور کریں گے اور پورا ساتھ دیں گے میری ایک تجویز یہ ہے کہ جیسا کہ مولانا سمیع الحق صاحب کی تجویز میں یہ آیا کہ تمام اسلامی ممالک جو ہیں ان کے سفارتخانوں کے ذریعے ہم ان کو مطلع کریں اسلامی ممالک کو کہ تمام اسلامی ممالک مل کر ان پابندیوں کا بائیکاٹ کریں ان پابندیوں کا مقابلہ کریں جو امریکہ کی طرف لگائی جا رہی ہے مسلمان

کومسلمان کے خلاف کسی قسم کی پابندی برداشت کرنا اس کے لئے ہمارے پاس کوئی جواز نہیں ہے یہ تمام اسلامی ممالک کو ہم تنبیہ کریں ان کے پاس جا جا کر ان کو مطلع کریں کہ تمام اسلامی ممالک اگر متحد ہو جائیں تو امریکہ چاہے کچھ کر لے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا نہ افغانستان کا نہ پاکستان کا نہ کسی اسلامی ملک کا اگر تمام دنیا کے لوگ بائیکاٹ کریں تو ہم خود اتنے ہیں پورے دنیا میں کہ ہم اپنی ضروریات اپنی گھر سے پوری کر سکتے ہیں، ہمیں کسی کی محتاجی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کی توفیق دے آخر میں میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں اور ہماری پوری جماعت پورے پاکستان میں بلکہ پورے دنیا میں جو دوسرے ملکوں میں بھی پھیلے ہوئے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہر طرح سے مسلمانوں کے لئے اور دین کے لئے اسلام کے غلبے کے لئے ہم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور آپ کا پورا ساتھ دیں گے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب

(ر) جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملّی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔

امریکی کی سیاسی، عسکری اور معاشی جارحیت

امریکہ کا ہدف پاکستان اور ایران

مولانا سمیع الحق صاحب! بہت ہی مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے نہ صرف مجھے بلایا بلکہ یہ بھی کہ آپ نے بر وقت قدم اٹھایا بہت ہی موزوں موقع ہے بہت ہی اچھا موقع ہے اور بہت ہی اہم موضوع ہے میں چند باتیں جو کہنا چاہتا ہوں وہ آپ میں سے اکثر لوگوں نے پہلے ہی کہہ دی ہیں لیکن ایک بات ہے کہ یہ جو قدم اٹھایا گیا ہے یہ کسی ایک حکومت کے خلاف نہیں افغان قوم کے خلاف ہے یہ صرف طالبان کے خلاف نہیں ہے بلکہ پورے افغانستان کے خلاف ہے یہ پابندی بلکہ اس سے بڑھ کر اس کا ہدف پاکستان ہوگا اور اگر بر وقت ایران کو سمجھ نہ آئی پھر ایران بھی اس کا نشانہ بنے گا لہٰذا ہمیں ان کو بھی باور کرانے کی ضرورت ہے کہ وہ بھی اس معاملے کی نزاکت اور اہمیت کو سمجھے چنانچہ میری نظر میں جہاں ایک طرف تو یہ انہوں نے بہت بڑا قدم اٹھایا ہے لیکن ایک بہت بڑی غلطی کر چکے ہیں کیونکہ ایک ایسے مسئلے پر آ کے انہوں نے عالم اسلام کو چیلنج کیا ہے، جس کے اوپر عالم اسلام میں اتفاق رائے پیدا ہونا نسبتاً آسان ہے بالخصوص افغان قوم کے اندر اگر اتفاق رائے پیدا ہو جاتا ہے تو پھر کوئی وجہ

نہیں ہے کہ اس کو ہم شکست نہ دے سکیں اس چیلنج کو اگر وہ خود آپس میں طے کر لیتے ہیں بالخصوص اگر استاد ربانی تسلیم کرتے ہیں طالبان کی حکومت کو، تو یہ چیلنج تو پوری افغان قوم کے لئے ہے ملت اسلامیہ کے لئے ہیں وہ بھی تو اسلام کی بات کرتے ہیں چنانچہ اگر اس کو قبول کر لیتے ہیں تو ایک سنگل ایکٹ میں ان کو شکست ہو جاتی ہے یعنی ایک پوری قوم میں ان کو شکست ہو جاتی ہے اور یہ بہت بڑا واقعہ ہوگا ہمارے لئے چنانچہ جہاں پر ہم باقی باتیں کرتے رہے ہیں ہمیں افغان قوم سے بھی اپیل کرنی ہے دونوں اطراف سے کہ جن کے پاس پچانوے فیصد علاقہ ان کے قبضے میں ہے ان کو تسلیم کیا جائے اور دوسری طرف ان کو بھی یہاں ان کے بہت سے لوگ موجود ہیں اکابرین موجود ہیں ان سے بھی درخواست کی جائے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو صرف ایک قیادت کے لئے ہے دوسری قیادت کے لئے نہیں ہے یہ سازش ہے بھلا روس کیسے آپ کی مدد کر سکتا ہے جس نے ظلم کیا اور امریکہ نے مزید ظلم کیا یعنی وہ دو ہی ممالک تو ہیں جنہوں نے مل کر افغان قوم کو تباہ کیا، برباد کیا اور اس کے نتائج ابھی تک بھگت رہے ہیں لہٰذا یہ ایک بہت بڑی اپیل یہاں سے جانی چاہیے کیونکہ یہ ان سب کے لیے بھی محترم ادارہ ہے اور بالخصوص کہ یہاں جماعتوں کے قائدین تشریف فرما ہیں تو اگر ان کو اپیل جائیگی اور ایک وفد جائیگا تو پھر اس کا ایک اچھا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔

امریکہ کی معاشی جارحیت اور پاکستان کا فریضہ

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں بہت سی چیزیں رہ گئی ہیں جسے میں نے تین حصوں میں تقسیم کیا اس کو بھی اپنی سفارشات کو ایک تو حکومت پاکستان سے مطالبات کرنے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ یہ پابندیاں ناجائز ہیں اور یہ خود پاکستان کے خلاف معاشی جارحیت ہے ورنہ اگر افغانستان کے لوگ بھوکے مرتے ہیں تو اس کے

معاشی اثرات کس کے اوپر ہوں گے پاکستان خود بہت بری حالت میں ہے معاشی طور پر
اگر اس کے اوپر یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ جارحیت ہے
جارحیت صرف اسلحہ سے جارحیت نہیں ہوتی بلکہ معیشت کی جارحیت وہ بھی جارحیت ہے
لہٰذا اس کو جارحانہ قدم قرار دینا چاہیے اور اس کو مسترد کرنا چاہیے اور ساتھ ہی اس کو اگر
وہ جاری رکھتے ہیں تو جو قرضے ہم نے ادا کرنے ہیں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے
اس کی ادائیگیاں ہمیں فوراً روک دینا چاہیے یہ پہلا قدم ہونا چاہیے حکومت پاکستان کا۔

اسلامی سربراہی اجلاس کا انعقاد عالم اسلام کی ذمہ داری

تیسری بات یہ ہے کہ پاکستان oic کا سربراہی اجلاس اس پر طلب کرے
کیونکہ یہ معاملہ صرف افغانستان و پاکستان کا نہیں بلکہ پوری امت کا مسئلہ ہے اس
لئے OIC کی تنظیم کو بلا کر ان سے کہا جائے کہ آپ ابھی طالبان کی اسلامی حکومت جو
کابل میں موجود ہے اس کو تسلیم کریں یہ مطالبہ کیا جائے ان کے سامنے کیونکہ یہ سراسر
ناجائز ہے اس کی وجہ سے بہت مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

چین کی حکومت کو ویٹو کرنے پر آمادگی

چوتھی بات جو حکومت پاکستان کو کرنی ہے کہ وہ چین کی حکومت کو آمادہ کریں
اس سارے معاملے کے اندر جو کمزوری مجھے نظر آ رہی ہے کہ چین نے ویٹو کیوں نہیں کیا
وہ تو ہمارا ہمسایہ افغانستان کا بھی ہمسایہ ہے اور ہمارا دوست ملک ہے اس کا مطلب ہے
کہ ہماری سفارتکاری ناکام ہوگئی ہے اور اس کی وجوہات تلاش کی جائیں جو بھی
وجوہات ہیں حکومتی سطح کے اوپر اور خود ہماری سطح کے اوپر ہمیں بھی ایک وفد تشکیل دینا
چاہیے کہ چین کے پاس ایک وفد بھیجیں ان کو بتا دے کہ تمہارے کیا شکوک ہیں ہم بیٹھ کر
اس کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں اگر تمہیں کچھ تحفظات ہیں افغانستان کے بارے میں

پاکستان کے مذہبی حلقوں کی طرف سے تو ہم اس کو حل کریں گے انشاء اللہ چونکہ اس کو ہم
خفا نہیں کر سکتے یہ حکمت عملی کا تقاضا بھی ہے اور چین ویسے بھی ہمارا دیرینہ دوست ہے
ہمارا اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں ہے۔

ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟

ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں سے ہم، اٹھ کے چلے
نہ جائیں بلکہ ایک کونسل تشکیل دے دی جائے آج ہی اور وہ کونسل یہ کہے کہ آئندہ وہ ملتی
رہا کرے گی اور اس سلسلے میں افغانستان کی امداد اور اس کی پابندیوں کو توڑنے کے لئے
جو اقدامات ہیں اس سلسلے میں جو کام ہے وہ آپ کرتی رہیں گی دوسرا یہ ہے کہ جیسے پہلے
بھی یہاں کہہ دیا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بھی کہا مولانا اکرم اعوان صاحب نے بھی
کہا یہ ایک باقاعدہ ان کی امداد کے لئے نہ صرف فوری امداد جو افغانستان کو درکار ہے
بلکہ ان کی تعمیر نو کے لئے بھی کوشاں رہنا بھی ضروری ہے۔

اور ایسا جواز بنائیں گے کہ اس جواز کے نتیجے میں پاکستان کی صلاحیت کو
اٹیک کریں گے کیونکہ افغانستان کے لئے مسئلہ نہیں ہے درحقیقت پاکستان کے اندر وہ
صلاحیت جو آگئی ہے جہاد اور نیوکلیئر صلاحیت کی کمی، امریکہ ہر صورت میں اس صلاحیت
کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور سارا ہدف ان کا یہ ہے لہٰذا ہمیں متنبہ کرنا چاہیے اپنی قوم کو، اور
اس کو تیار کرنا چاہیے یہاں سے بھی وفود جائیں چین کی طرف بھی اور اسلامی ممالک کو
بھی بیرونی سفارتخانوں کو جو کہا وہ تو پہلے ہی بات آچکی ہے۔

اب آتے ہیں کہ ہم اپنے عوام سے اپیل کریں وہ آپ نے کہہ دیا کہ ان کی
اشیاء کا بائیکاٹ بتدریج کریں ایک دم نہیں لیکن اس کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے پہلے
کس کا کرنا ہے پھر کس کا کرنا ہے اور اگر یہ جاری رہتا ہے تو پھر سب کا کرنا ہوگا۔

این جی اوز کی سرد مہری پر ان کو ملک سے باہر کر دیں گے

اور آخر میں این جی اوز NGO بڑی تعداد میں جو بیرونی NGO ہیں اور ہر بات پر ہیومن رائٹس کا وہ بہت واویلا کرتے ہیں یہ سب سے بڑی خلاف ورزی ہو رہی ہے ہیومن رائٹس کی اس وقت ایک ایسی قوم کے ساتھ جو گزشتہ ربع صدی میں نشانہ رہی ہے جارحیت کا اور آج بھی اس کو بیرونی سازشوں کے ذریعے سے اندرون خانہ جنگی میں مبتلا کیا گیا ہے اس کے خلاف یہ بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے اگر یہ NGO اس وقت آواز بلند نہیں کرتی تو پھر ہم ان کو یہاں سے خارج کر دیں گے ان کے دفاتر بند کر دیں گے یہ بہت بڑی بات ہے یہ سارا وقت یہاں پر اگر گدھا بھی مر جاتا ہے تو اس کے اوپر بہت شور مچاتے ہیں لیکن اس وقت پوری افغان قوم بہت بڑی مصیبت کا شکار ہے اور ان کی اپنی رپورٹ کے مطابق دس لاکھ افغان اس وجہ سے کہ ان کے اوپر پابندیاں لگیں گے وہ بھوک سے مر جائیں گے تو یہ کیا مذاق ہے ہمارے ساتھ اگر یہ NGO یہ کام نہیں کر سکتی تو کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں پر ہمیں ان کی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب

جناب جاوید قصوری صاحب

تعارف

ناظم اعلیٰ حزب المجاہدین آزاد کشمیر

افغانستان کی نازک صورتحال اور ہماری ذمہ داریاں

حزب المجاہدین کے سربراہ وہ رہنما جناب سید صلاح الدین صاحب اپنے کچھ مشکلات اور مجبوریوں کی وجہ سے نہیں پہنچ سکے وہ یہاں نہیں تھے جناب جاوید قصوری صاحب حزب المجاہدین کے ناظم ہیں انہوں نے درج ذیل خطاب فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (ال عمران:۵۴) وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم الکفر ملة واحدة صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

معرکہ خیر وشر اور کشمکش حق و باطل

قابل احترام! پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دیگر زعمائے ملت ذمہ

داران جہادی تنظیمات! میں سب سے پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کروں گا کہ انہوں نے افغانستان کے اس نازک صورتحال کو سمجھتے ہوئے پاکستان کی پوری ملت اسلامیہ کے نمائندگان کو، زعماء کو یہاں اکٹھا کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت پوری دنیا میں حق و باطل کا معرکہ اور خیر اور شر کی لڑائی اتنی تیزی کے ساتھ جاری ہے اور دنیائے کفر اللہ کے رسول ﷺ کے ارشاد مبارک کے عین مطابق الکفر ملة واحدة اس کی عملی تفسیر نظر آرہی ہے اس کا واضح ثبوت گزشتہ چند ہفتوں کے اندر ہمیں نظر آیا کہ جب ایک طرف فلسطین کے اندر کچھ مبصر تعین کرنے کے بارے میں اقوام متحدہ میں جو تجویز پیش کی گئی امریکہ کی سربراہی میں اس تجویز نہ صرف یہ کہ ماننے سے انکار کر دیا گیا بلکہ اس کے مدمقابل اسرائیل کا ساتھ دیا گیا اس کے مقابلے میں افغانستان کے مسلمان جو پہلے ہی سے ایک طویل جنگ کے ذریعے سے پہلے سے متاثر تھے صرف اس جرم کے نتیجے میں کہ انہوں نے اسلام کے عملی نظام کو وہاں پر قائم کر دیا ان کے اوپر اقتصادی پابندیاں لگا دی گئی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا کا اور اقوام متحدہ کا اور اس میں موجود امریکہ کی سرپرستی میں یہ کھلی اسلام دشمنی اور ملت اسلامیہ سے دشمنی ہے۔

عالم کفر کا مقابلہ ہم کیسے کریں؟

مگر میں اس موقع پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیائے کفر کے اس اتنے بڑے کھلے چیلنج کا مقابلہ ہم کیسے کریں گے ظاہری بات ہے کہ جب ساری دنیائے کفر اکٹھی ہوگئی ہے واشنگٹن ہو دہلی ہو، ماسکو ہو، تل ابیب ہو یا لندن ہو تو اس کے مقابلے میں ملت اسلامیہ کے لئے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (المومنون:۵۲) یہ ایک ہی امت ہے اس کا درد بھی ایک ہے اس کا احساس بھی ایک ہے اس کی بنیاد بھی ایک ہے

اس کا رشتہ بھی ایک ہے اور اس کا تعلق بھی ایک ہے مسلمان افغانستان کا ہو یا کشمیر کا ہو شیشان کا ہو فلسطین کا ہو ہمارے درمیان جو رشتہ ہے لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اس رشتے کی بنیاد پر ہم ملت اسلامیہ ان کا مقابلہ اگر کر سکتے ہیں دنیائے کفر کا تو بحیثیت ملت کر سکتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ پاکستان کے اندر جتنے بھی زعماء یہاں موجود ہیں وہ اس بات کا خصوصی اہتمام کریں کہ ہماری صفیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ قریب ہو جائیں اور افغانستان کے صورتحال میں اس بات کا لازمی تقاضا ہے اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ جو تجاویز پیش فرمائی ہیں، اس پر عملدرآمد کا لائحہ طے کی جائے۔

طالبان کا افغانستان کے جہادی تحریکوں سے اچھے روابط

ساری دینی جماعتیں اگر یہاں پر ایک ایسا وفد بن جائے کہ وفد کی صورت میں افغانستان کی صورت حال کا جائزہ لیں اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر اس بات کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ افغانستان میں طالبان حکومت نے جس طرح سے وہاں امن قائم کیا ہے شریعت کو قائم کیا ہے اور ایک پوری افغان قوم کو نیا جذبہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں اس وقت اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ افغانستان کے اندر جو پرانی جہادی تنظیمیں ہیں ان میں سے وہ قوتیں جو اس وقت خاموش ہیں اور وہ دور بیٹھی ہوئی ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر اس بات کی ضرورت ہے کہ یہاں سے ایک نمائندہ وفد بنے اور وہ ان قوتوں کو جا کر طالبان کے ساتھ شریک کریں اور طالبان کو اپنے تعلقات ان قوتوں سے بھی زیادہ بہتر بنانے چاہئیں اسلئے کہ اتنی بڑی دنیائے کفر کا مقابلہ کرنا ہے تو اس بات کی بڑی اشد ضرورت ہے کہ پرانی جہادی تنظیموں کے ساتھ بھی طالبان کے اچھے تعلقات و روابط ہوں اور ان کو اپنے نظام میں شریک کیا جائے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ طالبان کی حکومت کے یہاں جتنے بھی زعماء موجود ہیں ان کو بتانا ہوگا کہ طالبان دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے ساتھ روابط قائم کریں اور دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کیا جائے۔

عالم کفر کو پیغام

اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس بات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ دنیائے کفر کو یہ میسج دینا چاہیے ساری ملت اسلامیہ اور پاکستان کی طرف سے کہ پاکستان کی ملت اسلامیہ نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے پورے ملک میں دینی جماعتوں کی طرف سے جو امدادی سامان اور بنیادی ضروریات پر مشتمل اشیاء اور جو سامان افغانستان بھیجا جائے گا وہ ساری چیزیں کھلے عام جائیں اور ممکن ہو تو دینی قوتوں کے سربراہان لیکر کے جائیں تا کہ دنیائے کفر کو یہ میسج ملے کہ انہوں نے افغانستان پر پابندیاں لگائی ہیں تو پاکستان کی ملت نے ان پابندیوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے جو تجاویز پیش کی ہیں اور باقی بزرگوں نے جو آراء پیش کی ہی، ہم اس کی تائید بھی کرتے ہیں حزب المجاہدین کے ذمے جو بھی کام لگے گا اس کو ہم بخوبی پورا کرے گی انشاء اللہ

خطاب
مولانا اعظم طارق شہیدؒ
سربراہ سپاہ صحابہ

تعارف

سپاہ صحابہ پاکستان کے عظیم قائد، مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد جماعت کی ولولہ انگیز قیادت نے دو دفعہ انتخابات میں ہماری جماعت جمعیت علماء اسلام (س) کے ٹکٹ پر حصہ لیا، میں نے اور میری جماعت نے انتخابی مہم میں بھرپور حصہ لیا، جھنگ کے انتخابی جلسوں میں شرکت کی۔ دفاع صحابہ کی جنگ بڑی بے جگری سے لڑی، جو ان کی دردناک شہادت (۶؍اکتوبر۲۰۰۳ء) پر منتج ہوئی، ان کے بعد سپاہ صحابہ کو ان جیسی قیادت نہ ملی۔ شریعت محاذ، ملی کونسل وغیرہ سب محاذوں پر بھرپور طور سے میرا ساتھ دیا، میں نے مولانا جھنگوی سے لیکر اس وقت تک ہر کڑے وقت میں ان کی جنگ لڑی۔

حکمران اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (آل عمران:۱۵۹) وقال تبارك وتعالیٰ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا (الطلاق:۳) صدق اللّٰہ العظیم

غور اور فکر کی دعوت

گرامی قدر زعمائے قوم رہنمایانِ ملت! بالخصوص حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی جو آج کے ہمارے اس محفل کے داعی بھی ہے اور ہم سب کو یہاں مل بیٹھ کر ایک اہم عنوان پر غور وفکر کی دعوت دینے والے ہیں ان کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ومشکور ہوں کیونکہ اس مجلس سے بہت ساری نہایت ہی وقیع انداز میں مثبت مؤثر اور ٹھوس تجاویز آچکی ہیں میں ان سب کی تائید کرتے ہوئے یہ بات عرض کروں گا کہ اب باضابطہ کام کا آغاز ہوجانا چاہئے۔

افغانستان یا کفار کا قبرستان

افغانستان کا مسئلہ ہمارے لئے کوئی نیا نہیں ہے اور ان اشاء اللہ اقوامِ متحدہ اور امریکہ کو بخوبی علم ہوجائیگا کہ انہوں نے غلط جگہ کا انتخاب کیا ہے یہ وہی مقام ہے جس کا انتخاب جب روس نے کیا تو پھر اس کو اپنے پنجے نکالنے مشکل ہو گئے خدا کرے کہ امریکی قوم اور ملت کفر افغانستان میں داخل ہوجائے تا کہ پھر اس طریقہ پر گھیرا جاسکے کہ پھر واپس نہ جاسکے دلی تمنا اور آرزو یہی ہے فوجی لوگ اور جہادی قوتیں اس بات سے، اس نکتے سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اگر میدان اپنی مرضی کا ہو تو لڑائی اچھی ہوا کرتی ہے لڑائی سے قبل میدان کی کیفیت کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے افغانستان کی سرزمین بالکل ایسی سرزمین ہے کہ اس سرزمین پر جب بھی دشمن آیا ہے تو پھر ذلت ورسوائی وشکست اس کی مقدر بنی ہے یہ ان کی تقدیر کی بدنصیبی انہیں یہاں لے آئی ہے اور ان شاء اللہ پاکستان کے عوام اور افغانستان کا جو گہرا تعلق ہے اسی محبت اور تعاون کے باعث پہلے بھی رشیا کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ہے، اور ان شاء اللہ اب بھی ہوگا۔

پاکستان میں بیرونی مبصرین پر پابندی

میں اس سلسلے میں سپاہ صحابہ کی طرف سے یہ تجویز ضرور پیش کروں گا کہ آپ ایک تو اس بات کا، آج کے متفقہ فورم سے یہ اعلان کردیں کہ آج سے پاکستان کی سرزمین پر کسی مبصر کو قدم نہیں رکھنے دیں گے یہ اعلان آپ کردیں باقی کام ہمارے اوپر چھوڑ دیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کوئی مبصر آکر ان سرحدات کی نگرانی کیسے کرتا ہے یہ وہ ملک نہیں ہے کہ یہاں آکر ہر آدمی اپنے مرضی کے مطابق جو چاہے کرتا چلا جائے افغانستان کی سرزمین تو اسلامی نظام کے نفاذ کے باعث ایک مقدس سرزمین بن چکی ہے لیکن پاکستان کی سرزمین بھی افغانستان کے ساتھ تعاون اور نسبت کے باعث اپنے اندر

اتنی اہمیت، اتنی جامعیت اور اتنی قوت ضرور رکھتی ہے کہ وہ کسی بھی کفر کو اپنی اس سرزمین کو استعمال ہونے نہیں دینگے اور دوسری یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہماری مذہبی، سیاسی، دینی اور جہادی قوتیں انہی کی شاخیں ہیں پوری دنیا میں اور قائدین پاکستان میں ہیں ساری دنیا کے لوگ خاص کر یورپ میں ہماری جتنی دینی جماعتیں ہیں باقی ملکوں میں ہیں وہ سب رجوع پاکستان ہی کی طرف کرتے ہیں تو ہمیں اپنی ان شاخوں کو متحرک کرنا چاہئے۔

امریکہ کی ہر بات ماننا دانشمندی نہیں

وہ وہاں اپنے ممالک میں، ان علاقوں میں، یورپ میں دیگر ملکوں میں وہاں کی عوام کو یہ بتائیں کہ آپ امریکہ کے پیچھے لگ کر کس مصیبت کو دعوت دے رہے ہیں اور کن مشکلات سے اپنے آپ کو دوچار کررہے ہیں ہر بات امریکہ کی مان کر اس کے پیچھے چلنا یہ کوئی دانشمندانہ بات نہیں ہے اور بہت سارے ممالک، آپ حضرات سُن بھی چکے ہوں گے، پڑھ بھی چکے ہوں گے فرانس ہے اور کئی ممالک ہیں انہوں نے ببانگ دہل امریکی پالیسوں سے انحراف کیا ہے اور کہا ہے کہ امریکن پالیسیاں غلط ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اسلامی ممالک کو بھی امریکی خوف اور رعب سے نکالنے چاہئے وہ بیچارے اتنے ڈرے ہوئے ہیں، اتنے خوف زدہ ہیں کہ اپنے لئے کوئی ملوی وملجا ہی نہیں سمجھ رہے ہیں بغیر امریکہ کے، یہ پاکستان کی ہماری قوت اور ہماری جماعتیں اور ہماری یہ متحدہ فورم یہ انہیں احساس دلائے کہ پوری قوم آپ کے ساتھ ہے، عالم اسلام آپ کے ساتھ ہے، آپ کی اپنی قوم آپ کے ساتھ ہے۔

ہمارے حکمرانوں کی توقعات امریکہ سے

وہاں کے حکمرانوں کو اپنی قوم پر بھروسہ نہیں ہے اپنی عوام پر بھروسہ نہیں ہے وہ

عالمِ اسلام سے توقعات نہیں رکھتے انہیں اگر توقعات ہے تو صرف اور صرف عالمِ کفر اور امریکہ سے توقعات وابستہ ہیں انہیں یہ احساس دلانا کہ آپ کی قوم آپ کی پالیسیوں کے خلاف ہیں آپ کی عوام اسے نفرت کی نظر سے دیکھ رہی ہے آپ کو اپنی پالیسیوں کو تبدیل کرنا چاہئے آپ کا تحفظ ہم کرینگے آپ کو امریکہ کے رعب سے باہر آنا چاہیے یہ سفارتکاری خاص طور پر جس طرح ہمارے نہایت ہی قابل احترام جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا اور وہ دل میں تڑپ لیئے ہوئے ہیں کہ کس طرح ہمارے قائدین ایک سٹیج پر کھڑے ہوں اور ایک جگہ جمع ہوں لوگ بہت پریشان ہیں کئی حوالوں سے اگر آپ اس عنوان سے ایک جگہ جمع ہوں گے ہزاروں اور لاکھوں انسان آپ کے گرد ہوں گے اور وہ امریکہ اور امریکی پابندیوں کے خلاف نعرے لگا رہے ہوں طالبان کی حمایت کی نعرے لگ رہے گے اس سے جہاں ہمارے طالبان کے اور افغانستان کے عوام کے حوصلے بلند ہوں گے اور وہاں انہیں ان شاء اللہ دشمنوں کے حوصلے ٹوٹیں گے اور انہیں بھی احساس ہوگا کہ اتنی آسانی کے ساتھ مسئلہ ہم حل نہیں کر سکتے جو ہم چاہتے ہیں وہ اس سرزمین پر پورا نہیں ہو سکے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق سے ہمکنار فرمائے۔

خطاب

جناب قاضی حسین احمد صاحبؒ

تعارف

قاضی صاحب معروف سیاسی وتحریکی شخصیت، جماعت اسلامی کیلئے انقلابی اور جوشیلی جدوجہد کرتے کرتے منصب اَمارت تک پہنچے، اپنے سیمابی مزاج کے نتیجہ میں جماعت کو بھی اپنے رنگ میں رنگ دیا، ان کا تعلق ہمارے گاؤں سے چند میل کی مسافت پر واقع گاؤں زیارت کا کا صاحب سے ہے۔ بچپن میں جہانگیرہ میں میل جول، تعارف اور تعلق پیدا ہوا جو میرا بھی اور قاضی صاحب کا بھی ننھیال ہے اور دونوں گھرانے ایک دوسرے کے پڑوسی دریائے لُنڈا سے بالکل لگے ہوئے یہ گھر اور مسجد بچپن کی معصوم شرارتوں اور تگ وتاز کے زَد میں ہوتے۔ مسجد کے خطیب وامام معروف دیو بندی عالم مولانا لطف اللہ صاحب ان کے پھوپھا تھے اُن کے ایک نابینا صاحبزادے حافظ افضال اللہ بھی ہمارے ہم عمر تھے، اللہ نے بڑی ذہانت اور صلاحیت سے نوازا تھا وہ جماعت اسلامی کے گرویدہ تھے۔ قاضی صاحب پر بھی اُن کے اثرات پڑے، قاضی صاحب سکول سے آتے تو لُنڈا دریا مسجد کے جنگلوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہمارے مناظرے اور مباحثے شروع ہو جاتے وہ دونوں جماعت کی وکالت کرتے تو ادھر سے جمہور علماء کا موقف اس طرح کانگریس اور اسکے نظریات اکابر دیو بند مولانا حسین احمد

مدنی بھی زیر بحث اور زیر نزاع رہتے، ان کا دفاع کرتے کبھی یہ بحث ہنگامہ میں بدل جاتا۔ دوستی کا یہ آغاز تھا اپنی سیاسی اور پارلیمانی زندگی میں مَیں دینی سیاسی جماعتوں کے اتحاد کو ہر حال میں ترجیح دیتا تھا۔ عورت کی حکمرانی کے خلاف، شریعت بل کی جدوجہد کیلئے متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل پھر متحدہ دینی محاذ، ملی یکجہتی کونسل اور پاک افغان کونسل ان تمام قومی وملی تحریکات میں مَیں نے ان کو نہ صرف ساتھ بلکہ ایثار و اخلاص سے ان کو قائدانہ مقام دیا اور آگے رکھا۔ متحدہ شریعت محاذ جس کے صدر میرے والد گرامی تھے کے سیکرٹری جنرل قاضی صاحب ہی بنائے گئے۔ اس ایثار اور وابستگی کا آغاز ایسے دور میں کیا گیا کہ علماء بالخصوص دیو بندی حلقوں میں جماعت اسلامی کا نام بھی اچھے لفظوں میں لینا اپنے طبقوں میں خود کو گردن زدنی بنانا تھا۔ ان مشترکہ مساعی اور پروگراموں سے بالآخر اس نفرت وتلخی میں کمی آگئی اور مخالف حلقے بھی ساتھ چلنے کو ضروری سمجھنے لگے۔ مگر افسوس کہ جماعت اور اس کے محترم رئیس اپنے تشخص اور انفرادیت کے خول سے نہ نکل سکے اور میری طویل اور تمام مخلصانہ کاوشیں عموماً ہائی جیکنگ کی نظر ہو جاتیں اور اس رویوں کا کلائمکس ایم ایم اے کے آخری ادوار تھے جس کے نتیجہ میں جان بہ لب ایم ایم اے اپنے انجام تک پہنچا۔ طویل مذہبی، سیاسی اور سماجی جدوجہد کے بعد بالآخر یہ فعال اور متحرک اور ہمہ جہت پہلو کے حامل شخصیت ۶ جنوری ۲۰۱۳ء کو ۷۴ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تہذیبی تصادم میں امت مسلمہ کی ذمہ داری

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الا نبیاء والمرسلین محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین أما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ کَبِیْرٌ**(الانفال:۷۳) **وقال اللّٰہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ**(ال عمران:۲۰۰)

مقہور، مظلوم اور مغلوب عوام

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب! حضرات علماء کرام اور مشائخ عظام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ٹھیک وقت پر اس اجلاس کو بلایا اور ہمیں اہم مسائل پر مل بیٹھ کے باہمی مشورہ کرنے کا موقع عطا فرمایا اس وقت پوری دنیا میں ایک کش مکش برپا ہے اس کش مکش میں ایک طرف امریکہ اور اس کے ساتھی ہیں اور دوسری طرف مظلوم اور مقہور عوام ہیں ان مظلوم اور مغلوب عوام میں مسلمان بھی شامل ہیں اور سب سے بڑا ہدف ہی مسلمان اور

امت مسلمہ ہے اسکو مغربی دانشوروں نے (Clash of Civilization) تہذیبوں کے تصادم کا نام دیا ہے ایک خیالی اور تصوراتی فلسفہ انہوں نے پیش کیا ہے جس کے نتیجے میں عالم مغرب کو خوف زدہ کیا گیا ہے کہ اسلام ایک بہت بڑا خطرناک مذہب ہے اور یہ مسلمان بہت بڑے خطرناک اور دہشت گرد لوگ ہیں اور یہ مسلمان تمام لوگوں کو کھا جائینگے لہٰذا اس کا تدارک کرو اور اس طریقے سے ڈرا کے، عالم اسلام سے اور مسلمانوں سے خوف زدہ کر کے انکے اوپر تشدد کا جواز فراہم کرنا چاہتے ہیں اور اسکے نتیجے میں ایک ایسی فضاء مغرب میں پیدا کی جارہی ہے کہ مسلمان، مسلم، امت مسلمہ ایک ایسا نام بن جائے کہ دہشت گردی کیساتھ وابستہ ہو جائے اور اسکے بعد ان پر ہر قسم کا ظلم روا رکھا جائے تا کہ مغرب میں جو عوام ہیں وہ قبول کرلیں کہ یہ ان کے ساتھ ٹھیک ہو رہا ہے اور یہ درست ہے اور یہ لوگ اسی کے مستحق ہیں۔

کیا ہر مسلمان دہشت گرد ہے؟

اس وقت جو پوری صورت حال ہے مغرب میں پریس پر نظر رکھنے والے ساتھی اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ وہاں پر ایک ایسی صورت پیدا کی جارہی ہے ہر مسلمان کو دہشت گرد قرار دینا، ان کو تمام بین الاقوامی عادات پامال کرنے والے قرار دینا، اس طریقے سے وہ لوگ ایک ایسی فضاء بنارہے ہیں کہ امریکہ جو بھی کچھ کرے فلسطین میں، کشمیر میں، افغانستان میں، عراق میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، جو بھی کرے وہاں (مغرب) کے وہ عوام بھی جو کہ بہت سارے معاملات میں انصاف پسند ہوتے ہیں وہ بھی یہ کہدیں کہ مسلمان اسی کے مستحق ہیں اور اس کے ساتھ یہی ہونا چاہیئے۔

افغانستان کے خلاف سکیورٹی کونسل کی قرارداد

افغانستان میں بھی جو سکیورٹی کونسل نے قرارداد پاس کی ہے (۱۹ر دسمبر کی) تاریخ میں اسکی کوئی مثال نہیں ہے اسی طرح کوئی قرارداد نہ کشمیر میں، نہ ہی عراق میں پیش کی گئی ہے مسلمانوں کا صفایا کرنے والی صفوں (افواج) کے خلاف سیکیورٹی کونسل نے کبھی بھی اس طرح کی کوئی قرارداد پاس نہیں کی وہ جگہیں کہ جہاں خود اقوام متحدہ کی تمام قراردادیں پامال کی جارہی ہیں کشمیر کی مثال ہی کو سامنے رکھیں تو ان کے خلاف بھی کبھی سیکیورٹی کونسل نے اس قسم کی قرارداد پاس نہیں کی اس قرارداد میں شدید ترین دھمکی آمیز انداز (Treating) انداز اپنایا گیا ہے اور یہ غیر قانونی قرارداد ہے۔

بین الاقوامی قوانین کی پامالی اور امریکہ

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امریکہ نے تو افغانستان کو تسلیم بھی نہیں کیا اور ان میں اکثر ممالک نے اسے تسلیم ہی نہیں کیا ہے تو یہ ممالک افغانستان سے مطالبے کا کیا حق رکھتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے جب دو ملکوں کے درمیان پہلے سے اسکا معاہدہ نہ ہو کہ ایک دوسرے کے مجرموں کو واپس کریں گے تو اس وقت تک کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا یہ بین الاقوامی قانون ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اس متعلقہ ملک کی سفارت کو شکایت پیش کی جائیگی وہ متعلقہ ملک کا سفارت خانہ پیش کی گئی شکایت کو اپنے ملک کو بھیجے گا پھر وہ ملک اپنے قوانین کا جائزہ لے گا کہ آیا اس شکایت کے جواز میں وزن ہے یا نہیں ہے پھر اگر یہ فیصلہ طے ہو کہ اس شکایت میں وزن نہیں ہے تو وہ ملک اسکا پابند نہیں ہے کہ وہ ملزم کو اسکے حوالہ کردے اسی وجہ سے ایران نے امریکہ کے ایک ملزم کو واپس کرنے سے انکار کردیا ایران کی عدالت نے کہا کہ ہمارے پاس (ملزم) کے خلاف مکمل شہادتیں نہیں ہیں۔

افغانستان پر چار الزامات

افغانستان پر جو الزمات عائد کئے گئے ہیں وہ چار ہیں ایک یہ ہے کہ حکومت افغانستان دہشتگردی کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اور وہاں دہشت گردوں کے کیمپ ہیں دوسرا یہ ہے کہ اسامہ بن لادن کو پناہ دی گئی ہے حالانکہ اس نے مختلف ممالک میں امریکی سفارت خانوں پر اور دوسری تنصیبات پر حملے کروائے ہیں تیسرا یہ ہے کہ وہاں پر منشیات کی فروخت ہو رہی ہے اور وہ ہیروئن کا ایک منبع ہے چوتھا یہ ہے کہ وہاں عورتوں کیساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

اسامہ بن لادن کا قضیہ

جہاں تک اسامہ بن لادن کا تعلق ہے تو ان کے متعلق شہادتیں واضح نہیں ہیں اور افغانستان کی حکومت نے کہا ہے کہ اگر واضح شہادتیں ہمیں دے دی جائیں تو ہم انکے معاملہ پر غور کریں گے۔

منشیات کی فروخت

جہاں تک منشیات کا تعلق ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے افیون کی کاشت پر پابندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

حقوق نسواں

جہاں تک عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا الزام ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اسلام کے مطابق ان کے جو حقوق ہیں تو ہم ان کے وہ حقوق بطریق احسن پورے کر رہے ہیں اور ہماری جانب سے ان میں کوئی کوتاہی نہیں ہے اور سابقہ ادوار کی حکومتوں کے مقابلے میں ہم عورتوں کے حقوق بہت بہتر انداز میں ادا کر رہے ہیں۔

دہشت گردوں کے کیمپ

جہاں تک دہشتگردی کے کیمپ کا معاملہ ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ہاں کوئی کیمپ نہیں ہے کوئی دہشتگردی کی ٹریننگ سنٹر نہیں ہے یہ افغانستان کا اور طالبان کی حکومت کا اپنا مؤقف ہے اور اسکے بعد سکیورٹی کونسل کے پاس کوئی جواز نہیں تھا۔

عورت کی تذلیل مغرب میں

جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو سب سے زیادہ عورتوں کی تذلیل امریکہ میں ہوتی ہے سب سے زیادہ ننگی اور ناچنے والی عورتیں امریکہ ہی میں ہیں جس طرح ان کے کپڑے اتار دیئے گئے ہیں، جس طرح ان کو بے عزت کیا گیا ہے، جس طرح ان کو کھلونا بنایا گیا ہے دنیا کے کسی بھی ملک میں اس طرح نہیں ہے ہمارے ملک کے ایک روشن خیال، ترقی پسند، دانشور، امریکہ گئے اور واپس آ کر انہوں نے جنگ اخبار میں کالم لکھا اس میں وہ لکھتے ہیں کہ جس طرح کے حالت زار میں نے امریکہ میں عورتوں کا دیکھا ہے اس طرح کے حالات میں نے دنیا میں کسی دوسرے ملک میں نہیں دیکھے۔

مغرب اور امریکہ کی دہشت گردی اور بدمعاشی

جہاں تک دہشتگردی کا تعلق ہے تو اس سے زیادہ دہشتگردی اور کیا ہو سکتی ہے کہ امریکہ دور بیٹھے ہوئے سمندر پار سے سوڈان (خرطوم کے علاقہ میں) ایک دوائی کی کمپنی کے اوپر میزائل پھینکے اور پھر بعد میں اس نے خود ہی اعتراف کیا کہ اس کمپنی کے متعلق ہماری معلومات غلط تھیں کیوں کہ وہاں کسی قسم کا کیمیائی ہتھیار (Chemical Weapon) تیار نہیں کیا جا رہا تھا یہ دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے کہ صرف سنی سنائی معلومات کے سبب دوسرے ملک پر میزائل داغ دیے؟ کئی براعظموں دور بیٹھ کے

افغانستان پر میزائل پھینکے تو بتائیں یہ دہشتگردی ہے یا نہیں آیا یہ بات ہے کہ جس کے پاس طاقت اور قوت ہے تو اسے دہشت گردی کا حق حاصل ہے؟

دنیا کے ہر قانون کو پامال کرنے والا امریکہ ہے

دنیا کے ہر قانون کو امریکہ نے پامال کیا ہے امریکہ وہ واحد ایٹمی طاقت ہے جس نے ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کیا ہے اور پھر خود ہی ایٹمی قوتوں کے خلاف تحریک چلانے لگ گیا ابھی وہ ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ان کی شرائط وقواعد پر دستخط کرو اور وہ ہم پر غیر ذمہ دار ہونے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ وہ خود ہی غیر ذمہ داری کا ثبوت فراہم کر رہا ہے کہ لاکھوں لوگوں کی زندگی کو آن واحدہ میں لقمہ اجل بنا دیا اور آج تک اس کے اثرات باقی ہیں یہ ظالمانہ نظام ہے اور پھر خود ہی مطالبہ پیش کیا کہ دہشتگردی کی مراکز پر پابندی لگائی جائے، اسامہ بن لادن ہمارے حوالے کیا جائے اور یہ بھی انہوں نے اعلان کیا ہے کہ فضائی سروس کی بندش کی جائے، سفارتی تعلقات کا انقطاع کیا جائے، اسامہ بن لادن اور اسکے متعلقہ تمام افراد کے اثاثوں کو منجمد کیا جائے، عالمی امدادی ایجنسی کو بھی اس سے روک دینا اور فوجی امداد اور اسلحے کی فراہمی سے بندش کرنا۔

تمام مسلم ممالک سے بھی پابندیوں کا مطالبہ

یہ اگر سلیکشن (Selection) اس طرح کی ہوئی تو اسلامی ممالک بھی اس کی پابند ہونگے یہ پاکستان سے بھی مطالبہ ہوگا اور سارے اقوام متحدہ کے جتنے بھی ممبران ہے ان سب سے (اسلامی ممالک سے) مطالبہ کرینگے اور خاص طور وہ تین ممالک کہ جنہوں نے افغانستان میں طالبان کی حکومت کو رسمی طور پر قبول کیا ہے جن میں پاکستان، سعودی عرب، اور متحدہ عرب امارات ہیں تو یہ ممالک خاص طور پر ان مطالبات کا نشانہ بنیں گے یہ صرف افغانستان پر پابندیاں نہیں ہیں بلکہ پاکستان اور ایران تو ان سے براہ راست متاثر ہوگا۔

عظیم سانحے کا خطرہ

ان مطالبات کے نتیجے میں اسی طرح کی Tragedy کا شدید خدشہ ہے جو افغانستان میں روسی افواج کی مداخلت کے وقت قائم ہوئی تھی اور اس سے افغانستان کا سارا حلیہ ہی بگڑ گیا تھا جس کے سبب ۱۵ لاکھ افغانی شہید ہوئے تھے ایسے ہی عظیم Tragedy کا اب بھی خدشہ ہے اس کے نتیجہ میں بھوک، افلاس، مہاجرین کا جو عظیم سیلاب آئے گا تو اس سے براہ راست پاکستان و ایران سب سے زیادہ متاثر ہوں گے اس عظیم انسانی Tragedy کو روکنے کا واحد حل یہ ہے کہ تمام اسلامی تحریکوں کو اور عوام کو آگاہ کریں اور ان سے کہیں کو وہ اپنی اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں OIC کی میٹنگ ہنگامی طور پر بلائی جائے اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کی جائے کہ یہ پابندیاں ناجائز ہیں لہذا ہم ان کو قبول نہیں کرتے۔

مغربی مصنوعات کے بائیکاٹ پر فتویٰ صادر کرنا

ہم خود پاکستان سے، ایران سے، OIC کے تمام ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سب ملکر سیکیورٹی کونسل (Security Council) کی قرارداد مسترد کر دیں اور ہمیں چاہیے کہ جس طرح عرب علماء نے امریکی مصنوعات کے حوالے سے فتوی دیا ہے اسی طرح ہم بھی مل بیٹھ کر اس کا فتوی دیں خاص طور پر کوکا کولا، فانٹا، سیون اپ، پیپسی کے متعلق کیوں کہ اسکی ہر بوتل میں سے ۲ روپے یہودیوں کے پاس جاتے ہیں اسی طرح MacDonald کے برگروں کا بھی حال ہے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ Clash of Civilization باہر کی دنیا میں اتنی نہیں جتنی خود ہمارے اپنے ملک میں ہے۔

مولانا سمیع الحق کا دعوت عام

اور مولانا سمیع الحق نے مسلم لیگ کو بھی دعوت دی تھی اعجاز الحق کو، میاں اظہر کو اور نصر اللہ بابر سب کو دعوت دی تھی مگر وہ یہاں پر نہیں آئے کیونکہ یہ تمام لوگ تہذیبوں کی اس کشمکش میں امریکہ کے ساتھ ہیں ہم فوجی حکمرانوں سے بھی کہتے ہیں کہ آیا وہ اس Clash of Civilazation (تہذیبی جنگ) میں امریکہ کے ساتھ ہیں یا اپنی قوم کے ساتھ ہیں؟ ایمان ،تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا دعویٰ کرنے والی فوج ، آیا مسلمانوں کے ساتھ ہے یا مغرب کے ساتھ کھڑی ہے اس وقت بڑا فیصلہ کن مرحلہ ہے صرف زبانی، کلامی ہی نہیں بلکہ قلوب کا اس میں اکٹھا ہو کر فیصلہ کرنا چاہیے اس میں مل جل کر بیٹھنا چاہیے اور واضح طور پر اس پر لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔

طالبان حکومت کو یقین دہانی

میں دوبارہ مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کا شکر گزار ہوں اور طالبان کی حکومت کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کیساتھ ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ ہے جب روسی مداخلت ہوئی تھی تو بھی ہم نے صرف اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کیلئے ان کا ساتھ دیا تھا کسی شخصیت کی وجہ سے نہیں اور ہم آج بھی اس عہد وفا پر قائم ہیں۔

طالبان سے ایک اہم مطالبہ

ہم طالبان سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے سینوں میں افغانیوں کے لئے تھوڑی سی وسعت پیدا کردیں......

ع   خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے

یہ سارے افغان آپ کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو اپنے سینے میں جگہ دیں یہ اتنی بڑی کشمکش اتنے چھوٹے سے دائرے میں نہیں ہوسکتی اگر آپ مسلمان افغانوں کو تقسیم کریں گے کہ یہ اخوانی ہے، یہ مودودی ہے، یہ فلاں ہے یہ فلاں ہیں تو کام نہیں چلے گا سب کو اکٹھا کرنا پڑے گا ہم تو سب کو اکٹھا کرنے کے لئے طالبان کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں مگر طالبان کو چاہیے کہ وہ یہ تسلیم کرلیں کہ سب کو اکٹھا کرنا ہے اگرچہ حکومت طالبان کی ہے لیکن خدمت کا موقع سب کو دینا چاہیے اور میں طالبان کو یہ عرض کرتا ہوں کہ افغانیوں نے آپ کا ساتھ دیا ہے اور اب بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب
مولانا خلیل اللہ فیروزی صاحب

نمائندہ امیر المومنین ملا محمد عمر اخوند

تعارف

امیر المومنین ملا محمد عمر اخوند حفظہ اللہ کے خصوصی نمائندہ

بے حس مسلم حکمران اور عوام کی ذمہ داری

مولانا خلیل اللہ فیروزی کے خطاب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحب نے تمہیدی کلمات فرمائے ''میں نے عرض کیا تھا کہ یہاں حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر اخوند حفظہ اللہ وأیدہ اللہ بنصرہ ایک بڑا اہم وفد تشریف لایا ہے ان میں بڑے بڑے اکابر ہیں ایسے اکابر بھی ہیں جنہوں نے جہاد افغانستان میں بنیادی کردار ادا کیا مولانا ارسلان رحمانی اور اس طرح دیگر اکابرین لیکن آپ حضرات نے متفقہ طور پر اپنا نمائندہ حضرت مولانا خلیل اللہ فیروزی کو منتخب کیا ہے کہ وہ خطاب فرمائیں گے پشتو میں ان کا خطاب ہوگا یہاں ہمارے بزرگ کئی ایسے ہیں کہ اس کی ترجمانی کر سکتے ہیں حضرت علامہ مولانا شیر علی شاہ صاحب ہمارے شیخ الحدیث جو طالبان کے روح رواں ہیں استاذ ہیں دارالعلوم کے شیخ الحدیث ہیں وہ بھی موجود ہیں اور شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان صاحب کراچی کے ہمارے بزرگوں میں سے ہیں جو تشریف لائے ہیں کراچی سے، تو حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے صحت کی خرابی کی وجہ سے کہا کہ حضرت مولانا زرولی خان صاحب یہ ترجمہ کریں گے یہ بہت بڑا اعزاز ہے میں سمجھتا ہوں کہ تقریر سے زیادہ ترجمہ کرنے والا یعنی ترجمان ہونا ایک عزت ہے تو شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان صاحب ان کا ترجمہ فرمائیں گے''

الحمد للّٰه رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین أما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا(النسآء:۱۴۱) وعن أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ اذاكان أمراء كم خیاركم واغنیاء كم سمحاً كم وامور كم شوری بینكم فظهر الأرض خیر من بطنها (الحدیث)

ہماری تباہی کے اسباب

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ہم سب کے شکر اور سپاس کے لائق ہیں، محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاد کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ کافروں کی راہ ورسم کبھی بھی مسلمانوں کے اوپر نافذ نہیں ہوسکتی اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تمہارے اُمراء غلط ہو اور تمہارے مالدار بخیل ہو اور تمہارے باتیں عورتوں کے حوالے ہو تو تم تباہ ہوں گے، تو پھر زمین کی تہہ بہتر ہے زندہ رہنے سے اور جب تمہارے اُمراء بہتر لوگ ہوں اور تمہارے مالدار لوگ سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشاورت سے ہوں تو جتنا زندہ رہوگے یہ بہتر ہے تمہار ے لئے بھی اور زمین کے لئے بھی۔

انقلاب افغانستان کی ابتداء

محترم حضرات! اس حدیث مبارک کی روشنی میں امام بخاریؒ نقل فرماتے ہیں علامة الایمان حب الانصار اس انقلاب کی ابتداء افغانستان سے ہوئی ہے اور ہم

پاکستانی عوام کے بہت شکرگزار ہیں کہ انہوں نے افغان مجاہدین کی نصرت پہلے بھی کی تھی اور آب بھی کررہے ہیں الحمد للہ آج کی اس مجلس میں یہاں شیوخ ، بوڑھے اور نوجوان دین اسلام کی نصرت کے لئے جمع ہوئے ہیں سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کے خواستگار ہوں خصوصاً ہمارے استاد گرامی مولانا سمیع الحق صاحب جنہوں نے افغانستان کے حوالے سے مشاورت کے لئے اس وقت بصیرت کے حامل شخصیات کو یہاں جمع کرنے کی تکلیف اور زحمت گوارا فرمائی ہے تو ہم ان کے شکرگزار ہیں اللہ آپ اور آپ کے جمیع خاندان پر اپنے رحمتوں کا سلسلہ تا قیامت قائم رکھے امین میں کوئی وعظ نہیں کررہا ہوں میں جناب امیرالمؤمنین حضرت ملامحمد عمر اخوند مدظلہ کی طرف سے ایک پیغام لے کر آیا ہوں جو موجودہ ملت کو پہنچانا چاہتا ہوں۔

فکر آخرت کی بجائے فکر معاش تباہی کا پیش خیمہ

وہ پیغام یہ ہے آیت مبارکہ جو میں نے تلاوت کی علماء کرام موجود ہیں وہ اس کے صیغے بھی جانتے ہیں وہ آیات یہ ہے کہ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا (النسآء:۱۴۱) کیا وجہ ہے کہ آج پوری دنیا مغرب کی تسلط کے لپیٹ میں آئی ہوئی ہے؟ اس آیات کی روشنی میں امیرالمؤمنین کا پیغام آپ کے گوش گزار کرتا ہوں اس آیات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امت مسلمہ نے فکر آخرت اور فکرِ معاد کے بجائے فکر دنیا اور فکر معاش کو اپنا محور بنالیا تو اس پر خنازیر مسلط کیے جائینگے اور وہ خنازیر تو کفار ہی ہیں۔

امیدوں کا محور یہ غیرتی طبقہ

آج اس آیات کے مصداق کا مشاہدہ ہم بخوبی کرسکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے نیک جذبات سے راضی ہو الحمد للہ افغانستان پر تو کفار کا تسلط نہیں ہے البتہ انہوں نے

ہم کو تکلیف اور مصیبتوں میں ضرور ڈالا ہے افسوس ! اسلامی دنیا کے ان اسلامی ممالک پر جن پر مغرب کا تسلط اور قبضہ ہے اور ہمیں یہ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ انہوں نے اسلامی روایات اور اپنی ذمہ داریاں یکسر نظر انداز کی ہیں اگر کچھ رہی سہی امید قائم ہے تو وہ اس غیرتی طبقہ سے ہے جو آج اس مہم کو زندہ کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں ۔

امت کے دو جہات حکمران اور عوام

حضرات کرام! میں تو اس مجلس میں دو دیوانگی کی باتیں کرنا چاہتا ہوں میرے سارے اساتذہ کرام تشریف فرما ہیں امید ہے وہ ناراض نہ ہونگے امت مسلمہ کے دو جہات ہیں ، حکومتیں اور عوام ، اگر سچ کہوں تو آج کی اسلامی دنیا کی حکومتوں سے تو کسی خیر کی توقع ،طمع اور امید نہیں کی جاسکتی حدیث مبارک کا جو اول حصہ میں نے سنایا، اذا کـان امراء کم خیار کم اس کا کوئی مصداق آج دکھائی نہیں دیتا تو آج اگر یہ عوام اپنے آپ کو بیدار نہ کریں اور کوئی عملی اقدام نہ اٹھائیں تو پھر اس حدیث مبارکہ کا دوسرا جملہ آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں اس میں فرماتے ہیں فبطن الأرض خيرلكم من ظهر ها تو پھر ہمیں موت ہی بہتر ہے اگر یہ کہوں کہ ہم آج بھی مرے ہوئے ہیں اس لئے کہ ہم اسلامی ممالک کا دفاع نہیں کر سکتے، مسلمانوں کی ناموس کا دفاع نہیں کر سکتے ہیں ۔

مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں ہے؟

آج کل مسلمانوں کو ہم اور آپ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں ہے ،آج مسلمانوں میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں وہ ایک شجاع اور زندہ مسلمان ہوں، جناب رسول ﷺ کی امت کا وہ انسان ہوں کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے نـصـرت بـالـرعب مسيرة شهر آج تو ہم امریکہ اور ہندوستان پر قبضہ کرنے نہیں گئے ہیں بلکہ وہ

ہمارے گھروں کو لوٹنے آئے ہیں کیوں ؟ مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں گئی؟ مسلمانوں کی وہ ہمت جو ہر قسم کی پابندیوں کو برداشت کرتے تھے وہ ہمت کہاں ہے؟ میں تقریر کو طول نہیں دینا چاہتا، ہمارے مخالف تو دنیا کے کسی قانون اور بین الاقوامی قوانین کا پابند نہیں ہے لیکن ایسی صورت حال میں ہم کیا کریں گے کیا اسلامی دنیا کے تمام ممالک ہم کو بے یار مددگار چھوڑ دیں گے اگر یہ تمام ممالک اور حکومتیں ہم سے اسی طرح بے فکر و بے پرواہ رہیں گے تو میرا یقین ہے کہ ہم خراب ہوتے جائینگے ۔

امیر المومنین کی عوام سے اپیل

امیر المؤمنین کا پیغام اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تمام بھائیوں کے لئے یہی ہے کہ اسلامی دنیا کے عوام اس موقع پر عملی اقدامات کریں جس عظیم مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں پورے ملک کے بڑے بڑے جہادی ،علمی اور باصلاحیت تنظیموں کے راہنماء یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس کے لئے ہم مشکور ہے ۔

مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ

جو معززین ہمارے ممنون شخصیت حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کے زیر سرپرستی اجلاس میں یہاں مل بیٹھ کر اس سنگین صورتحال اور امور پر غور کر رہے ہیں جس کا ایک مقصد اسلام کا تحفظ اور دوسرا امریکہ پر چوٹ لگانے کا ہے ،ہم ان سب کے مشکور وممنون ہیں ہم اس مجلس کے انعقاد پر بہت خوش ہیں اور اللہ کے شکر گزار ہیں اور دعا ہے کہ اللہ اس مجلس کے ہر شریک کو جنت نصیب فرمائے خصوصاً مولانا سمیع الحق صاحب کو یہ اجتماع جس کی مرہون منت ہے ۔

مسلمانوں کی سردمہری اور کفار کے دیدہ دلیری

میرا یقین ہے کہ اگر امریکہ نے ہماری طرف سے کوئی عملی اقدام نہ دیکھا اور ہم برابر سردمہری کا شکار رہے تو کفار ضرور یہی کہیں گے کہ یہ تو پرندوں کا اجتماع تھا صرف لوگوں کا ہجوم تھا اور عام طور پر اس قسم کا اجتماع صرف زندہ باد، مردہ باد اور وقتی نشست و برخاست کے علاوہ کسی اور عملی حقیقت کا حامل نہیں ہوتا کیونکہ اس کا نتیجہ ہی کوئی نہیں نکلتا اسلام آپ سے آج ایک عملی اقدام چاہتا ہے اور امیر المؤمنین کے پیغام میں یہ بات بھی ہے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اس پر چیں بہ جبیں نہ ہونا۔

افغانستان کی دلیر فوج

بھائیو! افغانستان آپ کا بہت قریبی ملک ہے اور قریبی فوج ہے اسلامی دنیا اس فوج کو ہاتھ سے جانے نہ دے اور اس بات اور حقیقت کا تو تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ فوج بزدل نہیں، اسلامی فوج کی بدن میں جب تک روح ہوگی وہ اپنے جانوں کا نذارانہ پیش کردیں گے یقین جانیے! آپ کی ترحم اور شفقت بہت زیادہ ہے خدا کی قسم! میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر امریکہ کو کوئی اسلامی دنیا کے درمیان جگہ دے یا خلیج میں کوئی جگہ دے تو کسی کے ساتھ یہ فکر لاحق نہیں ہوگی کہ یہ تو ایک قوت ہے اور ہم اس کو ضائع کرتے جائینگے اس ذلت سے اللہ ہم کو ابدالابد تک بچایئے شہادت کو ہم دنیا کی اس زندگی سے بہتر جانتے ہے اور ہم اللہ سے شہادت کی موت مانگتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے لئے شہادت کی دعا کرتے ہیں۔

اسلام میں سرحدات نہیں ہیں

میری لب وقلب پر یہ بات نہیں آتی کہ پاکستان ایک جدا ملک ہے اور افغانستان جدا ملک ہے امت مسلمہ کے درمیان سرحدات کہاں ہوتی ہیں ہم تو ایک نسل،ایک کلمہ، ایک دین ، اور ایک مذہب کے لوگ ہیں اللہ ہم کو ایک سیدھی راہ پر

چلائے اور افغانستان تو ایک طاقت ور ملک ہے آج ہم جس مجلس میں اکٹھے ہوئے ہیں تو امیر المؤمنین کے پیغام کے اساس پر ہم کہتے ہیں کہ اس قوی اور منظّم فوج کو ہاتھ سے نہ جانے دو اور اس کو ضائع کرنے سے بچائیں۔

جہاد کے ولولے سے سرشار ۱۲ لاکھ فوج

حضرات! اسی مجلس میں آپ کو ایک اور خوشخبری سنا دیتا ہوں دنیا تو کہتی ہے کہ افغانستان کوئی منظّم فوج نہیں رکھتی لیکن الحمدللہ ۱۲ لاکھ باطلب فوجی جو جہاد کے ولولے سے سرشار ہیں جہاد کے لئے حاضر ہیں اور کسی بھی ملک میں باطلب جہاد کے ولولے سے سرشار فوج نہیں ہے لیکن افغانستان میں جہاد اور شہادت کے لئے ۱۲ لاکھ سے زائد بالغ ، باطلب، منظّم، تربیت یافتہ طالبان حاضر ہیں الحمد للہ علی ذلك

افسوس! کتاب تو یہ کہتا ہے کہ اپنے دشمن سے ملاقات کی دعا کبھی مت کرو لیکن اگر کبھی وہ آپ سے ملاقات کے لئے آئے تو پھر پیچھے نہ ہٹو کاش! کہ امریکہ ہمارے قریب ہوتا تو ہم اس کو دیکھ لیتے ، اب آپ اور ہم قریب ہو چکے ہیں اب امریکہ کو تھپڑ لگانا ہوگا اور اس سے اسلام کی عزت و شرف کو چھڑانے کے لئے جو اقدامات ضروری ہیں وہ کرنے چاہیے۔

استقامت، شجاعت اور غیرت فاروقی

اب کشمیر، چیچنیا اور افغانستان کے مسلمان مظلوم ہیں امیر المؤمنین کا پیغام آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں بہت زیادہ باتیں نہیں کرنا چاہتا ہوں وہ پیغام یہ ہے کہ ہم عوام سے عملی اقدام چاہتے ہیں اور عوام کو چاہیے کہ وہ اپنی حکومتوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ ان حکومتوں کو استقامت اور شجاعت اور غیرت فاروقی عطا فرمائیے اگر جذبہ ہو تو عوام قیام کریں اور عملی اقدام کریں ، باقی آپ کے حضور مزید بے ادبی کی جسارت کرنا نہیں چاہتا دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خطاب

مولانا مفتی زرولی خان صاحب

تعارف

جہانگیرہ صوابی میں میرے ماموں حضرت مولانا عبدالحنان مدظلہ فاضل دیوبند کے حسن صحبت اور سعادت تلمذ نے علم کی تشنگی پیدا کی ابتدائی تعلیم ان سے حاصل کی اور سعادت مند شاگرد نے آخر دم تک اپنے اولین شیخ کی خدمت اور وابستگی کی مثالیں قائم کیں بالخصوص حضرت بنوریؒ کے علوم وفیوض کے چشمہ صافی سے سیراب ہوئے اپنے کمالات خداداد صلاحیت و ذہانت علوم ومعارفِ اکابر سے والہانہ استفادہ نے کراچی جیسے امّ البلاد میں علم وفضل میں نمایاں مقام دیا ان کا مدرسہ احسن العلوم کراچی کے نمایاں مدارس میں شامل ہے اب الاحسن کے نام سے ایک وقیع علمی مجلّہ بھی چلا رہے ہیں۔ (س)

امت مسلمہ کی تباہی کے اسباب

تین خصلتیں

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ہم سب کے شکر اور سپاس کے لائق ہیں اس خطاب میں مولانا کے نمائندے نے سب سے پہلے دو باتیں ذکر فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاد کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ کافر کی راہ رسم کبھی بھی مسلمان کے اوپر نافذ نہیں ہوسکتی پھر سنن حسان کی وہ حدیث پیش کی جس میں جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تمہارے امراء غلط ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہاری باتیں عورتوں کے حوالے ہوں تو تم تباہ ہوں گے زمین بہتر ہے زندہ رہنے سے اور جب تمہارے امراء بہترین لوگ ہوں اور تمہارے مالدار لوگ سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشاورت سے ہوں تو تم جتنا زندہ رہو گے یہ بہتر ہے تمہارے لئے بھی اور زمین کے لئے بھی فظہر الارض خیر من بطنها یہ بات قابل قدر اور قابل احترام ہے کہ یہ معزز اجلاس ایک انتہائی اہم مسئلہ کے لئے بلایا گیا اور بصد معذرت انہوں نے یہ بات کہی کہ عام طور پر اس قسم کے اجلاس صرف زندہ باد اور مردہ باد اور وقتی نشست اور برخاست کے علاوہ کسی اور حقیقت کا حامل نہیں ہوتی۔

امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کا پیغام

حضرت مولانا محمد عمر صاحب مدظلہٗ کی طرف سے انہوں نے یہ پیغام سنایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج دنیا میں بہت سارے اسلامی ملک موجود ہیں اور ہمیں یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ انہوں نے اسلامی روایت اور اپنی ذمہ داری یکسر نظر انداز کی ہے اگر کچھ رہی سہی امید قائم ہے تو اس غیرتی طبقے سے ہے جو آج اس مہم کو زندہ کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں مولانا نے اس کو اپنے انداز میں بہت طویل اور تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ ہمیں ایسے مواقع پر عملی اقدامات کرنے ہیں کہ جس عظیم مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں پورے ملک کے بڑے جہادی اور علمی اور با صلاحیت تنظیموں کے رہنما یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔

قابل غور دو امور

اور ہمارے مشکور اور ہمارے ممنون شخصیت کے زیر سرپرستی یہ اجلاس یہاں مل بیٹھ کے دو قسم امور پر غور کر رہا ہے ایک اسلام کی تحفظ کے لئے اور دوسرا امریکہ پر چوٹ لگانے کے لئے وہ کیا فکر ہونا چاہئے مولانا نے اپنے خاص پشتو روایتی انداز میں کہا کہ امریکہ ہم سے دور ہے اگر قریب ہوتا ہے تو ہم اس کو دیکھ لیتے مطلب یہ ہے کہ آپ اور ہم سب قریب ہو چکے ہیں اب اس کو تھپڑ لگانے اور اس سے اسلام کی عزت وشرف کو امریکہ سے چھڑانے کے لئے جو اقدامات ضروری ہیں وہ کرنا چاہیے ۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

جناب اجمل خان خٹک مرحوم

تعارف

مشہور شاعر و ادیب، خدائی خدمتگار تحریک میں خان عبدالغفار خان کے دست راست، زندگی جدوجہد اور امتحانات سے لبریز گذاری۔ دارالعلوم کے ابتدائے تاسیس میں حضرت شیخ الحدیث کے مد ومعاون رہے، بعض درسی کتابیں بھی تقسیم ہند سے قبل حضرت شیخ الحدیث سے پڑھیں ۔دارالعلوم کے قیام کے بعد حضرت کے سیکرٹری کے طور پر تحریری کام میں تعاون کیا موصوف روزنامہ ''شہباز'' کے مدیر اور بعد میں روزنامہ ''انجام'' کے مدیر رہے۔ پشتو ادب اور شعر وشاعری میں بڑا مقام پایا۔ قلم وسنان کے رومی ۷۰ء کے قومی اسمبلی کے انتخابات میں اپنے شیخ اور مربی شیخ الحدیث کا مقابلہ کیا اور ہار گئے یہ انکی سیاسی لغزش تھی مگر پارٹی کے ڈسپلن سے مجبور تھے، میرے ساتھ ہمیشہ بزرگانہ شفقت ومحبت کا معاملہ فرمایا۔ اپنی کتاب ''دغیرت چغہ'' کو اپنے دستخطوں سے مزین کر کے عجیب جملوں سے میری حوصلہ افزائی کی، افسوس کہ وہ نسخہ دستیاب نہ ہوسکا۔...... (س)

عالم کفر کی بربریت اور مظالم کے خلاف مؤثر آواز

مولانا سمیع الحق کے حکم کی تعمیل

محترم ماء کرام مجاہدین حضرات! اسلام علیکم! میں میزبان ہوں جیسا کہ مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا مگر مجھ جیسے آدمی کو دعوت دی گئی ہے کہ کچھ کہوں تو میں حکم کی تعمیل میں سب سے پہلے سمیع الحق صاحب کو، مجاہدین اسلام کو، علماء کرام کو، جو آج یہاں اس مقتدر اور مثالی تاریخی اجتماع میں اخوت اسلامی کا مظہر ہیں تو میں مولانا سمیع الحق صاحب کو اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر اور آپ سب کے اس میں شرکت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے دینی، اسلامی تشخص کے لئے اور آئندہ مستقبل کیلئے اس کانفرنس کو مژدہ سمجھتا ہوں۔

اخوت اسلامی کا مظہر اجتماع

میرے لئے فخر کا مقام ہے اور خوشی کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں اس دارالعلوم میں م اسی ادارے میں اتنے عظیم ،مقتدر ، اخوت اسلامی کے

مظہر اجتماع میں شرکت کا موقع دیا، جس (مدرسہ) کا سنگ بنیاد میں نے بھی رکھا تھا کیونکہ میں اس وقت موجود تھا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا نتیجہ ہے ورنہ یہ جگہ اس طرح نہیں تھی اس کو اکوڑہ خٹک ہی والے جانتے ہیں اور میں جانتا ہوں میں بہرا نہیں ہوں تاریخ سے بھی واقف ہوں اور دنیا بھی دیکھی ہے سمجھتا ہوں یہ ثمردہ (تخم) ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری اور انکی کوششوں سے اس تخم سے پھل اور پھول بنایا فخر کا مقام تو ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے بھی موقع دیا۔

دارالعلوم حقانیہ کے خادموں میں میرا نام

میں فخر سے یہ کہتا ہوں کہ اس دارالعلوم کے خادموں میں میرا نام بھی ہے اس تخم کے نتیجے میں آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس میں بھی میرا حصہ ہے دین اور دنیا کیلئے، یہ میرے لیے خوشی کا مقام ہے، افسوس کہ میں یہاں اچھی اچھی تقریریں سننے سے محروم رہا کیونکہ میں قاضی صاحب کے انتظار میں ائیر پورٹ میں کھڑا تھا اور قاضی صاحب دوسرے راستے سے نکل آئے تو میں دیر سے پہنچا میں دوسرے راستے سے آرہا تھا مگر جو تقاریر میں نے سنی ہیں تو وہ میری غیرت اور جذبات کو للکارنے لگیں۔

امیر المومنین کے نمائندے کی جرأت مندانہ باتیں

البتہ امیر المومنین جناب حضرت ملا محمد عمر اخوند کے نمائندہ (مولانا خلیل اللہ فروزی) نے جو بات کی صرف باتیں نہیں عمل بھی ہونا چاہئے تو یہ بات بہت اہم ہے میں تو اتنا ہی کہوں گا کہ اس کانفرنس میں جتنی بھی تجاویز پیش کی گئی ہیں وہ سب اخلاص و نیک نیتی پر مشتمل ہیں مگر سب سے اہم چیز ان پر عمل ہے صرف تجاویز پیش کر دینا ہی کافی نہیں لہٰذا ہمیں اگلے مرحلہ (یعنی عمل) پر بھی اتنی ہی توجہ دینی چاہیے یہ اجتماع افغانستان پر پابندیوں، مظالم اور جارحیت کے متعلق ہے مجھے، بطور افغان ہونے کے،

ظلم، جارحیت اور جبر کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے مگر کیا کیا جائے کیونکہ یہ حالات
ہم پر واقع ہو چکے ہیں، ورنہ ہم نے کبھی بھی ایسی چیزوں کو برداشت نہیں کیا یہ اجتماع،
دراصل انہی مظالم کے خلاف آواز ہے یہ اجتماع، عالمی سیاست دانوں اور حکومتوں کو یہ
بات سمجھانے کے لئے ہے کہ افغانستان کو کوئی نہیں مٹا سکتا، نہ ہی افغانستان کے ذرات
کو کوئی مٹا سکتا ہے اور نہ ہی افغانیوں کے خون کے قطروں کو کوئی ختم کرسکتا ہے۔

حکمرانوں کی غفلت سے پاکستان کا نقصان

میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ اگر پاکستان نے اس معاملہ
میں غفلت برتی تو سب سے زیادہ نقصان پاکستان ہی کو ہوگا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں اگر
انسانی دنیا میں ذرہ برابر بھی انسانیت ہے تو اسے چاہیے کہ اس ظلم و جبر کے خلاف اٹھ
کھڑی ہو چونکہ میرا تعلق افغانستان سے ہے میں نے زندگی کا ایک معتدبہ حصہ
افغانستان میں گزارا ہے میرا عالمی و تاریخی مطالعہ بھی اسی سرزمین پر ہوا لہٰذا اس سرزمین
سے میرا گہرا تعلق اور ناطہ ہے روس کا معاملہ بھی آنکھوں سے دیکھا ہے اس گہرے تعلق
کی روشنی میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر میرے مخاطبین آپ حضرات نہیں ہیں
کیونکہ آپ کی سوچ اور میری سوچ، آپ کی فکر اور میری فکر، آپ کا خون اور میرا خون
ایک ہی ہے، بلکہ میرے مخاطب دنیا والے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت،
افغانستان کے دینی وملی تشخص وغیرت کا مقابلہ نہیں کرسکتی یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق
ہے کہ افغانستان کا منطقہ عالم اسلام کا محور تھا اور مستقبل میں بھی محور بن سکتا ہے
افغانستان عالم اسلام کے لئے روشنی کا مینار بن سکتا ہے لہذا عالم اسلام کو اسکی قدر و
منزلت اپنے ذہنوں میں رکھنی چاہیے یہ بات تو افغانستان کے متعلق تھی۔

افغانستان اور پاکستان میں دینی اخوت کا رشتہ

دوسری بات پاکستان کے متعلق ہے کہ پاکستان و افغانستان دینی اخوت و
برادری کے رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں پاکستان اس حقیقت کو دل و جان سے تسلیم کرتا
ہے لہٰذا پاکستان کو چاہیے کہ اس کٹھن موقع پر مکمل نصرت وحمایت کے ساتھ اس اخوت کو
فروغ دے بیرونی طاقتوں کے اثرات سے بے نیاز ہوکر پاکستان کو یہ کام کرنا چاہیے
آج یہاں اس محفل میں مجاہدین علماء شیوخ اور دانشور تشریف فرما ہیں ان کی یہاں
تشریف آوری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات اس اخوت کے رشتہ کو سمجھتے ہیں اس
کی قدر کرتے ہیں آج ہم حکمران طبقہ کو یہ پیغام پہنچاتے ہیں کہ وہ بھی اس بات کو سمجھ
جائیں اور جرأت و بہادری کے ساتھ پاکستان و افغانستان میں امن قائم کریں اور دونوں
ممالک میں اخوت کی مثال پیدا کردیں۔

حصول مقاصد کے لئے جدوجہد

آخر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس اجتماع کے مقاصد کے حصول کیلئے میں
آپ سب مجاہدین حضرات! علماء حضرات! شیوخ حضرات! کیساتھ انکے حصول میں
اپنے افغانستان کی حقیقی خدمت کرنے میں عالم اسلام کے مینار کو اسکے محور کو مضبوط کرنے
کیلئے صرف دعائیں نہیں بلکہ کوشش بھی کر رہا ہوں دوسری طرف پاکستان کا بھی اپنا
اختیار بہت کم ہے کیونکہ یہ غلامانہ، محتاجانہ اور فرسودہ نظام کے اندر جکڑا اور بندھا ہوا اللہ
تعالیٰ ہمیں پاکستان کو اس فرسودہ کلچر سے آزاد کرانے کی توفیق دے تاکہ یہ اسلامی ملک
اپنی ملی و دینی تشخص کی بنیاد پر دوبارہ آگے بڑھ سکے انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ سب
حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی تقریر کا اختتام کروں گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

اعلامیہ

متحدہ اسلامی کانفرنس

۱۰ جنوری ۲۰۰۱ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جمعیت علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ مولانا سمیع الحق کی دعوت پر آج ملک کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام' دانش وروں اور دینی جماعتوں کے ذمہ دار نمائندوں کا اجلاس منعقد ہوا جس کے شرکاء کی فہرست اس کے ساتھ منسلک ہے، اجلاس میں حسب ذیل اعلامیہ کی منظوری دی گئی۔

متحدہ اسلامی کانفرنس کا یہ اجتماع افغانستان کے خلاف اقدام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے تمام عائدکردہ حالیہ پابندیوں کو سراسر ناجائز قرار دیتا ہے جو صرف افغانستان کے خلاف نہیں بلکہ اس کا مقصد درحقیقت پاکستان ہے اور اس سے بھی بڑھ کر عالم اسلام ہے جس سے عالمی امن کو خطرہ ہے۔ استعماری قوتیں (نیو امپیریلزم) اپنی ریشہ دوانیوں کے ساتھ عالم اسلام کے خلاف میدان عمل میں آ گیا ہے۔لہٰذا یہ اجلاس اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کا فیصلہ کرتا ہے۔

حکومت پاکستان سے مطالبہ

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بات کا واضح اعلان کرے کہ یہ پابندیاں انسانیت سوز ہیں پاکستان کی معیشت کے خلاف جارحیت کے مترادف ہیں اور ایک آزاد اور حریت پسند قوم کے خلاف گھناؤنے جرم کی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے انہیں مسترد کیا جاتا ہے۔

حکومت پاکستان اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کا ہنگامی اجلاس طلب کرے جس میں افغانستان کی طالبان حکومت کو متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جائے کہ کسی کو افغان قوم کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بیت المقدس چیچنیا کشمیر اور دیگر مسائل کے حوالہ سے اسلامی دنیا کے خلاف اقوام متحدہ اور امریکی کیمپ کو اپنا طرز عمل تبدیل کرنا ہوگا۔

حکومت پاکستان چین کی حکومت کو باور کرائے کہ یہ پابندیاں علاقہ کے امن کیلئے خطرات کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی اس لئے چین بھی اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرے۔حکومت پاکستان ان پابندیوں کے جاری رہنے کی صورت میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی روک دے کیونکہ پابندیوں کی صورت میں پاکستان کی پہلے سے زبوں حالی کا شکار معیشت مزید دباؤ میں آجائے گی۔

دفاع افغانستان کونسل کی قراردادیں

یہ اجلاس موجودہ صورت حال سے نمٹنے کیلئے کونسل برائے افغان امور کے قیام کا اعلان کرتا ہے جو مندرجہ ذیل کام سرانجام دے گی۔

۱: پابندیوں سے نمٹنے کے لئے حکمت عملی وضع کرنا۔

تعمیر نو

۲: افغانستان کی امداد اور تعمیر نو کیلئے ادارے کا قیام جو اس کیلئے ضروری اقدامات کرے۔

مظاہرے اور اجتماعات

۳: قوم کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے تیار کرنا اور مختلف شہروں میں پابندیوں کیخلاف اجتماعات اور مظاہروں کا اہتمام کرنا۔

سفرأ سے ملاقات

۴: عالمی رائے عامہ' مسلم ممالک اور چین کو اس سلسلہ میں حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے وفود تشکیل دینا۔

وفد برائے افغانستان

۵: افغانستان میں ممتاز علما اور دانش وروں کا وفد بھیج کر ناراض عناصر کو طالبان کی حمایت کیلئے آمادہ کرنا۔ یہ اجلاس اس نازک مرحلہ پر شمالی اتحاد کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی وحدت کی خاطر ضد چھوڑ کر طالبان حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کریں تا کہ افغان قوم متحد ہو کر اپنی آزادی خودمختاری اور اسلامی تشخص کا تحفظ کر سکے ۔ نیز یہ اجلاس طالبان حکومت کی قیادت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ماضی کی جہادی شخصیات کو مناسب احترام اور مقام دینے کیلئے خود کو تیار کرے۔

امریکی مصنوعات سے بائیکاٹ

۶: یہ اجتماع امریکہ' یورپی برادری اور بھارت کو خبردار کرتا ہے کہ وہ عالم اسلام' پاکستان اور افغانستان کے بارے میں اپنا طرز عمل تبدیل کریں ورنہ بصورت دیگر پاکستان کے غیور عوام کو ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کیلئے تیار کرنے کی منظم مہم کا آغاز کیا جائیگا۔

این جی اووز سے مطالبہ

۷: یہ اجتماع پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ روس بھارت اور ان کے حواریوں کو افغان قوم کے بنیادی اور انسانی حقوق کی اس سنگین خلاف ورزی سے باز رکھنے کیلئے آواز بلند کریں ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بھی اس کارروائی میں ملوث ہیں اور اس صورت میں انہیں پاکستان کی سرزمین سے اپنا بوریا بستر گول کرنا ہوگا۔ اور ان کے تحفظ کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکے گی۔

مسئلہ فلسطین

۸: یہ اجتماع فلسطین کی آزادی کیلئے برسرپیکار عرب مجاہدین کی جدو جہد کو مقدس جہاد قرار دیتا ہے ۔ اور پورے عالم اسلام کا اس جہاد میں شریک ہونا مذہبی فریضہ قرار دیتا ہے۔

مجاہد اسلام اسامہ بن لادن

۹: یہ اجتماع عالم اسلام کے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کو اسلام کا مجاہد عظیم قرار دیتا ہے اوراس کی جدوجہد مقدس جہاد ہے دہشت گردی نہیں۔ یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ اسامہ بن لادن کی حفاظت صرف طالبان یا افغانستان کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا فریضہ ہے ۔کیونکہ امریکہ اور شیطانی طاقتوں کو اسکے خلاف ناجائز ظالمانہ رویوں نے اسامہ کو ملت محمدیہ کا ناموس بنا دیا ہے۔

مسئلہ کشمیر

۱۰: یہ اجتماع کشمیریوں کی جدوجہد کی مکمل تائید کرتا ہے اور اسکو اسلامی جہاد قرار دیتا ہے۔

غیور قبائل سے اپیل

۱۱: یہ اجلاس پاکستان کی شمال مغربی سرحد کیساتھ ساتھ آباد غیور قبائل سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پوری طرح بیدار رہیں اور ان پابندیوں کو ناکام بنانے کیلئے موثر کردار ادا کریں۔

باہمی ربط ومشاورت

۱۲: یہ اجلاس کونسل برائے افغان امور کی سربراہی کیلئے مولانا سمیع الحق کا نام تجویز کرتا ہے اور ان سے گزارش کرتا ہے کہ وہ تمام جماعتوں کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ ومشورہ کرکے کونسل کے مرکزی ڈھانچے کی جلد از جلد تشکیل کریں اور اسکا اجلاس بلا کر عملی پروگرام کا آغاز کریں۔

دفاع پاکستان کونسل کانفرنس: راولپنڈی

دفاع پاکستان کونسل کانفرنس

منعقدہ راولپنڈی بتاریخ ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۲ء

دفاع پاکستان کونسل کی اہمیت
اور ہماری ذمہ داریاں

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس سے حضرت مولانا سمیع الحق کا خطاب

مورخہ ۱۱ستمبر ۲۰۱۲ء کو راولپنڈی میں دفاع پاکستان کونسل کا سربراہی اجلاس منعقد ہوا جس میں چالیس کے قریب کونسل کی جماعتوں اور قبائلی زعماء نے شرکت کی اجلاس میں کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق صاحب کا افتتاحی خطاب نہایت اہمیت کا حامل تھا جسے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے نقل کر کے اب شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین الصلوة و السلام علی خاتم الأنبیاء محمد وآله و صحبه أجمعین الطیبین الطاهرین وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا(ال عمران:۳:۱۰۳) يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ(الصف:۸)

سامراجی طاقتوں کا مخالف قافلہ

میرے انتہائی قابل احترام عالی مرتبت محترم قائدین دفاع پاکستان کونسل! معزز حاضرین اور میرے انتہائی غیور اور غیرت مند قبائلی حضرات! جو خصوصی طور پر اس اجتماع میں تشریف لائے ہیں تقریباً ہر ایجنسی سے ہم انکے نہایت شکر گزار ہیں ہم سب یہاں بنیادی طور پر ان کے دکھ کو سمجھنے اور اس کو بانٹنے کیلئے یہاں جمع ہوئے میں آج کے اجلاس کی کئی اہم شقیں جس کا سب سے بڑا تعلق قبائلی علاقوں کے ڈرون حملوں سے اور فوجی آپریشن کے اعلانات سے متعلق ہے۔

آج گیارہ ستمبر امریکہ کی گیارھویں برسی

میں سمجھتا ہوں کہ آج گویا اس اجتماع میں اللہ کی مشیت کا خاص دخل ہے کہ گیارہ ستمبر کو گیارہ سال پہلے اس کا سلسلہ شروع کیا تھا طاغوتی اور سامراجی طاقتوں نے اور اسی دن عالم اسلام کو نشانہ بنایا گیا اور اسی دن افغانستان میں جو آگ لگائی گئی وہ عراق تک پھیل گئی اور اسی گیارہ ستمبر کی آگ سے آج تک ہم جل رہے ہیں یہ سب اسی گیارہ ستمبر کا کیا کرایا ہے (تو گویا الحمدللہ آج امریکہ کی گیارویں برسی منا رہے ہیں) یہ ایک منحوس دن تھا پوری سازش سے کفری طاقتوں نے عالم اسلام کیلئے ایک بہانہ بنایا' میں سمجھتا ہوں گیارہ ستمبر کے دن ہی یہ جو ساری طاقت یہاں پر جمع ہے' یہ امریکی اور مغربی سامراجی طاقتوں کو کسی طرح برداشت نہیں کرتی' یہ اینٹی امریکہ اور اینٹی یہودیت ونصرانیت طاقتیں ہیں اور آپ پر اللہ کا احسان ہے کہ آپ اس قافلے کیساتھ جڑے ہوئے ہیں آج ہم یہاں سب سے پہلے اظہار کرتے ہیں ۱۱ستمبر کے واقعات کا اور اسکو مسترد کرتے ہیں اور اسکے نتیجے میں جو زہریلے کانٹے بوئے گئے ہیں اور ہم اس میں جل رہے ہیں اس سے نجات کا راستہ روکنا ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

دفاع پاکستان کونسل اور جہاد

دفاع پاکستان کونسل میں انتہائی مایوسیوں کے عالم میں اللہ نے ہمیں اکٹھا کیا اور یہ کونسل بنی ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۱ کو اور آج اسکو تقریباً ایک سال ہونے کو ہے ایسے حالات میں جبکہ مکمل جمود تھا، پرویز مشرف اور اسکے ہمنواؤں نے امریکہ کے دباؤ پر مزاحمتی قوتوں کو ملیا میٹ کر دیا تھا وہ سکرین سے غائب ہو گئے تھے اور میڈیا پر ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا کہ اب یہ طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اب سیکولر اور لبرل لوگ فیصلے کرینگے اور وہ چھائینگے ہم انتہائی مایوسی کے عالم میں تھے کوئی جہاد کا نام نہیں لے سکتا تھا جہادی تنظیمیں انڈر گراؤنڈ اور زندہ درگور کر دی گئی تھیں، کسی میں کوئی دم نہیں تھا سب حیران تھے کہ کیا کیا جائے؟ کیا پھر اللہ تعالیٰ ہم کو اکٹھا بٹھائے گا؟ اور اسکا مقابلہ کیسے کرینگے؟ ۱۲ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے صور اسرافیل پھونکا اور ہمیں قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے متحرک اور پرجوش کر دیا ہم میدان میں آگئے اور قوم کو ایک آس ملی، روشنی ملی اور لوگ بالکل انتظار میں تھے یہ ہمارے بس کی بات تو نہیں تھی یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمع کیا۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (الانفال:۶۳)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (ال عمران:۱۰۳)

ایسی صورتحال پیدا ہوئی اور لاہور کے مینار پاکستان سے لوگوں نے لبیک کہنا شروع کیا پاکستان کے تحفظ اور دفاع کی آواز مینار پاکستان سے بلند ہوئی جس کو قرارداد پاکستان کا بنیاد قرار دیا جا رہا ہے آپ سب حضرات نے اپنے اختلافات، مسلکی اور مذہبی اور چھوٹے چھوٹے جھگڑے اور جماعتی تحفظات وابستگیاں چھوڑ دیں آپ اکٹھے

ہوگئے اس وجہ سے قوم متوجہ ہوگئی ملتان میں ایک عظیم اجتماع ہوا، پھر کراچی، پشاور، لیاقت باغ راولپنڈی میں ہوئے اتنی بڑی کوششیں کر رہے ہیں لیکن اس میں ہماری کوئی حیثیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے جمع کیا لوگوں کو یہ ایک بڑا قافلہ چل پڑا اور اسکے فائدے سامنے آئے۔

ہمارا بنیادی ایجنڈا امریکی غلامی سے نجات

ہمارا بنیادی ایجنڈا جو ہے ون پوائنٹ بنیادی طور پر ہم نے امریکی غلامی اور امریکی حاکمیت سے اس ملک کو نجات دلانا ہے پاکستان کی آزادی کا تحفظ کرنا ہے کہ اس لعنت کو ہم باہر پھینک سکیں اور ملک کو چھڑا سکیں' باقی ساری چیزیں اسکی ضمنی ہیں نیٹو سپلائی ڈرون حملے، فوجی آپریشن، بھارت سے روابط، کشمیر پر سودا بازی، بلوچستان میں علیحدگی کی تحریکیں علاقائی، لسانی، فروعی اور فقہی فرقہ وارانہ اختلاف کو ابھارنا یہ سب اسی ایک لعنت کے حصے ہیں اسی کے اثرات ہیں، تو سب سے پہلا ہدف ہمارا امریکی غلامی سے نجات ہے۔

امریکی آلہ کار سیاستدان اور اتحادیوں کا دفاع کونسل سے فرار

حکمرانوں کو مجبور کرنا ہے جو آلہ کار ہیں امریکہ کے اور میں دکھ سے بات کرونگا اور سب سے میں کہونگا کہ آخر میں تفصیل سے اس پر روشنی ڈالیں کہ جو سیاستدان اقتدار میں ہیں جو اتحادی ہیں جو اپوزیشن میں ہیں وہ پہلے دن سے ہماری اس محنت کو قبول نہیں کر رہے ہیں کونسل کی تشکیل سے پہلے ہر ایک کو ہم نے دعوت دی، منتیں کیں، خطوط بھیجے، میڈیا کے ذریعے سے اپیل کی، سیمیناروں میں اعلان کیا، ان کے پاس وفود بھیجے دس دس اہم ترین افراد لاہور میں اہم پارٹیوں کے پاس گئے کہ خدارا! یہ ون پوائنٹ ایجنڈا ہے ہمارا مقصد کوئی سیاسی کھیل نہیں ہے اور اللہ گواہ ہے کہ ہم اسکو سیاست کا گیم

نہیں بنائیںگے ایک نقطہ ہے کہ اللہ کیلئے آؤ یہود و نصاریٰ ہم پر مسلط ہو رہے ہیں ہمیں غلام بنا رہے ہیں اور بنا چکے ہیں۔

اسلام اور ملک بچانے کے لئے ہم نے در در صدا لگائی

آئیے! ان کے مقابلے میں اکٹھے ہو جائیں یہ ایک قومی مسئلہ ہے ملکی آزادی مولوی کا، ڈاکٹر کا، تاجر کا اور یا کسی ایک فرد کا فریضہ نہیں ہے یہ ہندوؤں اور عیسائیوں کا پادریوں کا بھی جو اقلیتیں پاکستان میں رہ رہی ہیں ان کا بھی فریضہ ہے بحثیت ایک پاکستانی شہری کے ان کو بھی ہم نے دعوت دی اور بڑی محبت سے انہوں نے وہ دعوت قبول بھی کر لی۔

امریکہ کے پجاری سیاستدانوں کی مجرمانہ سردمہری اور ہماری دعوت

تو ہم نے اپنے سیاستدانوں سے کہا کہ پیپلز پارٹی میں ہو مسلم لیگ میں ہو تحریک انصاف ہو یا جس مصیبت میں پھنسے ہو، ANP ہو، ایم کیو ایم کے الطاف حسین ہو، آؤ اس مسئلے میں ہمارا ساتھ دو اللہ کیلئے کہ ملک بچائیں، کنوئیں میں کتا پڑا ہے اسوقت تک وہ کنواں پاک نہیں ہوسکتا، ہمارا ساتھ دو کہ ہم اکٹھے مل کر اس ملک کو آزاد کریں ہم مولویوں کو آپ پھر بھی اقتدار میں آنے نہیں دینگے صدارتیں بھی آپ کی ہیں، وزارتیں بھی آپ کی ہیں، کارخانے اور کرپشن کا بازار آپ نے گرم رکھا ہے، اس ملک کے بچانے کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے لیکن انہوں نے ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا اس میں دائیں جماعت، بائیں جماعت اپوزیشن، اقتدار سب کے سب شامل ہیں کچھ اقتدار کا حصہ ہیں کچھ مردار نوچ رہے ہیں اور کچھ آس پاس بیٹھے ہوئے ہیں انتظار میں ہیں اقتدار میں نہیں وہ انتظار میں ہیں کہ ہم امریکہ کو مغربی طاقتوں کو ناراض نہیں کر

سکتے یہ ہماری بس کی بات نہیں ہے اس اجلاس کے لئے از سرنو ہم نے جنرل حمید گل صاحب جو کوآرڈینیٹر ہیں، ہم نے ان سے گزارش کی کہ آپ ہم سب کی طرف سے سب کو دوبارہ دعوت دیں کہ خدارا! اس جنگ میں ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے تم بھی لانگ مارچوں کی باتیں کرتے ہو اور سب کو دعوت دی گئی زرداری سے لیکر آخر تک چھ دن پہلے ایک گھنٹہ زرداری کے ترجمان فرحت اللہ بابر سے، نواز شریف سے بات تفصیل سے کی عمران خان سے پوری تفصیل سے کی سکردو میں تھے بات کی کہ خدا کیلئے آؤ اس جنگ میں ہمارے ساتھ حصہ لو، یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے کسی ایک آدمی یا جماعت کا نہیں فاروق ستار سے کہا کہ الطاف حسین سے بات کرو پرویز الٰہی سے بات چیت کی اس نے کہا کہ میں شجاعت حسین سے بات کرونگا، مولانا فضل الرحمٰن سے بات ہوئی' انہوں نے کہا میرا کام پارلیمنٹ میں تھا میں نے بات کر لی ہے اور میں آپ کیساتھ اس جنگ میں اب شریک نہیں ہوسکتا ہوں میرے سر پر انتخابات مسلط ہیں، تو ہم کیا کریں یہ قومی درد اب کب پیدا ہوگا اور آپ بھی اگر خدانخواستہ ہمت ہاریں اور حوصلہ توڑیں اور کوئی کسی کی باتوں میں آجاتا ہے ابلیس پورے ذرائع کے ساتھ اس کونسل کو مٹانے میں لگا ہوا ہے تو ہم نے ہزار دفع وضاحت کی اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہا جلسوں میں کہا کہ ہماری کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں نہ ضیاء الحق کے باقیات ہیں یہ ساری باتیں ہمارے خلاف کہی جارہی ہیں اور ہر روز دیکھا جارہا ہے کہ کوئی صاحب کوئی نقطہ نکال کر اور عوام کو مایوس کر دیں اور پھر ساتھیوں میں سستی پیدا ہو۔

دفاع پاکستان کونسل کے نئے جذبے نئے ولولے

اس کے خدشات الزامات بے بنیاد پروپیگنڈے وہ پوری ابلیسیت و یہودیت جو

ہم پر مسلط ہے وہ ہمارے خلاف لگے ہیں ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں کہ انکو جواب دیں لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ نئے جذبے نئے ولولے سے نئے جوش سے آپ لوگ اپنی ذمہ داری محسوس کریں ہم میں سستی نہیں آئی ہم نے ۳۰ شعبان تک تحریک جاری رکھا۔

پارلیمنٹ اسلام آباد پر مظاہرہ

ہم لاہور سے چلے ۱۰، ۱۱ کو اسلام آباد آئے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اتنا بڑا مظاہرہ کیا کہ کسی کے بس میں روکنا نہیں تھا وزیر داخلہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ یہ اندر داخل نہیں ہونگے ہم نے کہا داخل ہونگے ہم نے سب بارڈر کراس کئے اور پورے فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے کہ انکو سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی حکومت نے فوری پوری پولیس اور سپاہی سب کو ہٹالیا اور پارلیمنٹ میں جا کر ہم نے جھنڈے گاڑ لئے اس سے زیادہ اور اللہ کی مدد کیا ہوگی۔

کوئٹہ سے چمن تک لانگ مارچ

پھر اس کے تیسرے دن بعد ہم نے کوئٹہ سے سفر شروع کیا اور چمن تک گئے کوئٹہ اور بلوچستان وہ حساس علاقہ ہے جہاں پر کہا جارہا تھا پاکستان زندہ باد کا نعرہ کوئی نہیں لگا سکتا ہزاروں لوگوں کے اس مارچ نے پاکستان کے دفاع کے نام سے وہاں پر یہ سب کچھ کیا آپ کے دفاع پاکستان کونسل نے یہ سارا پروپیگنڈہ توڑ دیا، ایک دو مہینے پہلے وہاں گئے اور آل پارٹیز کانفرنس کیا، قبائل کو بھی بلایا اور مختلف لوگوں کو بلایا۔

بلوچستان جیسے حساس علاقوں میں کامیاب مظاہرے

دوسرے مرحلے میں ہم نے کوئٹہ کے سب سے بڑے پارک میں جلسہ کیا، ہزاروں لاکھوں بلوچستانیوں کو ایک پیغام ملا کہ آپ اکیلے نہیں ہیں، آپ کو کوئی توڑ نہیں

سکتا ہے اور نہ آپ کو کوئی علیحدہ کرسکتا ہے، امریکہ اگر آتا ہے تو افغانستان سے لاکھ درجے زیادہ اس کو مزاحمت کا سامنا کرنے پڑے گا' وہاں کا ایک ایک طالب علم مدرسے کا اور مسجد کا اور عوام وہ سب طالبان بن کر نکلیں گے اس کے بعد ہم نے لانگ مارچ کا اعلان کیا اور ہم کوئٹہ سے روانہ ہوئے اتنے خطرناک حالات میں کوئٹہ سے ہم نکلے تو اس جگہ ہم نے پہلا جلسہ کیا جہاں ANP کے جلسے پر ایک دن پہلے حملہ ہوا تھا اور کئی لوگ قتل ہوئے تھے ہمارے جلسہ گاہ کا میدان خون سے بھرا ہوا تھا، لیکن اطراف میں ہزاروں لوگ کھڑے تھے اسی خون آلودہ زمین پر دو گھنٹے تک انہوں نے انتہائی محبت اور خلوص سے ہماری باتیں سنیں پھر قافلہ چلتا رہا کئی مقامات پر رُکتے ہوئے پھر ہم چمن میں داخل ہوئے' یہ رمضان سے دو دن پہلے کی بات ہے اور چمن میں عوام شہر اور بازار میں سڑکوں پر تھی' چمن میں ہم نے جلسہ کیا جس کو بارڈر کہتے ہیں سٹریٹ لائن افغانستان پر ہمارا سٹیج تھا گویا کہ یہ پہلا جلسہ تھا جو مشترکہ تھا اس میں جتنے لوگ پاکستانی تھے اتنے لوگ افغانستانی تھے اور اس بارڈر پر کھڑے ہوکر ہم نے چیلنج کیا کرزئی کو اور اس کے ہمنواؤں کو امریکہ کو' یہ ساری الحمدللہ کامیابی آپ ذہنوں میں رکھیں پھر بیچ میں رمضان آیا۔

رمضان المبارک میں سرگرمیوں کا تعطل اور اسکی وجوہات

رمضان ایک تو ایسا مہینہ ہے کہ اس میں سرگرمیاں نہیں چل سکتی ہیں لوگ عبادات کرتے ہیں، عمرے کے لئے جاتے ہیں، تراویح میں قرآن پاک سنتے ہیں، اعتکاف میں بیٹھتے ہیں اور شدید گرمی بھی تھی تمام دینی قوتوں اور مدرسوں کے اپنے اپنے مسائل ہوتے ہیں، تو رمضان میں ہم مجبوراً تحریک جاری نہ رکھ سکے باقی بیانات جاری رہے، اب ہم رمضان کے بعد پھر اکٹھے ہوئے ہیں، رمضان کے تیسرے چوتھے دن ہم جنرل حمید گل صاحب کے گھر جمع ہوئے کہ یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہونے دینا ہے یہ تو

رمضان تھا ہم نے نیٹو سپلائی روکنے میں کوئی سستی نہیں کی، ہم نے پہلے سے کہا تھا کہ ہماری جنگ تشدد والی نہیں ہے، پرامن جنگ ہے، بندوق ہم نہیں اٹھائیں گے، ہم عوام کو بیدار کریں گے ہم نے اٹھارہ کروڑ عوام کو شعور دیا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے ہم کو غلام بنایا جا رہا ہے، اٹھارہ کروڑ عوام کو متحرک کرنا اور ان کو شعور دینا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے، ہماری وجہ سے سات آٹھ مہینے نیٹو سپلائی بحال نہیں ہوئی، انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا ہے، انہوں نے رمضان شروع ہوتے ہی یہ سمجھ لیا کہ سارا قصہ ختم ہو گیا اور مسلمان نہیں نکل سکتے اور مدرسے بند ہیں اور اسی میں اپنا کام کیا اور اتنا بڑا ظلم کیا کہ پارلیمنٹ کی قرارداد ساری پس پشت ڈال دی اس کو بائی پاس کیا، قرارداد کی تذلیل کی کوئی شرط نہیں رکھی غیر مشروط، پیسے بھی ان پر نہیں رکھے، تفصیلات آپ کو بتا دیں گے اور اسی رات ان بے غیرتوں کی وجہ سے انہوں نے ڈرون حملے شروع کر دیئے اب ڈرون حملے بھی جاری ہیں اور سب کچھ ہے۔

امریکہ کے اشارے پر قبائل کا اپریشن اور اس کے نقصانات

اب بڑا مسئلہ امریکہ کا یہ ہے کہ اب فوجی آپریشن کرایا جائے اور ان تمام قبائل کو اٹھایا جائے بھڑکایا جائے اور یہ پورے پاکستان میں آگ لگا دیں اور دہشت گرد لاہور اور کراچی کو بھی پہنچ جائیں اور ان کی طرف سے حملے بھی ہوں فورسز پر بھی ہوں چھاؤنیوں پر بھی ہوں، یہ خود ورغلا رہے ہیں امریکہ کہتا ہے کہ جو کام میں خود نہیں کرنا چاہتا خود قبائلیوں سے کرایا جائے' قبائل کو کسی نے رام نہیں کیا سکندر اعظم سے لے کر اب تک وہ آزاد ہیں انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر ہم کو مجبور کیا گیا تو ہم افغانستان ہجرت کر جائیں گے ایسے حالات میں فوج دباؤ میں آ رہی ہے اور نیٹو سپلائی کے آخر تک

اعلانات کرتے تھے اور ڈرون حملوں کے آخر تک کرتے تھے لیکن انہوں نے وہ کچھ کیا کہ امید نہیں تھی۔

حقانی نیٹ ورک کا شوشہ

اب دوبارہ انہوں نے ڈرون حملوں کے لئے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے حقانی نیٹ ورک کا اور اسے بلاوجہ بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں ہیلری نے اس پر دستخط کر دیئے اور باضابطہ واشنگٹن میں اس کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا اس لئے کہ اب اسامہ کا مسئلہ تو نہیں ہے تو اور کونسا مسئلہ ہوگا کس جگہ پاکستان میں فورس ہے، حقانی نیٹ ورک کا مجھے بتائے کوئی امریکی یا پاکستانی بتائے کہ بنوں میں ہے، ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے میرا یقین ہے کہ کسی شہر میں کوئی حقانی نیٹ ورک نہیں یہ نیٹ ورک افغانستان کا ہے اور اس کی ہمت ہے، پاور ہے انہوں نے امریکی آرمی چیف پر بھی حملے کئے ہوائی اڈے پر بھی مگر وہ بچ گئے میرا تو خیال ہے کہ وہ کہیں زخمی پڑا ہوا ہے اس کے بعد وہ کہیں ظاہر ہی نہیں ہوا تو اس کا سارا غصہ پاکستان پر اتر رہا ہے تمہاری فوج ہے، نیٹو افواج ہیں تم اپنے جرنیل کی حفاظت نہیں کر سکتے ہو تو یہ سارا نزلہ ہم پر گرے گا۔

بھارت کے ساتھ معاملات کا حساس مسئلہ اور ہماری ذمہ داری

اس کے ساتھ فوجی آپریشن ہوگا تو یہ سوات کا فوجی آپریشن نہیں ہے، یہ جنگجو اور بہادر لوگ ہیں اور یہ پورے ملک کو خانہ جنگی میں ڈال دیں گے، تو اس لئے دوبارہ ہم آپ حضرات سے خاص طور سے میں نے قبائلی حضرات کو بھی کہا تھا وہ بھی تشریف لائے ہیں ہم کو آپ کی رائے آپ کی ترجمانی کی ضرورت ہے، ہم آپ کی رائے سنیں گے۔

بھارت کے ساتھ دوستی کی پینگیں

اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ بھارت کے ساتھ معاملات کا ہے، لین دین شروع ہوگیا اور بھارت کے ساتھ معاہدے ہورہے ہیں، تجارت، آپ کو جنرل صاحب بتائیں گے لیکن کل اخبار میں تھا کہ بمبئی کی منڈیوں میں پاکستان کو کروڑوں ڈالروں کا خسارہ ہورہا ہے کہ یہ وہاں پر نمائش کررہے ہیں اوراس پر کروڑوں روپے خرچ کررہے ہیں، اسی طرح کشمیر کا مسئلہ بنیادی مسئلہ ہے یہ سارے معاہدے اور ہر چیزیں اپنی جگہ ہورہی ہیں، اصل جو جڑ ہے جو بنیاد ہے کشمیر اس کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور وہ بڑا حساس مسئلہ ہے، ہمارے لئے پیاز اور گاجر اور آلو سے زیادہ ہمارے لئے کشمیر کے کروڑوں مسلمانوں کی آزادی ہے، وہاں لاکھوں لوگ شہید ہوگئے ہیں، وہاں سات لاکھ فوجی قابض ہوئے ہیں ان کا ان کو غم نہیں ہے ہمارے ہاں اقوام متحدہ کا وفد آیا وہ ہمارے گمشدگان کو تلاش کررہے ہیں، ہم ویلکم کہتے ہیں کہ انسانی حقوق کے نام پر کچھ تو ہو لیکن ان کو انسانی حقوق کی پامالی نظر آتی ہے۔

برما اور آسام کے مسلمان

مگر ایک مسئلہ شروع ہوا برما کا جہاں پر ۲۰ فیصد یا ۳۰ فیصد لوگ مسلمان ہیں تو برما میں ہزاروں لوگوں کو قتل کیا گیا اور تمام گاؤں کے گاؤں جلائے جارہے ہیں دوسرا مسئلہ ہندوستان میں آسام میں شروع کیا ۳۰ فیصد آبادی ہے آسام میں مسلمانوں کی ان کا قتل عام شروع ہوا سارا عالم کفر خاموش ہوگیا ہے اور ہمارے اوپر الزام دیا گیا کہ ہندو یہاں سے ہجرت کررہے ہیں قتل عام بھارت میں جاری ہے اور ظلم ہم کررہے ہیں ہندو روزانہ ہزاروں آتے جاتے رہتے ہیں، اس کو ڈرامہ بنادیا گیا کہ پاکستان میں اتنے مظالم ہیں، آسام کا مسئلہ پیچھے چلا گیا پھر رمشا مسیح کا مسئلہ اٹھایا گیا جو عیسائی خاتون

تھیں، پورا میڈیا اس پر لگ گیا کہ ظلم پاکستان میں ہورہا ہے آپ ان شاء اللہ اس پر تفصیل سے بات کریں گے پھر ہم کچھ فیصلے کریں گے۔

دفاع پاکستان کونسل کے مستقبل کی سرگرمیاں اور اسکی تیاریاں

ہمارے فیصلوں میں بڑی باتیں یہ ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ نہایت اہم ہے، ہم نے دو تین مرتبہ وہاں جلسہ کرنے کا اعلان کیا، لیکن بیچ میں اور اہم چیزیں آگئیں کراچی کے لانگ مارچ کا اعلان ہوا، انہی دنوں میں پھر ہم نے لاہور کا لانگ مارچ ضروری سمجھا، بلوچستان کا ضروری سمجھا گیا ان حالات پر اور کشمیر پر یہ چار پانچ مسائل پر ایک موثر ترین قرارداد پیش کریں گے کشمیر کے بارے میں اور اس کے بعد ہم تاریخ مقرر کرکے وہاں آل پارٹیز کانفرنس یا سربراہی اجلاس اور اسکے ساتھ عوامی جلسے کا اعلان کریں گے۔

کراچی سے لانگ مارچ

دوسرا پروگرام یہ ہوگا کہ ہم کراچی میں انشاء اللہ ایک لانگ مارچ کریں گے ہمارا ارادہ ہے کہ حیدرآباد سے کراچی تک لانگ مارچ شروع کریں، لیکن حیدرآباد کے حالات ان دنوں سیلاب کی وجہ سے خراب ہیں سکھر میں اور ڈیرہ غازی خان میں سارے اضلاع میں سیلاب آیا ہوا ہے اور خطرہ ہے کہ یہ سیلاب حیدرآباد اور ان علاقوں کا بھی رخ کرے گا اس کے بجائے ہم نے طے کیا کہ لانگ مارچ ہوگا، مزار قائد سے کیماڑی تک جائے گا، اس میں لاکھوں لوگ انشاء اللہ شریک ہوں گے اور اس جگہ جائے گا جہاں سے نیٹو سپلائی سٹارٹ ہوتی ہے۔

پشاور میں جلسہ کا اہتمام

تیسری بات یہ ہے کہ ہم پشاور میں فوجی آپریشن، نیٹو سپلائی، ڈرون حملوں پر جو کہ اصل مسئلہ ہے اس پر بہت بڑا جلسہ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اس میں

لاکھوں لوگ آ جائیں اور قبائل تک ہمارا پیغام چلا جائے کہ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اوراس کے ساتھ ہی ہم سب کوشش کریں گے کہ بنوں میں ہماری آل پارٹیز کانفرنس ہوجائے اگر یہ بڑی پارٹیاں نہیں آتی ہیں تو کوئی حرج نہیں یہ تو امریکہ کے پٹھو ہیں، یہ آلہ کار ہیں پارٹی وہ ہوتی ہے جو محبِّ وطن ہو، جو قوم وملت کی محبت سے سرشار ہو آگ لگنے کے وقت آگے بجھانے میں لگے ہوں، یہ تو آگ بھڑکا رہے ہیں، یہ ہمارے نہیں ہیں ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے، ہمارا اعتماد اللہ رب العالمین پر ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:۲۴۹) ہم اس کو بدر، واحد وتبوک کا جہاد سمجھتے ہیں، تو ہم یہاں جمع ہوئے ہیں، اللہ کی قسم سمجھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں ہیں۔

پورے عالم کفر کا غزوۂ احزاب

اتنی بڑی طاقتیں رسول اللہ کے خلاف اکٹھی نہیں ہوئی تھیں، بیشک غزوہ احزاب کا موقع بہت نازک تھا، مگر اس جنگ اس میں پورا عالم کفر یہودیت، عیسائیت، کمیونزم، ہندوازم، بدھ مذہب، چین یہ سب آپکے خلاف ہیں، اسلام کے خلاف ہیں، تو اس جنگ کی اللہ کے ہاں کتنی اہمیت ہوگی، آپ خود یہ سوچیں اور اس جنگ میں نکلیں اور اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی، ان شاء اللہ یہ سب بدقسمت ہیں، ان کو اللہ یہ سعادت نہیں دیتا ہے......

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

وآخر دعوانا أن الحمدللّٰہ رب العالمین

دفاع پاکستان کونسل کا مشترکہ اعلامیہ

ملک میں بیرونی مداخلت کی مذمت

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہی اجلاس ملک میں انتہائی حد تک بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت، بزدلی اور ذلت آمیز طریقہ سے نیٹو سپلائیز کی بحالی، امریکی دباؤ پر مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر بھارت کی بالادستی قبول کرنے، دینی مسالک کے درمیان مشکلات پیدا کرکے فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے، بلوچستان میں حالات کی مسلسل خرابی، کراچی میں بدامنی اور ٹارگٹ کلنگ، قبائلی علاقہ جات میں ڈرون حملے، شمالی وزیرستان میں امریکی حکم پر فوجی آپریشن کے لئے اقدامات اور لاپتہ افراد کو مسلسل غائب رکھنے اور اب بیرونی مداخلت کیلئے ازخود اقوام متحدہ کے مشن کو بلانے کے حکومتی اقدام کی مذمت کرتا ہے اور اجلاس اس صورتحال کو مسترد کرتے ہوئے ملک میں فساد، افراتفری، تقسیم در تقسیم اور قتل وغارت کا ذمہ دار حکومت کو قرار دیتا ہے۔

امریکی غلامی سے نجات

دفاع پاکستان کا سربراہی اجلاس ازسرنو اس عزم کا اظہار کرتا ہے، کہ امریکی غلامی سے نجات حاصل کرکے دم لیں گے، ایٹمی صلاحیت کی حفاظت کریں گے، نیٹو

سپلائنز کی بحالی کے بعد تخریب کاری قبائلی علاقہ جات میں ڈرون حملوں سے بے گناہ انسانوں کے قتل عام کے ذمہ دار سیاسی اور عسکری قیادت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ امریکی دباؤ پر شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے لئے اقدامات سراسر قومی سلامتی کے خلاف ہیں حکمران ایسے تباہ کن اقدام سے باز رہیں ملک کے اندر کے سیاسی اور معاشی مسائل سیاسی مذاکرات کی بنیاد پر حل کئے جائیں حکومت نیٹو سپلائی کی بحالی کی غلطی تسلیم کرے اور امریکہ کے تکبر اور پاکستان میں دہشت گردی کے اقدامات کے جواب میں نیٹو سپلائی فوری طور پر بند کردے۔

آزادی کشمیر کی جدوجہد

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہ اجلاس، آزادی کشمیر کی جدوجہد سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے، حکومت مسئلہ کشمیر کو پس پشت ڈال کر بھارت سے دوستی کی سنگین غلطی کررہی ہے، بھارت کے وزیرخارجہ نے پاکستان کی بجائے اپنی ترجیحات کو ڈکٹیٹ کیا ہے بھارت سے تجارت مسئلہ کشمیر اور کشمیریوں سے بھی فراموشی کا ذریعہ ہے لیکن اصل تباہی پاکستان کی صنعت‘ تجارت اور زراعت کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا بھارت کی دوستی سے پاکستان کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہوچکا ہے ہمارا دوٹوک اعلان ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق حق خودارادیت کشمیریوں کا حق ہے، ہمیں یقین ہے کہ جدوجہد آزادی کامیاب ہوگی اور کشمیر بنے گا پاکستان۔

بلوچستان کے عوام سے اظہار یکجہتی

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہ اجلاس بلوچستان کے عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے، بلوچستان میں مسلسل حالات کی خرابی، لاپتہ افراد کی عدم بازیابی اور کوئٹہ کراچی، گلگت بلتستان، قبائلی علاقہ جات، خیبر پختونخوا اور ملک کے دیگر علاقوں میں

فرقہ واریت، تشدد اور قتل و غارت گری کی شدید مذمت کرتا ہے کراچی میں مسلسل ٹارگٹ کلنگ، بدامنی اور حکمرانوں کی باہمی بلیک میلنگ اور تصادم پوری قوم کے لئے باعث تشویش ہے، ملک میں بدامنی اور انارکی کے ذمہ دار وفاقی اور صوبائی حکومتیں ہیں۔

متاثرین کے ساتھ ہمدردی اور تعاون

دفاع پاکستان کونسل کے اجلاس میں بارشوں سے متاثرہ عوام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور تمام جماعتوں کے کارکنان کو ہدایت کی گئی ہے کہ متاثرین کی مدد کیلئے کمربستہ ہوجائیں مصیبت کی اس گھڑی میں بھائیوں، بہنوں، بچوں کی مدد کی جائے۔

عوام بیداری کی تحریک

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس نے فیصلہ کیا ہے کہ پرامن عوامی احتجاج کیلئے ان پروگراموں پر عملدرآمد کیا جائے گا دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس کی عوام سے اپیل ہے کہ پرعزم اور بیدار رہیں، دفاع پاکستان کونسل کے پرامن قومی عوامی احتجاج میں شریک ہوں۔

مفادات سے بالاتر قومی جدوجہد

سربراہی اجلاس تمام دینی اور قومی سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ ہر طرح کی ذاتی اور پارٹی مفادات سے بالاتر ہوکر قومی جدوجہد میں شریک ہوجائیں۔

مرتب: جناب سہیل عباس / ابن مدنی
الحق: ج ۴۷، ش ۱۱، اگست ۲۰۱۲ء

دفاع پاکستان کونسل کانفرنس: لاہور

دفاع پاکستان کانفرنس لاہور

دفاع افغانستان کونسل کی احیائے جدید

اور نشاۃ ثانیہ

(۱۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء بمقام مینار پاکستان لاہور)

حلف نامہ اور دفاع پاکستان کانفرنس کی روئیداد

۱۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء بمقام مینار پاکستان لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اپنے اختتامی خطاب
کے دوران لاکھوں حاضرین کو کھڑا کر کے یہ حلف لیا

مینار پاکستان کے سائے میں ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر اور قادر ومقتدر جانتے ہوئے دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ وخادم سمیع الحق کے ساتھ مل کر عہد کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے جغرافیے ،نظریے ،عزت ،وقاراور اسلامی تشخص کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی قربانی دیں گے امریکہ یا اس کے اتحادی ممالک بھارت ،اسرائیل اور نیٹو افواج نے پاکستان پر جارحیت یا اس کی آزادی، خودمختاری،سالمیت اور مقدس سرحدات پر حملہ کیا تو ہم سب جہادی جذبے اور قومی غیرت وحمیت کے ساتھ اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

ہم صدق دل کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ جسطرح ہمارے بزرگوں نے تحریک آزادی اور پھر تحریک پاکستان کے دوران اخلاص اور قربانی کی ایک عظیم تاریخ

مرتب کی اس طرح ہم بھی مملکت خداداد پاکستان کے دفاع کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ہم صدق دل کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ دفاع پاکستان کونسل دفاع پاکستان کیلئے جب بھی آواز دے گی ہم سروں پر کفن باندھے جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اس آواز پر لبیک کہیں گے اور میدان میں نکل کر ملک کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں گے اور ملک کی آزادی خودمختاری سالمیت اور اسکے اسلامی تشخص پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

ہم صدق دل کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ناقابل تسخیر بنانے کے ساتھ اسے ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانے کیلئے پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے اور اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھیں گے جب تک آئین پاکستان میں موجود قرارداد مقاصد کے مطابق پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم نہیں ہوجاتی اور پاکستان حقیقی معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان نہیں بن جاتا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارا حامی وناصر ہو اور اس عہد کو پوار کرنے کی توفیق سے نوازے۔

دفاع پاکستان کانفرنس میں قائدین کے بیانات

ملک بھر کی مذہبی وسیاسی جماعتوں اور کشمیری تنظیموں کے قائدین، عسکری ماہرین، جید علماء کرام، طلباء، وکلاء اور تاجر رہنماؤں نے دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیٹو سپلائی لائن بحال کی گئی تو پوری قوم سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرے گی امریکہ بھارت اور نیٹو فورسز نے پاکستان پر جارحیت کی کوشش کی تو کروڑوں پاکستانی قومی جذبے اور غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے منہ توڑ جواب دیں گے، جب تک انڈیا کی غاصب فوج کشمیر سے نہیں نکلتی کشمیر میں جہاد جاری رہے گا، شمسی ایئر بیس کی طرح امریکیوں سے تمام اڈے خالی کروائے جائیں، حکمران امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ سے الگ ہو جائیں، بھارت سے آلو پیاز کی تجارت کی بجائے قوم لاکھوں مسلمانوں کے خون کا انتقام لینا چاہتی ہے، سیاسی وعسکری قیادت پاکستانی قوم کے جذبات کا خیال رکھیں ملکی وقومی مفادات کے خلاف کئے گئے فیصلے قبول نہیں کئے جائیں گے، پارلیمنٹ سے بھارت کو پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دینے کی قرارداد منظور نہیں ہونے دیں گے، 22 جنوری کو لیاقت باغ راولپنڈی اور 12 فروری کو مزار قائد کراچی میں دفاع پاکستان کانفرنسیں ہوں گی، انڈیا کی غاصب فوج کشمیر سے

نکل جائے، مینار پاکستان کانفرنس جیسا اتحاد ویکجہتی کا مظاہرہ عوام الناس ہر شہر میں کریں گے دفاع پاکستان کونسل انقلاب اور جہاد کی تحریک ہے ۱۸ دسمبر کو دفاع پاکستان کونسل کے زیر اہتمام مینار پاکستان گراؤنڈ میں کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق کی زیرصدارت ہونے والی کانفرنس سے امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید، جنرل (ر) حمید گل، شیخ رشید احمد، مولانا محمد احمد لدھیانوی، اعجاز الحق، صاحبزادہ ابوالخیر زبیر، حافظ عبدالرحمٰن مکی، لیاقت بلوچ، غلام محمد صفی، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، حافظ عاکف سعید، اعجاز احمد چوہدری، مولانا عبدالرؤف فاروقی، پیر سیف اللہ خالد، مولانا امیر حمزہ، عبدالرشید ترابی، مولانا عبدالعزیز علوی، حافظ عبدالغفار روپڑی، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری یعقوب شیخ، مولانا عطاء المومن بخاری، کفیل شاہ بخاری، مولانا اجمل قادری، طاہر محمود اشرفی، مولانا عاصم مخدوم، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالرشید حدوٹی، حافظ سیف اللہ منصور، مولانا عبدالجلیل نقشبندی، عبداللہ گل، ملک شاہ احمد خان، مولانا بشیر احمد شاد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالخالق رحمانی، صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، شیخ نعیم بادشاہ، عبداللہ شاہ مظہر، مولانا شمس الرحمان معاویہ، مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی، مولانا مخدوم منظور احمد، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا یونس حسن، حافظ طلحہ سعید، مولانا سیف الرحمٰن درخواستی، حافظ خالد ولید، علی عمران شاہین و دیگر نے خطاب کیا اس موقع پر محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا پیغام مولانا امیر حمزہ نے پڑھ کر سنایا۔

اٹھارہ کروڑ عوام کے دلوں کی آواز: (مولانا سمیع الحق کا خطاب)

کانفرنس کے لاکھوں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ محبّ وطن قوتوں کو دفاع پاکستان کونسل کے ذریعہ ایک نیا ولولہ ملا ہے 18 کروڑ عوام کی وحدت کا فورم ہمیں اللہ نے دیا ہے یہ قافلہ چلے گا

کونسل ایک وقتی اتحاد نہیں ہے یہ غیروں سے ملک کو نکالنے اور سامراجی قوتوں کا قلع قمع کرنے کی تحریک ہے ہم نے اس ملک کے نظام کو بہتر بنانا ہے یہ انقلاب اور جہاد کی تحریک ہے ہم نے تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کو اخلاص سے دعوت دی مگر امریکی طاغوت کے حامی واتحادیوں نے ہماری دعوت کو نظرانداز کردیا نیٹو سپلائی لائن بحال کی گئی تو پوری قوم سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرے گی امریکہ بھارت اور نیٹو فورسز نے پاکستان پر جارحیت کی کوشش کی تو ہم سب قومی جذبے اور غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے منہ توڑ جواب دیں گے۔

پاکستان کے چپے چپے کا دفاع ہمارا دینی فریضہ: (حافظ محمد سعید کا خطاب)

امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید نے فرمایا کہ افغانستان میں شکست خوردہ امریکہ پاکستان کی سالمیت وخودمختاری پر حملے کررہا ہے جب تک انڈیا کی غاصب فوج کشمیر سے نہیں نکلتی کشمیری مسلمان جہاد جاری رکھیں گے حکمران امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کیخلاف جنگ سے الگ ہو جائیں اب ہم نے امریکہ کی نہیں پاکستان کے دفاع کی جنگ لڑنی ہے پاکستان کیخلاف سازشیں کرنیوالے خودمٹ جائیں گے ایٹمی پاکستان کا تحفظ خون دیکر کریں گے قوم متحد و بیدار ہو چکی ہے کہ پاکستان لاالٰہ الا اللّٰہ کی جاگیر ہےاس کے چپے چپے کا دفاع ہمارا دینی فریضہ ہے ڈرون حملے بزور بازو روکے جائیں سلالہ چیک پوسٹ پر شہید ہونیوالے فوجی اور ڈرون حملوں کا نشانہ بننے والوں کا خون برابر ہے۔امریکہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو نشانہ بنانا چاہتا ہے انڈیا اور اسرائیل اس کی مدد کررہے ہیں۔شمسی ایئربیس کی طرح دیگر اڈے بھی خالی کرائیں جائیں، میں سید علی گیلانی اور دیگر کشمیری قیادت کو یقین دلاتا ہوں کہ تحریک آزادی کشمیر کو نقصان پہنچانے کی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے انڈیا کو پسندیدہ

قرار دینے والی قرار داد منظور نہیں ہونے دی جائے گی بھارت سے مشرقی پاکستان کی
علیحدگی ، بابری مسجد کی شہادت اور سانحہ سمجھوتہ ایکسپریس کا انتقام لینا ہے ، جس اتحاد و
یکجہتی کا مظاہرہ مینار پاکستان گراؤنڈ میں ہوا ہے اسی اتحاد کا مظاہرہ ہر شہر میں ہونا چاہیے

مولانا سمیع الحق اور حافظ محمد سعید کو مبارکباد: (جنرل حمید گل کا خطاب)

دفاع پاکستان کونسل کے رہنما جنرل (ر) حمید گل نے فرمایا کہ مولانا سمیع
الحق اور حافظ محمد سعید کو یہ عظیم الشان اجتماع مبارک ہو یہ دیکھ کر ۷۰ سال پہلے کی وہ
قرارداد مقاصد یاد آ گئی جس پر ملک حاصل کیا گیا تھا، امریکہ چوٹ کھائے ہوئے ہے
اور اب پاکستان پر حملے کیلئے بے تاب ہے، ہمارا اجتماع اس اعلان کیلئے ہے کہ اگر تم آؤ
گے تو پھر یہاں سے جا نہیں سکو گے ہم جنگ کا ارادہ نہیں رکھتے مگر شہیدوں کے خون کا
بدلہ ضرور لیں گے، دس سال حکومتوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا اپنے بندوں پر بم
برسائے گئے اب سلالہ کی بمباری کے بعد جرأت دکھائی ہے تو عوام عسکری و سیاسی
قیادت کے ساتھ ہے نیٹو کی سپلائی بند ہونے پر چیخ و پکار شروع ہو چکی ہے، امریکی جرنیل
شکست تسلیم کرنے کو تیار نہیں مگر تاریخ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ بھارت کی بالادستی قبول نہیں
ہے اور پاکستان کو نیوکلیئر صلاحیت سے محروم کرنے کی سازشیں ناکام ہوں گی بھارت
کشمیریوں کو آزادی دے کشمیر کے ساتھ غداری کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر اعتماد کا اظہار: (مولانا محمد احمد لدھیانوی)

اہلسنت والجماعت پاکستان کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے فرمایا کہ
قوم پاکستان سے محبت اور امریکہ سے نفرت کا اظہار کرنے کیلئے دفاع پاکستان کونسل
کے قائدین کی قیادت پر اعتماد کر چکی ہے یہاں ۷۰ سال قبل قرارداد پاکستان منظور ہوئی
تھی اب اس قرارداد کا مذاق اڑایا جا رہا ہے آج وہ قرارداد آپ کی طرف دیکھ رہی ہے

اب ملک کو بچانا ہے قادیانیوں کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں قادیانی ۱۹۷۳ء کے آئین کو
تسلیم نہیں کرتے جو پارلیمنٹ کے فیصلوں کو نہیں مانتا اس منصور اعجاز نے میموسکینڈل چلا
کر ملک میں سازش کی ہے، امریکہ کا سورج غروب ہو رہا ہے اسلام کا سورج طلوع ہو
رہا ہے اب باری اسلام کی آ چکی کسی رکاوٹ کو برداشت نہیں کریں گے۔

دفاع پاکستان کا مقصد دفاع اسلام ہے: (صاحبزادہ ابوالخیر زبیر)

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے فرمایا کہ حقیقت میں
دفاع پاکستان دفاع اسلام ہے دشمنان اسلام پاکستان کیخلاف سازشیں کر رہے ہیں
کیونکہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے یہاں اسلام کا پرچم بلند ہوگا تو کوئی پاکستان کی طرف
میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکے گا انہوں نے کہا کہ ہمیں بھارت اور امریکہ کی طرح ان کی
ایجنٹوں کی سازشیں بھی ناکام بنانی ہیں امریکی انخلاء کے بعد پاکستان مستحکم ہو جائے گا
اب پاکستان میں نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا نظام نافذ ہوگا۔

پاکستان اندرونی خطرات کے لپیٹ میں: (شیخ رشید احمد کا خطاب)

عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد نے فرمایا کہ پاکستان کو امریکہ اور
انڈیا سے زیادہ اندرونی خطرات لاحق ہیں بجلی، گیس، پی آئی اے، ریلوے، سٹیل مل، این
ایل سی سب بند ہو گئے ہیں جب معیشت بند ہو گی تو ملک کا پہیہ کیسے چلے گا، خلافت
راشدہ کا نظام مصر، یمن، کویت سے بڑھتا چلا آ رہا ہے اگر ملک بچانا ہے اور ختم نبوت کا
جھنڈا لہرانا تو چوروں، ڈاکوؤں سے ملک کو بچانا ہوگا پھر کسی کو پاکستان کی طرف دیکھنے کی
جرأت نہیں ہو گی، انڈیا کے خلاف حافظ محمد سعید جہاد کا اعلان کرتے ہیں جبکہ حکومت آلو،
پیاز کی تجارت کر رہی ہے انڈیا نے میرا ویزہ بند کر رکھا ہے بھارت کبھی پاکستان کا
پسندیدہ ترین ملک نہیں ہوسکتا۔

امریکہ کی ناکامی اور جہادی قوتوں کی کامیابی: (محمد اعجاز الحق)

پاکستان مسلم لیگ ض کے سربراہ محمد اعجاز الحق نے فرمایا کہ آج اس اجتماع پر تمام قائدین، مولانا سمیع الحق، حافظ محمد سعید کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ 10 لاکھ لوگوں سے زیادہ اجتماع رات کے اندھیرے میں نہیں بلکہ دن کے اجالے میں ہو رہا ہے، آج سپر پاور ہمیں للکار رہی ہے نیٹو اور اس کے اتحادیوں کو منہ توڑ جواب دینا ہوگا افغانستان پر قبضے کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں، آج وقت آگیا ہے کہ ۱۵ لاکھ افغانیوں کی شہادت کے بعد امریکہ بھاگ رہا ہے، حکومت انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے سے باز آئے، انڈیا کشمیر میں سب سے بڑی ریاستی دہشت گردی کر رہا ہے۔

صلیبی ممالک کو عبرت ناک شکست: (حافظ عبدالرحمان مکی)

جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے مرکزی رہنما پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن مکی نے فرمایا کہ افغانستان کے مسلمانوں نے قرآن پر عمل پیرا ہو کر امریکہ کو شکست سے دوچار کر دیا ہے ۲۷ صلیبی ممالک کا اکٹھ نیٹو عبرتناک شکست سے دوچار ہو چکا ہے ہارا ہوا امریکہ اپنی ذلت کا بدلہ لینے کیلئے پاکستان کو گھیر رہا ہے پاکستان کو فوجی چوکیوں پر حملے اور ہر طرح کی سازشیں کی جا رہی ہیں دوسری طرف امریکہ انڈیا کو اسلحہ دے رہا ہے اسرائیل راجھستان میں انڈیا کے ساتھ جنگی مشقیں کر رہا ہے، پاکستان مشرقی ومغربی بارڈر سے خطرات میں گھرا ہوا ہے آج کا جلسہ سیاسی نہیں حد نگاہ تک مجمع ہے مگر یہ اس مجمع سے چھوٹا ہے جو امریکہ وانڈیا کی طرف جہاد کیلئے روانہ ہوگا۔

مستقبل صرف اسلام کا ہے: (جناب لیاقت بلوچ)

جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے فرمایا کہ میں

دفاع پاکستان کونسل کی قیادت اور جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان و ذمہ داران کو تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں دنیا تبدیل ہو رہی ہے استعماری اور سرمایہ دارانہ نظام ڈوب گیا مستقبل صرف اسلام کا ہے، بھارت سن لے کہ پاکستانی عوام کشمیریوں کے پشتیبان ہیں پاکستانی عوام امریکہ کی غلامی قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں اب پاکستان میں فوجی آپریشن بند ہونے چاہئیں لاپتہ افراد بازیاب اور قوم کی بیٹی عافیہ کی رہائی کیلئے آواز بلند ہونی چاہیے۔

دشمن کے تعین میں دفاع پاکستان کونسل کا کردار: (غلام محمد صفی)

آل پارٹیز حریت کانفرنس کے مرکزی رہنما غلام محمد صفی نے فرمایا کہ ہم دفاع پاکستان کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں ہمیں دشمن کا تعین کرنا ہوگا سقوط ڈھاکہ کے وقت ہمارے دشمن کی نشاندھی ہو چکی انڈیا نے کشمیر پر تسلط جمایا اور پاکستان کو آبی جارحیت کا نشانہ بنایا عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش میں مصروف رہے، سید علی گیلانی کا پیغام حافظ محمد سعید کے نام لایا ہوں سید علی گیلانی اکیلا پاکستان کی جنگ لڑ رہا ہے سرنڈر ہمارا کوئی آپشن نہیں ہے، حکمران خود کو عوام کی امنگوں کے مطابق ڈھال لیں۔

ہماری ذلت اور رسوائی کا سبب: (حافظ عاکف سعید)

تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا مگر آج ہم ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں کیونکہ اسلام کے نظام کو ملک میں نافذ نہیں کیا گیا سب سے پہلے اسلام کی بجائے سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگایا گیا صلیبی قوتوں کو کچلنے کیلئے قوم کو متحد ہو کر کھڑا کرنا ہوگا۔

نظام عدل کے بغیر استحکام ناگزیر ہے: (اعجاز احمد چوہدری)

تحریک انصاف کے سینئر نائب صدر اعجاز احمد چوہدری نے فرمایا کہ پاکستان کی عدالتوں کے اندر بھٹو کے مقدمات کھولے جا رہے ہیں پاکستان دولخت ہونے کے مقدمے کو بھی کھولا جانا چاہیے تاکہ پتہ چلے کلمے کی بنیاد پر بننے والے پاکستان کو کس نے دولخت کیا، پاکستان اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اس میں عدل کا نظام موجود ہو، انصاف کے نظام کے بغیر پاکستان میں استحکام نہیں آ سکتا۔

نظریاتی دفاع اور خلافت راشدہ کا قیام: (حافظ ابتسام الٰہی ظہیر)

جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر نے فرمایا کہ پرویز مشرف نے افغانستان پر حملے کیلئے ایئر پورٹ امریکہ کے حوالے کر دیے اور کلمہ طیبہ کے رشتے کو بھول گیا تھا حافظ محمد سعید نے علم جہاد بلند کیا ان کی قیادت میں پوری قوم متحد ہو کر لڑنے کو تیار ہے، پاکستانی فوج کو جغرافیائی سرحدوں کا دفاع کرنا چاہیے نظریاتی دفاع نظام خلافت راشدہ سے ہوگا۔

امریکی جارحیت کے خلاف قوم کا اتحاد: (مولانا امیر حمزہ، قاری یعقوب شیخ)

تحریک حرمت رسول ﷺ کے کنوینئر مولانا امیر حمزہ اور قاری محمد یعقوب شیخ نے فرمایا کہ امریکہ و نیٹو کی جارحیت کیخلاف آج قوم متحد ہے کیپٹن عثمان کے والد نے پیغام دیا ہے کہ ہم اپنے بیٹے کی شہادت کا بدلہ لیں گے ابھی صرف نیٹو کی سپلائی بند ہوئی ہے امریکیوں سے سبھی اڈے خالی کروائے جائیں، انڈیا شرارتوں سے باز آجائے۔

پسندیدہ ملک بھارت نہیں: (مولانا عبدالغفار روپڑی)

جماعت اہلحدیث کے سربراہ عبدالغفار روپڑی نے فرمایا کہا پاکستان خطرات

میں گھرا ہوا ہے، ہم اعلان کرتے ہیں کہ بھارت کو پسندیدہ ملک نہیں قرار دینے دیں گے۔

امریکہ کے خلاف پاکستان کے غیور مسلمانوں کا اجتماع: (پیر سیف اللہ خالد)

جمعیت مشائخ اہلسنت کے سربراہ پیر سیف اللہ خالد نے فرمایا کہ ہندو کی غلامی سے نکلنے اور علیحدہ مسلم ریاست کیلئے اسی مینار پاکستان گراؤنڈ میں قرارداد پیش ہوئی تھی آج پاکستان کے غیور مسلمان امریکہ و نیٹو کیخلاف اسی گراؤنڈ میں جمع ہیں۔

ہماری قیادت شہادت کے راستے پر: (ضیاء اللہ شاہ بخاری)

متحدہ جمعیت اہلحدیث کے صدر سید ضیا اللہ شاہ بخاری نے فرمایا کہ نیٹو نے ہماری فوج پر حملہ کرکے ہماری غیرت کو للکارا آج لاکھوں کا اجتماع اس بات کا عہد کرنے آیا ہے کہ ہم ڈٹ چکے ہیں نیٹو کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم نے ان قائدین کی قیادت میں شہادت کے راستے پر نکل چکے ہیں۔

پاکستان میں امریکی ایجنسیوں کو کھلی آزادی کیوں؟ (عبدالرشید حدوٹی)

جمعیت علماء اسلام نظریاتی کے رہنما مولانا عبدالرشید حدوٹی نے فرمایا کہ پاکستان کے گلی کوچے میں پیغام جانا چاہیے کہ پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا یہاں امریکی ایجنسیوں کے نمائندے دندناتے پھرتے ہیں حکومت امریکی این جی اوز کو ملک سے باہر نکالے ورنہ پاکستان کا سونامی اب متحد ہو چکا ہے۔

اتحاد کی ضرورت: (مولانا عبدالعزیز علوی)

جماعۃ الدعوۃ آزاد کشمیر کے امیر مولانا عبدالعزیز علوی نے فرمایا کہ کشمیری استحکام پاکستان کیلئے اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں جب تک کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں بن جاتا کشمیری قربانیاں پیش کرتے رہیں گے پاکستان کی عوام میں دفاع پاکستان کیلئے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔

تکمیل پاکستان کی جنگ اور اہلیان کشمیر: (عبدالرشید ترابی)

جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے امیر عبدالرشید ترابی نے کہا کہ دفاع پاکستان اور تکمیل پاکستان کی جنگ اہلیان کشمیر لڑ رہے ہیں مینار پاکستان پر تاریخی جلسے میں عہد کا دن ہے کہ قائد کا پاکستان نظریاتی اعتبار سے نامکمل ہے اسلامی نظام نافذ کریں گے۔

نظریاتی سرحدات کی حفاظت: (عطاء المؤمن بخاری، محمد کفیل شاہ بخاری)

مجلس احرار اسلام کے امیر مولانا عطاء المھیمن بخاری اور نائب امیر محمد کفیل شاہ بخاری نے فرمایا کہ صلیبی قوتیں پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو منہدم کرنا چاہتی ہیں اگر نظریات محفوظ نہیں تو سرحدات بھی محفوظ نہیں رہتی ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام جماعتیں متحد ہو کر پاکستان کے دفاع کا جھنڈا بلند کریں۔

انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے کا فیصلہ نامنظور: (حافظ سیف اللہ منصور)

تحریک آزادی کشمیر کے رہنما حافظ سیف اللہ منصور نے فرمایا کہ حکمران انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے کا فیصلہ واپس لیں بصورت دیگر ۱۸ کروڑ عوام انہیں پسندیدہ ملک میں بھیج دیں گے۔

ہمارا پسندیدہ ملک مدینہ: (مولانا عبدالجلیل نقشبندی)

جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالجلیل نقشبندی نے فرمایا کہ پاکستان سے انڈیا کا مکمل انخلاء ہونا چاہیے اور پاکستان میں اسلام کا نفاذ ہونا چاہیے دفاع پاکستان کیلئے ہر اول دستے کا کردار ادا کرنا ہوگا انڈیا کو پسندیدہ ترین ملک قرار دینا غداری ہے ہمارا پسندیدہ ملک مدینہ ہے۔

دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر اعتماد: (حافظ طاہر محمود اشرفی)

پاکستان علماء کونسل کے سربراہ حافظ طاہر محمود اشرفی نے فرمایا کہ پوری پاکستانی

قوم دفاع پاکستان کونسل کے قیادت پر اعتماد کرتی ہے اگر نیٹو کیخلاف لڑنا پڑا تو لڑیں گے قائدین ملت! آپ کھڑے ہو جائیں ہم نعرہ تکبیر لگا کر سروں میں کفن باندھ کر نکلیں گے۔

پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت: (مولانا زاہد الراشدی)

ممتاز عالم دین مولانا زاہد الراشدی نے فرمایا کہ نیٹو حملے میں شہید فوجیوں کو خراج عقیدت جبکہ ڈرون حملوں میں شہید ہونے والوں کو بھی خراج عقیدت کے مستحق ہیں پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کیلئے ہماری جنگ ہمیشہ ساتھ رہے گی۔

شہیدوں کے خون کی برکت: (جناب عبداللہ شاہ مظہر)

ممتاز عالم دین عبداللہ شاہ مظہر نے فرمایا کہ قائدین کی تائید کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ شہیدوں کے خون کی برکت ہے کہ ہم سر اٹھانے کے قابل ہوئے ہیں۔

شوق شہادت: (جناب عبداللہ گل)

محسنان پاکستان فاؤنڈیشن کے عبداللہ گل نے فرمایا کہ ہم میں داڑھی کے بغیر بھی جہادی موجود ہیں پاکستانی نوجوان غافل نہیں شوق شہادت کیلئے تڑپتے ہیں۔

پاکستان بچانے کی جدوجہد: (ملک شاہ احمد خان)

قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھی اور تحریک پاکستان کے کارکن ملک شاہ احمد خان نے فرمایا کہ قائداعظم نے جب قرارداد پیش کی تھی میں اسی جگہ پر موجود تھا پوری جدوجہد کیساتھ پاکستان بنایا تھا اب قائداعظم کا پاکستان بچانے کی جدوجہد کرنی ہے۔

کفر کے لئے موت کا پیغام: (مولانا عاصم مخدوم، مولانا زاہد قاسمی)

صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی اور مولانا عاصم مخدوم، و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری پاکستانی قوم وطن عزیز کے دفاع کیلئے متحد ہے پاکستان کی زمین زرخیز ہے یہاں کے بسنے والوں نے مدینے والا پرچم تھام کر اسلام دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے کا فیصلہ کیا ہے دفاع پاکستان کانفرنس کفر کیلئے موت کا پیغام ثابت ہو گی

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے علاوہ کوئی نظام قبول نہیں کیا جائے گا امریکہ مسلم امہ کیخلاف برسرپیکار ہے پاکستان کا بچہ بچہ امریکہ کیخلاف میدان میں اتر چکا ہے جب قومیں میدان میں آئیں تو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

اختتامی دعا: (مولانا اجمل قادری اور مولانا فضل الرحیم)

جلسہ کے آخر میں حضرت مولانا اجمل قادری صاحب اور خصوصاً جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم صاحب نے خصوصی دعا فرمائی اور اسی پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

مرتب: عاصم مخدوم

الحق: ج ۴۷، ش ۳، دسمبر ۲۰۱۱ء

دو کتابوں کی تقریب رونمائی: لاہور

War of ideology
Struggle for Peace

(وار آف آئیڈیالوجی: سٹرگل فار پیس)

سوانح حیات مولانا سمیع الحق

کی تقریب رونمائی

۲۵ مئی ۲۰۱۵ء بروز اتوار بمقام: لاہور پیلیس بینکویٹ ہال لاہور

روئیداد

تقریب رونمائی کتب

(۱) ''افغان طالبان نظریاتی جنگ اورامن کی جدوجہد''

(۲) ''مولانا سمیع الحق حیات وخدمات''

گزشتہ دنوں عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق کی ایک نئی انگریزی کتاب منصۂ شہود پرآئی جس کا ٹائٹل افغان طالبان نظریاتی جنگ اورامن کی جدوجہد ہے۔اس کتاب میں مغربی پروپیگنڈوں کے توڑ کیساتھ ساتھ اسلام کے محاسن دنیا کے .سامنے اجاگر کرکے پیغام دیا گیاہے اس کتاب کی بنیاد دراصل مولانا سمیع الحق صاحب کی انٹرویوز کا مجموعہ تھاجو دنیا بھر بالخصوص مغربی میڈیا کے معروف زعماء اور مشاہیر صحافیوں کو دے گئے تھے ،جنہیں ۱۲ سال قبل احقر (عرفان الحق حقانی) نے ضبط وترتیب دیکر مولانا عبدالقیوم حقانی کی معاونت سے ''صلیبی دہشتگردی اور عالم اسلام'' کے نام سے قارئین کے سامنے پیش کیا تھا، اسی طرح ایک دوسری کتاب اردو زبان میں معروف ادیب اور خطیب مولانا

عبدالقیوم حقانی نے مولانا سمیع الحق کی حیات وخدمات کے نام سے شائع فرمائی جس میں انہوں نے مولانا سمیع الحق کی مستند اور دلچسپ سوانح ترتیب دی جوایک منفرد داستان ہے، اہل ادب وقلم کی فرمائش پر ان دونوں کتابوں کی تقریب رونمائی قلب پاکستان لاہور شہر کے ایک ہوٹل لاہور پیلس میں ۲۵ مئی ۲۰۱۵ء کومنعقد کی گئی ،تقریب میں لاہور کے معروف علماء کرام، تجزیہ نگار، صحافت سے وابستہ نامور اہل قلم حضرات نے شرکت فرمائی جن میں معروف قانون دان ایس ایم ظفر ،معروف صحافی عطاالرحمٰن ، پاکستان علماء کونسل کے حافظ طاہر محمود اشرفی ،جماعت الدعوۃ پاکستان کے امیر حافظ محمد سعید ،مولانا عبدالرؤف فاروقی، جماعت الدعوۃ پاکستان کے رہنما مولانا امیر حمزہ، جید عالم دین مفتی حمید اللہ جان ،مولانا محمد اجمل قادری ،مولانا عرفان الحق حقانی ، مولانا سید یوسف شاہ ،مولانا محمد یونس ،مولانا عاصم مخدوم ،مولانا اسرار مدنی ،مولانا شوکت علی حقانی بھی شامل ہیں۔اس موقع پر انہوں نے جن تاثرات کا اظہار کیا وہ افادۂ عام کیلئے پیش خدمت ہیں تقریب کا افتتاح مولانا اعظم حسین کی تلاوت سے ہوا اور اختتام معروف علمی وروحانی شخصیت مولانا پیر سیف اللہ خالد کی دعا سے کیا گیا ۔(عرفان الحق اظہار حقانی)

اِک آدمی کی صورت میں اکادمی کا نمونہ

تقریب سے ''سوانح وخدمات مولانا سمیع الحق'' کے مصنف
مولانا عبدالقیوم حقانی کا ولولہ انگیز خطاب

کتاب کا پس منظر و پیش منظر

خطبۂ مسنونہ کے بعد...... اضیاف و سامعین، دانشواران ملت سیدی و استاذی حضرت مولانا سمیع الحق السلام علیکم ! آج مولانا سمیع الحق کے حوالے سے دو کتابوں کی تقریب رونمائی کا انعقاد ہو رہا ہے، پہلی کتاب دنیائے کفر کے خلاف نظریاتی جنگ اور دوسری کتاب خود مولانا سمیع الحق کی خدمات وسوانح کے متعلق ہے۔ایک انگریزی زبان میں اور دوسری اُردو میں ہے ...... ع فراغتے و کتابے و گوشہ چمنے

کتاب کا پس منظر تو بہت طویل ہے اور کتاب کا اپنا منظر بھی سمیٹتے نہیں سمٹتا ہے۔ پیش منظر تو روشن سے روشن تر ہے اس کا خلاصہ اگر نکالے تو یوں ہوگا کہ علم، قلم، کتاب، مطالعہ، درس وتدریس، فروغ علم، دینی مدارس، اسلام کے قلعے، ان کا قیام بقا، تحفظ اور اسکی ترویج واستحکام کی جنگ، اس کے ساتھ ساتھ دنیائے کفر کے چیلنجوں کا ہر میدان سے جواب، اسلام کے خلاف کفر وفرق باطلہ اور نبوت کے محل میں شگاف ڈالنے والے سارقان نبوت کا بھرپور عالمانہ فاضلانہ ومحققانہ تعاقب ۔ پھر میدان عمل و

معرکہ کارزار میں عملی شرکت جب کالی گھٹائیں اور بادل آئے، میزائل آگ برسانے لگے، جب لوگوں نے حالات کے ساتھ صلح کر لی اور خس وخشاک کی طرح سیلاب میں بہہ گئے، تنکے کی طرح ہوا کی رخ پر چلنے لگے، جھنڈا گرا دیا، قبلہ بدلا، نعرہ بدلا، جوڑ بدلا ان سخت حالات میں ہمارے صاحب کتاب مخدوم مکرم مولانا سمیع الحق نے نہ نعرہ بدلا، نہ قبلہ چھوڑا اور دنیائے کفر کے سامنے ڈٹ گئے جو نظریہ کل تھا وہ آج بھی ہے ......

ع نہ ہم نے شاخ گل بدلی نہ ہم نے آشیاں چھوڑا

پوری ملت کفریہ نے جامعہ حقانیہ کو ہدف بنایا

مولانا سمیع الحق کا نظریہ کیا ہے یہی ہے کہ اسلام زندہ مذہب اور نظام حیات ہے، عالم اسلام کی بقاء صرف قرآن سے وابستہ ہے جب تک زندہ رہینگے قرآن سے وابستہ رہینگے ۔آج پوری دنیائے کفر اور مغرب نے متحدہ طور پر الکفر ملة واحدة دینی مدارس بالخصوص مولانا سمیع الحق اور ان کے مرکز علم ورشد جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو ہدف بنایا ہوا ہے۔نیویارک ٹائم کا ایک نمائندہ جیفری گولڈ برگ دارالعلوم پہنچا تحقیق کرتا رہا ایک ایک طالب علم کو کریدتا رہا، حدیث کی کلاسوں میں بیٹھا، دارالحفظ کے چھوٹے بچوں سے ملا اور پھر جا کر ۱۰ صفحات پر مبنی اپنی رپورٹ اخبار میں شائع کی جس میں وہ لکھتا ہے کہ آج کفر کو دنیا کے کسی فوج اور لشکر سے کوئی پریشانی نہیں ہے کوئی خطرہ اور اندیشہ نہیں ہے اگر خطرہ ہے تو دارالعلوم سے، مولانا سمیع الحق سے اور اس کے طالب علموں سے، وہ کہتا ہے کہ یہ بات تحقیق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ مدرسہ حقانیہ سے فارغ ہونے والے اور مولانا سمیع الحق سے پڑھنے والے طلبہ کی اکثریت انتہاء پسند ہے۔ میں کہتا ہوں ہمیں انتہاء پسندی پر فخر ہے ہمیں بنیاد پرستی پر فخر ہے، ہماری ابتداء بھی قرآن ہے اور انتہا بھی

قرآن ہے۔ ہمارا بنیاد بھی قرآن ہے جب تک جیتے رہیں گے قرآن اور رب کا دامن نہیں چھوڑیں گے، وہ اس رپورٹ میں آگے چل کر کہتا ہے کہ میں حقانیہ میں داخلہ لینا چاہتا تھا تاکہ دیکھوں کہ یہ جہاد کی کیسی فیکٹری ہے، وہ کئی دنوں تک یہاں رہا، وہ یہاں نچلی منزلوں میں بھی گیا اور بالا خانوں پر چڑھا، پھر کہتا ہے کہ مجھے کوئی فیکٹری نظر نہیں آئی، کوئی عملی جہادی ٹریننگ نظر نہ آئی اس لئے کہ یہاں تو قرآن و حدیث پڑھایا جاتا ہے جو مغرب کیلئے چیلنج بن جاتا ہے۔ آج ہمارا اور پوری ملت اسلامیہ کا موقف ہے کہ اس بوڑھے جرنیل (مولانا سمیع الحق) کی شکل میں عالم اسلام کو مضبوط و مربوط قیادت ملی۔ ہاں یہ جرنیل جس نے بارہا حکمرانو کو کہا! اے حکمرانو! اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام نافذ کرو، رب کا وعدہ ہے کہ آسمان پانی برسائے گا اور زمین سونا اُگلے گی۔

مولانا سمیع الحق کی علمی وسیاسی بصیرت

آپ لوگ مولانا سمیع الحق کی سیاسی حیثیت کو جانتے ہیں لیکن اندر آکر دیکھو تو مولانا بخاری شریف کا درس دیتے ہیں، ترمذی شریف پڑھاتے پڑھاتے پچپن سال ہوگئے اور یہ ایک ریکارڈ ہے کہ جامعہ حقانیہ سے اس سال (۱۵۰۰) طلبہ کی دستار بندی ہوئی اس کے ساتھ ساتھ مولانا سمیع الحق ماہنامہ الحق کے مدیر بھی ہیں جسے پچاس سال ہونے کو ہیں۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے سات جلدوں میں مکتوبات مشاہیر جیسی ادب کی شاہکار شائع کی، جس کی پوری علمی ادبی اور قلمی دنیا نے بھرپور استقبال کیا اسکی مزید تین جلدیں زیر ترتیب ہیں۔

اسلام اور مغرب کی جنگ نظریاتی ہے

آج کی اس کتاب میں مولانا سمیع الحق نے واضح طور پر بتایا ہے کہ ہماری مغرب کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں، ہندو کیساتھ کوئی دشمنی نہیں تم اسلام دشمنی چھوڑ دو ہم اپنا کام جاری رکھیں گے۔ تمہارا اور ہمارا نظریاتی جنگ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ الاسلام یعلو ولا یعلی علیه ''اسلام غالب آکر رہے گا، اسلام مغلوب نہیں ہوگا'' انشاء اللہ۔ مولانا سمیع الحق عمر کے اس حصے میں شوگر و دیگر امراض اور ضعف و نقاہت کے باوجود ایک بڑے ادارے کا انتظام چلا رہے ہے جس میں ۵۰۰۰ ہزار طالب علم پڑھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ مختلف دینی اتحادوں کو پروان چڑھانا، دین کے تحفظ کے لیے ہر میدان میں کمر بستہ ہو کر دلجمعی سے کام کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر انگلش میں کتاب کے ذریعہ پوری دنیا کو نظام اسلام کا پیغام پہنچایا اور یہ پیغام دیا کہ پوری دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے، شرط یہ ہے کہ تم اسلام کے ساتھ امن اور دوستی کا راستہ اختیار کرو آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین

افغان جہاد کی تاریخ پر مشتمل ہمہ جہت دستاویز

تقریب کے شرکاء سے ''افغان طالبان وار آف آئیڈیالوجی سٹرگل فار پیس''
کے مرتب جناب عظمت عباس صاحب کا خطاب

کتاب کے خدوخال اور تعارف

افغان جہاد کی تاریخ پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس میں جگہ جگہ حقانیہ کا ذکر اسکے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ اور موجودہ سربراہ مولانا سمیع الحق کا ذکر آتا ہے۔ یہ کتاب افغان طالبان اور جہاد کی تاریخ کی ایک حصہ ہے، ہمارے بہت سارے صحافی یہاں آکر اپنے ذہن میں سوالات لے کر آتے ہیں دارالعلوم میں مولانا سمیع الحق کے سامنے ان کا ویژن اور تاثر کچھ ہوتا ہے لیکن واپس جا کر جب وہ اپنے کمپیوٹر پر بیٹھتے ہیں تو اپنے افکار کو کسی اور نہج پر لکھ بیٹھتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے اس کتاب میں لکھی ہوئی ڈاکومنٹری، اینکرز اور صحافیوں کے سامنے آجائے۔ اور انہیں اس مشکل سے نکال باہر کرے کہ ادھر وہ جو کچھ سوچتے ہیں وہ واپس جا کر نہیں لکھ پاتے ہیں۔ اس کتاب میں مولانا سمیع الحق کے ذاتی شجرہ نسب سے لے کر طالبان امن مذاکرات تک سب کچھ یکجا

مل جاتا ہے۔ جس میں ہم نے کوئی چیز نہیں چھپائی اسے ہم نے مختلف چیپٹرز (ابواب) پر تقسیم کیا ہے یہ عام فہم اور سادہ زبان پر مبنی ہے۔

مولانا سمیع الحق کے انٹرویوز اور خیالات کے ترجمہ میں احتیاط

مولانا سمیع الحق بھی اس سلسلے میں ہمیشہ سے فکر مند رہے کہ ترجمہ کے دوران تاریخ کو توڑ مروڑ کر اور مسخ کر کے پیش نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک دفعہ میں نے انکے انٹرویوز کے کتاب کا ترجمہ ڈیڑھ سو صفحات پر کیا تو انہوں نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم بھی تاریخ کو مسخ کرنا چاہتے ہو، پھر ہم نے اس میں اضافے کیے، بہرصورت یہ کتاب افغان جہاد کی تاریخ کو سمیٹی ہوئی ہے اس سے زیادہ تفصیل اس لئے نہیں کرنا چاہوں گا کہ پھر آپ کو کتاب کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

مغرب سے نظریاتی جنگ کے خدوخال
اور مولانا سمیع الحق کا پیغام

تقریب سے شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان مروت کا خطاب

مولانا سمیع الحق کی ثابت قدمی اور دلیری

مولانا سمیع الحق نظریاتی طور پر پختہ اور ثابت قدم شخصیت ہیں۔ ہوا کی رخ پر چلنے اور بدلنے والے نہیں یہ نہیں کہ حالات اور مصلحتوں کا شکار ہو کر صبح ادھر ہو اور شام کو اُدھر ہو۔ وہ کل بھی افغان طالبان کے حامی تھے اور آج بھی حامی ہیں یہی وجہ ہے کہ میں انکا مداح ہوں۔ انہوں نے ہر دم اور ہر قدم پر جب باطل یا حکومت وقت نے کوئی غلط یا خلاف شرع قدم اُٹھایا تو پوری قوم کو یکجا کر کے اسکے خلاف اٹھایا اور سرکوبی فرمائی۔ اسی نظریاتی ثابت قدمی کے نتیجے میں وہ مغرب کی پالیسیوں کے خلاف ہیں اور انہوں نے نظریہ کی جنگ کھل کر لڑی اور بہ بانگ دہل بتایا کہ مغرب ہمارا دشمن ہے انکے نظریات اسلام کے خلاف ہیں جب تک ہم نے مغربی نظریات کا صفایا نہیں کیا اس وقت تک

اسلامی نظام نہیں آ سکتا ہے اور جب تک اسلامی نظام نافذ نہ ہو گا اس وقت تک اس ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ یہی مولانا کے پیغام کا خلاصہ ہے۔

مولانا سمیع الحق کی دو امتیازی خصوصیات

ان کے دو خصوصیات بیان کر کے اجازت چاہونگا اور یاد رکھیں! کہ میں خوشامد نہیں کرتا بلکہ حق کہتا ہوں کہ ان کی پہلی خصوصیت حق بات کا اظہار کرنا ہے وہ جبل استقلال ہیں۔ وہ چاہے کچھ بھی ہو حق کا اظہار کرتے ہیں اور نتائج کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، اس سلسلے میں وہ مشکلات سے بھی دو چار ہوتے ہیں لیکن گھبراتے نہیں ہے اور نہ حق کا ساتھ چھوڑتے ہے۔ انکی دوسری خصوصیت ان کا ادارہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ ہے جو پاکستان کا سب سے بڑا عظیم مدرسہ ہے اور اسلامی تعلیمات، تفسیر و حدیث اور جہاد کا مرکز ہے۔ جو ہر معنی میں کامل اور مکمل ادارہ ہے۔

اسلام اور دینی اقدار کے تحفظ میں مولانا سمیع الحق کا کردار

تقریب سے جماعۃ الدعوۃ اور تحریک حرمت الرسول کے رہنماء
اور ہفت روزہ جرار کے مدیر مولانا امیر حمزہ کا خطاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰم:۳۰)

مولانا کی شخصیت تحفظ امت کی علامت

میں انتہائی اختصار کیساتھ تین چار باتیں عرض کرونگا یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ جب دفاع افغانستان کونسل کی بنیاد رکھی جا رہی تھی تو جماعت الدعوۃ پاکستان کی طرف سے مجھے پروفیسر حافظ سعید نے بھیجا اور میں اس تاسیسی اجلاس میں شریک ہوا، پھر مولانا سمیع الحق کی قیادت میں دفاع افغانستان کونسل کے اندر مجھے کردار ادا

کرنے کا موقع ملا اس کونسل کے کردار کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے افغانستان کا تحفظ کر دیا اس کے بعد جب پاکستان پر سخت مشکل وقت آیا تو ہمیں مولانا سمیع الحق کی قیادت میں دفاع پاکستان کونسل کے تحت بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع میسر آیا اور اسی کے نتیجے میں دفاع پاکستان ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے پاکستان کا تحفظ ان سے کروایا سب کہو الحمد للہ،

مولانا سمیع الحق آئندہ بھی امت کی قیادت کریں

تیسری بات یہ عرض ہے کہ اگر عالم اسلام میں کسی اور ملک کا تحفظ بھی مقصود ہو تو اس کے لیے بھی کونسل بنا کر مولانا سمیع الحق کو چیئرمین بنایا جائے انشاء اللہ تحفظ ہو جائیگا اگر پورے عالم اسلام کا تحفظ مقصود ہو تو پھر میں کہتا ہوں کہ چیئرمین مولانا سمیع الحق کو بنایا جائے تحفظ انشاء اللہ ہو کر رہیگا۔ باقی کتاب کے بارے میں تاثرات تو دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ کس طرح انہوں نے تحفظ کا حق ادا کیا ، مولانا سمیع الحق سراپا آئیڈیالوجی ہیں۔

علماءِ حق کی آئندہ سوسال کی نوید

تقریب سے مولانا محمد اجمل قادری (امیر انجمن خدام الدین لاہور) کا خطاب

مولانا سمیع الحق کی طویل جدوجہد

رفقائے محترم! حضرت مولانا سمیع الحق کی شہرہ آفاق زندگی علماء حق کے تسلسل کا نام ہے۔آج انگریزی زبان میں جس کتاب کو پیش کیا گیا ہے وہ علمائے حق کی آئندہ سوسال کی نوید سنا رہی ہے۔ افغانستان میں طالبان کا مستقبل موجودہ افغان صدر کی شخصیت سے بڑا گہرا تعلق رکھتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آج ہندوستان کے وزیر دفاع نے دہشت گردوں کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی جو دھمکی دی ہے وہ مولانا سمیع الحق کی مسلسل جدوجہد کے خلاف عالمی استعمار کے یکجا ہونے کی علامت ہے۔پاکستان کے پڑھے لکھے لوگ نرندر مودی کی موجودگی میں ہندوستان میں جو تاریخی تبدیلی آرہی ہے اُسے سمجھ سکتے ہیں اور مولانا سمیع الحق نے جو قرآنی تعلیمات شیرانوالہ دروازہ لاہور میں بطور طالب علم رہ کر حاصل کیے وہ اس ڈیڑھ سو سالہ تحریک کا اگلا موڑ ہوگا۔مولانا نے موجودہ سفر گوجرانوالہ،قصور اور لاہور کے سفر میں تاریخ کا نیا موڑ رقم کیا ہے جو اس کتاب کا ایک اگلا باب ہوگا۔

مولانا سمیع الحق افغانستان میں امن کا کردار ادا کرسکتے ہیں

اس وقت افغان حکومت نے لاہور میں ایک افغان قونصلیٹ کا مطالبہ کیا ہے ۔اور موجودہ افغان حکومت کے ڈیمانڈ کو حضرت مولانا سمیع الحق کی تحریک کا اگلا موڑ رقم کرنا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لوگ نریندر مودی کی بے وقوفانہ سیاست کو لے کر چل رہے ہیں۔وہ پاکستان اور امت کے دشمن ہیں۔خدا کرے کہ حضرت مولانا سمیع الحق کی قیادت میں ہم آگے بڑھ کر پاکستان ، ہندوستان ، افغانستان اور اس تمام خطے میں دینی جدوجہد کا جو مستقبل ہے اس کو وہی انداز دے سکیں جس کا آغاز مولانا عبدالحق ؒ نے فرمایا تھا۔اور جس کی بنیاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیو بندی نے رکھی تھی۔اللہ پاک جمعیت العلماء کے کارکنوں کو اپنے قائد کے اس فلسفے کو سمجھنے کی اور آگے منتقل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

امت مسلمہ کی امیدیں مولانا سمیع الحق سے وابستہ

تقریب سے علماء کونسل لاہور کے چیئرمین حافظ طاہر محمود اشرفی کا خطاب

امت مسلمہ آپس میں دست بہ گریباں کیوں......؟

میں تو بولنے نہیں بلکہ یہاں مولانا سمیع الحق کو سننے آیا ہوں بہرصورت عالم اسلام کے جو احوال ہیں اور جس اضطراب میں عالم اسلام دن بدن جا رہا ہے اور افغانستان میں ایک اور جنگ مسلط کی جارہی ہے ان حالات مولانا سمیع الحق کو ایک بار تاریخی قائدانہ کردار ادا کرنا ہوگا جو افغان جہاد کے وقت ادا کیا تھا۔ایسی کئی کتابیں ہمیں پھر لکھنی ہونگی اس لئے کہ جب میں یہاں بیٹھا تھا تو پڑھ رہا تھا کہ افغانستان میں داعش اور طالبان کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔جس میں داعش نے افغانستان کے متعدد علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے ۔معلوم ہو رہا ہے کہ عالم اسلام پر نئی جنگ چھڑی جارہی ہے جو مکہ ومدینہ اور پاکستان کو بھی معاف نہیں کرے گی ، شام وعراق کے احوال تو ہم سب دیکھ رہے ہیں، میں مولانا سمیع الحق سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی طرح کا قائدانہ

کردار ادا فرمائیے جس طرح آپ نے دفاع پاکستان کونسل کے وقت ادا کیا۔اگر آپ گھر بیٹھ گئے یا اپنی کمر میں لگنے والے تیروں سے غمزدہ اور زخمی ہو کر خدانہ خواستہ سقوط اختیار کر گئے تو پھر اس آنے والے کی جنگ سے اس خطے کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔

اسلام ایک عظیم نعمت اوراس کی قدر

ابھی میں پچھلے ماہ میں پولینڈ گیا جہاں ایک علاقے میں ایک مسجد جانا ہوا، یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر پانچ سو برس قبل اسلام آیا وہاں پتہ چلا کہ اس مسجد میں سال میں تین نمازیں پڑھی جاتی ہیں رمضان کی پہلی تراویح اور دوعیدین کی ۔ وہاں جب بوڑھے لوگوں کو پتہ چلا تو ہمارے پاس روتے ہوئے آئے اور درخواست کی کہ کوئی بندوبست کرو کہ ہمارے نوجوان تمہارے ساتھ پاکستان جائیں اور وہ دیکھ آئیں کہ اسلام اور مسلمان کیسے ہوتے ہیں۔ملاحظہ کیجیے وہ مکہ و مدینہ جانے کی خواہش نہیں کر رہے تھے۔ ایک طرف ملت مسلمہ کی یہ حالت ہے دوسری طرف وسط ایشیاء کی پٹی پر ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان ایسے آباد ہیں جنہیں عربی میں کلمہ تک نہیں آتا۔ یہ بھی ہم سے پوچھا جائیگا۔ مجھے مولانا کا وہ کردار بھی یاد ہے جب انہوں نے دارالعلوم حقانیہ میں ایک مستقل شعبہ اور بلڈنگ وسط ایشیا کی ریاستوں کے طالب علموں کیلئے وقف کیا تھا،لیکن حالات اور وقت کی جبر نے انہیں یہاں سے رخصت کیا۔

نظریاتی جنگ اورتہذیبی تصادم

آج دنیا میں قرآن اور اسلام کا نام لے کر کعبۃ اللہ کوگرانے کی باتیں کی جا رہی ہیں۔مسجدوں کے اندر دھماکے کرنے والے ،مسلمانوں کے گلے کاٹنے والے خود کو مجاہد کہہ رہے ہوں تو ان حالات میں کیا مولانا صاحب آپ پاکستان کو تنہا چھوڑ دینگے یہ جولکھا ہوا ہے کہ وار آف آئیڈیالوجی تو نظریہ کی جنگ لڑنے کا وقت آ گیا ہے، اور اس

جنگ کی قیادت آپ نے کرنی ہے۔ہم کل بھی آپ کے سپاہی تھےاورآج بھی آپ کے سپاہی ہیں وقت اور حالات ہم دیکھتے ہیں اورکوئی ایسا سکت نہیں رکھتا ہے کہ وقت کے فرعونوں کے سامنے اور حالات کے مصلحتوں کے سامنے کھڑا ہوقوم آج بھی مولانا عبدالحقؒ بانی افغان جہاد کے فرزند سے حالات کے جبر اور وقت کی مصلحتوں اورفراعین کے سامنے ڈٹ کرنعرہ تکبیر بلند کرنے کا امید لگائے ہوئی ہے ۔یہی آپ سے امت اور قوم چاہ رہی ہیں اوریہی وقت کا تقاضا ہے۔

ایک مغربی سکالر کی کتاب ''تہذیبوں کا تصادم'' کا علمی جواب

تقریب سے معروف قانون دان جناب ایس ایم ظفر کا خطاب

مغرب میں اسلام فوبیا

سالہا سال بطور سینیٹر میری مولانا سمیع الحق سے رفاقت ہوئی جب ہم بیرون ممالک دوروں پر جاتے تو اسلام کے حوالے سے گفتگو کیلئے مولانا سمیع الحق کی خدمات حاصل کرتے جس میں آپ مغربی اعتراضات اورتنقیدوں کا تشفی بخش جواب دیتے ،مغرب میں اسلامی فوبیا اتنی زیادہ ہوگئی کہ میں ان کی ایک احمقانہ کردار کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ ایک دفعہ بیلجیئم سے پارلیمنٹ کے وفد کے بھیجنے کی دعوت آئی تو ہم مولانا سمیع الحق کے ہمراہ گئے جہاں ایئرپورٹ پر ویزے کے باوجود انہیں روک دیا گیااور بتایا گیا کہ چونکہ آپ طالبان کے استاد ہیں اس لیے آپ کا داخلہ بیلجیئم میں ممکن نہیں، ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو سب نے مل کر کہا کہ اسے داخلے کی اجازت نہیں تو ہم پورا وفد بھی داخل نہیں ہونگے، پھر وہ مجبور ہوئے اور انہیں ملک میں داخلہ دے دیالیکن پھر ان کا

پیغام آیا کہ مولانا سمیع الحق جس وفد میں ہونگے ان سے ملاقات نہیں کی جائیگی۔ہم نے یہ سن کر صاف انکار کر دیا کہ اگر ملنا ہے تو ان کے ہمراہ ملیں گے ورنہ تو ہمیں کوئی شوق نہیں، مطلب یہ ہے کہ آپ کو بتلاؤں کہ صرف داڑھی والے نہیں بلکہ پتلون، جوگر پہننے والے اور بغیر داڑھی والے بھی مولانا سمیع الحق کا احترام کرتے ہیں۔

کتاب پر تبصرہ

میری مجبوری یہ ہے کہ میں نے مولانا سمیع الحق کی یہ کتاب وار آف آئیڈیالوجی مکمل ابتدا سے انتہا تک پڑھی ہے اور جو شخص کتاب پڑھ لیں وہ مصنف پر کم اور کتاب کے متعلق زیادہ بولتا ہے۔کتاب کے بارے میں چند باتیں کرونگا کچھ عرصہ قبل امریکہ کے ایک اسکالر نے ایک کتاب تہذیبوں کا ٹکراؤ لکھا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا جواب بڑے مدلل انداز سے مولانا سمیع الحق نے اس کتاب میں دیا کہ یہ تہذیبوں کا نہیں بلکہ سوچ وفکر اور رائے کی جنگ ہے۔اس کتاب میں تو آپ کیلئے تو شاید کوئی بڑی بات نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وہ پاکستانی جن کو اسلام کا پورا ادراک نہ ہو ان کے لیے بہت کچھ ہے جس سے اسلامی آئیڈیالوجی اور مغربی آئیڈیالوجی میں واضح فرق سامنے آجاتا ہے یہ نہایت اہم کتاب ہے جس میں ان برکات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً انہوں نے لکھا ہے کہ اسلام میں ایک شخص کا ناحق قتل پوری انسانیت کا قتل ہے انسانی جان کی اتنی اہمیت کوئی مذہب آئین اور ملک اس کی مثال پیش نہیں کرسکتا ہے ایک جگہ انہوں نے کہا کہ جب کوئی ریاست بنتی ہے تو عمرانی معاہدہ کے تحت اس کا آئین بنایا جاتا ہے۔

دنیا کو پہلا آئین اسلام نے دیا

دنیا والے کہتے ہیں کہ مغرب کو پہلا آئین امریکہ نے بنا کر دیا وہ بھول جاتے

ہیں ان کو یاد دلانا چاہیے کہ سب سے پہلا آئین میثاق مدینہ کا تھا جس میں تمام شہریوں کو شامل کیا گیا اور سب کو وحدت کی لڑی میں پرویا گیا۔قانون کی بالادستی ہماری عدالتوں میں اس سلسلے میں بڑا شور مچتا ہے اور ہمارے وکلاء بڑی ہدایات مغرب وامریکہ سے لے کر آتے ہیں کہ قانون کی بالادستی یوں ہوگی۔مجھے جب کبھی موقع ملتا ہے میں انہیں اسلام کی مثالیں بیان کرتا ہوں۔مولانا نے بھی انکا حوالہ دیا ہے۔اسی طرح میاں بیوی کے درمیان خوشگوار زندگی گزارنے کیلئے اسلام کا ایک نسخہ بیان کیا گیا کہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی رعایت، احترام، حقوق کی پاسداری کریں۔سب سے پہلے اسلام نے ہی عورتوں کے حقوق پیش کیے عورتوں کو مغرب نے اب جا کر جائیداد میں حق دیا جب اسلام نے چودہ سو سال قبل انہیں اس حق سے نوازا۔میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کو مولانا سمیع الحق کی تقلید کرنی چاہیے اور اسلام کے ان برکات کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا چاہیے۔انہیں میڈیا میں لوگوں تک پہنچائے اور ساتھ ساتھ تحریک کی اہمیت کو بھی سمجھیں۔

مغربی اور اسلامی آئیڈیالوجی میں فرق

میں نے اس مسئلے پر کافی سوچ و بچار کیا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا ذکر کیوں نہیں ہے اس لیے کہ اسلام نے فکر کرنے کی دعوت دی ہے تب جا کر مجھ پر یہ گرہ کھلی کہ اسلام میں ہر شخص پر فرائض لاگو ہیں جب وہ اسے پورا کریگا تو کسی کا حق ضائع نہیں ہوگا۔اگر حکومت، ریاست اور افراد اپنے فرائض ادا کرے تو کسی قسم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔مغرب اور اسلام کی آئیڈیالوجی میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔جیسے جہاد ہی کو لے لیجئے ہمارا نظریہ یہ ہے کہ جب تک کوئی جارحیت نہ کریں ہم اس سے جنگ نہیں کرتے جبکہ مغرب کی سوچ جب سے وہ سپر پاور بنی ہے یہ

ہے کہ خطرے کو جان بڑھ کر پہلے حملہ کردو، اگر کسی ملک نے جارحیت نہ بھی کی ہو اور خطرہ محسوس ہو تو چڑھ دوڑو جس طرح امریکہ نے عراق میں ایک جھوٹے فتوے کا سہارا لے کر حملہ کیا اور ملک وقوم کو تباہ و برباد کر دیا پھر افغانستان میں تورہ بورہ کے پہاڑوں سے خطرہ پیدا ہوا تو حملہ کیا۔

اصل دہشتگرد کون ہیں؟

اب بتائیے! کون ہے جو دہشت گرد ہے؟ ہم ہیں یا وہ؟ جو خطروں اندیشوں، اندازوں اور تخمینوں کی بنیاد پر جارحیت کرے اسلام تو کہتا ہے کہ جب تک کوئی تمہارے اوپر حملہ آور نہ ہو تو تم بھی جنگ نہ کرو، اس کا نتیجہ تو یہی ہے کہ وہ ہی دہشت گرد ہے، آگے جس بات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی انتہائی اہم اور قابل غور ہے کہ مولانا سمیع الحق کے مدرسے سے جو فارغ التحصیل اور پڑھے ہوئے طالب علم ہیں وہ القاعدہ کے ممبر نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہا جس کی مزید تفتیش اور تحقیق کی ضرورت ہے کہ القاعدہ نامی تنظیم کی کوئی حقیقت نہیں، اس پر لکھنا چاہیے اور بتانا چاہیے کہ کیا ہم کسی سراب کے پیچھے تو خود کو پریشان نہیں کر رہے ہیں؟ یہاں اس مجلس میں اک بات ہوئی جو قابل صد تحسین ہے اور کتاب میں بھی اس کا ذکر ہے کہ مسلمانوں کو مارنے والا مسلمان نہیں۔

مغرب کو ان کی زبان میں سمجھانے کی ضرورت

میں امید رکھتا ہوں کہ مولانا سمیع الحق کی طرح لکھنے لکھانے کا فرض اور ہمارے میڈیا کو سمجھانے کی ذمہ داری آپ سب اہل علم وقلم ادا کریں گے۔ آپ لوگوں کو انہیں انہی کی زبان میں سمجھانا ہوگا، آپ کے خطبات بڑے روح پرور اور جذباتی ہوتے ہیں، جسے سن کر طبیعت بڑی خوش ہو جاتی ہے، گویا آپ مسلمان کو مسلمان بنا رہے ہوتے ہیں، آپ اپنے آپ کو درست کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک نئی جنگ کا آغاز اور علماء کی ذمہ داریاں

اس وقت پورے عالم کو درست کرنے کی ضرورت ہے، باہر نکلیں یہ جہادِ اصغر ہے، پھر ایک اور فرض بھی بنتا ہے جس کا ذکر یہاں ہوا کہ اک نئی جنگ ہمارے اوپر مسلط کی جارہی ہے یہ جنگ کن کے درمیان ہو رہی ہے؟ مسلمان کو مسلمان سے لڑایا جارہا ہے، یہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑائے جانے کی جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی بلکہ بہت عرصہ سے شروع ہے، جس کا نتیجہ اور خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں، اسے درست کرنا آپ علماء کرام کا فرض ہے۔

علماء کرام اصلاح امت کی فکر کریں

اگر قانون درست نہ ہو تو ہم وکلاء او رجج صاحبان کا قصور ہے اور اگر مسلمانوں میں اتفاق نہیں ہے تو آپ کے کسی فرض کی کمی ہوگی جسے آپ علماء کرام ہی نے پورا کرنا ہے۔ علماء یکجا ہو کر متحد ہوں گے، ہر مسلک اور ہر فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک نظر آئیں گے' ایک دوسرے کا احترام ہوگا تو تب جا کر ہم کفر کے مقابل کامیاب ہوں گے، میں آخر میں مولانا سمیع الحق کے دعا گو ہوں کہ وہ اسی طرح اپنے مشن کو جاری وساری رکھیں جیسا کہ ان کو قیادت دی گئی ہے وہ اپنے پیروکاروں کو اس فرض پر توجہ دلانے پر آمادہ کریں کہ وہ مغربی میڈیا کا بھرپور تعاقب اور مقابلہ کریں۔

مولانا سمیع الحق نظریاتی سیاست کا نشان

تقریب سے مولانا عبدالرؤف فاروقی (جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل) کا خطاب

مولانا سمیع الحق کی فکر اور ولولے ہمارے لئے مشعل راہ

اس علمی و ادبی تقریب میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی نے نبھائے۔جنہوں نے شاعر مشرق علامہ اقبال کے اشعار کے ذریعے خطبائے کرام کی تقریروں کا خلاصہ سامعین کے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کیا۔جیسے مولانا مفتی حمیداللہ جان کی تقریر کے خلاصے میں فرمایا:

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
میں ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانہ بھی نا خوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

انہوں نے اپنے جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا سمیع الحق کا ایمان ونظریہ اوران کی فکر، ولولہ اور حمیت ہم سب کے لئے ہمیشہ مشعل راہ

رہی۔ وہ اپنی ذات میں ایک دعوت ہے، وہ ایک تحریک ہیں، وہ ایک جذبہ ہیں، وہ عالمی دینی تحریکوں کے پشتہ بان اور اسلام کا پرچم پوری دنیا میں سربلند رکھنے والوں کے سرپرست ہیں،شیرانوالہ گیٹ میں ہونے والے فیصلے کے بعد حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی نے مینار پاکستان میں عظیم الشان جلسہ کے دوران مولانا سمیع الحق کو ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں کلاشنکوف دے کر بااعتبار حال یہ قلندرانہ بات کہی کہ یہ خطہ آگ اور بارود کا منظر بننے والا ہے، اوراس موقع پر مولانا سمیع الحق ہی ہوں گے جو نظریاتی سیاست وعقیدے کے پشتی بان ہوں گے، بالکل ویسا ہی جیسا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تتمنوا لقاء العدو فاسئلوا اللّٰہ العافية فاذا القيتم فاعلموا ان الجنةتحت ضلال السيوف۔

جنگ اور آپریشن مسائل کا حل نہیں

خطہ میں جنگی جنون پیدا کرنا کوئی عقلمندی اور دانشمندی نہیں ہے، جنگ اور آپریشن مسائل کا حل نہیں، یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ مولانا سمیع الحق اِسی جگہ پر کھڑے ہیں کہ جنگ اور دشمن سے مدبھیڑ کی تمنا نہ کرو لیکن اگر ناگزیر ہوجائے تو پھر جانو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

اپنوں کو خوشی دلانے اور دشمنوں کو غم میں ڈوب مروانے کے لئے کہتا ہوں کہ مولانا سمیع الحق نہ تھکے ہیں نہ خاموش ہیں نہ بیٹھے ہیں اور نہ ہم بیٹھنے دیں گے، مولانا سمیع الحق ہمارے چیف آف آرمی سٹاف ہیں، وہ پوری دنیا کے جہادی قوتوں کے سربراہ اور پشتی بان ہیں جو میدان میں کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے اوران شاء اللہ آنے والے وقت میں وہ کردار ادا کریں گے جس کی امت مسلمہ اُن سے توقع رکھتی ہے۔انہوں نے افغان طالبان کے نظریے اور سوچ کو اُجاگر کیا، آپ کو یاد ہوگا جب

طالبان کی حکومت تمام علاقوں سے ختم ہوئی اور قندہار سے بھی انہوں نے خود کو سمیٹا تو امیر المومنین ملا محمد عمر نے کہا تھا کہ دنیا والے ابھی فتح اور شکست کا فیصلہ نہ کریں کہ فاتح کون ہیں؟ اور شکست خوردہ کون؟ یہ فیصلے جنگ ختم ہونے کے بعد ہوتے ہیں، اور جنگ ابھی جاری ہے، جنگ کے سپہ سالار مولانا سمیع الحق ہیں۔

ہو حلقہ یاراں تو ابریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

طالبان کے خلاف سازشوں کا طوفان

تقریب رونمائی سے حافظ محمد سعید صاحب (امیر جماعۃ الدعوہ) کا خطاب

مولانا سمیع الحق مدظلہ سے دیرینہ تعلق

محترم علمائے کرام، سامعین محترم! مولانا سے میرا گہرا تعلق ہے، یہ ایک لمبا سفر ہے جو الحمد للہ ہم نے ملک میں طے کیا میدانوں میں طے کیا اور بہت مشکل وقتوں میں مولانا کی قیادت میں کام کرنے کا موقع ملا مجھے یاد ہے وہ وقت جب 9/11 کا بہانہ بنا کر امریکہ اور نیٹو کے سارے ملک اپنی فوج اور ٹیکنالوجی لیکر آرہے تھے اور امریکہ زخمی شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا کوئی اس وقت اس کے سامنے بول نہیں رہا تھا آج کی وہ بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں اس وقت بھی موجود تھیں بس ایک آواز اٹھی اکوڑہ خٹک سے مولانا سمیع الحق صاحب نے اس وقت لوگوں کو جمع کیا، سیاسی لوگ نہیں آئے تھے مولانا شاہ احمد نورانی آئے تھے قاضی حسین احمد آئے تھے اسی طرح کچھ دینی جماعتوں کے بزرگ تھے میں بھی ان میں شامل تھا، مولانا نے جس درد سے اپیل کی تھی کہ آج وقت ہے کہ ہم ان بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔

طالبان کی غلطی کیا تھی؟

کچھ دیر پہلے طالبان کی حکومت کو پاکستان نے قبول کیا تھا سعودی عرب نے قبول کیا تھا اور مولانا فرما رہے تھے کہ طالبان نے آخر غلطی کیا کی ہے کہ ان کے خلاف سازشوں کا طوفان اٹھایا گیا ہے آج وقت ہے کہ ہم ان بھائیوں کا دفاع کریں پھر مجلس میں طے ہوا کہ مسئلہ افغانستان کا ہے پاکستان کا ہے اللہ کی دشمنوں کی نظریں ان ملکوں پر ہے اور اپنی گہری سازشیں اور اے جنڈے لے کر یہاں آرہے ہیں ،اور میڈیا کے اندر ایسی جھوٹی اور من گھڑت داستانیں پیش کی جاتی ہیں اور اتنا بڑا طوفان کھڑا کر دیتے ہیں کہ آج دفاع کے لئے کوئی تیار نہیں۔

حقانیہ میں دفاع افغانستان کونسل کا قیام

بہرحال دارالعلوم میں دفاع افغانستان نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا گیا اور الحمد للہ ہمارے بزرگوں نے پاکستان بھر کے اندر چکر لگا کر یہ بات کہی کہ امریکہ ہمارا دوست نہ تھا نہ ہے اور نہ کبھی ہوگا اور یہ صلیبی جنگ شروع ہوتی ہے، یہ دہشتگردی کے نام پر دنیا کا سب سے بڑا فراڈ اور جھوٹ ہے یہ اسلام کے خلاف جنگ ہے،سارے صلیبی اکھٹے ہیں ملک کے اندر مولانا سمیع الحق صاحب کی اور دیگر دینی جماعتوں کی یہی ایک آواز تھی۔

امریکہ کی جنگ دہشت گردی کی نہیں بلکہ اسلام دشمنی

میرے عزیز بھائیو! بعد کے حالات نے الحمدللہ یہ بات ثابت کی کہ یہ جنگ دہشتگردی کی خلاف نہیں تھی دہشتگرد خود امریکہ ہے اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک نظام ہے،اللہ تعالیٰ نے جہاں روس کو شکست سے دوچار کیا ان پہاڑوں اوروادیوں میں امریکہ کو بھی شکست کھانا پڑا ظالم ظالم ہوتا ہے اور طاقت میں اس وقت تک ہوتا ہے جب تک مظلوم اس کے مقابلے میں نہ ہو جب مظلوم ظالم کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے، تو طاقت مظلوم کے ساتھ ہو جاتی ہے،امریکہ جیسی قوت کو بھی یہ جنگ ہار کر واپس ہونا پڑا

امریکہ کا دوہرا معیار

امریکہ نے پینترے بدلے اور بدل کر اپنی شکست کا انتقام لینے کیلئے جنگ شروع کی جو ابھی تک جاری ہے امریکہ کام خود نہیں کر سکتا تھا تو انڈیا کو افغانستان میں بٹھا کر بڑا اعزاز دیا، دونوں کے درمیان سٹریٹیجک پارٹنرشپ قائم ہوئی،مولانا کی کتاب میں یہ ساری باتیں موجود ہیں۔

امریکہ نے اس جنگ میں پاکستان کو پھنسا دیا

امریکہ نے پینترے بدلتے ہوئے پاکستان کے اندر بغیر کسی پرواہ کے وار شروع کیا جب کہ افغانستان جنگ لڑنی تھی تو Base(فوجی اڈہ) پاکستان میں بنایا ،سڑکیں پاکستان سے لیں، فضائیں پاکستان سے لیں اور سمندر بھی پاکستان کے استعمال ہوئے، Base پاکستان کو بنایا اور میدان جنگ افغانستان کو اور جب پاکستان کے خلاف جنگ لڑنی تھی تو پینترا بدل کر بیس افغانستان کو بنایا اور میدان جنگ پاکستان کو اور انڈیا افغانستان کے اندر لاکر بٹھایا، انڈیا کے خلاف تو ہم سب بات کرتے ہیں آرمی چیف وزیر اعظم سب ہر تخریب کاری کے پیچھے انڈیا کو ملوث قرار دیتے ہیں،اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ثبوت ہے یہ باتیں بہت اچھی ہیں ہم تو اللہ کے فضل سے مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ پچھلے ساٹھ سالوں سے یہ بات کہہ رہے ہیں لیکن امریکہ کا نام نہیں لیا جاتا امریکہ کا نام لیکر کیوں گھبرا جاتے ہیں جب تک امریکہ کی دہشتگردی ختم نہ ہو،اس وقت تک مسئلہ ختم نہیں ہوگا۔

مولانا سمیع الحق کی امن کی پیش رفت میں قائدانہ کردار

میرے عزیز بھائیو! مولانا صاحب نے مذاکرات کی میز پر بیٹھا کر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ان پر بڑے سوالات کھڑے ہوگئے،ان کے جوابات مولانا

صاحب نے اپنی کتاب میں دی ہیں اصل میں یہ مسائل اس نوعیت کے ہیں کہ عام آدمی اس سے باخبر نہیں میڈیا واحد ایک راستہ ہے عوام کے پاس معلومات کا ذہن سازی کا اور تربیت کا لیکن اس کو ایک خاص انداز میں استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً اس سیکٹر نے اسلام کو ،مدارس کو نبیوں کے وارثوں کو دہشتگردی کے نام پر بدنام کیا ہے،اسکا جواب دینے کیلئے ہمارے پاس یہ کتاب ہے،جن میں مولانا صاحب نے تمام سوالات کا جواب دیا ہے۔

اتحاد امت کی ضرورت

آخر میں میری گزارش ہے کہ مولانا صاحب ! اس وقت کردار ادا کرنا ہے،خاموش نہیں بیٹھنا ہے ایک اتحاد بنانا ہے،ایک آواز لگانی ہے جنگ ابھی جاری ہے، جس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے،جنگ کے سامنے ہتھیار پھینکنا کبھی مسئلے کا حل نہیں ٹھیک ہے کچھ روز نہیں کرسکتے تو ڈٹ سکتے ہیں جنگ لڑ سکتے ہیں ،دہشتگرد وہ ہوتے ہیں جو جنگ مسلط کرتے ہیں جو دفاع کرتے ہیں وہ اپنا حق ادا کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق دلِ دردمند رکھنے والی شخصیت

اللہ تعالیٰ نے امت میں آپ کو یہ وجاہت دی ہے آپ ہمیشہ سب کو جمع کرتے ہیں میدان میں نکلتے ہیں،آپ نے تو چمن تک کا سفر ٹرک میں کیا اسی طرح لاہور سے واہگہ تک کا سفر ٹرک میں کھڑے ہوکر کیا ہر موقع پر آپ نے ایک درد دل لیکر قوم کی ہر آواز پر لبیک کہا ضرورت کے وقت نکلے اور راہنمائی کی آج اس سے زیادہ بڑی راہنمائی کی ضرورت ہے،آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ مولانا کی کوششوں کو قبول کرے اور اسلام دشمنوں کو ناکام کریں۔

علم اور جہاد کی محفل میں

تقریب رونمائی سے روزنامہ ''نئی بات'' کے مدیر اور نیو چینل
کے نگران جناب عطاء الرحمٰن کا خطاب

علماء کرام سے میری محبت

میری خوش قسمتی ہے کہ آج مجھے ایسے مقام میں حاضری کا موقع ملا جہاں جید علماء کی کہکشاں روشن ہے اور مجھ جیسے کمزور طالبعلم دنیا دار انسان کو اعزاز ملا میرے اعمال نامہ میں میرے لئے یہ بات بھی کافی ہے کہ میرا محبت اس وقت کے جید علماء کے ساتھ ہے،آج کی اس محفل میں جہاد اور علم یکجا ہوگئے ہیں وہی جہاد کامیاب ہوگا جو علم کے شعور اور طاقت کے ساتھ ہو آج جہاد کشمیر کی ایک بڑی علامت حافظ محمد سعید ہیں ۔

مولانا سمیع الحق کے دنیائے سیاست پر گہرے اثرات

اس سے پہلے برپا ہونے والے جہاد، جہادِ افغانستان جس نے پوری دنیا کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں اور اب تک جتنی جہادی قوتیں ہیں وہ جہادِ افغانستان کی کوک سے نکلتی ہیں اور اس کے سب سے روشن معروف علامت مولانا سمیع الحق صاحب ہیں اور ان کی کتاب میں جہاد افغانستان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ جہاد کی ان سب بڑی علامتوں کے درمیان بیٹھنے کا موقع ملا۔

اشتراکی آئیڈیالوجی کے خاتمے میں مولانا سمیع الحق کا کردار

جہاں تک جہادِ افغانستان کا تعلق ہے تو اتنا کارنامہ تو پہلے سرانجام دیا ہے کہ اس کے نتیجے میں ایک ایسی سپر پاور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جس نے دنیا کے اندر ایک لرزہ پیدا کر دیا تھا۔جن کی اشتراکی آئیڈیالوجی نے بڑے بڑے سرمایہ دار متاثر کیے یہ جہادِ افغانستان کی برکت ہے اور کارنامہ ہے کہ اس طاقت کو پارہ پارہ کیا اور خاک میں ملا کر رکھ دیا۔جس کو امریکہ بھی شکست نہیں دے سکتا تھا۔اس جہاد میں حصہ لینے والے اکثر دارالعلوم حقانیہ سے تعلیم یافتہ تھے۔اور یہ مولانا کا اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ صرف اس پر کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق اور کاشغر کی آزادی

دسمبر ۱۹۹۱ء میں جس دن سویت یونین کے ٹوٹنے کا باقاعدہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تو اس ناچیز صحافی کو بھی ماسکو کے ایئر پورٹ پر اترنے اور گیارہ دن گزارنے اور اتنی بڑی سپر پاور کو پارہ پارہ ہونے اور جہاد افغانستان کے کارنامے دیکھنے کا موقع ملا، پھر کاشغر آیا وہاں کے مفتی اعظم مولانا یوسف جو ابھی وفات پا گئے ہیں کے دفتر میں گیا جب اس کے دفتر میں گیا تو بڑی گرمجوشی سے ملا کیونکہ جہادِ افغانستان کے حمایتی ملک سے آیا تھا جس کے نتیجے میں کاشغر آزاد ہوگیا تھا۔یہ وہ کارنامہ ہے جس میں مولانا پیش پیش رہے۔یہ انگریزی کی کتاب لکھ کر مسلمانوں کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے دانشوروں کو بتایا کہ یہ جہاد انسانیت کے خلاف نہ تھی بلکہ قوم کی آزادی اور تحفظ انسانیت کیلئے تھی۔طالبان نے افغانستان پر آنے کے بعد دو بڑے کارنامے کیے پہلا وہاں جو بڑا اسلحہ تھا اسکو تلف کیا دوسرا انہوں نے کرائم کا بالکل خاتمہ کیا۔یہ وہ کارنامہ ہے جس کو مغرب تسلیم نہیں کرتا۔

انگریزی کتاب مولانا مدظلہ کا ایک اہم علمی کارنامہ

طالبان ایک مسلم قوت ہے ابھی ابھی خبر آئی ہے کہ طالبان اور افغان حکومت سے مذاکرات ہو رہے ہیں جب تک طالبان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہوتا افغانستان کا مسئلہ حل نہیں ہوگا ،حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے یہ کتاب پوری شرح صدر کے ساتھ لکھی ہے،حضرت مولانا سمیع الحق صاحب طالبان کے خلاف آپریشن کی بجائے مذاکرات کے حق میں تھے اگر مولانا کی یہ بات مان لی جاتی تو ۱۶ دسمبر کو پشاور کا واقعہ رونما نہ ہوتا آج بھی مولانا نے اپنا نقطہ نظر اس کتاب میں آپ کے سامنے رکھا یہ کتاب طالبانِ افغانستان کے بارے میں ہے تحریک طالبان تو لال مسجد آپریشن کے بعد وجود میں آئی، یہ کتاب حضرت مولانا کا بڑا کارنامہ ہے،اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

عصر حاضر کا علم الکلام
اوراس کی اہمیت وافادیت

تقریب رونمائی کے شرکاء سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مفصل خطاب

مولانا حقانی کے بار باراصرار پرسوانح کی تدوین

میرے لیے انتہائی مشکل ہے کہ اپنی لکھی ہوئی چیز کے متعلق اظہار خیال کروں اور خدا گواہ ہے کہ یہ سب آپ کی محبت کی باتیں ہیں اور حسن ظن ہے ۔ آپ تمام حضرات نے اظہار کیا لیکن میں دل میں شرمندہ ہوتا رہا واللہ العظیم دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا۔ کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے مولانا عبدالقیوم حقانی دو تین سال سے مجبور کر رہے تھے کہ میں کتاب لکھنا چاہتا ہوں لیکن میں منع کر دیتا تھا میں نے کہا کہ ہمارے ہاں مرنے کے بعد یہ رواج تو ہے تو اس نے کہا کہ وہ حالات اس میں لکھنے ہیں جو قوم پر جہاد سے بحرانوں سے بڑے اہم مراحل سے گزرے ہیں تمہارے سوانح ہم نہیں لکھنا چاہتے وہ چیزیں ہم سب ریکارڈ میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ قرار دادیں، وہ

کانفرنسیں وہ اعلامیے جن کا تعلق امت مسلمہ کے مسائل سے تھا اور صلیبی اور صیہونی دہشت گردی کے یلغار سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ کم از کم وہ چیزیں نوجوانوں کے سامنے لائیں تو انہوں کتاب لکھی ۔ پھر یہ یہاں بینر لگا رہے تھے میں نے رات بار بار کہا کہ میری کتاب کا بینر لگا دو لیکن سوانح خدمات وغیرہ کا بینر مت لگانا میرے لیے بہت شرم کی بات ہے کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اپنی خدمات گن رہا ہے، حقیقت یہی ہے میں یہاں زیادہ تقریر نہیں کروں گا۔

سامراجی طاقتوں امریکہ وروس کی یلغار

پہلے دن سے امریکہ نے یلغار کیا سامراجی طاقتوں نے اور سویت یونین نے اور ایک مجبور ومقہور اور مظلوم ملک اور قوم کو پنجہ استبداد میں جکڑ لیا تو اس وقت یہی طالب علم ان کے آباؤاجداد اور چچا اور ماموں جواب لڑ رہے ہیں انہوں نے میدان میں اتر کر بڑے نازک حالات میں قربانیاں دیں ۔ امریکہ اس کو ایک مذاق سمجھ رہا تھا کہ سویت یونین کا مقابلہ کیسے ہوگا۔ ان لوگوں نے بوتلوں میں تیزاب ڈال کر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر اور بالٹیوں میں کیچڑ بھر کر ان کے شیشوں پر پھینکتے اور پھر بوتل ڈال دیتے تھے۔ یہ جہاد ایسے شروع ہوا تو امریکہ بھی اس میں کود پڑا۔

حقائق کو مسخ کرنے میں مغربی میڈیا کا کردار

بہرحال ایک یلغار شروع ہوا مغربی میڈیا بم بھی برسانا چاہتا ہے اور میڈیا کے ذریعے بھی اسلام کے چہرے کو بھی مسخ کرنا چاہتے ہیں وہ چاہتا تھا کہ میں اسلامی دنیا کو یرغمال بنا لوں ،غلام بناؤں، لوگوں کا قتل عام کروں تا کہ اسلامی دنیا سے کوئی آواز ہی نہ اُٹھے۔

آج قاضی صاحب کی مسجد شہداء میں اچانک میرے منہ سے نکلا: یُرِیْدُوْنَ

لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصف: ۸)
اَفْوَاهِهِمْ کی جنگ بڑی سخت تھی انہوں نے زبانیں کھول دیں، حقائق کو مسخ کرنے کیلئے میڈیا کو استعمال کیا یہ سارا میڈیا الیکٹرانک ہے یا پرنٹ میڈیا بِاَفْوَاهِهِمْ کے زمرہ میں آتا ہے یہ جنگ بڑی تیزی سے انہوں نے بدنام کرنے کیلئے شروع کی کہ یہ آواز بھی نہ اُٹھائیں استعمار سامراج کے ہم تین چار سو سال شکار رہے ہیں، ہم نے ایک انچ بھی کسی مغربی اور انگریز ملک پر تجاوز نہیں کیا اب مسلمانوں کو یہ لوٹ رہے ہیں، غلام بنا رہے ہیں اور ان کے خلاف طوفان بھی اٹھا دیتے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں تو مغربی میڈیا ٹوٹ پڑا۔

دارالعلوم حقانیہ، مغربی میڈیا کا ہدف

اتفاق سے دارالعلوم حقانیہ اور میں اس کا زیادہ ہدف بنا تو میں نے اس کو وقت کی ضرورت سمجھا کہ جتنا ہو سکے ان مسائل کو سمجھایا جائے، میں نے اپنے علماء کو بھی دعوت دی کہ یہ القاعدہ، یہ اسامہ بن لادن، یہ ملا عمر اور یہ جہاد، یہ فلسطین، یہ کشمیر، یہ افغانستان اور انسانی حقوق یہ جو مسائل اُٹھا رہے ہیں یہ اس زمانے کا علم کلام ہے ایک علم کلام تو اس وقت کا تھا معتزلہ خوارج کرامیہ باطنیہ کو قائل کرنے کیلئے اُس علم کلام پر اُس زمانے کے علماء حق نے بے تحاشہ کام کیا ہے اور اُس زمانے کے فرق باطلہ کو مدلل انداز میں مسکت جوابات دیئے۔ اب عصر حاضر میں ایک نئے علم الکلام وجود میں آنا چاہیے، سب علماء کرام کو اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

دارالعلوم حقانیہ مغربی صحافیوں کا محور

اتفاق سے وہ تمام صحافی دارالعلوم تشریف لانے لگے، دارالعلوم میں تقریباً ۱۹۹۱ء سے یہ سلسلہ شروع ہوا طالبان میدان میں آئے ہیں۔ اس وقت سے یہ

سیلاب امڈ پڑا تو میں کوشش کرتا تھا کہ یہ ایک جہاد ہے ان کو سمجھایا جائے حقائق کو پچاس پچاس، سو سو میڈیا کے نمائندے جمع ہو جاتے تھے انتہائی شدت کے دور میں اور ٹاپ کے صحافی ہنری اور فلاں اور فلاں اور BBC ایک لائن لگی رہتی تھی۔ میں بخاری شریف پڑھنے کے بعد ان کے پاس آتا تھا طالب علم ناراض بھی ہوتے تھے کہ یہ کافر مرداروں کو کیوں یہاں آنے دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ مجھے ان کے ساتھ بات کرنے دو۔ ہماری کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں رہنی چاہیے۔

نہایت متعصب صحافیوں کی دارالعلوم آمد

ان میں کرسٹینا لیمب، جیفری گولڈ برگ جیسے اور اس کے علاوہ نہایت ہی حاسد اور متعصب میڈیا کے لوگ آ کر لڑنے لگے، پھر میں ان سے کئی کئی گھنٹے بات کرتا تھا اس بات چیت کے بعد انٹرویو کی شکل میں ضبط کرتے رہے ابھی تک وہ سلسلہ ہے، ہر دوسرے تیسرے دن تین سے چار آدمی آتے ہیں، کچھ دن پہلے جرمنی سے براہ راست ایک عورت آئی تھی اسلام آباد اُترتے ہی تین گھنٹے میں نے اسے انٹرویو دیا یہ تمام حالات بیان کیے۔

اردو کتاب کی انگریزی ترجمہ کا پرزور مطالبہ

وہ اردو حصہ میں شائع ہو گیا تھا، حضرت حافظ محمد سعید صاحب اور تمام اکابرین اس کتاب کی تقریب رونمائی میں موجود تھے اس وقت جناب مجید نظامی مرحوم اور ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال، جنرل اسلم بیگ، جنرل حمید گل سب نے اسکی ضرورت محسوس کی کہ یہ باتیں ساری انگریزی میں ہونی چاہیے تو پھر انگریزی کی کوششیں ہم نے کی لیکن عمدہ اور معیاری چیز نہیں بن رہی تھی، ہم نے کہا کہ پھر یونیورسٹیوں کو انگریزوں کو ان کے پارلیمنٹوں کو اور ممبروں کو بھیجنا ہے تو اس اسٹنڈرڈ کی چیز ہونی چاہیے تو اللہ تعالیٰ کو

منظور تھا کہ پچھلے ہفتے میں یہ کتاب اب شائع ہوگئی آپ حضرات نے حوصلہ افزائی کی میرا حوصلہ بلند کیا آپ حضرات خود مجاہدین ہیں، جہاد کے مرد میدان ہے اور پھر ہمارے صحافی حضرات نے بھی ہر جگہ سے مجھے اطلاع دی کہ بہت ضرورت کی چیز ہے اور پھر یہ ضرورت اب بھی باقی ہے یہ مسائل ابھی نہیں ختم ہوئے یہ مسائل اب اور زور وشور اور شدت سے اُبھریں گے ۔ کیوں کہ جنگ جاری ہے یہ جنگ نئے نئے موڑ میں داخل ہو چکی ہے اور اگر طالبان نے یہ قربانی نہ دی ہوتی تو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی ناک کٹ چکی ہوتی کہ امریکہ اور روس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ حکمران آپ کے ان کے سامنے لیٹ گئے آپکے افواج سارے ان طاقتوں کے دباؤ میں آگئے، اور ان کیلئے استعمال ہونے لگے آپکی سیاسی جماعتیں ٹس سے مس نہیں ہوئیں ان میں ایک دوڑ لگی ہے کہ امریکہ آقا کو کون زیادہ خوش کرے، آپ کے نئے جدید طبقہ تعلیم یافتہ لبرل لوگ وہ تو امریکہ کو اس جہاں کا نجات دہندہ سمجھتا ہے۔

تہذیبوں کی یہ جنگ کون لڑے؟

پھر یہ جنگ کون لڑتا ......؟ امت کی تو ناک کٹ چکی ہوتی روس بھی آیا اور قبضہ کر گیا اور ہندوستان بھی ادھر سے آیا اور امریکہ بھی ان بچوں نے ہماری لاج رکھی ہے امت محمدی کی لیکن ان کے نام کو گالی بنا دیا گیا۔ سارا گند ان پر ڈالا گیا جن کی وجہ سے میں نے بار بار بیرون ملکوں میں جرمنی وغیرہ کی پارلیمنٹوں میں بھی کہا کہ ان کی قربانیوں کی وجہ سے مشرقی یورپ سارا آزاد ہوگیا البانیہ، مقدونیہ اور سنٹرل ایشیا کے سات آٹھ ممالک آزاد ہوئے ان کی وجہ سے دیوار برلن ٹوٹ گئی، ان کی قربانیوں کی وجہ سے امریکہ واحد سپر پاور بنا اور سارا نزلہ بھی پاکستان پر گرایا گیا، ساری آگ یہاں برسائی گئی اور ساری لعن طعن ان نوجوان بچوں پر کی گئی جو ۱۴، ۱۵ سالوں سے پہاڑوں

میں اور غاروں میں جوتے پھٹے اور کپڑے پھٹے دنیا کی دوسری طاقت سے لڑ رہے تھے، یہ تو امت مسلمہ کا گویا سہارا بنے اور اسکو زندگی بخشی دوسری بڑی طاقت بھی امریکہ کی شکل میں آگئی ہے لیکن پوری طور پر ہم نے طالبان کی طرف اپنی توپوں کا منہ موڑ دیا ہے

وزیراعظم کی طالبان دشمنی اور صدر افغان سے ملاقات

مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہمارے وزیراعظم صاحب کو کیا ہوا؟ ابھی وہاں گئے ، افغانستان اور اشرف غنی کیساتھ جو ملاقاتیں ہوئی۔ تو وہاں جوش میں آکر میاں صاحب نے کہا کہ اب ہم افغان طالبان کے خلاف بھی مشترکہ آپریشن کریں گے۔ یہ بیان آیا ہے یعنی ان کی قربانیوں کی قدر نہیں کریں گے بلکہ ان کو بموں سے اُڑائیں گے جبکہ وہ اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں مسئلہ کفر اسلام سے زیادہ ملک کو آزاد کرانے کا ہے۔ جب امریکہ کسی کو حق نہیں دیتا کہ کوئی اس پر قبضہ جمالے جب چین حق نہیں دیتا اور آزادی لڑنے والے کو ابراہام لنکن اور کیا کیا بنا رہے ہیں۔ ہیرو بنا رہے ہیں دنیا بھر کے اقوام کو حق دیتا ہے کہ آزادی کا تحفظ کریں لیکن مسلمانوں کی جنگ کی آزادی وہ برداشت نہیں کرتا ہے۔ ایسے حالات میں میاں صاحب نے بڑی دردناک بات کی ہے کہ جن لوگوں نے ہماری امت کو، تقدس کو، عظمت کو، تشخص کو بچا کے رکھا ان کو یہ صلہ ہم دے رہے ہیں۔

پرائی جنگ میں حصہ لینا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف

ہم کون ہیں؟ پرائے ملک میں جا کر مداخلت کرنے والے، ہم کون ہیں؟ کسی کو آزادی کی جنگ سے روکنے والے اگر ہم ان کیساتھ بھی لڑ پڑے تو گویا کہ ہم نے ۲۵، ۳۰ سال جک ماری ہے افغان جہاد کے لئے ملک کو سب کچھ داؤ پر لگایا غلط تھا اب پھر خاندان غلام کی طرح ان کو غلام کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ نیٹو اور امریکہ نہ جائے

ہمارے حکمرانوں اور سیاستدانوں کی پالیسی یہ ہے کہ وہ وہاں بیٹھا رہے اور وہ اس طرح غلامی میں جکڑا رہے تو یہی حال ہے میں تو بات نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ میری بات کی ضرورت تھی۔

مغرب کو طالبان سے وحشت کیوں؟

سب حضرات الحمد للہ ان حالات سے آگاہ ہیں اور یہ بات اب آگے چلنی ہے ہماری میڈیا، ہمارے صحافی، ہمارے علماء دلیل اور حجت سے ان کو سمجھائیں ان کا بڑا غلیظ پروپیگنڈا ہے ایک عورت BBC کی پوری ٹیم کے ساتھ تھی جب جہاد ہو رہا تھا افغانستان میں اور طالبان نئے نئے آئے تھے وہ سربراہ تھی وہ ہمارے ہاں آئی تین چار دن رہی دارالعلوم میں بھی گھر میں بھی ہم نے کھلا چوڑ دیا کہ جس وقت چاہو ہاسٹل میں بھی جانا چاہتی تھی رات کو بھی گھومتے رہے کہ طلبہ کھانا کسی طرح کھاتے ہیں طالبان ان کیلئے ایک نئی مخلوق تھی۔ تو وہ عورت میرے پاس آکر کہنے لگی کہ مولانا آج تو بڑی حیرت ہوئی اور خوشی بھی ہوئی میں نے کہا کیا، تو کہا کہ ان کے تو نام بھی ہیں ان طالبان کے تو عمر عبداللہ عبدالعزیز کے نام بھی ہیں، میں نے کہا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارا خیال تھا کہ ریڈ انڈیا قبائل کی طرح ایک جنگلی قوم ہوگی جو جنگلات سے اچانک آجاتی ہے جیسے بکری کا، بھیڑ کا، شیر کا نام نہیں ہوتا، انہوں نے کہا یہ تو عجیب حیرت ہوگئی کہ ان کے نام بھی ہیں۔

جدید نظریات اور تصورات کی جنگ میں علماء کی ذمہ داری

یہ حالات ہیں ہمارے خلاف دشمن کے تصورات نظریات کی تو بہرحال میں نے تو تھوڑی سی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں سے اپنے میری حوصلہ افزائی کی اور بہت زیادہ شکر گزار ہوں، میں اس کا اہل نہیں تھا آپ تمام حضرات

کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کا اجر عطاء فرمائے اور اللہ حامی و ناصر ہو۔ حضرت حافظ محمد سعید صاحب، جناب عطاء الرحمان صاحب، جناب ایس ایم ظفر صاحب، مولانا اجمل قادری صاحب جو ہمارے مخدوم ہیں جو تمام بزرگ یہاں آئے اللہ ان کو اجر عطا فرمائے۔

جلسہ ہائے دستار بندی

جامعہ دارالعلوم حقانیہ

جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء

روداد

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۹/۱۰ شعبان بمطابق ۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۵۰ء

ایک عظیم الشان علمی جشن

۶۵ سال قبل دارالعلوم حقانیہ کا جلسۂ دستار بندی

۹۔۱۰رشعبان ۶۹ھ۔ بمطابق ۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۵۰ء

دارالعلوم حقانیہ کے شاندار ماضی کو مرتب و مدون کرنے اور اسے ریکارڈ پر لانے کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ ایسے تمام مواد، یادداشتوں، قلمی رپورٹوں، واردین وصادرین کی تفصیلات بالخصوص دارالعلوم کے ابتدائی دور کے جلسہ ہائے دستار بندی کی رودادیں جواس وقت نہیں چھپ سکیں، کسی نہ کسی طرح شائع کر کے محفوظ کی جائیں اس غرض کیلئے دارالعلوم کی مفصل تاریخ کی تدوین اور ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت کے علاوہ فوری طور پر ادارۂ الحق نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے مواد کو دارالعلوم کے ریکارڈ سے تلاش کر کے الحق کے ذریعہ محفوظ کیا جائے اس وقت ہمارے سامنے دارالعلوم کے ایک جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء کی رپورٹ ہے یہ جلسے اپنی افادیت اور وسعتوں کے لحاظ سے دیرپا اثرات کے حامل ہوتے تھے اور ایک عظیم الشان علمی جشن (بقول مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند) کی صورت اختیار کر لیتے تھے پیش نظر رپورٹ اس وقت پشاور کے ہفت روزہ البلاغ نے خصوصی شمارہ ۸ جون ۱۹۵۰ء جلسہ دستار بندی نمبر میں شائع کی تھی جسے مولانا سعید الدین صاحب شیرکوٹی نے مرتب کیا تھا اب وہ مکمل رودادشامل خطبات کیا جارہا ہے۔

پہلی نشست

ابھی پچھلے دنوں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا اجتماع بسلسلہ دستار بندی فضلاء دارالعلوم حقانیہ منعقد ہوا جس کی اجمالی کارروائی البلاغ کی گذشتہ اشاعت میں درج کی گئی تھی آج کی صحبت میں ہم تفصیلی طور پر ان تقاریر کو درج کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں جو اس کامیاب اجتماع میں فاضل مقررین نے کیں پہلی نشست میں جو ۲۷رمئی کو بعد نماز ظہر زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی تین بجے منعقد ہوئی (واضح رہے کہ صدارت کی تجویز حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں پیش کی اور تائید مولانا عبدالحنان ہزاروی صاحب نے پرجوش الفاظ میں پیش کی جس میں آپ نے فرمایا کہ ایسے اجتماع کے لئے جس میں دورۂ حدیث شریف کے طلباء کی دستار بندی کی جاتی ہو بجز ایسے شخص کے جو عرصہ ۳۱ سال سے حدیث نبوی ﷺ کا درس بغیر کسی معاوضے کے دے رہا ہو صدارت کے لئے اور کوئی نہیں ہوسکتا چنانچہ جناب صدر مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے تجویز صدارت کی تحریک اور تائید کے بعد برخوردار محترم سمیع الحق فرزند ارجمند مولانا عبدالحق مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت قرآن کریم سے اس نشست کا آغاز اور افتتاح کیا) تلاوت کلام پاک کے بعد صدر استقبالیہ کی طرف سے حضرت مولانا روح الامین صاحب اکوڑوی (محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے اب انتقال کر چکے) پشتو زبان میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ مبسوط خطبہ استقبالیہ سنا کر سامعین کو محو حیرت کر دیا اس خطبہ میں مولانا نے جو کچھ فرمایا اس کا حاصل یہ ہے۔

خطبہ استقبالیہ: (مولانا روح الامین صاحب)

ہم اس چیز کو مسلمان کے دینی فرائض کی ادائیگی کا ثبوت بنا سکتے ہیں کہ اس وقت بیشتر اکابرین علماء ومشائخ اس اجلاس میں شرکت فرما رہے ہیں دور دراز سے آ کر

سینکڑوں حضرات نے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے اور ان میں مختلف بزرگ اور مختلف (علمی اور عملی) قسم کے اکابرین شامل ہیں ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے سیاسیات کا میدان اپنے لئے منتخب کرلیا تھا وہ بھی ہیں جو گوشہ نشینی کو پسند کرتے ہیں وہ بھی ہیں جن سے علمی سلسلے قائم ہیں اور وہ بھی ہیں جن سے طریقہ ہائے طریقت کی راہ ملتی ہے بہر صورت یہ سب حلقے وہی ہیں جن سے اصلاح امت کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ یہ حضرات ہماری حوصلہ افزائی کا باعث بنے ہیں۔

نئی تہذیب کا دور اور فتنوں کی طومار

(اس بیان میں مولانا روح الامین صاحب نے حالات حاضرہ کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اور دارالعلوم حقانیہ کی بناء کا ذکر کرتے ہوئے کہا) اس دور میں کہ آج ہر گلی اور کوچہ میں نئی تہذیب کا دور دورہ ہے اور ہر طرف فتنوں کا طوما رہے ہم نے اس دارالعلوم کو ایک اجمالی خاکے کے طور پر پیش کیا ہے اور یہ اسی وسیع اصلاحی لائحہ عمل کا اجمال ہے جو اصلاح حالات کا ضامن ہے میں اس وقت یہاں تشریف فرما علماء کرام اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سپاسنامہ: (سید غلام علی شاہ مظہر)

(خطبہ استقبالیہ کے بعد سید غلام علی شاہ بادشاہ صاحب مظہر اکوڑوی نے درج ذیل اردو زبان میں سپاسنامہ دارالعلوم کی جانب سے نہایت ہی فصیح و بلیغ نہج میں سنایا) بخدمت جملہ علماء کرام و معززین واہالیان اکوڑہ شرفائے مضافات اکوڑہ! منجانب دارالعلوم حقانیہ......

نشه درباره گهر در صدف وبو درگل
آن قدر لطف ندارد که تو درخانهٔ ما

علم پروری اور علم دوستی کا مظاہرہ

جنابانِ والا! ہم سب سے پہلے اس خالق ارض و سما کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں پاکستان جیسی آزاد اسلامی مملکت عطا کی اور یہ پاکستان ہی کی برکات ہیں جس کی وجہ سے آپ آج اپنے ہی گھروں میں اپنے نوجوانوں کو زیور علم دین سے مالا مال دیکھ رہے ہیں مقام فخر ہے کہ آج ہم ان کی تحصیل علوم کی دستار بندی کے لئے جمع ہوئے ہیں حضوران والا! ہمیں احساس ہے کہ اس سخت گرمی میں دور دراز کی مسافت طے کر کے اور اپنی ضروری مصروفیات چھوڑ کر آپ نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے اور جس علم پروری اور علم دوستی کا ثبوت آپ نے دیا اس کا حساب دوستاں در دِل کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بہت بڑا مقام ہے اور اُخروی نجات کا باعث ہے۔

محمد ﷺ سے محبت اور وفاداری

ہمالہ مرتبت مہمانو اور نیک ضمیر بزرگو! علماء کرام اور طلباء دین کے مقام کی اتنی عزت افزائی جو آپ نے کی یہ اللہ تعالیٰ اور جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور وفاداری کا بین ثبوت ہے......

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

بزرگو! جس جانی اور مالی امداد کا ثبوت اہلیان اکوڑہ و مضافات اکوڑہ نے دیا ہے دارالعلوم ان کا رہتی دنیا تک احسان فراموش نہیں کرے گا۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کی بے لوث خدمات

حضوران اقدس! دارالعلوم دیو بند میں جو کورس تکمیل پذیر ہوتا تھا اسی کورس کی

تکمیل دارالعلوم حقانیہ میں کی جاتی ہے لہٰذا ان طلباء کو جو دارالعلوم حقانیہ سے فارغ شدہ ہیں اور یہاں ان کی دستار بندی کی گئی ہے ان کو فاضل دیو بند کی بجائے فاضل حقانیہ کہا جائے گا آج کے بعد علمی نکتہ نگاہ کے پیش نظر اکوڑہ کا نام پاکستان کے جغرافیہ اور علمی، مذہبی تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہوگا اور یہ سب علمی عروج ہمارے وطن کے قابل فخر فرزند شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی بے غرضانہ اور بے لوث خدمات کا نتیجہ ہے اوراس کامیابی کا سہرا انہی کے سر ہے۔

مربیان علم دین! آخر میں آپ سب کی آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درگاہ رب العزت سے دست بدعا ہیں کہ جن اصحاب نے دارالعلوم حقانیہ کی ترقی اور امداد کیلئے دامے، درمے، قدمے، سخنے امداد فرمائی ہے ان کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی سرخروئی عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

مخصوص برائے وزیر تعلیم ......

محفل شمع تاباں درگلستان رنگ وبو باشی
الٰہی ہر کجا باشی بہار آبرو باشی

مولانا عبدالحق صاحبؒ کوخراج تحسین: (خان محمد زمان خان)

بعد ازاں اسی نشست میں الحاج خان بہادر محمد زمان خان صاحب آف اکوڑہ خٹک ☆ نے اپنی ضعیفی کونظر انداز کر کے لاؤڈ سپیکر کے سامنے تشریف لا کر ایک عالمانہ و

☆ مایہ ناز ادیب اور خٹک قبیلہ کے سربراہ مرحوم ہو چکے ہیں جلسہ میں خان بہادر کا لقب مسترد کر دیا مگر مولانا عبدالحنان ہزاروی مرحوم نے خان اعلیٰ کا خطاب دے دیا۔

ادیبانہ انداز میں مختصر مگر جامع اور ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی جس میں تمام مہمانوں کا شکریہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ کی انتھک کوششوں کی تحسین و آفرین پیش کی اور فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ اہلیان سرحد خصوصاً علاقہ خٹک کے رہنے والوں کے لئے موجب برکت اور سعادت ہے دارالعلوم حقانیہ کی ضروریات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ سرحد میں وسیع القلب اور درد دل رکھنے والے رؤسا موجود ہیں اگر وہ توجہ وعنایات دارالعلوم حقانیہ کی طرف مبذول فرمائیں تو بعید نہیں کہ یہ دارالعلوم حقانیہ جو اب ایک جھونپڑی کی شکل میں ہے قلیل عرصہ میں اس کے لئے ایک عظیم الشان بلڈنگ تیار ہو جائے اور عظیم الشان کتب خانہ بھی اس کے لئے میسر ہو سکے۔

مولانا عبدالحق صاحب کا نعرہ تعلیم دین اور نقصان کی تلافی کا اعزاز

تقسیم ہند سے ہم پر جو سب سے بڑی افتاد پڑی ہے وہ ہمارے علمی مراکز اور دینی درس گاہوں کا ہاتھ سے نکل جانا ہے اور یہ ایک ایسا نقصان ہے جو ایک سمجھدار قوم کیلئے سب سے زیادہ رنج اور تکلیف کا باعث ہے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس نقصان کی تلافی کرنا مولانا عبدالحق صاحب کی قسمت میں لکھا تھا کہ انہوں نے حالات کی ناسازگاری کے باوجود تعلیم دین کا نعرہ بلند کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ نعرہ صدا بصحرانہ ثابت ہوا (خان موصوف نے اپنے بیان میں اہلیان اکوڑہ کی جانب سے تمام مہمانوں کا پر خلوص خیر مقدم کیا) بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور روداد مدرسہ سنایا اور تفصیلی خطاب بھی فرمایا جسے اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

انبیائے کرام ترکہ میں
علم کی میراث چھوڑتے ہیں

۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۵۰ء کے جلسہ دستار بندی سے

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کا مفصل خطاب

علوم اسلامیہ کے گلشن کی سہ سالہ کارکردگی

حمد اور تعریف کے لائق وہی ذات پاک ہے جس نے اپنی بے حد رحمتوں کی بارش سے علوم اسلامیہ کے گلشن (یعنی دارالعلوم حقانیہ) کو سرسبز اور شاداب کیا اور اس کے سہ سالہ دور کو نہایت حسن وخوبی سے پورا فرمایا اور اس کے خداموں کو یہ موقع میسر فرمایا کہ وہ دارالعلوم کے گزشتہ سالوں کا تعلیمی نتیجہ دستار بندی کی صورت میں اپنے محبوب بہی خواہوں کے سامنے پیش کریں اور نہایت مسرت کیساتھ ان کے سامنے یہ عرض کرسکیں کہ معاونین حضرات نے اپنی پاک کمائی کا وہ حصہ جس کو ان حضرات نے طلباء دارالعلوم پر صرف کیا ہے وہ بیجا صرف نہیں ہوا ہے اور ان ہمدردوں کی ہمدردی کی برکت سے یہ علمی سرچشمہ اسلامی علوم کی اشاعت کے قابل ہے ایک دور ہم پر غلامی کا گزرا جس میں ہم بے وقعت اور بے عزت تھے۔

قوموں کی عزت کے دو اسباب

کسی قوم کی عزت کے دو سبب ہوا کرتے ہیں ایک ان کا بنیادی علم جس سے ان کی روحانیت اور معنویت باقی ہو دوسرا اس قوم کی اقتصادی اور مالی حیثیت جس سے ان کی مادیت باقی ہو ایک جابر قوم جس ملک پر مسلط ہو جائے تو سب سے پہلے غلام قوم کی عزت کے یہ دونوں سرچشمے بند کرانے کی سعی کرتی ہے جس سے محکوم قوم کی معنویت، مادیت، وقعت اور شہرت ختم ہو جاتی ہے وہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہتی اور اس کے نتیجے میں قوم کے اخلاق اور کردار ایسے پست ہو جاتے ہیں کہ جو نہ صرف مخلوق کی نظر سے گر جاتی ہے بلکہ بداخلاقی اور بدکرداری کی وجہ سے قہر الٰہی کی مورد بن جاتی ہے۔

غیر قوموں کے علوم کو قابل فخر سمجھنا

جب قوم اپنے مذہبی اور قومی علم سے بیگانہ اور ناآشنا ہو جاتی ہے تو علم دین کی آبپاشی کے نتائج یعنی دین، اخلاق، تہذیب، تمدن اور معاشرت کے سرسبز وشاداب باغ سے محروم ہو جاتی ہے جب پانی نہ ہو تو باغ کب سرسبز رہ سکتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فاتح قوم کا علم اور فن اپنا علم اور فن سمجھنے لگتی ہے بلکہ فاتح کی ہمنوا اور ہم مشرب بن جاتی ہے اور اس غیر قوم کے علم وتمدن کو عزت کا سرچشمہ جانتی ہے ان کے علوم کی ڈگریاں حاصل کرنا اپنا فخر اور کامیابی سمجھتی ہے مگر حقیقت میں تو یہ حاکم قوم کے لئے فخر کا مقام اور ان کی کامیابی ہوتی ہے غلام قوم تو حاکم قوم کا ظل عکس بلکہ خیمہ بردار ہوتی ہے اقتصادی اور مالی حیثیت کی بربادی کی وجہ سے قوم کی سرچشمہ استغنا غیرت اور حمیت مفقود ہو جاتی ہے بلکہ افلاس اور بے مائیگی کی وجہ سے خودداری اور استغناء کے تصور سے بھی محروم رہ جاتی ہے اور بمصداق کاد الفقران یکون کفرا ایمان فروشی کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہے۔

انگریز نے ہمیں یونیورسٹی اور کالج کا تحفہ کیوں دیا؟

انگریز قوم کو اس کی کیا ضرورت تھی کہ وہ مسلمان قوم کے تعلیم کے لئے مدارس جاری کرے اگر وہ سرور کائنات ﷺ کی پاک تعلیم اور مقدس زندگی کے مطابق مسلمانوں کے لئے تربیت گاہیں قائم کرتی تو ان کی شہنشاہیت کا خیال کب عملی جامہ پہنتا یورپ کی بساط سیاست کے شاطر جو ہاتھ کی صفائی اور عیاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہمیشہ اس اصول پر کاربند رہے ہیں کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے انہوں نے علماء کے برخلاف اور علم دین سے عوام کو متنفر کرانے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے ۔

لارڈ میکالے کا مطلوب انسان

مسلمانوں کو ایک ایسے راستہ پر لاڈالا جہاں لارڈ میکالے کا قول حرف بحرف صحیح ثابت ہوا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہا گر سو فیصدی نہ ہو تو سو میں ۹۹ فیصد مسلمانوں پر اس کا قول بالکل صادق آتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم کو ایک ایسی جماعت تیار کرنی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق ، رائے ،سوجھ ، بوجھ اور بصارت کے اعتبار سے انگریز ہو اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاتح قوم کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ مفتوح قوم انگریزی تعلیم یا انگریزی زبان سیکھے جس کے لئے انہوں نے تربیت گاہیں کھولی تھیں بلکہ ان درسگاہوں کے قیام سے ان کی غرض بھی صرف یہی تھی کہ مسلمان اپنی دینی تعلیم اور تمدن سے غافل رہ کر یورپی تہذیب سے مزین ہو جائے جیسا کہ لارڈ میکالے کا نقطۂ خیال تھا۔

غیرزبانوں کی تعلیم اور علماء کرام

اسلام اس سے منع نہیں کرتا کہ دوسروں کے زبان سیکھی جائے علماء فرماتے ہیں

کہ دوسروں کی لغت یعنی دیگر اقوام کے ذرائع تحریر وتقریر کو سیکھنا جائز ہے چنانچہ زید بن ثابتؓ کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم ہوا تھا اختلاف السنہ بھی ایک نعمت ہے ارشاد خداوندی ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ (الروم:۲۲) اسلام جس چیز سے منع کرتا ہے وہ یورپی تہذیب غیر اسلامی اعمال اور معتقدات ہیں انگریزی تعلیم کسب معاش کے لئے جائز ہے مگر یورپی تہذیب سے مہذب ہونے کی اجازت ہرگز نہیں ۔

اسلام میں تعلیم کی اہمیت

اسلام کے نزدیک تعلیم اتنی اہم چیز ہے کہ سب سے پہلے جو سبق من جانب اللہ سکھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق:۱) قرآن مجید نے انسان کی اکرمیت کی وجہ علم بیان کی ہے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (العلق:۳تا٤) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرة:۳۱) حضرت اشرف الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کی ایک عظیم الشان وجہ اوتیت علم الأولین والآخرین ہے جس طرح کہ آنحضرت ﷺ عادات اور اخلاق حسنہ میں فائق تھے اسی طرح علمی معجزات میں بھی فائق اور ممتاز تھے سردار کونین ﷺ کے بعد مسلمانوں نے اپنے زمانہ میں اپنے پیغمبر ﷺ کی اتباع میں علم کی اتنی قدر ومنزلت کی اور علوم وفنون کی اشاعت میں ایسی خدمات انجام دیں کہ دنیا کی قوموں میں اسکی نظیر نہیں ملتی ۔

بادشاہوں کا علماء کی ہمت افزائی

جاحظ تیسری صدی کا ایک ادیب ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے کتاب الحیوان لکھ کر عبدالملک ابن مروان کی خدمت میں پیش کی تو اس نے پانچ ہزار اشرفیوں

سے میری ہمت افزائی کی پھر میں نے کتاب الزرع والنحل تصنیف کر کے ابراہیم بن عباس کو بھیج دی تو اس نے بھی پانچ ہزار اشرفیاں بھیج دیں۔

ہارون الرشید اور علماء کی قدر

مختلف علوم وفنون والوں کی اتنی قدر ومنزلت تھی کہ خلیفۂ ہارون الرشید نے روم کے بادشاہ کو ساڑھے بارہ ہزار من سونا اور ہمیشہ کے لئے صلح کی ضمانت اس شرط پر دینی منظور کی کہ لیوتام فیلسوف کو اجازت دے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے یہاں آئے اور مامون کو فلسفہ اور حکمت کی تعلیم دے نہ صرف بغداد، قاہرہ، بصرہ، بخارا اور کوفہ میں بڑے بڑے مدارس تھے بلکہ قرطبہ میں ایسے مدارس تھے کہ فرانس،انگلستان اور دیگر یورپی ممالک سے طلباء اندلس آتے تھے اور ریاضی وطب مسلمانوں سے سیکھتے تھے ایک حاکم کے کتب خانہ میں چھ لاکھ کتابیں جمع تھیں۔

مسلمانوں کا شوق علم اور ذوق کتاب

عام لوگوں کے حصول علم کا یہ شوق تھا کہ ابن حوقل کہتا ہے خوزستان کے شہروں میں میرا گزر ہوا میں نے ایک قلی کو دیکھا کہ اس کے سر پر بوجھ تھا ایک اور شخص کو بھی دیکھا تھا کہ اس کے سر پر بھی بہت بڑا بھاری بوجھ تھا اور یہ دونوں منزل مقصود کو جا رہے تھے اثناء راہ میں دونوں کے درمیان آیات قرآنی اور مسائل علم کلام میں مناظرہ جاری تھا وہ دونوں اپنے علمی خیالات میں ایسے مستغرق تھے کہ ان کو اپنے بھاری بوجھوں کا کوئی احساس نہ تھا یہ تھی ان کی شوق علم میں محویت کی ایک مثال۔

یورپ اور تعلیم

یہ صحیح ہے کہ آج یورپ اور امریکہ میں تعلیم عام ہے لیکن عام تعلیم کا معیار ان ممالک میں صرف یہی ہے کہ مادری زبان کے حرفوں کے نقوش سے متعلم واقف ہو جائے اور بس لیکن دوسری طرف پرانے مسلمانوں کو دیکھئے کہ انکی دماغی تربیت اتنی تھی کہ مزدور طبقہ کے افراد تفسیر اور علم میں اتنے منہمک جا رہے تھے کہ وہ اپنے سر پر پڑے ہوئے بھاری بوجھوں کی سنگینی کو محسوس نہیں کرتے ...... ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اورنگزیب عالمگیر کے عہد حکومت میں نظام تعلیم

اورنگ زیب عالمگیرؒ کے عہد حکومت میں نظام تعلیم اس حد تک مکمل اور عام تھا کہ مارکس میلز سرکاری کاغذات کی بناء پر لکھتا ہے کہ برطانوی حکومت سے پہلے صرف بنگال میں اسی ہزار دیسی مدارس تھے جو کہ آبادی کے لحاظ سے ہر چالیس آدمیوں پر ایک مدرسہ قائم تھا اس حساب سے ہندوستان اور پاکستان کی موجودہ مردم شماری کے لحاظ سے ستاسی لاکھ سے زیادہ مدارس تھے،مسلمانوں کی قدیم تعلیم کا دارومدار معافیات اور اوقاف پر تھا جو کہ اسی تعلیمی مقصد کے لئے مسلمانوں نے وقف کئے تھے ہنٹر لکھتا ہے کہ جب صوبہ بنگال پر ہم نے قبضہ کیا تو بقول جیمز جو کہ اس علاقہ کا افسر مال تھا صوبہ کا چوتھا حصہ بھی حکومت کے ہاتھ میں نہیں تھا۔

۱۸۳۸ء میں آٹھ لاکھ پونڈ کے خرچ پر مقدمہ چلایا گیا اور معافیات اور تعلیمی اوقاف پر حکومت نے قبضہ کیا اور اس تعلیمی معافیات اور اوقاف سے حکومت کی آمدنی میں تین لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا اس سے آپ اندازہ لگایئے کہ جب اسلامی حکومت کے ایک صوبہ کا تعلیمی خرچ تین لاکھ پونڈ تھا تو اسلامی ہندوستان کی تمام مقبوضہ صوبوں کا خرچ کتنا ہوگا؟

اسلامی حکومت کے دور میں دیہات میں مدارس

اسلامی حکومت کے دور میں دیہات میں چالیس افراد پر ایک مدرسہ تھا شہروں میں تو مدارس کی تعداد اس سے بھی زیادہ تھی صرف تیس افراد پر ایک کالج تھا۔

ہملٹن اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ شہر ٹھٹہ (صوبہ سندھ) میں چار سو مختلف علوم و فنون کے کالج تھے یہ چار سو کالج نہ صوبہ کے لئے تھے نہ ملک کے لئے بلکہ دارالخلافہ سے ہزار میل دور ایک شہر میں ایک دو نہیں دس بیس نہیں چار سو دیہاتی پرائمری سکول نہیں مڈل سکول یا ہائی سکول نہیں مختلف علوم وفنون کے کالج تھے۔

سلطان محمد تغلق کے دور کے مدارس

سلطان محمد تغلق کے زمانہ میں صرف دہلی میں ایک ہزار مدرسے تھے یہ تھا مسلمانوں کا علمی جذبہ اور ولولہ یا تو وہ دور تھا اور یا دوسری طرف برطانوی شہنشاہیت کے دور کی برکات میں سے مؤرخین اہم برکت یہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے تعلیم کو عام کیا وہ کس طرح مسلمانوں میں ہزار میں ۳۳ مرد اور عورتوں میں صرف دو یعنی آٹے میں نمک کی نسبت سے بھی کم یہ بیان کرنے کی تو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ تعلیم جو آٹے میں نمک کی نسبت سے بھی کم ہے وہ کس قسم کی ہے۔

تعلیم کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

تعلیم کا یہ مقصد نہیں کہ ایک قوم کو مادی فوائد حاصل کرنے کیلئے اور سرکاری عہدوں اور ملازمت کے لالچ کی خاطر تعلیمی مراکز کی طرف مائل کیا جائے کیونکہ اس کا نتیجہ، اخلاق کی درستگی اور ذہنی ارتقاء نہیں بلکہ شکم پروری ہے ایسے اداروں کی طرف قوم پوری طرح متوجہ ہوتی ہے جس میں معاشی کشش ہو بلکہ تعلیم کا اصلی مقصد یہی ہے کہ

جمہور اور عوام اپنی اخلاقی اور روحانی ضرورتوں کا پوری طرح احساس کر سکیں اور انکے دل میں اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے مخلصانہ تقاضا اور مطالبہ پیدا ہو اور اس کے حصول کیلئے ایسی جدوجہد کریں جس طرح کہ وہ اپنی مادی ضرورتوں کیلئے کرتے ہیں۔

جذبہ اصلاح اور حصول علم کا ذوق

چنانچہ وہ اپنے حلقہ اثر میں نقائص کا شدت سے احساس کریں اور ان کے دل میں اپنی اصلاح کا صحیح جذبہ اور علم حاصل کرنے کا صحیح ذوق پیدا ہو ان کے پاس اگر زندگی کی تمام نعمتیں موجود ہوں اطمینان وسکون کا پورا ساز و سامان میسر ہو لیکن علم کی کمی کو اسطرح محسوس کرتے ہوں کہ گویا ہر چیز موجود ہونے کے باوجود کچھ بھی نہیں اور یہ محسوس کریں کہ ہماری پیدائش کا مقصد معرفت خداوندی ہے اور رب العزت جل جلالہٗ کی معرفت اور آخرت کی کامیابی صحیح علم پر منحصر ہے اسی لئے زندگی کے تمام کاموں پر مقدم اور اہم کام علم کے حصول کو سمجھنا ہے جیسا کہ پیاسا پانی کی تلاش میں گھومتا پھرتا ہے اسی طرح یہ علم کی تلاش میں پھرتا ہے الغرض جب قوم علم کو اپنی روحانی غذا اور اپنی مرض کی دوا سمجھے تب ہی وہ تعلیم یافتہ ہوگی۔

تعلیم دلوانا صرف حکومت کا فرض نہیں

اور اگر یہ خیال کرے کہ یہ حکومت کا فرض ہے یا کسی تعلیمی ادارے کا کام ہے تو یہ سخت غلطی ہوگی اسی طرح اگر علم کو شکم پروری کا ذریعہ سمجھا جائے تو یہ حقیقت میں علم کو ذلیل کرنے اور نیست و نابود کرنے کے مترادف ہے یہ صحیح ہے کہ دنیا کی مثال نیلام کی منڈی کی طرح ہے مگر علم اور صاحب علم کو حذف پاروں سے بیچنا علم کی انتہائی تذلیل ہے علم خداوند کریم کی معرفت اور رضا حاصل کرنے کا ایک خاص ذریعہ ہے علم اور علماء اور طالبان علم دین کی کتنی شان ہے مثال کے طور پر سن لیجئے۔

فضیلت علم ارشادات معلم الاولین والاخرین کی روشنی میں

(۱) جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ پر روانہ ہو جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کی راہ اس پر آسان کرتا ہے۔

(۲) طلب علم پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۳) دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں سوائے تین چیزوں کے (۱) ذکر خداوندی (۲) اور اس کے متعلقات (۳) عالم اور طالب علم۔

(۴) فرشتے طالب علم کے کام سے خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے اس کی گزرگاہوں میں اپنے پر بچھاتے ہیں۔

(۵) عالم کے لئے آسمان اور زمین کی مخلوقات حتی کہ پانی میں مچھلیاں مغفرت مانگتی ہیں۔

(۶) عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جس طرح چاند کی فضیلت ستاروں پر۔

(۷) العلماء ورثة الانبیاء انبیاء علیہم السلام نے اپنے ترکہ میں روپے اشرفیاں نہیں چھوڑیں بلکہ انہوں نے علم کی میراث چھوڑی ہے خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کی قیمت میں علم آجائے ......

رضینا قسمة الجبار فینا
لنا علم و للجهال مال
فان المال یفنی عن قریب
وان العلم یبقیٰ لایزال

(۸) یا عالم بن جاؤ یا طالب علم یا غور کے ساتھ سننے والے یا ان کے

ساتھ محبت کرنے والے جو شخص ان میں سے ایک بھی نہیں وہ خطرے میں ہے صحابہ کرام تعلیم کے شوق میں ایسے سرشار تھے کہ وہ موسم کی سختی اور فاصلہ اور مسافت طے کرنے کی بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے۔

سلف صالحین اور حصول علم کے لئے سعی

سلفؒ ایک حدیث کے واسطے شام اور مصر کا سفر اختیار کرتے تھے اس دور کے مسلمان علم کی اہمیت اور فضائل کی وجہ سے اس کو اپنا ذاتی کام اور اپنی زندگی کی اہم ضرورت سمجھتے تھے وہ ایک جماعت اور ادارے یا حکومت کی طرف نہیں دیکھتے تھے بلکہ علم کیلئے اس طرح اہتمام کرتے تھے جس طرح اپنی مادی ضرورتوں ،خوردونوش ،لباس اور مکان کے لئے ، عام مسلمانوں پر علم دین کا سیکھنا جس طرح فرض ہے اور اسکے حاصل کرنے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

علماء کی ذمہ داریاں

اسی طرح علماء پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو علم سکھلائیں علم کے کتمان (چھپانا) کے عظیم خطرات سے ان کو آگاہ کیا گیا ہے فرمان خداوندی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (البقرا:۱۵۹) سخت وعید اور تنبیہ ہے مگر باوجود اس کے ان کو اس خوشخبری سے بھی سرفراز کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک فرشتے آسمان اور زمین کی مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی سوراخوں میں اور مچھلیاں پانی میں علماء کے حق میں دعا مانگتی ہیں

قابل رشک دو اشخاص

رشک اور غبطہ کا موقع دو شخصیتوں پر ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال مال دیا ہو اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں صبح وشام خرچ کرتا رہے دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطا کی ہو اور صبح وشام وہ اسکی تعلیم میں لگا رہے نیز نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعا ھا واداھا کما سمعھا ان کی شان کو بلند کرتا ہے اس دوطرفہ فضائل اور تاکیدات کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ مدینہ منورہ کی پوری آبادی ایک ایسے غیر اصطلاحی مدرسہ میں تبدیل ہوئی کہ اس کا ہر ہر فرد طالب علم اور معلم ہے اشاعت علم کے لئے جس طرح اس کی ضرورت ہے کہ ہر فرد کے دل میں طلب علم کا جذبہ موجزن ہو اور علماء دین موجود ہوں جن کے اوقات تدریس اور تعلیم کے لئے وقف ہوں اسی طرح اس کی بھی ضرورت ہے کہ عام مسلمانوں میں ایثار یعنی اپنی حوائج ضروریہ پر قوم اور مذہب کے فائدے اور حاجت کو ترجیح دینے کا مادہ موجود ہو۔

مہمانان رسول ﷺ کی قدر اور صحابہ کرام

حضرت ابوطلحہؓ نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے مہمانوں کی دعوت کی گھر میں پوچھا کہ کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے گھر والی نے کہا کہ صرف بچوں کے کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے گھر والی نے کہا کہ صرف بچوں کے کھانے کی مقدار ہے فرمایا کہ بچوں کو سلا دو اور خود مہمانوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور ان کو کھانا کھلایا مہمانوں کو بوجہ نہ ہونے روشنی کے یہ محسوس ہوتا تھا کہ میزبان بھی ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہے مہمان سیر ہو کر اٹھ گئے اور یہ خود بمع اپنے بچوں کے بھوکے رہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:۹) ایسی ایثار کی ضرورت ہے۔

حضرت خبیبؓ اور عشق رسول ﷺ

حضرت خبیبؓ پھانسی کی جگہ میں ہیں ایک شقی اور بد بخت ظالم اسکو نیزہ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم اس کے لئے تیار ہو کہ تمہاری جگہ حضرت محمد ﷺ ہوں اور تم بچ جاؤ انہوں نے فرمایا کہ میں اس کیلئے بھی تیار نہیں کہ آقائے نامدار روحی فداہ کے قدم مبارک میں کانٹا چبھے اور میں بچ جاؤں محبت اسی کو کہتے ہیں صرف الفاظ سے کام نہیں چلتا عمل کے میدان میں ایثار اور محبت کی مثال پیش کرو۔

علم کو صحیح محل میں صرف کرنا

ہم کو ایسے علم اور مسلمانی کی ضرورت ہے کہ اپنے علم کو صحیح محل میں صرف کریں اور اپنی خدا داد بصیرت سے اپنے اپنے موقع پر کام لینے کا ملکہ پیدا کریں اور حقائق وواقعات کی وہی قیمت قائم کریں جو خالق فطرت نے قائم کی ہے۔

مدارس کی بنیاد عوام کی ایمان، یقین، احساس اور طلب

مدارس اور نظام تعلیم کی بنیاد وہی اینٹیں نہیں ہوتیں جو کسی تعلیم گاہ کی بنیاد میں لگائی گئی ہوں نہ مدرسے کا استحکام ان سنگین دیواروں اور اونچے اونچے میناروں پر ہوتا ہے جو تعلیمی عمارت کی زیب و زینت ہوا کرتی ہیں بلکہ مدرسہ کی بنیاد عوام اور جمہور کا ایمان، یقین، احساس اور طلب ہے جتنا ایمان، یقین، احساس اور طلب طاقتور اور عام ہو اتنی ہی تعلیم گاہ غیر متزلزل نظام تعلیم مستحکم اور تعلیمی دعوت مؤثر ہوگی تعلیم گاہیں طالب علموں پر آباد ہوتی ہیں مدرسہ کی سرسبزی اور شادابی کے درخت کی جڑیں مدرسہ کی زمین میں نہیں ہوا کرتیں بلکہ مدرسہ سے باہر قوم کے دل و دماغ میں ہوا کرتی ہیں اگر جڑیں خشک ہوں تو درخت کی مصنوعی شاخیں کبھی بھی تروتازہ نہیں رہ سکتیں۔

قوم کی تربیت کی ضرورت کا احساس

اگر ہم قوم کی تعلیم وتربیت کی ضرورت محسوس نہ کریں تو وہ مالی ایثار ہرگز نہیں کرسکتی چہ جائے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی آغوش سے نکال کر مادر علم کی آغوش میں دے دے ان کی نظر میں مہمانان نبی کریم ﷺ یعنی طالبان علم دین ان کے کندھوں پر ایک بھاری اور غیر مفید بوجھ معلوم ہوتا ہے اگر آپ جوہری نہیں تو آپ موتیوں کی پہچان کس طرح کرسکتے ہیں ذرا ملائکہ اور قدوسیوں سے پوچھو کہ جب ایک طالب علم کے پاؤں کی آہٹ سنتے ہیں تو ادب واحترام سے اٹھتے ہیں اگر قوم کے بالغ نظر افراد اپنی امراض کو نہ پہچانیں اور جہل مرکب کی ظلمات میں مبتلا رہیں تو وہ نقد کو اگرچہ بہت کم ہی کیوں نہ ہو قرض پر اگرچہ بہت زیادہ ہو حال کو اگرچہ کتنا حقیر ہو مستقبل پر اگرچہ کتنا ہی شاندار کیوں نہ ہو ہرگز قربان نہیں کرسکتے حالانکہ تعلیم گاہوں کا سارا معاملہ قرض ہے اگر عوام کے ساتھ شوق، ایمان اور تربیت کی کمی ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مدرسہ سے باہر فضاء ساز گار نہ ہوگی اور جو فضلاء مدرسوں سے فارغ التحصیل ہوں گے تو وہ بھی ماحول میں بگڑ کر نیست ہو جائیں گے ان میں احساس کمتری پیدا ہو کر اور عوام کے رنگ میں رنگ ہو کر تربیت اور تکمیل کا جتنا کام تربیت گاہ میں کیا ہو اس پر راکھ ڈال دیں گے۔

قوم کی بے توجہی سے وفور جہل کی انتہاء

آج قوم کے بے توجہی سے وفور جہل کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کی عام زندگی فتنہ جہل سے لبریز ہے اسباب علم جتنے زیادہ ہوتے جاتے ہیں اتنا ہی اسی نسبت سے امت کی جہالت ترقی کرتی جاتی ہے آج جہالت کی یہ حالت ہے کہ بدھیات دین میں، نظریات میں یا اعتقادات میں شکوک وشبہات کے جراثیم سرایت کر گئے ہیں کوئی خدائے پاک کے وجود میں کلام کرتا ہے تو کوئی نبوت کی ضرورت پر بحث کرتا ہے اور کسی

کو ختم نبوت میں شک ہے مسلمانوں کے علمی ادارے بے بسی، بے کس اور کس مپرسی کے عالم میں پڑے ہیں پانچ کروڑ نفوس کی تعداد کا اگر لحاظ کیا جائے تو کتنے مدارس کی ضرورت ہے اور موجودہ کتنے ہیں اور پھر ان سے کتنے علماء تیار ہوئے ہیں اور پھر فارغ شدہ افراد کی قوم کتنی حد تک خیر مقدم کرتی ہے اگر فی لاکھ ایک یا دو ان کی قدر کرتے ہیں تو سو میں ننانوے علم اور علماء کے برخلاف اعلان جنگ کرتے ہیں کوئی مولویانہ سسٹم ختم کرنے کی فکر میں ہے تو اس کے طرز بود وباش اُڑانے کی فکر میں ہے اور کوئی علماء کے اثرات کو زائل کرنے کی فکر میں لگا ہے۔

اغیار کے کام کو اپنوں نے اختیار کیا

غرض اغیار نے مجموعی طاقت سے وہ کام نہیں کیا ہے جس کو آج اپنے بھائی کر رہے ہیں پس صرف لاعلمی کا رونا نہیں بلکہ علم دین کے ساتھ دشمنی اور علم سے بیزاری کا رونا بھی ہے جبکہ قوم کا نظریہ یہ ہو جس کا بیان ہو چکا تو پھر علماء سے شرعی مقاصد کی تبیین کی کیونکر توقع کی جاسکتی ہے اور جب شرعی اصول کی اس بے قدری کی وجہ سے تعلیم وتعلیم کا سلسلہ باقی نہ رہے تو پھر مذہب کیونکر باقی رہ سکتا ہے اشاعت اسلام اور دین کی حفاظت کے تمام مسلمان ذمہ دار ہیں اور اس کا واحد ذریعہ تعلیم ہے اور حصول علم کا ذریعہ مدارس دینیہ ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے تین سال

ہمدردان اسلام! اسلام اور پاکستان کے پیش نظر گزشتہ تین سال سے دارالعلوم حقانیہ کا اجراء کیا گیا ہے اس سے قبل محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مدرسہ تعلیم القرآن جو کہ دارالعلوم کا ایک شعبہ ہے کہ بنیاد قائم کی گئی تھی انجمن کے مخلص ممبروں اور باشندگان اکوڑہ کی علم دوستی اور معاونت کی وجہ سے وہ پرائمری حصہ دینیات کے ہائی سکول کے

درجے تک پہنچ گیا جس کے لئے میں تہہ دل سے معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں بمطابق وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (ابراهیم:۷)

اور انشاء اللہ امید ہے کہ اگر باشندگان اکوڑہ اور دیگر معاونین حضرات کی ایثار اور مذہبی شیفتگی کا یہی عالم رہا تو بہت جلد یہ ترقی کرتے کرتے دینی کالج بن جائیگا۔

دارالعلوم حقانیہ کی دینی مساعی

بحمد للہ دارالعلوم محض خداوند قدوس کے فضل و کرم سے دین متین کی تبلیغ کا مقدس کام انجام دے رہا ہے جہاں اہل خیر حضرات معقول اور کافی رقم سے امداد فرماتے ہیں وہاں مذہبی درد رکھنے والے غرباء بھی اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق امداد سے دریغ نہیں کرتے جس کا دارالعلوم از حد ممنون ہے یہی امداد باہمی ہے جس کی برکت سے بڑے بڑے علمی ادارے علمی ترقی کرتے چلے آئے دارالعلوم نہایت کفایت شعاری اور خوش اسلوبی سے کام چلا رہا ہے جو کام دوسرے علمی ادارے پانچ چھ سو روپے کے خرچ سے انجام دیتے ہیں یہاں دو سو روپوں کے خرچ سے پورا کیا جاتا ہے اور وہ بھی اچھے طریق سے الحمد للہ علیٰ ذلك قابل اور ماہر مدرسین قلیل تنخواہوں پر اور بعض حسبۃ للہ درس دیتے ہیں۔

دارالعلوم کے بہی خواہوں اور محسنین کا شکریہ

دارالعلوم ان سب محسنوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہے خداوند پاک اس علمی نونہال کے بہی خواہوں کو دینی و دنیاوی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اور اس مقدس خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے دارالعلوم اپنے طلبہ کا بھی نہایت شکر گزار ہے کہ باوجود اس کے کہ دارالعلوم کی طرف سے ان کے ساتھ مالی معاونت بہت معمولی پیمانہ پر

ہوتی ہے تاہم طلبہ حضرات بڑے نظم و نسق اور ضوابط کے ساتھ اپنی علمی مشاغل کو جاری رکھتے ہوئے دارالعلوم کے عروج و ترقی کے لئے اپنی جدوجہد سے کام لے کر اطراف و اکناف کی اہل خیر حضرات سے امدادی رقوم لا کر دارالعلوم کے حوالہ کرتے ہیں دارالعلوم کے کارکنوں کو خداوند لایزال کی درگاہ سے کامل یقین ہے کہ اگر دارالعلوم اپنی اس تیز رفتاری اور روزمرہ ترقی کی طرف گامزن ہوتے ہوئے کام چلاتا رہے تو وہ دن دور نہیں جبکہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پاکستان کی بڑی سے بڑی یونیورسٹی اور کامیاب اداروں میں شمار کیا جائے یہ نہیں بلکہ صوبہ سرحد کے لئے ایک مایہ ناز اور قابل فخر اول نمبر کی دینی درسگاہ ثابت ہو اور خاص کر اکوڑہ خٹک ہی کی سعادت ہو جو اس نعمت عظمیٰ اور سرچشمہ فیض کا حامل اور مرکز بن سکے عملہ دارالعلوم کی انتہائی تمنا ہے کہ اس دارالعلوم کے طریق کار کو دنیا کے مقبول عام اور بہتر مدارس مثلاً جامعہ ازہر (مصر) دارالعلوم دیوبند (ہند) کے طرز پر چلائیں جس کے لئے اولین اور نمایاں شرط یہ ہے کہ آل پاکستان کے علماء کے طبقہ سے دو تہائی اور دیگر اہل الرائے حضرات سے ایک تہائی ممبر بنائے جائیں جیسا کہ دارالعلوم دیوبند میں کیا گیا ہے ان ممبروں کے مشورہ سے طے شدہ قوانین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کام چلایا جائے تا حال ہمارا کام ابتدائی مرحلوں پر ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کے مستقبل کا خاکہ

مگر الحمد للہ ہمارے توقعات بہت حد تک امید افزا ہیں ابتدائی مشکلات جو ایسے دینی کام میں ہوا کرتے ہیں وہ دارالعلوم کے کتم عدم سے سطح وجود پر لانے کے لئے بھی تھے جسکی بناء پر بہ صد افسوس عرض کیا جاتا ہے کہ ہم مجبوریوں کی وجہ سے اراکین شوریٰ کے اعلان کرنے سے تا حال قاصر رہے اور اب تک اس کو ایک عارضی مجلس منتظمہ چلاتی رہی جس نے خون و پسینہ ایک کر کے نہایت جانفشانی سے

کام کرتے ہوئے دارالعلوم کو اس حد تک پہنچایا اللہ تعالیٰ ان کو دین دنیا کی ترقی عطا فرمائے آمین اب جبکہ دارالعلوم کا خاکہ سامنے آچکا ہے اور قوم و پبلک کے اہل خیر حضرات نے عموماً اور اکوڑہ خٹک کے باشندہ حضرات نے خصوصاً ایسی ہمت فزائی فرمائی جس کی وجہ سے الحمدللہ دارالعلوم کے معاونین کا حلقہ اور بھی وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ آئندہ قوم کے سامنے ہم وَاَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ (شوریٰ:۳۸) کی بناء پر اراکین کا اعلان کرسکیں گے۔گئی۔وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمین۔بعدازاں چوبیس فارغ شدہ طلبہ کی دستار بندی کی رسم ادا کی

علم کو عمل کے ہمدوش رکھا جائے

صدارتی خطاب شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی

اس نشست کے اختتام پر شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں جناب صدر نے صدارت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے عاجزی کا اظہار فرمایا اور طلباء کو موثر پیرایہ میں نصیحت فرمائی مولانا محترم نے اپنے صدارتی بیان میں فضلاء دارالعلوم حقانیہ کو خصوصاً خطاب کیا اور فرمایا کہ

اے نوجوانان ملت! تم ہی پر قوم و ملت اور ملک کی بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اس نظم عالم کی گاڑی کو غلط لائنوں سے اٹھا کر صحیح راستوں پر ڈالنا تمہارا ہی کام ہے علم دین بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جسے یہ نعمت نصیب ہوا سے شکر گذار ہونا چاہیے اور اس کی قدر کرے علم کی کما حقہ قدر یہی ہے کہ علم کو عمل کے

ہمدوش رکھا جائے اور اپنے علم سے دوسروں کو فیض پہنچانے کی اپنی بساط کے بہ موجب کوشش کی جائے۔

دستار فضیلت کا تقاضا

میری ان فضلاء کو یہی نصیحت ہے اور اسی کی میں ان کیلئے دعا کرتا ہوں (آپ نے فارغ طلبا کو خصوصاً مخاطب کر کے فرمایا) یہ دستار فضیلت یہی تقاضا رکھتی ہے کہ آپ اپنے علم کو ہر پہلو سے عمل کا روپ دیں اور خلوص اور رضا الٰہی کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

دوسری نشست: بزم مشاعرہ

۲۷رمئی کی شام کو ۹ بجے شب سے گیارہ بجے شب تک دارالعلوم کے پروگرام کے مطابق بزم مشاعرہ منعقد رہا مشاعرہ بعد از نماز عشاء ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس میں سرحد کے معزز اور قابل فخر مشہور قومی شعراء کرام تشریف لائے تھے حضرت رئیس الفصحاء خلیق صاحب مانکی شریف نے صدارت فرمائی مشاعرہ کے لئے طرح جناب رئیس الشعراء حضرت مولانا عبداللہ نوشہروی نے تجویز کی تھی جس پر تمام شعراء کرام نے بہترین طریقہ پر اپنے اپنے کلام کو منظوم فرمایا تھا بعض ممتاز شعراء کو حاضرین نے انعام بھی عطا فرمایا اور جو شعراء اس میں شریک تھے ان کے نام درج ذیل ہیں عالی جناب خان اعلیٰ الحاج خان محمد زمان خان صاحب خٹک، جناب سمندر صاحب بدرشوی، مولانا قاضی عبدالودود صاحب اسیر اکوڑوی، جناب مولانا عبداللہ صاحب نوشہروی، جناب اجمل خٹک اکوڑوی، جناب شان گل زیارت کا کا صاحب، جناب عجیب الرحمٰن کسکر اکوڑوی، جناب محمد نواز خان خٹک شیدوی، جناب عبدالوہاب صاحب شبنم جہانگیروی، جناب سراج الاسلام سراج اکوڑوی، ماسٹر عبدالجبار صاحب مضطر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک، جناب محمد فیاض فیاض شیدوی، جناب عبدالرحیم فدا سرحدی آف

ادینہ، شیر علی خان صاحب خویشکی، جناب سید غلام علی شاہ مظہر صدر اعلیٰ بزم ادب پشتو اکوڑہ خٹک، جناب نور محمد خان نوشہروی، رستم خان صاحب اسسٹنٹ سروے سپرنٹنڈنٹ پاکستان رسالپور چھاؤنی، مولانا میاں حسین شاہ صاحب شیدو، جناب قاضی عبدالسلام صاحب زیارت کا کا صاحب حال نوشہرہ، جناب قمر الدین صاحب قمر لوند خوڑ۔

اس مشاعرہ کی پشتو تقاریر اور شعراء کے پشتو کلام روداد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں

گیارہ بجے کے بعد تقریری پروگرام کا دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب سجادہ نشین اکوڑہ شروع ہوا جس میں مولانا مصلح الدین صاحب مردان، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب خطیب جامع کیمبل پور اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

مولانا سمیع الحق کی تلاوت قرآن اور مجمع پر وجد کی کیفیت

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز صاحب زادہ سمیع الحق صاحب سلمہٗ خلف الرشید حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت کلام پاک سے فرمایا اس کمسن بچے نے اپنے لحن داؤدی کے ذریعے مجمع پر کلام پاک کے تاثر سے وجد کی کیفیت طاری کر دی اس موقع پر کثیر مجمع ہونے کے باوجود جو اجتماع کے عظیم الشان پنڈال سے باہر تک پھیلا ہوا تھا ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سمیع الحق سلمہٗ کی طرز تلاوت میں کلام پاک وادی مقدس میں گونجنے والی کلام ربانی کا نمونہ معلوم ہو رہا تھا۔ خوردسال قاری اپنی تلاوت میں خود بھی مگن تھا اور مجمع بھی از خود رفتگی کے عالم میں تھا کہ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ کے باعظمت الفاظ نے قیامت ڈھا دی اول تو مجمع ہی اہل علم لوگوں کا تھا یہاں اکثر قرآن کو سمجھنے والے اور اس کلام پاک کی ہر رمز اور نکتہ کو سمجھنے والے تھے اور اس کے علاوہ تلاوت کا مد و جزر بھی ایسا تھا کہ ہر سامع پر کلام کی نوعیت

کے بموجب آثار پیدا کر رہا تھا یہ تلاوت بجائے خود ایک خاص نوعیت کی تھی اور اس سے مجمع پر ایسی کیفیت طاری ہونا ایک امر لازم تھا۔

سمندر خان سمندر کے منظوم تاثرات

تلاوت کلام پاک کے بعد جناب سمندر خان سمندر صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک ورق کو اپنے منظوم خاص طرز ادا میں سامعین کے سامنے پیش کیا جس سے حاضرین نے کافی اثر لیا جناب سمندر کی نظم کے بعد مولانا مصلح الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔

اسلامی عروج وزوال کے اصل طریق عمل: (مولانا مصلح الدین صاحب حق مردان)

خطبہ مسنونہ کے بعد! اگر ہم ذرا غور کی نظر کریں تو یہ سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں کہ اس اجتماع کی اصل حیثیت دنیا کی موجودہ بدحالی اور اسلام کے عروج وزوال کا اصل طریق عمل تلاش کرنا ہے (آپ نے حالات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے کہا) جب ہم ایک فصل کو کارآمد بنانے کیلئے اس کی کاشت کے تمام ممکن اور مفید ذرائع تلاش کرتے ہیں تو آخر یہ کس حد تک ٹھیک ہوگا کہ ہم اسلام کی فصل کو بالکل لاوارث نوعیت سے چھوڑ دیں۔

ہر چیز کی بقاء کے لئے مختلف النوع چیزوں کی ضرورت

(کاشتکاری کی مختلف مثالوں سے آپ نے اپنے مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا) ہر چیز کے بقاء اور اس کے وجود کو قائم رکھنے کیلئے مختلف النوع چیزیں ضروری خیال کی جاتی ہیں جیسا کہ میں نے اپنی مثالوں میں آپ کو بتایا کہ ایک فصل کے لئے تخم ریزی، زمین کو ہموار کرنا اس کی ملائی اور گڈائی اسے وقت پر پانی پہنچانا اور اسی طرح کی دوسری چیزوں کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اسی طرح دنیا کی ہر چیز کے وجود کو باقی رکھنے کیلئے اس کی

نوعیت کے مطابق کچھ ایسی ہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے (ان تمثیلات کے بعد آپ نے اصل مدعا کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا) اسی طرح اگر ہم اسلام کے وجود کو قائم رکھنے کے خواہش مند ہیں تو کیا ہم اس کی آبیاری کی ضروری اشیاء کو نظر انداز کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ عام فصلوں کی طرح ہی ہمیں اس دین اور تعلیمات دین کی فصل کو بھی سینچنا پڑے گا اس کی طرف پوری پوری توجہ دینی پڑے گی اگر درسگاہوں کی طرف توجہ نہ دی گئی تو تعلیمات دین کا سلسلہ کیسے قائم رہ سکتا ہے اور جب تعلیمات دین جاتی رہیں تو کیا باقی ماندہ دین کو برائے نام کہنا غلط ہوگا ہمیں اپنی ذمہ داریوں اور اپنے مقاصد زندگی کو خود سمجھنا اور ان کا احساس کرنا ضروری ہے آپ خود سوچئے کیا ہم اسلام کی طرف توجہ نہ دے کر سرخرو ہو سکتے ہیں؟ اور خود ہی غور کیجئے کہ یہ ذمہ داری اگر ہم پر نہیں تو آپ فرمایئے کہ اس طرف سے لاپروائی کیوں ہے کیا پھر یہ فرض آپ پر عائد نہیں ہوتا کہ آپ اس فصل کو سینچیں؟ آخر کیوں درسگاہوں سے لاپرواہی کی جاتی ہے علمی مراکز سے بے اعتنائی کیوں روا رکھی جاتی ہے؟

قرآن دنیا بھر کے لئے نسخہ کیمیاء: (مولانا غلام غوث ہزاروی)

(مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا) اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا بدل چکی ہے عالم کی فضا بہت مکدر ہو چکی ہے عالم اسلام کا شیرازہ بکھر چکا ہے لیکن آج مجھے اکوڑہ میں ناظم، صدر، علماء، خوانین اور غرباء الغرض ہر طبقہ کے لوگ اسلام کے شیدائی دیکھ کر از حد مسرت ہوئی حقیقت یہ ہے کہ ہماری ملت کے لئے یہ ایک قابل فخر چیز ہے۔

علم نے صحابہؓ کی کایا پلٹ دیا

(مولانا نے اپنے دائرہ بیان کو وسیع کرتے ہوئے اور اقوام وملل کے عروج و زوال کی داستانوں کا جائزہ لینے کیلئے تاریخ کے اوراق نہایت تیزی سے پلٹتے ہوئے فرمایا) ''آپ کو اس قوم

کی حالت بھی یاد ہوگی جو ننگے بدن طواف کعبہ کو ثواب سمجھتے تھے جو دن دہاڑے ڈاکے اور رہزنی میں مشغول رہتے تھے اسی قوم کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا کر عالم پر پھیلا دیا دنیا کے تمام گوشوں میں اس کے پرچم لہراتے نظر آئے اور اسی کے معیار زندگی کو قوموں کی زندگی کا معیار سمجھا گیا لیکن پھر؟ پھر جو پانسہ پلٹا تو وہی قوم آج ذلیل ہے اور ذلیل سمجھی جا رہی ہے ذلیل شمار کی جا رہی ہے لیکن کسی نے نہ سوچا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف اس علم کی کمی ہے جس کی بدولت وہ عروج نصیب ہوا تھا اور اس کی کمی کی بدولت آج کی ذلت وخواری کا نتیجہ سامنے ہے قرآن! جسے ہم قرآن کہتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے ہی نہیں دنیا بھر کے لئے نسخہ کیمیا ہے یہی تھا جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکل کر مدینہ پر، مدینے سے حجاز پر اور حجاز کے افق سے ابھر کر تمام دنیا پر نمودار ہوا وہ خوش قسمت تھے جنہوں نے اس کا نور قبول کیا وہ بدبخت ثابت ہوئے جنہوں نے اسے ٹھکرا دیا''

ہماری غلطی طاؤس ورباب سے شغل کا انجام

(آپ نے تاریخ کی اسی ورق گردانی کے دوران فرمایا) ہاں ہاں! ہم نے بھی یہی غلطی تو کی اس حبل اللہ کو مضبوطی سے نہ تھاما ہم رنگ رلیوں میں لگ گئے ہم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا تلوار کو چھوڑ دیا، اسلامی اخلاق کو اپنانے سے کنارہ کشی کر لی بس ہم تھے اور طاؤس ورباب اسی لغزش کے وقت انگریز کو آنا تھا وہ آیا اس کے پاؤں جم گئے ہمارے پاؤں پیرا کھڑنے ہی تھے سو اکھڑ گئے۔

ہمارے تنزل کی وجہ

(مولانا کی تقریر اسی مدوجزر سے جاری رہی آپ نے اپنے بیان میں اسی چیز کے ثبوت ڈھونڈتے ہوئے کہا) ہمارے تنزل کی وجہ صرف اپنے پروگرام سے ہٹ جانا اور قرآن کو چھوڑ دینا ہے (میر جعفر و صادق جیسے تاریخی غداروں کا ذکر اور اس کے ساتھ ہی مردان مجاہد

سراج الدولہ اور سلطان ٹیپو کا بھی تذکرہ کیا اور ان سب تاریخی پس منظروں، حالات کی موجودہ رفتار، نتائج کے خلاف توقع ہونے اور شیرازہ امن وامان کے بکھر جانے کی وجہ اصلی بتاتے ہوئے فرمایا کہ) وجہ صرف ایک ہی ہے اور وہ یہی کہ ہم اپنے منصب سے ہٹ گئے ہم نے اپنے اس مقام کی قدر نہ کی جو ہمیں دیا گیا تھا ہم وقت کے دھاروں میں بہہ نہیں گئے بلکہ ڈوب گئے۔

سیدین شہیدین جیسے مجاہدین کو مارا

(آپ نے تاریخ کا ایک دور اجاگر کیا آپ نے حضرت اسماعیل صاحب شہید اور سید احمد شہید صاحب کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا) ہم نے اس مرد مجاہد کو مارا جو سکھوں کے برخلاف جہاد میں مصروف عمل تھے اسے شہید کرایا آپ کہیں گے کہ اس میں قرآن کا چھوڑنا کیسے نکلا حضرات! قرآن کو تو چھوڑا سو چھوڑا قرآن پر عمل کرنے والوں کے خلاف ہم نے اقدامات کئے آپ خود ہی سوچیں جب حالات یہ ہوں تو ترقی کی امید کیسے کی جاسکتی ہے؟

احساس بیداری

(بیان کو ختم کے قریب لاتے ہوئے مولانا غلام غوثؒ صاحب نے فرمایا) حالات تو بیشک یہی ہیں جو آپ سب کے مشاہدے میں بھی ہیں لیکن ان کے بیان سے میرا مطلب ناامید کر دینا نہیں اصلاح کی امید ہر وقت رکھی جاسکتی ہے شرط صرف اتنی ہے کہ احساس ہو جائے اگر آج آپ اور ہم اس چیز کا احساس کرتے ہیں تو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی مکافات کریں اور وہ طریقے ڈھونڈیں جو پھر عروج کی طرف ہمارے قدم بڑھ جائیں یہ دارالعلوم حقانیہ ہی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے آج ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم ان علم کی درس گاہوں کی ترقی واستحکام کی طرف پوری پوری توجہ دیں میں تو اسی میں پوری قوم کی فلاح سمجھتا ہوں۔

تبلیغ مذہب کی طرف مسلمانوں کی عدم توجہ: (مولانا قاضی زاہد الحسینی کا خطاب)

(مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر کے بعد مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدیر الارشاد اٹک نے تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں غیر مذاہب اور اسلام کے موجودہ تبلیغی پروگرام کا جائزہ لیتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ) دیگر اقوام اور دیگر مذاہب کے پیرو باقاعدہ طور پر بڑے بڑے خرچ برداشت کر کے اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت میں مصروف ہیں لیکن اگر کسی مذہب کے پیرو اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے تو وہ ہم ہیں اور ہمارا مذہب ہے (مولانا زاہد الحسینی صاحب نے اپنی تقریر میں مختلف گروہوں اور مذہبوں کی تبلیغی مشنریوں کا مفصل جائزہ بھی لیا)

تیسری نشست

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اجتماع کی تیسری نشست ۲۸ مئی کو صبح ۸ بجے زیر صدارت فخر العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب فاضل امینیہ دہلی رئیس اعظم آف شیدو منعقد ہوئی تحریک صدارت جناب حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے پیش کی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے تائید فرمائی بعد ازاں مولوی عبدالحلیم صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔

مولانا لطافت الرحمان سواتی کا عربی قصیدہ

تلاوت قرآن کے بعد پھر قصیدہ عربیہ جو کہ مولانا محمد لطافت الرحمٰن سواتی صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم حقانیہ کی شان میں نظم لکھی تھی جسے متعلم محمد موسیٰ (علامہ محمد موسیٰ البازی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) نے پڑھ کر سنائی۔ وہ قصیدہ درج ذیل ہے۔

قصیدة عربیة

باسمه تعالیٰ ونقدس حامداً و مصلیاً و مسلماً و بعدُ: فهذهٖ قصیدة عربیة نونیة فی شأن دارالعلوم الحقانیة أدامها اللّٰه وأقامها بأكورة ختك وفیها ذكروجه بناء هاو بعض مایتعلق بها من یراع العبدالضعیف الحیران محمد لطافت الرحمن الرونیالوی مولداً السوّاتی موطناً الدیوبندی تلمذاًومشرباً كان اللّٰه له ولوالدیه وأحسن الیهما والیه المدرس بدارالعلوم الحقانیة (أكوره ختك)

من ثانی الكامل والقافیة متواترة

مالی اریٰ طربا علی الاخوان — واری السرور بدی علی الخلان

فالنور یسعی خلفهم واما مهم — وعلی جنوبهم وعن ایمان

نور تلألامنهُ افئدة الوریٰ — وصفت قلوب الناس من احزان

روح وریحان وجنة نعمة — باكورةٍ فاقت علی البلدان

دارالعلوم بنت بفضل الٰهنا — فكانها احدی ریاض جنان

فاحت بریاها الدُنیٰ وافعو عمت — ارواح اهل العلم والعرفان

رحم الودود علی اهالی سرحدٍ — من بعد ماقربواعلی الحرمان

ومنّوا بان فاتت مراكزدینهم — فی الهند دارِ الكفر والطغیان

كانوا حیاریٰ فی دأدأحیرة — ولهم حریق حرقة الثكلان

وبنت لهم دارالعلوم مشیدة — ومنیعة ورفیعةالبنیان

فالحمد للملك الوحید القادر البر — الكریم الغافر الدیان

بناء تلك الداردار معارف — وفضائل ومعانی القرآن

وحدیث خیر الرسل خیر غذائها — فبها قوام السقف والجدران

فكانّ ینبوع العلوم جری لنا — بل بحر عرفان لذی ایمان

اومنهل عذب لأصحاب التقی — تصفوامـوارده لدی الظمأن

فاللّٰه ابقاهالنا ولہٖ یننا — یجئ به الاروآح فی الأ بدان

دار مقدسة و قد سعدت بها — ارجاءُ ثغر الهند للافغان

تلك العنایة من ملیك رقابنا — من عبدحق عالم ربانی

قد كان فی دیو بند استاذ العلوم — مدرساً حبرا جلیل الشان

شیخ الحدیث بها و ناظم امرها — فخر الاكورة منبع الاحسان

یسعی لترویج العلوم بجدهٖ — وبكده واحسن التبیان

نُدُس خلیق ماجد ذی همة — سند العلوم وسلم الایقان

وله هناك معاونون لامرهٖ — یسعون ماعاشوا رضی المنان

فلِكلّهم همٌ وعزمٌ صادق — طوبیٰ لهم عونا لمن هوبانی

هم اهل خیر والعلی ومكارم — الاخلاق ثم محامد الانسان

هذا ومن خدامها العبدالاذل — رأس العصاة لطافت الرحمٰن

مولانا تقویم الحق کاکاخیل کا عربی سپاسنامہ

پھر طلبہ دارالعلوم کی طرف سے عربی زبان میں سپاسنامہ مولانا تقویم الحق صاحب کاکاخیل فاضل دیوبند نے پیش کیا سپاسنامہ، تلاوت قرآن اورنظموں کے بعد مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی نے ایک نہایت پرمعنی اور عالمانہ تقریر فرمائی۔

اجتماعی تغافل کا شکوہ: (مولانا بہاء الحق قاسمی کا خطاب)

جناب صدر، بزرگو، بھائیو، علماء ذوی الاحترام! علماء کے اس اجتماع میں میری لب کشائی بڑی جسارت ہے لیکن چونکہ انہی بزرگوں نے مجھے حکم دیا ہے اس واسطے امتثال امر پر مجبور ہوں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حالات کی ابتری کا ذکر کروں یا اپنے اجتماعی تغافل کا شکوہ کروں لیکن جہاں تک میں سوچ سکا ہوں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اصل، بناءِ ابتری ہمارا تغافل ہے۔

حالات کے بگڑنے سے ہم بگڑیں یا ہمارے بگڑنے سے حالات

چیزیں دو ہی ہیں حالات بگڑنے سے ہم بگڑے یا ہمارے بگڑنے سے حالات بگڑے میری اپنی رائے یہی ہے کہ ہمارے بدلنے سے حالات بدلتے ہیں یہ ہماری غلطی اور کمزوری تھی کہ حالات کا مقابلہ نہ کر سکے بلکہ حالات کی زد میں آ گئے مسلمان تو اگر اپنے مقام پر رہے تو حالات کی اصلاح اس کے ذمے ہے پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ حالات نے ہمیں بدل دیا۔

غیروں سے مرعوبیت

بیشک ہمارے عہد غلامی میں وہ طریقے پوری طرح سوچ سمجھ کر اختیار کئے گئے جن سے ہماری ذہنیتوں میں تبدیلی واقع کی جائے وہ تدبیریں بروئے کار لائی گئیں جن سے ہم اصل مقام سے ہٹنے پر مجبور ہو جائیں لیکن ہم انہی کمزوریوں کی بنا پر جو ہم میں تاریخی اعتبار سے آنی شروع ہو گئی تھیں غیر کی ان سیاستوں سے متاثر ہو گئے۔

انگریز کی سیاست علماء کے خلاف پروپیگنڈا

(مولانا نے کچھ تاریخی پس منظر بیان کرنے کے بعد آگے چل کر کہا) یہ بھی ایک

انگریزی سیاست ہی تھی کہ ہمیں علماء سے برگشتہ کر دیا گیا الزام یہ دھرا گیا کہ علماء تمہیں علوم حاضرہ سے بیگانہ رکھنا چاہتے ہیں عوام کو یہی پڑھایا گیا کہ یہ تنگ نظر علماء تم پر ترقی کے راستے بند کر دینا چاہتے ہیں لیکن یہ محض ایک سیاست تھی جسے حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

علماء تحصیل علوم کے مخالف نہیں

(آپ نے اسلام کے وسیع زاویہ ہائے نظر کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا) ''جب یہ شور اٹھ رہا تھا کہ علماء انگریزی تعلیم کو ناجائز قرار دیتے ہیں اس وقت مولانا عبدالحق صاحب حقانی (مفسر تفسیر حقانی) نے سر سید احمد خان کو یہ پیش کش کی تھی کہ ہم انگریزی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ نصاب تعلیم کے اختیارات اور نظم تعلیم ہمارے اختیار میں ہو حکومت کو اس میں دخل نہ ہو لیکن یہ شرط قبول کرنے کے لئے کون تیار ہوتا؟ اگر ایسا ہوتا تو برطانوی مقصد تعلیم حاصل ہی نہ ہوتا تھا اس سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ انگریزی تعلیم سے بیگانگی کا علماء پر صرف الزام ہی الزام تھا اسلام علوم کی تحصیل کی خود ترغیب دیتا ہے تو پھر علماء اس کے مخالف کیوں ہوں یہ صرف گاڑی کو انجن سے علیحدہ کرنے کا ایک طریق تھا۔

چشمہ فیض علماء کرام سے پھوٹتا ہے

محض اس لئے کہ اسلامی تعلیمات کا چشمہ فیض انہیں علماء سے پھوٹتا ہے اگرچہ غیر اسلامی تسلط نے یہ پوری پوری کوشش کی کہ جس طریق سے بھی ہو سکے قرآنی تعلیمات کو نابود کر دیا جائے درسگاہوں اور خانقاہوں کو مٹا دیا جائے لیکن یہ علماء کا طبقہ بھی بڑا ہی سخت جان ہے کہ اس نے دم نہ توڑا آج یہ حجازی سریلی لے نہ ریڈیو پر ملے گی نہ

کالج میں اور نہ ہی نئے رنگ کے کسی اور حلقے میں بلکہ یہی کچھ بوریہ نشین لوگ ہیں جنہوں نے ان مدہ بری تانوں کو اپنے دامان تارتار میں چھپا رکھا ہے۔

بااختیار طبقہ کے دینی فرائض سے روگردانی

میں ایک چیز کو خصوصیت سے کہنا چاہتا ہوں اور مجھے اس تغیر پر بڑی حیرت ہے کہ آج حکومت، حکام یا صاحب اقتدار طبقہ کے دائرہ عمل سے فرائض دینی اور دینی قسم کی تمام ذمہ داریوں کو خارج قرار دے دیا جاتا ہے حالانکہ قرآنی تعلیمات بتاتی ہیں اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج: ٤١) آخر یہاں دینی فرائض کو بااختیار طبقہ کے پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا تو کیا ہے؟

اشتراکیت ابتری ہی پھیلاتے ہیں

(مولانا اپنی تقریر میں اشتراکیت کے مسئلہ کو بھی زیر بحث لائے اور آپ نے فرمایا کہ) یہ دنیا کے خودساختہ قوانین امن کیا قائم کریں گے ابتری ہی پھیلاتے ہیں یہ آج جو طبقاتی کشاکش پائی جاتی ہے یہ خود اسی اصلاحی پروگرام کا ایک کھلایا ہوا گل ہے جو اپنے دامن میں خوفناک نتائج لئے ہوئے ہیں کم از کم اسلام ایسی کشاکش پیدا نہیں کرتا وہ تفرقہ پردازی کی پالیسی نہیں رکھتا بلکہ یہ سب تہذیب نو کے نودمیدہ گل ہیں۔

راہ عمل میں استغنا کی ضرورت

موجودہ حالات میں میں آپ سے یہ امید رکھوں گا کہ آپ اپنے راہ عمل میں جھکیں گے نہیں بلکہ استغناء سے کام لیں گے کیونکہ آپ جس چیز کے حامل ہیں اس کے وقار کا یہی مقتضاء ہے۔ میں اسی پر اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

دستار بندی انتخاب محمدی ﷺ : (مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خطاب)

(مولانا بہاء الحق صاحب کی تقریر کے بعد مولانا عبدالحنان صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا) اس دارالعلوم کی طرف سے جن طلباء کو دستار فضیلت دی گئی ہے یہی فضیلت سب مسلمانوں کی تھی اور اسے ہر فرزند اسلام اپنے لئے بجا طور پر قابل فخر خیال کرتا تھا علم دین کے حصول کے لئے مسلمانوں کے بچے بچے میں تڑپ پائی جاتی تھی اور ہر فرد اس کے لئے اپنی بساط کے بموجب پوری پوری کوشش کرتا تھا لیکن آج تو یہ ایک نصیب کی بات ہو کر رہ گئی ہے جسے نصیب ہو جائے کیونکہ رنگ ہی بالکل بدل گیا ہے معیار ہی بالکل پلٹ گیا ہے اب تو دین کو حاصل کرنے والا کوئی کوئی ہے (آپ نے آگے چل کر اپنی تقریر میں فرمایا) پہلے تو اصلاح کی ذمہ داری ہر فرد مومن پر تھی لیکن اب تو شاید انہی چند نوجوانوں پر یہ بوجھ آپڑا ہے جنہیں کل اس دارالعلوم سے دستار فضیلت ملی ہے۔

آپ مثل بلال وعمر ہیں

(آپ نے ان فارغ التحصیل طلباء کو اس موقع پر خصوصی خطاب کیا اور ان کی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے کہا) اس پگڑی کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر عالم ﷺ نے تمہیں مثل بلالؓ اور ابوبکرؓ وعمرؓ بنا کر تمہیں سطح عالم پر تبلیغ کیلئے منتخب کیا ہے تم دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل جاؤ اور دنیا کے ہر کام میں مجسمہ بن کر اسلاف کا نمونہ پیش کرو تم اپنی تعلیمات کو اپنے میں سمو لو کہ لوگ اس سے متاثر ہو کر رہیں گے میں اس بات پر بھی آپکو زور دونگا کہ آپ اپنے وقار کو نہیں علم کے وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں جبہ سائی اور آستانوں پر پہنچنے سے گریزاں رہیں مسلمان اپنا ایک مقصد رکھتا ہے اس مقصد میں کامیابی اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن مقصد کے ناموس پر حرف آنے کو وہ گوارا نہیں کرسکتا۔

اہل سرحد کی دینی حمیت وغیرت

(بیان کو ختم کرتے ہوئے مولانا عبدالحنان ہزاری صاحب نے فرمایا کہ) دارالعلوم حقانیہ کی بناء پر بظاہر نظر آج حیرت ہوتی ہے لیکن یہ حیرت کی بات نہیں کیونکہ دین کا کام کرنے والے یہ لوگ جن کے دل میں دنیا کے بھلے کا کام کرنے کی آگ سلگتی رہتی ہے زمانہ کی روش اور حالات کی سازگاری و ناسازگاری کو زیر نظر نہیں لایا کرتے بلکہ یہ اپنی آشیاں بندی سے غرض رکھتے ہیں......

مسکن وہیں کہیں، وہیں آشیاں کہیں   دو تنکے آڑے ترچھے جہاں رکھ لئے کہیں

(آخر میں آپ نے اہل سرحد کی دینی حمیت سے امید رکھتے ہوئے کہا) میں یہ سمجھتا ہوں کہ سرحدی افراد سرمایہ رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ غیور بھی ہیں مجھے امید ہے کہ وہ اس نیک شوق کو بھی ضرور پورا کریں گے جو دارالعلوم حقانیہ کے استحکام کی صورت میں ان کے دلوں میں پیدا ہونا چاہیے۔

اسلامی تعلیمات سے کمیونزم کا سدباب: (مولانا نورالحسن شاہ کا خطاب)

(مولانا عبدالحنان صاحب کے بعد مولانا نورالحسن شاہ صاحب بخاری مائیکروفون کے سامنے تشریف لائے آپ نے حمد وثنا کے بعد اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا) آج ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ اسلامی مدارس قوم و ملک پر ایک بار کی حیثیت رکھتے ہیں ایک حد تک یہ خیال میرے نزدیک موجودہ دور میں اصولی طور پر بھی صحیح ہے اس لئے کہ یہاں کا نکلا ہوا طالب علم نہ وزیر بن سکتا ہے اور نہ امریکی و برطانوی معیار پر پورا اتر سکتا ہے اور نہ ہی کبھی نئی تہذیب کی کسی کسوٹی پر جانچ پرکھ میں کھرا ثابت ہو سکتا ہے لیکن شاید یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ انگریزی عہد حکومت میں جس کے ذریعے یہ رنگ یہاں آیا دورخی پالیسی استعمال کی جا رہی تھی۔

تہذیب نو نے ہمیں کیا دیا؟

ایک طرف ہمیں جہاں سیاسی موت کے گھاٹ اتارا جا رہا تھا وہیں ہم سے معاشرتی اور تہذیبی لحاظ سے ہمارے مذہب کا رنگ اتار کر اپنا رنگ چڑھایا جا رہا تھا میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ علماء اور مدارس جنہیں مخالف ہواؤں نے محدود کر کے مسجدوں، خانقاہوں یا ان سے متصل رہنے دیا ہے، نہ ہوتے تو نہ معلوم ہم کون سی موت مرتے ایک سیدھی سادھی بات ہے اگر سمجھ میں آجائے تو کہ اگر ہم ان دینی علمی مراکز سے بد ظن ہیں تو چلئے! بدظنی ضرور رکھئے لیکن یہ تو فرمائیے کہ برطانیہ وامریکہ کی نئی تہذیب نے اور اس تہذیب کے بلند بانگ رکھنے والے دعوے داروں نے ہمیں کیا دیا؟

اسلام نے ہمیں سیرت اور اخلاق دی

اسلام نے تو ہمیں اخلاق دیئے ہمارے تیرہ سو برس کے قرآن نے تو ہمیں سیرت بخشی اور علم معرفت دیا لیکن اس نو تراشیدہ یورپین تہذیب وتمدن نے ہمیں کیا دیا؟ یہی نا کہ بداخلاقی اور بدکرداری، دنیا کی بھی روسیاہی اور آخرت کی بھی آخر کوئی گوشہ تو بتائیے جس میں کچھ تہذیب کی روشنی آتی ہو یوں ظلمتوں ہی کا نام آج کل کی تہذیب رکھ دیا جائے تو بے شک بجا ہوگا۔

ڈوبتی ملت کو سہارا دینے والے یہی علماء ہیں

(مولانا نے اپنے بیان میں اس چیز پر کافی زور دیا کہ) ہمارا اصل سرمایہ وہی ہے جسے ہم بھلا بیٹھے اور اسے اپنے خانہ خیال تک میں بھی محفوظ نہ رکھ سکے۔ مجھے تو یہ پختہ یقین ہے کہ فتنوں کی رد میں ملت کی غرقابی کے جتنے مواقع بھی آئے ان پر یہی علماء تھے یہی سیدھے غیر مہذب سمجھے جانے والے انسان تھے جنہوں نے ڈوبتی ملت کو سہارا دے دیا آج چاہے ہم ان سے بدظن ہوں اور چاہے ان سے اینٹھے رہیں۔

علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھنا انگریز کی چال

میں تو یہ کہے بغیر نہیں رہوں گا کہ آج بھی ہم جس طرح مختلف حالات کو ایک خاص عینک سے دیکھتے ہیں اسی طرح ہم اب تک اپنے قابل احترام علماء اور اپنے علمی مراکز کو بھی خاص زاویوں سے دیکھتے ہیں چنانچہ جیسے انگریز نے علماء سے بدظن کرنے کیلئے ''ملائیت'' اور ''ملا'' کے الفاظ کی ترویج کی تھی اسی طرح ہم بھی انہی الفاظ ان کے اثرات اور جذبہ حقارت کو ابھی تک سنبھالے بیٹھے ہیں اگرچہ آج تو یہ بالکل ہی ایک ناموزوں سی بات ہے آج اسی طرح حسب سابق ''ملا ازم'' کا نام لے کر علماء کے خلاف حقارت پیدا کی جاتی ہے لیکن ہمیں اس موقع پر یہ بھی یاد رکھ لینا ہوگا کہ اگر ''ملا ازم'' قرآن کی تعبیر ہی کو کہا جاتا ہے تو یہ پھیل کر رہے گا یہ ایک حقیقت ہے جو مٹ نہیں سکتی اسے آج تک دنیا کی کوئی گردش، وقت کا کوئی چکر، حالات کا کوئی رخ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹ سکی اور نہ مٹا سکتی ہے۔

علوم دینیہ کی ترویج

(آپ نے پاکستان میں علوم دینیہ کی ترویج اور ان کی قدر کا بیان کرتے ہوئے کہا کہ)

یہ امر تو اس مملکت کے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے کہ یہاں علوم اسلامی اور اسلامی طور طریقوں کے نمونے پیش کئے جائیں کیونکہ پاکستان کی لبیک تو اسی مطلب اور اسی کا نام لے کر مانگی گئی تھی جو قائد اعظم کی جھولی میں قوم کو ملی ایک چیز جس مقصد کے پیش نظر حاصل کی جاتی ہے اس کے حصول کا انتظام ہی اس کے اقتدار کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

فتنوں کا زور اور اس کی روک تھام

(مولانا نور الحسن صاحب نے اپنے بیان میں ارباب اقتدار کو توجہ دلاتے ہوئے کہا) میں آپ سے یہ کہہ دینا مناسب سمجھا ہوں کہ ریشہ دوانیاں اور فتنے غیر محسوس طریق سے زور

پکڑ رہے ہیں جن کے نتائج میرے خیال کے بموجب یقیناً خطرناک ہیں آج کمیونزم کو ایک بڑا خطرہ تصور کیا جا رہا ہے لیکن اسی طرح کے کئی اور کمیونزم بھی ہیں جو نقصان اور سازشی نوعیت کے اعتبار سے کمیونزم سے کسی طرح بھی کم درجہ نہیں رکھتے میرا کہنا صرف یہ ہے کہ ان کی اہمیت کو آج پوری طرح محسوس کرنے کی ضرورت ہے دانشمندی اسی کا نام ہے کہ دور سے ہوا کا رنگ بھانپ لیا جائے اور یہ بھی کہنا ہی پڑے گا کہ ایک چیز کو خطرناک تسلیم کر لینے سے اس کا خطرہ دور نہیں ہوا کرتا۔

فتنوں کے سیلاب کا صرف اسلام سے خاتمہ

آج جب ہمیں اشتراکیت زور پکڑتی نظر آ رہی ہے صرف ایک ہی چیز اس سیلاب کو روکنے کیلئے مؤثر نظر آتی ہے اور وہ ہے اسلام جسے ہم بھی اپنا کہتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ سٹالین کے کمیونزم کا سیلاب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام سے رک سکتا ہے ہمارے موجودہ اندازے کے بموجب حالات کا بگاڑ اسلام سے سدھر سکتا ہے یا کمیونزم بگڑے ہوئے حالات پر چھا سکتا ہے اس لئے اس عالمگیر فتنے کا علاج اسلام کو عوام پر پیش کر کے کیجئے کیا یاد نہیں صدیق اکبرؓ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں اپنے لئے پرانا کفن تجویز کیا جب نئے کفن کو کہا گیا تو اسلامی مساوات کے علمبردار نے کہا یہ سب میرے پیچھے رہنے والوں کے لئے ہے یقین رکھیں یہی اہل دنیا کی فلاح اور اطمینان کی صورت ہے ورنہ لاپرواہی اپنا رنگ لایا کرتی ہے اور ہر ایک چیز کو غیر اہم سمجھنا ہی اس کی اہمیت کو بڑھا دیا کرتا ہے۔

عہد حاضر کے فتنے

(مولانا نور الحسن بخاری نے اپنی تقریر میں اس وقت کے فتنوں کی پوری تشریح کی ان میں مرزائیت، رفض، انکار حدیث جیسے فتنوں کا خصوصاً ذکر کیا آپ نے مرزائیت سے متعلق بہت سے

خدشات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا) میں نہایت سنجیدگی اور وقت کے تقاضوں کے بموجب
آپ کو اور ان حضرات اقتدار کو جو حالات پر غور کر کے فائدہ بخش نتائج اخذ کر سکتے ہیں
یہ کہوں گا کہ یہ مملکت جن حالات کی پیداوار ہے اس کے پیش نظر ہمیں اس کے نیک و بد
پر پوری طرح غور کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اسے محفوظ رکھا جا سکے۔

تبلیغی سلسلوں کی ضرورت

(اسی سلسلے میں اہل اختیار کو مخاطب کرتے ہوئے مولانا نورالحسن بخاری نے فرمایا) آپ
کو اپنی ذمہ داریوں کے احساس کی اشد ضرورت ہے آپ کا دین آپ کی دنیا سے جدا
نہیں اس واسطے یہ کہا نہیں جا سکتا کہ یہ امور دائرہ عمل سے باہر ہیں اس وقت آپ کو بھی
اور ہمیں بھی پوری طرح تبلیغی سلسلوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ فتنوں کا
انسداد ہو سکے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر آپ کی ذات مملکت کے مفاد کی رہی اور آپ کو
اپنے فرائض سے پوری ہمدردی رہی تو ہم آپ سے ہمدردی رکھتے ہیں ورنہ ہمیں آپ
سے کسی قسم کی ہمدردی نہ ہوگی۔

فتنوں کی بھرمار

(آخر میں مولانا نورالحسن نے فرمایا) آج ایک فتنہ نہیں ہر چہار طرف فتنے ہیں
ہوش میں آنے کی ضرورت ہے ورنہ وقت کا چکر سب کو پیس دے گا اسلام کا نور پیش
کیجئے اور اس کے حامل وہی ہیں جو بوریوں پر بیٹھتے ہیں یہ بھی یقین رکھئے انہیں کسی قسم
کے اقتدار کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا مقصد صرف اسی لائحہ عمل کو دنیا کے سامنے پیش کر
دینا ہے جو اہل عالم کی پریشانیوں کا حل رکھتا ہے۔

اکوڑہ خٹک علوم دینیہ کا گہوارہ: (مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا بادشاہ گل بخاری)

مولانا نورالحسن صاحب کی تقریر کے بعد مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی

نے تقریر فرمائی جس کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کے فرمانے پر حضرت
سید بادشاہ گل صاحب سجادہ نشین اکوڑہ سے دعا کرائی دعا سے قبل حضرت بادشاہ گل
صاحب سجادہ نشین خانقاہ غوثیہ نے فرمایا مسلمانوں پر اور اہلیان اکوڑہ پر قدرت کا یہ فضل
وکرم رہا ہے کہ ہمارا گاؤں ہمیشہ سے علوم دینیہ کا گہوارہ رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ایک بہت بڑی سعادت ہے کہ ہمارے چھوٹے سے گاؤں میں دارالعلوم حقانیہ قائم ہوا
ہے جو صحیح معنوں مین قوم و مذہب اور ملت کی خدمت کر رہا ہے، میں اہل سرحد سے
خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ اپنے تعاون سے اس دینی ادارے کو نوازیں تا کہ مذہب اسلام
کا یہ سچا ادارہ شریعت محمدی ﷺ کی زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دے سکے ان کے
ارشادات کے بعد حضرت سید صاحب نے دعا فرمائی اور دارالعلوم کے اس پر رونق اور
کامیاب اجتماع کی تیسری اور آخری نشست برخاست ہوئی۔

عظیم الشان اجتماع کا بخیر اختتام

یہ اجتماع اپنے افادی پہلوؤں، پر رونق ہونے اور نظم و نسق کے ہر لحاظ سے
پوری طرح کامیاب رہا جس کا تمام تر سہرا کارکنان دارالعلوم، اہلیان اکوڑہ کی انتھک
کوششوں اور ان کے اخلاص کے سر ہے ہم اس اجتماع کی کامیابی پر کارکنوں کو مبارک باد
پیش کرتے وقت ان کے حسن انتظام کی داد دینا نہیں بھولیں گے کہ ان کے انتظام میں
باقاعدگی اور نظم وضبط پایا جاتا تھا مہمانوں کی کثیر تعداد کے لئے خورد ونوش اور ان کی
ضروری آسائش کا پورا پورا انتظام کیا گیا تھا ہمیں واقعی یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ مطبخ کے
انتظام میں اڑتالیس کارکن پوری مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔
دارالعلوم حقانیہ کے انتظامی پہلوؤں کے سلسلہ میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ

دارالعلوم کے تمام رقومات ڈاک خانہ کے سیونگ بنک میں بلا منافع جمع رہتی یں اور دارالعلوم کی طرف سے ہر خواہشمند کو حسابات کی جانچ پڑتال کی اجازت ہے۔

شعاعِ امید

۲۸۔ مئی ۱۹۵۰ء کو ہفت روزہ ''البلاغ'' پشاور کے مدیر مولانا سید الدین کوثر شیرکوٹی نے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اجلاس میں درج ذیل اشعار ارتجالاً کہہ کر پڑھے:

کیا کچھ یہ زندگی میں خرافات بڑھ گئی
یا یوں کہو کہ شورشِ آفات بڑھ گئی
امید کی کرن نظر آئی غبار میں
اس طرح استواری حالات بڑھ گئی
شاید کہ ظلمتوں میں کمی آ ہی جائے کچھ
اک روشنی سی زیرِ خرابات بڑھ گئی
ہیں آب تاب علم کی ضوباریاں شروع
اک بار پھر سے رونق حالات بڑھ گئی
کس کو خبر تھی ہوں گے اکوڑے کے یہ نصیب
قصبہ کی قدر حسب روایات بڑھ گئی
قسمت سے مدرسے کی یہ اک بات بڑھ گئی
سرحد کی سرزمین کی اوقات بڑھ گئی
تھا ''عبدحق'' کے بخت میں فیضان علم کا
بیجا نہیں کہ رفعت درجات بڑھ گئی

(ہفت روزہ البلاغ پشاور ۸/جون ۱۹۵۰ء

بہ سرپرستی مولانا عمادالدین شیرکوٹی فاضل دیوبندؒ بہ ادارت مولانا سعیدالدین شیرکوٹی)

روداد مشاعرہ
جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا روح الأمین صاحب

خطبه استقبالیه

داکوړی په اجتماع کښ

باسم الا لـه الملك الرحمن ذی العز والقدرة والسلطان والحمدللّٰه علی الآ ئه، أحمده والحمد من نعمائه أبدع خلقاًلم یکن فکانا واظهر الحجة والبیاناً وارسل الرسل بحق ساطع قاهر کل باطل وقامع وجعل الخاتم للنبوة احمد ذالشفاعة المرجوة الصادق المهذب المطهرا صلی علیه وسلم ربنا فاکثرا ۔

حضرات! ددے مزکے ذره ذره په خپلے نیکنجتے او خوش اقبالئے بانڈِ نازکوی چه نن دے ته د ملك د فخر انسانیت شخصیتونودپائے بوسئے شرف حاصل شویدے اوددے داقبال ستو رے په انتهائی عروج دے چه پدیکښ نن دیو پاك اودانسانی شرف دمابه الامتیاز مقصد د پاره دهغو لویولو یو عالمانو او

فاضلانو اجتماع شویده چه دهغوی قابل احترام اونورانی وجودونه د بر عظیم پاکستان دملی او دینی آسمان دپاره نمو اوسپوګمبیئے حیثیت لری دداسے مزکے دلویئی اودشرف نقشه یو صاحبداں په داسے الفاظو کښ راخکلے ده

آسمان سجده کند بهر زمینے که برد
یك دو کس یك دو نفس بهر خوابنشیند

چه دا کوړی مزکه ددوئی د پاکو قد مونود فیضان له برکته نن د آسمان سره دهمسرئی دعویٰ کوی نو دابه څه بے ځا یه نه وی

ځامحترمو! زه د ه تاریخی اجتماع متعلق دڅه عرض کولونه ړومبے داخپل اهم فرض ګنړم چه دخپلے خطبے ابتدا د هغی واجب الاحترامو میلمنو په خوش امدید سره وکړم چاچه محض د اللّٰه تعالیٰ د رضا حاصله ولو دپاره دګرمئی اودسفر صعوبتونه برداشت کړی دی او په نورو ډیرواهمو ذمه دارواومشاغلوباندے دوئے خپل مذهبی دارالعلوم په اجلاس کښ دشرکت کولو او دےته خپل قابل فخر سرپرستی بخلو فریضے ته فوقیت او سبقت ورکړیدے دا شرکت ددے خبرے پوره ثبوت دے چه که یو مسلمان په هر ځائے کښ اوپه هر مسند وی دمذهب خدمت اولین فرض ګنړی ددے فرض ادا کولو په مقابله کښ د ژوندانه باقی فرائض دهغه په خیال کښ دیو خسنړی

همره وقعت نــه لری هم دغــه نـکتــه دقومو نود حقیقی ژوند اودعروج نکته ده .

حضرات ! دا هم یو سرکـنـد حقیقت دے چه دے دینی اوعلمی اجتـمـاع تـه د مملکت خدا داد پاکستان دمختلفو شعبو نـمـائـنـدگی کؤنکو حضراتو ته دشرکت فخر حاصل دے هغه بین الاقـوامی شـخـصیتـو نـه هم پکښ جلوه اراء دے چه دژوندانه په جدوجهد کښ هغوئی ځان له دسیاسی میدان انتخاب کړیدے اودتاریخ په موجوده نازك ترین او بحرانی دورکښ مسلمان قوم ته دهغوئی قابل اطمینان اولائق فخر قیادت اعزاز حاصل دے دانسانی شرف امانت داری یعنے هغه عالمان حقانی او عارفان ربانی هم پـه کښ رونق افروزی دی چه دهغوئ په برخه دانبیاء کر امو علیهم السلام عظیم الشان میراث رسید لے دے اودهغوئی پاکے سینے دخالق کون و مکان د علم و عرفان په انوارو معمور دی. دشعرو ادب هغه مشاهیر اواهل قلم پکښ هم شته چه هغوئی دحریت افزا نغمو دغلامی په خوب اُوده قوم لره دصور اسرافیل کارورکړے دے .

واجب الاحترامو میلمنو ! حقیقت خود ادے چه تاسو په خپلے تشریف آورئی سره کوم عزت او سر بلندی زمونړه دے ویجاړ کلی ته بالعموم او دارالعلوم ته بالخصوص بخلی ده دهغے دشکرئے دادا کولو نه خو مونړه یك قلم قاصر یو، ځکه چه

الفاظ دانسانی قلوبو د جذباتو آئینه داروی اومومونړه که هر څومره د مروجو لغاتوورق گردانی شروع کړو خودا سے الفاظ پکښ موندل مشکل بلکه ناممکن دی چه هغه ځمومونړ دقلبی جذباتو آئینه داری اوکړی هاں خپل ځان ددے ذمه دارئی نه دسبکدوش کولو دپاره راته یو ه لا رخکاری اوهغه داده چه تا سو چه د کومے پاکے جذبے ما تحت پدے اهمه مقدسه فریضه کښ دشرکت د پاره تشریف راوړ یدے دهغے اجرب العلمین ته وسپارو ځکه چه هغه خپله فرمائیلی دی نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنی دهر عمل اجرزه مناسب اوډیر ښه ورکونکے یم.

حضرات! تاسو ټولو ته به داحقیقت معلوم وی چه داکوړی پـه مزکه کښ دعلم دین دا بوټے چه نن ستا سو مخکښ دیو ډیر گورتناور اوسیاه دار بوټی په شکل کښ جلو ه کړے دے په کومونا مساعدوحالاتو کښ نهال کړیشوے ووهغه وخت د ملك ذهنی او نفسیاتی خاکه داوه چه اوه سمندروپورے نه یو قوم په ټول براعظم باندے دخپل شاطرانه سیاست خونخوارے پنجے خخے کړی وی د توحید پر ستود پاره د تثلیث پر ستو جوړ کړ شوے رسوائے زمانه بلکه ملحدانه تعلیمی سکیم خپلو زهر افشانو او مسموموا ثراتو سره ښارپه ښار کلی په کلی اوکورپه کور خپل تعفن خور کړے وو اوقوم په مجموعی حیثیت سره ددے الحاد اوشرك لـه زهرو ډ کـے آب وهـواد تـاثیر نه چه رنگارنگ

ذهنی اوروحانی امراضو کښې مبتلا وو د یورپ معاشرت او تمدن
ئی د ترقئی معراج ګنړلو، او مغربی تعلیم ئی دا انسانیت د
تکمیل ذریعه ګنړله، دین فطرت دانسانیت د پاره یو ګلو افشار
طوق متصوریدو قوت ارادی، پختګی عقائد، حریت ضمیر او
وسعت فکر تراو صاف نه د یورپ مادی او مشینی عفریت سلب
کړے وو دکفر اولاد ینئی ددے سمندر نه دایمان کشتئے سلامته
ویستل قریبا قریبا ناممکن شوی وه.

حضرات ! د دنیا د تاریخ دازوړ حقیقت تاسو ته معلوم دے
چه هر کله یو قوم دزلت او تباهئے اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ته رسید لے دے نو
هم په دغه وخت کښې دالله تبارك وتعالیٰ درحمت سمندر په جوش
کښې راغلے دے اود غیبونه ئی دهغے قوم د دستګیرئی سامان
فراهم کړے دے چنانچه دتاریخ د ازاړه سنت دلته بیا تازه شو اود
مغربیت په هغه عالمګیر سیلاب کښې چه پاس په یو ځو جملو
کښې ماد هغے اجمالی نقشه پیش کړه لاهو شوی مسلمان
ددسګیرئی د پاره الله تعالیٰ د انبیاء علیهم السلام د میراث صحیح
وارث حضرت علامه عبدالحق صاحب مدظله راواسته وو
اوهغوئی دیو ځو داسے مؤمنانو په معیت کښې چه دهغوئی د
محمد رسول ﷺ دجاری کړی نظام حیات سره قلبی تعلق وو اود
هغے د تحفظ اود بقا د پاره جدوجهد کول ئی دخپل ژوند نصب
العین ګنړلو دیو مینار نور بنیاد کیخو چه نن هغه ستاسو په

مخکښې د دارالعلوم حقانیه په شکل کښې جلوه ګردے نن له
هغے مینار نه دایمان پلوشے موجو نه وهی اوهر ځلور واړو
اطرافوقه ته سو و نو میلو نو پورے ملك او اوسیدو کی د ملك په
قدر قدر سره ددغے مینار نه د نور ایمائی اکتساب کوے خشت
اول دارالعلوم حقانیه یعنے مدرسه تعلیم القران قائم شده ۱۳۵۶ھ
مطابق ۱۹۳۷ء

حضرات ! دهر نوی تحریك د پاره په هر دور اوپه هر ځائے
کښې ابتدائی مشکلات او موانعات ناګزیزوی دارالعلوم هم ددے
عامے کلیے نه نه شی مستثنی کیدے چنانچه دنورو
مشکلاتونه علاوه یو اهم ترین مشکل د دارالعلوم د پاره د سیاسی
فضا ناخو شګواری وه ځکه چه د قیام پاکستان نه قبل حکومت
غیر مسلم وو او په مقتضاء دالناس علی دین ملوکهم په وجه سره د
مسلمانا نو د دینی علو مو سره ئی هیڅ قسم وابستګی
یادلچسپی نه لرله بلکه ځما خو داخیال دے چه هغے حکومت
علم دین د مسلمانا نو د ذهنی ترقئی اوسیا سی سر بلندئی د پاره
یوه غټه ذریعه ګنړله او دخپل زهر الوده تعلیم تریاق ګنړلو چنانچه
هم ددغے وجو هاتو په بناء د حوصله افزائی دپالیسئی پځائے
معاندانه رویه اختیار کړے وه خوزه د الله تعالیٰ دقرانی فیصلے په
موجود ګئی کښې په دے سلسله کښې د مزید تفصیل ضرورت نه
ګنړم هغه قرانی فیصله داده یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِئُوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَاللّٰهُ

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصف:۸)

حضرات! دشمارے په دے یو څو منټو نو کښې دومره ګنجائش نشته چه زه پکښې دعلم دین په عظمت او اهمیت یوه سیرحا صله تبصره اوکړم خو مختصراً عرض دا دے چه مسلمان که د دنیاپه هر ګوټ کښې ولے نه وے اودهر یو قوم نسل او قبیلے سره وابسته ولے نه وی خود نبی کریمﷺ سره عقیدت و محبت دایمان جزء اعظم ګنړی هغوئی په خپله پهدے بارے کښې فرمائیلی دی چه (لایؤمن أحد کم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین) هم دغه مضمون یو صاحب په اردو نظم کښې راوستے دے چه !......

محمد کی غلامی دین کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر مال وجان اولاد سے پیارا

علم دین د سرور کائناتﷺ یو عظیم القدر میراث مسلمان ته پاتے دے او هغوئی خپله پدے ضمن کښې فرمائلی دی چه ! (ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنتی) صحابه کرام رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین چه ددے عظیم المرتبت پحفاظت اونشر و اشاعت کښې دکوم حیرت انګیز انهماك اواستغراق مثال پیش کړے دے دهغے دنظیر نه د تاریخ عالم

صفحات یکسر خالی دی دیو یو حد یث د تفحص او تجسس په سلسله کښې په سوونو زرګو نو میلونه سفر و نه کول دیوے یوے فقهی مسئلے په تحقیق او تفتیش کښې شپے رونړه ولی دیو یو حدیث د پاره استخارے کول او په حیرت انګیز احتیاط او باریك بینئی سره دهغے تحقیق او تنقیح کؤل نن چه مونړه په کتا بو نو کښې ددے تفصیلاتو مطالعه کوونو حیران اوششدر پاتے شو. ددے متعددواولو العزمو هستو په دماغو نو کښې صرف دغه یو تصور ووچه ددین فطرت دنشر و اشاعت دپاره څرنګ جد وجهد اوکړے شی اود حضور صلی الله علیه وسلم دمیراث شایان شان قدر څرنګه اوکړے شی نن په دے پُر آشوب اوګناه الوده دور کښې مونړ د هغے مقدسو هستو دنورانی مخونو تصور هم نه شو کؤلے چا چه دکتاب اللهاو سنت رسول ا للهﷺ په ترویج او تبلیغ کښې خپل پاك روحونه روح افرین ته و سپارل هغوئی ته د دے خپل ژوند متعلق وینا حق حاصل دے ......

چه حاصل عمر نثاره یارے کردیم
شادم از زندګئی خویش که کارے کردیم

حضرات!زه ستاسو توجه دے طرف ته مبذول کول ضروری ګنړم چه دغه دور چه څمونړه اسلافو پکښې د نبی کریم ﷺ د مبارك میراث لپاره خپلے زندګئی ختمول عین سعادت ګنړلو هم دغه دور څمونړ د جهانګیرے جهان آرائی جهان بانئی اود

جهاندارئی د انتهائی عروج دوردے اوهم دغه دور مسلمانا نو ته
دیو زندۂ جاوید مثالی قوم سند عطا کړے دے داد غنی شاعرانه
خیال افرینی نه ده بلکه یو نا قابل انکار حقیقت دے ځکه چه
ځمو نړه قومی شاعر علامه اقبال چه دشلمے ۲۰ صدئی په
ابتدائی دوو،درو کالو کښ د یورپ او جرمنی په المارو کښ دخپلو
اسلافو د ایمان ملغلرے کتابونه وینی نو بے قرار یږی اود دنیا
مسلمان ته متنبه کؤلو د پارے په دے الفاظو کښ صدائے عام
ورکوی ...... *تجھے آبا گنوادی حکومت مگروہ*) بل طرف ته چه مونږه دنو
لسمے صدئی په اخری سلگو کښ دخپل انقلاب زده او زوال پذیر
قومی تصویر نقوش د تاریخ په آئینه کښ گورونو مر نړه ته دهغے
دینی کتابونو دنایابو نسخو عالمتا بے ملغلرے چه دهغے په
جمع او ترتیب کښ ځمونږ اسلافو خپلے ځوانئے بیللے وے
دومره گداز مشکلات ئی برداشت کړی وو آرام و آسائش ئی قربان
کړی وو هم هغه ملغلرے جرمنی اود انگلستان دکتب خانو زینت
په نظر راځی آه! داز مونږ د تاریخ یو ډیر درد ناك باب دے او تاریخ
به هیچیرے ددے بے پروایئ بلکه بے قدرئی د پاره مونږه معاف
نه کړی چنانچه غنی یو فارسی شاعر دے هغه ددغے کیفیت
نقشه صرف په یو شعر کښ په یو مؤثر انداز کښ راخکلے دے
حقیقت خود ادے چه سمندرئی په کوزه کښ بند کړے دے هغه
وائی چه......

غنی ! روز سیاه پیر کنعان راتما شاکن
که نوردیده اش روشن کند چشم زلیخارا

حضرات ! تا سو ته مادهغے دور نقشه په یو ځو الفاظو
کښ خود لے ده په کوم دور کښ چه مسلمان ددے میراث قدر
کړے دے اوس ئی درته ددغے پاسنی ذکر شوی دور نقشه په یو
ځو الفاظو کښ راکازم هغے جهانگیر ته چه دژوندی پاتے کیدلو
دپاره دمزکے په مخ د اطمینان یوه ساه قد رهم نه د میسر
جهانداری خو پریږده چه دخاد آرئی دامورو په انصرام کښ کور
وکرگرځی د جهان آرائی پڅائے کښ دهغه قومی وجود دمزکے په
سینه باند یو متعفن ناسور گنړے شی اود دنیا جهانبانو اقوامو په
صف کښ دے یو وحشی او ناقابل التفات عنصر متصور کیږی
الحمد للّٰہ! چه نن مونږه مسلمانانو ته قدرت یو ځل بیا ددغے
میراث دقدر کولو موقع په لاس کړه دیورپ د ملحدانه او
مستعمرانه خپسے نه مونږ دحضرت قائد اعظمؒ دزندۂ جاوید
ایمائی فراست قابلیت او سیاست په وجه خلاص شوی یو
حکومت موپه حقیقی معنو کښ خپل دے ځکه په موجوده
وخت کښ چه د کومو حضراتو په لا سو نو کښ د ملك د نظام
حکمرانئی واگے دی هم هغه حضرات زمونږه خپل منتخب
نمائنده گان دی په قرار داد مقاصد کښ هغوئی کما حقه دے
طرف ته د توجه ورکؤلو یقین مونږ ته را کړے او دایقین د هر قسم

شك و شبهي نه پاك و صاف دے ځکه ددين فطرت د ترقئي او سر
بلند ئے مقصد ځمونړه اود اقتدار اعلیٰ په کر سو رونق افروز
حضراتو په منځه کښ مشترك مقصد دے په حيثيت د مسلمان
ددے مقصد په اشتراك کښ هيڅ وختے دافتراق شائبه قدرے هم
نه شي راتلے باقي ددارالعلوم دسالانه روئداد دپه رانړاكښ به تاسو
ته دا خبره پخپله واضح شي چه نه صرف د مملکت خداداد
پاکستان د هر ګوټ نه طالب علمانو بلکه دنور و متعددو اسلامي
د ممالکونه هم طالب علمانو د علوم حقانيو ددے چشمے نه
دخپلے ديني علومو حاصله ولو د شوق تندے ته دتسکين ورکو
لو پخاطر سفر سقراصعوبات برداشت کړي دي دادارالعلوم
دعالمګير مقبوليت او پختګئي ثبوت دے دے نه زيات حقيقت
هم اَلَمْ نَشْرَحْ شوبل هيڅ نه شي کيدلے بل ددے موجوده واقعاتو
په موجودګئي کښ دا چه دادارالعلوم يوازے دا کوړي ياد اکوړي
داوسيدونکو شے نه دے بلکه د ټول پاکستان اودپاکستان
داتوکروړ و مسلمانانو مشترك شے دے اوکه د بلند نظرئي نه کار
و اخستے شي نو زه په دے وينا کښ حق بجانب يم چه د دنيا و
ټولو اسلامي ممالکو اوددنيا دځلو ينبتوکروړ د مسلمانانو شے
دے .

زه دا محسوس کؤم چه دقيام پاکستان نه پس په دے لګه
غوندے موده کښ چه دقومو نه په تاريخ کښ دايو لمحه ګڼړے

لے شي مسلمانانو کښ د هر قسم ددينی ملي او ملکي ذمه دارو
داحساس جذبه په زور افزون ترقئي ده داد قوم د پاره يو ډير مبارك
فال دے ستا سو غونډ قابل فخر راه نما يا نو په سر پرستئي اودقوم
دذکر شده ترقي پذير جذباتو احساساتو په ډاډګيرنه زه په يقين سره
دا وايم چه دا دارالعلوم به زرتر زره ددنيا د هغه دادارلعلوم مو په
صف اول کښ ځائے بيا مومي چه دکومو په وجه مسلمانان ددنيا
دنورو اقوامو په مخکښ په فخر سره سترګے اوچته ولے شي لکه
زمونړددور عروج قرطبه د مصر جامعه از هر ياد هندوستان
دارالعلوم ديو بند په اخرکښ زه يو ځل بياد اکوړي له طرفه بالعموم
اود دارالعلوم له طرفه بالخصوص ستا سو دبے غايا تو عنايا تو
شکرئي ادا کؤلو دپاره هم هغه رومبے خيال اخري کؤم چه (ان كان
لي طاقة بشكره فالله همن وراء اجره) يعنے د مناسب عمل پاداش دپاره
دخدائي ذات کافي او شافي دے (واخردعوانا أن الحمد لله رب
العالمين)

د دارالعلوم حقانيه پکا ليزه جلسه او د پښتو په مشاعره کښ
دعبدالخالق خليق صدارتي تقرير !

عزتمند و حاضرينو! د اسلام اودين په خدمت کښ د
علماؤ درجه ډيره لوړه ده مګردقام اووطن پخدمت کښ شاعران هم
يوخاص مقام لري چونکه دشعر تعريف کلام موزون اومؤثردے
نو په دے وجه د قام احساسات او جذبات چه څومره يو شاعر

رالړزه ؤلے شی دومره یو عام مقررنه شی رالړزه ؤلے زمونږه پدے
صوبه کښ کوم سیاسی او مذهبی تحریك چه جاری شوے دے
پښتو شاعرانو په هغے کښ ښه پوره حصه اخستے ده نن چه
زمونږه ملك دغیر قام د پنجے نه ازاد شوے دے او مونږه د خپل
ملك پخپله واکداریو ددے نعمت په حاصلؤ لو کښ پښتو
شاعرانو ډیره لویه حصه اخستے ده داصحیح ده چه پښتو ژبه
ددنیا د نوروژبو نه ډیره ورستوپاتے ده خود دے دا مطلب نه دے
چه پښتو د علمی ژبے جو ړید لو اهلیت نه لری په تاریخی لحاظ
سره پښتو یوه ډیره پخوانئی ژبه ده په دے کښ ډیرو لویو ادیبانو
او شاعرانو طبع ازمائیلے ده ډیرلوئی لوئی علمی کتابونه پد
یکښ تصنیف شوی دی خوشحال خان خټك، عبدالرحمان، سهر
بنی او احمد شاه درانے ددنیا په لو مبړو شاعرانو کښ شمیر لے
شی اوس هم د پښتو ډیر لوئے لوئے ادیبان او شاعران موجوددی
مگرد پښتو دبیقدرئی وجه دعا مو پښتو دخپلے ژبے نه بے
پروائی دا که پښتانه لکه ددنیا دنورو قامونود خپلے ژبے قدر
شروع کړی نود نیاته به ثابته شی چه پښتنودنورو ترقی یافته ژبو
نه په هیڅ وجه کمه نه ده مونږه پښتانه یو مونږه صوبه د پښتنوده
پکار دی چه مونږه خپلے پښتو ژبے ته قدر او عزت په نظر
اوگورو او پښتو د نورو ترقی یافته ژبو سره په سیالئی کښ برابراه
کړو د پښتو یو لوئی خصوصیت دادے چه دا خالصه اسلامی ژبه

ده ددنیا نورے ژبے مسلم او غیر مسلم قومونه پشریکه وائی
مگر صرف پښتو یوه داسے ژبه ده چه ددے ویونکی سل په سل
مسلمانان دے نوزه امید لرم چه ددے اسلامی ژبے ترقئی کښ
به یوازے پښتانه مدد نه ورکوی بلکه نور غیر پښتانه مسلمانان
به هم ددے په خوره ؤلو کښ مونږه مدد اوکړی بس زه ستاسو نور
وخت نه اخلم دلته ډیر شاعران راغلی دی چه اوس به هغوئی تاسو
ته وار په وار خپل خپل کلام واوره وی

اکوړی کښې دسرحد دټولو شاعرانو اجتماع

نن بیاد اکوړہ خٹك دادب، سیاست، فصاحت او بلاغت نه
ډکه مزکه باندے ددارالعلوم حقانیه په سالانه اجلاس کښې دنورو
فصیح او بلیغ علماء کرامود وعظ و نصیحت اوتقاریر ونه
علاوه...... راؤخیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره: طرح باندِ دماښام
۹:۳۰ بجونه تریولسوبجود پښتویو کامیابه شاندار ادبی مشاعره
هم اوشوه دمشاعرے دصدارت ذمه داری جناب عبدالخالق
صاحب خلیق د مانکی شریف کو م چه نن صبا د خپل ژوندی
ادبیت او فصاحت په وجه بابائے فصاحت بللے شی د ناظم د
تجویز مطابق په خلوص د ل سره په سرواخسته په دے لګ
اوناکافی وخت کښې چه کومونا منتو اودلوئے پائے ښه پروازه
شعرائے کرامود خپل زرین کلام نه شائقین محظوظ
اودمشاعرے درونق اور شوکت نوراوعورزوله او هغه دلته لیکم .

(۱) سمندر خان صاحب سمندر (۲) مولاناعبداللّٰه
صاحب (۳) جناب نور محمد صاحب (۴) عبدالوهاب صاحب
شبنم (۵) عبدالرحیم صاحب فدا سرحدی (۶) شان ګل صاحب
(۷) خان محمد زمان خان صاحب (۸) نواز خان صاحب خٹك
(۹) اجمل خان صاحب اجمل (۱۰) عجیب الرحمن صاحب کسکر
(۱۱) محمد فیاض صاحب فیاضی (۱۲) غلام علی شاه صاحب
مظهر (۱۳) قاضی عبدالودود صاحب اسیر (۱۴) قاضی
عبدالسلام صاحب (۱۵) میاں صاحب حسین شاه (۱۶) رستم خان
صاحب سروے پاکستان.

خان محمد زمان خان

را اُخیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره
کړه داکوړی فضاله علمَ منوره
راشه په مطلع داکوړی هم نمودار شه
اے دقرطبے اود بغداد علمی اختره
ته که دعلومو طلبګارئی راشه راشه
دلته حقانی دارالعلوم دے خوش منظره
داد علمی کوثر چشمه تشنه لبانو
ساقی ئی عبدالحق شیخ دحدیث دے برادره
ډیر دلته لاسونه فاضل اکوړوی شولو

داسه ساله طفل دے بهتر تر معمره
خدائے به دا علمی درسگاه ثانی اشبیلیه کړے
دے دروزا فزون ترقئی په لحاظ غوره
درس که د جوامع الکلم عجیب اعجاز دے
هو لفظ که دجله ده معانی دمستتره
زربه صلاح ورکړ ودمغرب مستشرقینوته
شرق هم کړو پیدا دارالعلوم عرفان پووره
شمع دعلو مو شوه روښانه ستاد پاره
ته پردپتنك پشان شه تیر له مال و سره
مال خو هغه مال دے چه ی په خدائی رسول قربانشی
دین پکارئی صرف کړه جنت واخله داوره
تاسوته فاضلوالوداع په حسرت وائی
اهل ددے کلی له فراق نه دے مضطره
اے دهدایت اود ارشاد خدا وندا نو
تاسوعالمانو ته موفرش دراح بصره
اهل د قریئے ته دقصبے علماء واړه
دی په منزله دروحانی مادر پدره
عرض دے مرحبا اوهر کلے عزیر مهمانو
ستا سو په خدمت کښ له جانب دسخن وره

غلام علی شاه صاحب

وخت و وجهالت چه په لمحو په تنزل کښ وه
نوروونور دنور په پلو شودکفر شوه
پړق ئی دشغلو چه رونړ صباله دے سحر نه که
ځی اوښکے دارے دارے د دُشمن له هر بصره
ورشه نسیمِ صبا عالم په دا خبر کړه ته
چه خیژی غلغلئی دعلم دین دسمندره
اوس چه راتو ئیگی را تو ئیگی راوریگی دِ
تل رحمت نایابه په شبوپه کو زله بره
دادین چمن چه سردوباره ئی سیرابه کړه
خدا یه په شیخ الحدیث لو گے له مال و سره
خدا یه ته ئی مشعل کړ په فضل و کرم رنړا رنړا
دا که مستجابه دعا گانے دمظهره

عجیب الرحمٰن کسکر

خیژه نورا وچت شه دشفق نه خندنه درومه
ځۀ گر څه طالب ته په خندا دِ مستند درومه
تښة برفلك ته څه رښتیاله غرځنه درومه
قطعه دتنزیل رسئی که بس څه مخکے په بره
راو خیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره

مولانا عبداللہ صاحب

جونـدئے د افسانے شه دسرور ﷺ په برکت
سینے د خزانے شه د اکبرؓ په برکت
تول زړونه د خانے شه د عمرؓ په برکت
خورے د ترانے شه د حیدرؓ په برکت
مضبوط د مدارج اوسه له سد سکندره
راو خیژه په بیرته د مذهب د علم نوره
فاتح اوسه تهذیب دصلیب اووهه ممدوح شه
الحاد په حیدری نعرو خبر که چه مفتوح شه
معلول د محرك شه رك شه یا پرګ کښ روح شه
عمل دځان سره کړه د کشتئے دجسم نوح شه
راهب د سیاست په ډاګه اوله د منبره
راؤخیژه په بیرته د مذهب دعلم نوره
اے علمه پعمل کښ عالمانو ته رنګ ورکړه
په دغه رنګ کښ رنګ شه طالبانو ته رنګ ورکړه
رنګو نه ترِ نورلرے که خانانو ته رنګ ورکړه
بے رنګه دی رنګ راوړه شاعرانو ته رنګ ورکړه
ددے نوے غوجل دسیاساتو له سخوندره
ځان بچ کړه عبدا للہ چرے قربان نشے له خکره

فداسرحدی

یو هسے انقلاب په کائناتو کښ پیدا کړه
چه شی واړه ذرے ددغے رازه با خبره
کبل اوتهوکوه چمنستان کښ د احساس
ورنیره هره زیله ئی کړه پورے له ځیګره
شبنم دخپلے مینے پر حر هر ځکے ډګوهر کړه
په تپ دخپلے مینے ئی بوځه لا عرشه بره

محمدنواز ختك

رحمت په دے کسانو حقانی درس ئے جاری کړو
همت ئی رب نصیب کړه بانی درس ئے جاری کړو
چه ښائی احادیث و قرانی درس ئے جاری کړو
شی بچ به ضلالت نه روحانی درس ئے جاری کړو
ختك اوس به نه کیږی ګلے له مقدره
راو خیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره

محمد فیاض

وی تل په اکوړی کښ د دارالعلوم اباد
بزرګ شیخ الحدیث صاحب ئی ایخے دے بنیاد

گلزارئی اکوړے کړوراپے مه شه د غم باد
خوشحاله دمدام ئی چه دارنګ کړو ایجاد
خالق درجه کړه له د زیاته مقرره
راو خیژه په بیرته د مذهب د علم نوره

شان ګل

باران دخیرو فیض ؤه په دنیا أووریدلو
په قدرا ستعداد پر تهول زمین او تهو کیدلو
دسرائے دکلی مزکے زرغونه ئ کړه د ګلو
خوشبوئے کل جهان کړلو ترمشك وتر عرړه
راوخیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره
الله داکوړی دارالعلوم لکه دیو بند کړے
علوم ترنه خواره تر بخارا او سمرقند کړے
شان ګل کوی دعا چه فیض ئی هر چاته سرګنده کړے
دانوے باغیچه مُوله خزان کړے بے خطره
راو خیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره

عبدالوهاب شبنم

دعلم په زیور کښ اراسته ښکلی دلبره
راشه په پرانستی تندی أخانده دسره

دتورو تیرو شپوته د جهل ورکړه تکره
راؤخیژه په بیرته د مذهب دعلم نوره
دے ستورو سپورمئی ته ارام ورکړه پعمل د خیر
داحقانیه دارالعلوم خدائی که امل دخیر
اقبال عطا رد نصیبه شه مکمل دخیر
هو کار کښ پکاردے دالله نه سوال اول دخیر
خیر دوی شبنم ته ددے وخت له باد ضرره
داپی جهان تهول دبیدنی یخنی شوه ستره
راوخیژه په بیرته د مذهب دعلم نوره

ملك شیر علی خان

دے باغ مالیان خکلی پکار دی دوطن
په شوق چه طالبان په دغے باغ کښ کړی لوستن
تازه چه تل ترتله وی دغه خکلے چمن
خوشبو یه به وطن شی تهول ددے شجرثمره
راو خیژه په بیرته دمذهب د علم نوره
قاضی عبدالودود اسیر
عزت دبنی ادم وی په علم اوا ادب
هیح شے نه دے اسلام کښ ددنیا مال اونسب
واقف له دے رازه عالمان دی د مذهب

محتاج د عالم ځکه رهبرئی ته دے رهبره

راو خیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره

تکریم الحق کاکا خیل

دادارالعلوم ځمونږ دژوند یو نشانه ده

بیا زمونښ ه پلاس کښې دحق پټه خرانه ده

ډیرنا کاره وخت دے ډیره سخته زمانه ده

خدائی دتوفیق راکړی چه دانیك كاركړو ترسره

ستاپه رنړا یئی کښې د مذهب دعلم نوره

فقیر حسین فقیر پسر پوست

ماسټر حاجی غلام حسین صاحب

همیش نوے مطلع وی ستاپه هره زمانه کښې

شافعے بوحنیفه غوند ساقیان وی میخانه کښې

یوشان سرایت کړی فرزانه اودیوانه کښې

حقانی دارالعلوم قربان دے ستاپه استانه کښې

ډیوے نوے بلئی پدے زړه سیاه خانه کښې

اورنګ دحقیقت ډکوی ستاپه افسانه کښې

دولتمند مسلمانان کړه له علم او هنره

په رنړا د دمسلم سینه که بیاته منوره

ماسټر عبدالجبار مضطر

دنیا او اخرت دی سره دواړه لرے لرے

دنیا خوشی میره ده یو غوایه پشان سری

سبنه ځیزته نظر نه کړی ناقص بوتي پکښې نفری

توښه دعمل جوړه کړه پریده نورے خبرے

اللّٰه نه عفوه غواړه په هر وخت کښې اے مضطره

محرومه لا ځوك نه دے دهغه له پاکه دره

سراج الاسلام سراج

دے ورك مسلم ته اُخایه ورکشوی نشانونه

په وړواندِورته کیده بیاتیرشوی مثالونه

دعلم نوره لرے کړه له مخه حجابونه

لږ اوچ کړه دسراج دګرمو اوښکو سیلابونه

ښادی په راختو دِے که نه ده له اختره

راوخیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره

محمد معشوق باجوړی متعلم دارالعلوم

اظهار دجبروة اوردلاهوة زمونږه پټان
الله جلیل احسان اوکړو پدے خوشی بیابان
اکوړه خټك کښ جوړ دارالعلوم شو مقبره
راوخیږه په بیرته دمذهب دعلم نوره

عبدالکبیر صاحب

نن په اکوړی کښ راښکاره هر معموم دے
بحر دفیضان حقانیه دارالعلوم دے
سرۀ زرراؤ باسی علامه د خاکستره
راوحیږه په بیرته د مذهب دعلم نوره

سید انور علی شاه بخاری پسر
سید بخاری صاحب

راوخیږه په بیرته دمذهب دعلم نوره
خورے دے کړه شغلے کړه دادنیا پر منوره
راوخیږه په بیرته کوه روښان واړه جهان
کړه ملك په خورید و سره په موښره ګلستان

نن شه په پاکستان کښ په مونږفضل له اکبره
راو خیږه په بیرته د مذهب دعلم نوره
نن وینم اکوړے چه ورځ په ورځ کړی ترقی
هذا من فضل ربی
نصیب مواتفاق کړے پکښ شته عالمان غوره
راوخیږه په بیرته دمذهب دعلم نوره
نصیب مواتفاق کړے چه اکوړے
پرے تل روښان وی مخ ئی نورانی غمازیان وی
دے دا فخر دپاکستان که ته پو هیږے برادره
راوخیږه په بیرته دمذهب دعلم نوره

عطا محمد

اللّٰه د سرفراز کړه درسول په برکت
رنړاد شه روښانه په حرمت و صداقت
نصیب دپدنیا کښ دعمر شه عدالت
عطا شه محمد تیلی ته ښکلے بلا غت
انصاف که وی وحق چرے په تاکښ زوره وره
تیلی درته نکتے دبلاغت ایخے شاعره
راو خیږه په بیرته دمذهب دعلم نوره

حسین شاہ

له مشرقه تر مغربه نن ظلم وكفر زور دے
بیدار د علمان كړه فساقونن پیغورد ے
كارد ے تبلیغ ولے دنیا پسے ئی شور دے
په عیشونوئی نظرے دے یره نه كړی له سقره
راوخیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره

هدایت احمد شافیاض

معدن دملغلرودعرفان اكوړے تل دوی
تل بریښیددعلم ملغرے له دے دره
چاپیره اوازونه درود نه اونعرے دی نن
خنداده خوشحالی ده په چمن دنوی سره
راو خیژپه بیر ته دمذ هب دعلم نوره

محمد شریف متعلم دارالعلوم

ته هم دارالعلوم حقانی كښې شوے داخل
هر علم هریر فن هریو تهذیب دكړوحاصل
اس دستار بندی د مبارك شه اسرے وره

را اوخیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره
وائی محمد شریف شیخ الحدیث د رب جوندی لری
بل د ددے پاك دین بوتے تل پخپله دے كړی
بل تل دے دِدنیا ته ځی فضلاء دپښاوره
رااُو خیژه په بیر ته دمذهب دعلم نوره

سید نواز فاضل دارالعلوم حقانیه

لرے دمسلم نه شپے د جهل كه راؤ خیژه
جوړ د اكوړی نه بخارا كړه بختوره
دادارلعلوم دارالانوار پخپلوا نواروكړے
پورته ئی پلو شے كړه زیات دجامع از هره

حافظ محسن شاه

راو خیژه په بیرته دمذهب دعلم نوره
خدائی رسوله موصوف كړے په قران كښې یی ته گوره
اسلام ددغ نوم دے چه حاصل كه تاپه نره
عمل درنه چه واخلی په دنیا ئی بهره وره
معدوم كه له دنیا شی دنیا واړه به تورتم شی
تیار ه كښې خوڅوك نه وینی خه بد سره پغوره

جلسہ دستار بندی ۱۹۵۵ء

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۱۳/اپریل ۱۹۵۵ء

اہل علم وفکر کی بارونق مجلس میں

دارالعلوم حقانیہ کے شاندار ماضی کو مرتب ومدون کرنے اور اسے ریکارڈ پر لانے کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ ایسے تمام مواد، یادداشتوں، قلمی رپورٹوں، واردین وصادرین کی تفصیلات بالخصوص دارالعلوم کے ابتدائی دور کے جلسہ ہائے دستار بندی کی رودادیں جو اس وقت چھپ نہیں سکیں کسی نہ کسی طرح شائع کر کے محفوظ کی جائیں۔اس وقت ہمارے سامنے دارالعلوم کے ایک جلسہ دستار بندی ۱۹۵۵ء کی رپورٹ ہے اور یہ رپورٹ مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل رکن اسلامی مشاورتی کونسل کے ہاتھ کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

پہلی نشست

شیخ الحدیث غورغشتوی کی صدارت میں جلسہ کا آغاز

اکوڑہ خٹک ۱۳اپریل آج بعد نماز ظہر قریباً ڈھائی بجے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا آٹھواں سالانہ جلسہ دستار بندی کا پہلا اجلاس حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی کی صدارت میں شروع ہوا اس عظیم الشان تاریخی جلسہ میں

سرحد کے تمام اضلاع ماوراء سرحد اور ملحقہ پنجاب کے سینکڑوں مستند علماء وفضلاء مدارس عربیہ کے مہتممین اور ہزاروں کی تعداد میں دین وعلم دین سے شغف رکھنے والے مسلمانوں نے شرکت کی تمام پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

استادالشعراء محترم شان گل صاحب کی پُرسوز نظم

تلاوت قرآن مجید مولانا قاری عبدالحلیم صاحب کاکاخیل فاضل حقانیہ نے کی ان کے بعد استاذ الشعراء محترم شان گل صاحب زیارت کاکاصاحب نے ایک نہایت دردوسوز سے بھری ہوئی نظم پڑھی جو دارالعلوم حقانیہ کے ان طلباء کی طرف سے دارالعلوم اور اس کے اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کی گئی تھی جو اس سال دورۂ حدیث سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو رہے تھے بعد ازاں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ نے مدرسہ کی روئداد اور گذشتہ سال کی آمد و خرچ کا حساب تفصیل کے ساتھ سنایا اور آئندہ کا میزانیہ اور دارالعلوم کی ضروریات پیش فرمائیں اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب، مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ، مولانا بادشاہ گل صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور مولانا عبدالغفور صاحب صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ اور دوسرے بعض جید علماء کرام نے ان ۳۶ طالب علموں کی دستار بندی کی جو اس سال دورۂ حدیث پڑھ کر امتحان سالانہ میں کامیاب ہو گئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کو انعام کے طور پر چند دینی کتابیں بھی مدرسہ کی طرف سے دی گئیں بعد ازاں مولوی رحمت اللہ صاحب مجروح نے جو ان فارغ التحصیل طلبہ میں سے ایک تھے ان تمام ۳۶ طلبہ کی طرف سے ایک الوداعی نظم پڑھی اور قریباً سوا پانچ بجے یہ پہلا اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا۔

دوسری نشست

پشتو مشاعرے کا آغاز مولانا سید گل بادشاہ طورو کی صدارت میں

حسب پروگرام بعد از نماز مغرب ۹ بجے تک ایک پشتو مشاعرہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیت العلماء سرحد کی صدارت میں منعقد ہوا اس مشاعرہ میں سرحد و ماوراء سرحد کے بہت سے ممتاز وسربرآوردہ شعراء شریک ہوئے اس مشاعرہ کے اشعار اور پشتو ادب کے اس مظاہرہ سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے بعض شعراء کو باذوق حضرات نے انعامات سے نوازا اور انہوں نے بڑے اخلاص کے ساتھ وہ انعامات دارالعلوم حقانیہ میں بطور چندہ پیش کئے۔

تیسری نشست

دارالعلوم حقانیہ کی اس ممتاز کانفرنس کا تیسرا اجلاس ساڑھے نو بجے حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین صاحب غورغشتوی کی صدارت میں منعقد ہوا مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی اور قاری رشید احمد صاحب مردانی نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور محترم فضل الرحمٰن صاحب نے نعت پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

علم دین کی اہمیت: (مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خطاب)

اس کے بعد پہلے حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی مہتمم مدرسہ امداد الاسلام اراولپنڈی نے تقریر کی آپ نے علم دین کی اہمیت، علمائے دین اور طلباء علوم دین کی ضرورت پر جامع الفاظ میں تبصرہ فرمایا۔

مٹھی بھر مغرب زدہ طبقہ: (مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب)

ان کے بعد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے تقریر شروع کی، آپ

نے اس ملک میں عام مسلمانوں علماء کرام اور اہل دین طبقہ کے ساتھ انگریز کے تربیت یافتہ چند مٹھی بھر مغرب زدہ لوگوں کی طویل کش مکش کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھیں لیکن پاکستانی مسلمانوں کے دلوں سے وہ دین کی محبت اللہ و رسول کے ساتھ تعلق اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی عشق اور اطاعت کا داعیہ نکال نہیں سکیں گے فرمایا کہ ختم نبوت کی تحریک نے ثابت کر دیا کہ یورپ امریکہ کے اخبارات نے بلکہ خود عدالتی تحقیقات نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان علماء کرام کے ساتھ ہیں اور حکومت نے اس موقع پر رائے عامہ کو کچلنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ جن جن لوگوں نے ختم نبوت کے سلسلہ میں بے پرواہی برتی وہ ایک ایک کر کے اقتدار کے ان مسندوں سے اتارے جا رہے ہیں وہ وزیر نہیں رہے اور ایک یونٹ کے بعد اب مئی میں وہ تمام ایم این اے بھی غفرلہٗ ہو جائیں گے جنہوں نے کبھی اس سلسلہ میں کلمہ حق زبان سے نہیں نکالا اور انہیں ایک ریزولیوشن منظور کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔

قادیانیت کے بعد اب پرویزیت کا فتنہ

مولانا نے قادیانی فتنہ کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ منکرین سنت رسول اللہ کے نئے فتنے کا بھی ذکر کیا۔ غلام احمد قادیانی کے بعد غلام احمد پرویز کی مذموم کوششوں کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے اہل سنت والجماعت کے لفظ کی تشریح کی اور فرمایا کہ خود قرآن مجید ہی سے یہ ثابت ہے کہ نجات کے لئے ضروری ہے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جماعت صحابہ کرام کی پوری پوری پیروی کی جائے۔

رسوائے عالم مضمون کا تعاقب

آپ نے فرید جعفری ایڈیٹر پاکستان اسٹنڈرڈ کے اس رسوائے عالم مضمون کا بھی ذکر کیا جس کے خلاف آج تمام پاکستان میں سخت احتجاج کیا جا رہا ہے اور ہر جگہ سے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، مگر نہ تو مسلم لیگ نے اس کا کوئی احتساب کیا اور نہ حکومت پاکستان نے ذرہ بھر توجہ کی، اس کے ساتھ ہی مولانا نے آغاخانیوں کے عقیدہ ونظریہ پر بھی تبصرہ کیا۔ آپ کی اس تقریر کا عام مسلمانوں پر بہت زیادہ اثر پڑ رہا تھا۔ تمام مسلمانوں نے نہایت ذوق وشوق کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی ارشادات گرامی کو سنا۔

مسلمانوں کا عملی اور اخلاقی رویہ: (مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا خطاب)

آپ کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے تقریر فرمائی آپ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ آج کل عام طور سے ہمارا جو عملی اور اخلاقی رویہ ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت اور اس کی حاکمیت کا ہر وقت ہمیں استحضار ہو جو ہمیں تمام بداعمالیوں اور بد اخلاقیوں سے روک دے، اس سلسلہ بیان میں آپ نے اشتراکیت، قادیانیت اور پرویزیت کے فتنوں کا بھی ذکر کیا اور ان باطل گروہوں کی تردید کے سلسلہ میں چند اہم نکات اور اصولی باتیں بیان فرمائیں۔

آپ کی تقریر کا مجمع پر عام تاثر تھا، ایک ایک جملہ پر لوگ عش عش کر اٹھتے تھے، اور نعرہ تکبیر کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں آخر میں آپ نے دارالعلوم حقانیہ کی امداد واعانت کی طرف توجہ دلائی اور لوگوں سے نہایت موثر انداز میں اپیل کی کہ وہ اس منبع علم وعرفان اور مرکز قرآن وسنت کو جاری مستحکم رکھنے کیلئے مالی امداد میں کبھی بھی دریغ نہ کریں۔

مسلم تہذیب وتمدن: (مولانا حمداللہ جان کتوزئی کا خطاب)

آپ کے بعد مولانا حمداللہ صاحب کتوزئی نے تقریر فرمائی اور مغربی تہذیب و تمدن اور مغرب کے غیر اسلامی علوم وفنون پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ مسلمان اپنی تہذیب وتمدن اور اپنے ان علوم وفنون کو باقی رکھنے کی کوشش فرمائیں جو وحی الٰہی سے ثابت اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ومروی ہیں آپ کی اس تقریر کے بعد قریباً ڈھائی بجے جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا اور مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے دعا کی اور کل کا پروگرام سنایا گیا۔

چوتھی نشست

مفتی محمد نعیم لدھیانوی کی صدارت میں

۱۴ اپریل ۸ بجے چوتھے اجلاس کی کاروائی حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کی صدارت میں شروع ہوئی۔

مذہب ہی حقیقی امن وسکون کا ضامن ہے: (سید گل بادشاہ طوروی کا خطاب)

تلاوت قرآن مجید اور ایک نعتیہ نظم کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب طوروی نے تقریر کی آپ نے مذہب کی ضرورت پر ایک مدلل تقریر کی اور امریکہ کے مصنفین، بڑے بڑے رہنماؤں اور دنیا کے دوسرے مسلم اور ذہین لوگوں کے اقوال سنا کر ثابت کیا کہ مذہب ہی سے حقیقی امن وسکون اور دل کا اطمینان ہوسکتا ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر انصاف کی نگاہوں سے دیکھا جائے تو صرف مذہب اسلام ہی کے اصول وضوابط ایسے ہیں کہ ان کو صدق دل کے ساتھ عملاً اختیار کرنے سے حقیقی چین نصیب ہوسکتا ہے، پھر آپ نے انگریزوں کی ان مساعی مشومہ کا تفصیلی ذکر کیا، جوانہوں

نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے اور ان کی روحانی طاقت اور خداشناسی کی صحیح علیت کو سمجھنے کیلئے اختیار کر دی تھیں اور بتایا کہ کس طرح لارڈ میکالے کے نظام تعلیم نے ہماری قوم کے نوجوانوں کے دین وایمان پر ڈاکہ ڈالا اور ان کی روحانیت و مذہب کو نہایت بری طرح ذبح کر ڈالا۔

انگریزی تعلیم اور اخلاقی تباہی

آج کل سینماؤں اور فحاشی کے اڈوں کی رونق ایسے ہی نوجوانوں کی وجہ سے ہے اور دن بہ دن یہ بے حیائی بڑھتی ہی جارہی ہے اس کے بعد آپ نے پاکستان کے بڑے بڑے لیڈروں اور ماہرین تعلیم کہلانے والوں کے اقوال پیش کئے کہ وہ لوگ خود بھی جب کہنے پر آتے ہیں تو اس نظام تعلیم کی ان گنت خرابیاں بیان کرنے لگتے ہیں۔ مگر عملی طور پر سات سال کا طویل عرصہ ملتے بھی انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسی نظام تعلیم کی وجہ سے آج کل نوجوانوں کی دینی اور اخلاقی حالت پہلے سے بھی بڑھ کر برباد ہورہی ہے، فرمایا مجھے اپنی حکومت سے، ملک کے ایک وفادار شہری ہونے کی حیثیت سے یہ جائز شکایت ہے اور میں اس بھرے جلسہ میں اس کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں ہماری قوم کے نونہالوں کو دینیات کی تعلیم سے بالکل محروم رکھا جارہا ہے۔

وزارتوں اور مسندوں پہ نازاں ہونا

مولانا ممدوح نے مزید فرمایا کہ ہمارے وزراء اور امراء اقتدار کے ان مسندوں پر نازاں نہ ہوں یہ سب آنی جانی چیزیں ہیں جو لوگ چند ماہ پہلے کوس لمن الملك بجارہے تھے اور اختلاف رکھنے والوں اور علماء کرام کو کچلنے اور فنا کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے وہ آج گوشہ گمنامی میں پڑے ہوئے ہیں اور کوئی پوچھتا تک بھی

نہیں جن کی خدائی پولیس کے سہاروں پر قائم تھی، آج وہ خودان سہاروں سے سہمے جا رہے ہیں، ان لوگوں کا یہ عبرتناک انجام موجودہ برسر اقتدار طبقہ کے لئے بھی ایک درس عبرت ہے ان پیش روؤں کے اس روز بد سے وہ اپنے لئے سبق حاصل کریں اور اپنی خدائی چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں اور اس موقع کو غنیمت جان کر اور اس کے دین کی نصرت وحمایت میں صرف کریں۔

نیکی پھیلانے کی کوشش

مولانا نے فرمایا علمائے کرام نے تو ہمیشہ اس ملک میں نیکی پھیلانے اور بدی مٹانے کی کوششیں کی ہیں لیکن حیرانی ہوتی ہے کہ اُن کے ان نیک مساعی کی قدر کرنے کی بجائے ان کو اس نیک کام سے روکا جا رہا ہے۔آپ کے یہ ارشادات نہایت صبر و سکون اور قلبی توجہ کے ساتھ سنے گئے۔

جہاد فی سبیل اللہ: مولانا محمد حسین چنیوٹ کا خطاب

بعد ازاں مولانا محمد حسین صاحب خطیب جامع مسجد چنیوٹ نے تقریر کی اور فرمایا کہ ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ فلاح و بہبود اور دائمی نجات کی کامیاب تجارت ہے۔

تعلیم کی اہمیت اور اسکی تاریخ: (مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کا خطاب)

ان کے بعد مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے تقریر شروع فرمائی آپ نے علم دین کی اہمیت اور اس کی تاریخ پر سیر حاصل تبصرہ کرکے فرمایا کہ پاکستان لا الہ الا اللّٰہ کے نعرہ بلند کرنے سے بنا، پاکستان بننے کے بعد ارباب اقتدار نے اپنے وعدوں کا کیا لحاظ رکھا، ملک میں کیسی فضا پیدا کی اور کیوں کی؟ فی الحال اس سے قطع نظر کرتے ہوئے میں

صرف یہ پوچھتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ کا درس قوم نے سیکھا کہاں ہے؟ کیا کسی سکول اور کالج میں قوم کو یہ تعلیم دی گئی تھی یا مسجدوں اور مدرسوں کے ان ملاؤں ہی نے لا الہ الا اللہ پڑھایا اور ان کے سکھائے سبق سے آپ نے کام لیا، اب یہ بھی عرض کردوں کہ جس لا الہ الا اللّٰہ نے ملک تقسیم کر کے پاکستان بنایا وہی لا الہ الا اللّٰہ اس ملک میں اسلامی نظام بھی نافذ کرا دے گا اور انگریزی نظام کو درہم برہم بھی کرا سکتا ہے۔

محض جمہوریت اور رائے عامہ نہیں بلکہ قانون ساز اللہ تعالیٰ ہے

مولانا نے فرمایا اسلام میں محض جمہوریت اور رائے عامہ نہیں ہوتی بلکہ قانون ساز اللہ تعالیٰ ہی ہے مسلمانوں کا کام اسے صرف نافذ کرانا ہے، آج کہا جاتا ہے کہ مسلمان آزاد ہے واقعی مسلمان آزاد ہے یعنی جس طرح چاہے خدا اور رسول ﷺ کے احکام سے آزادی برت رہا ہے لیکن اسلام قیدی اور پابند ہے یعنی اسلام کے احکام پر عمل نہ کیا جاتا ہے نہ کرنے دیا جاتا ہے۔

اسلام قید مگر مسلمان آزاد

ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسلمان پابند ہو یعنی خدا تعالیٰ کا غلام بن کر رہے اور اسلام آزاد ہو اس کے نفاذ و اجرا میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، یہی ہمارا جرم ہے جو قابل معافی نہیں سمجھا جاتا اس کے بعد مولانا ممدوح نے نوجوانوں کو نہایت موثر انداز میں توجہ دلائی کہ اس نظام کہن کو بدلنے اور خدائی نظام کو اس پاک ملک میں لے آنے کے لئے اٹھ کر کوشش کرو اس نظام کو برپا کرنے کیلئے کتاب وسنت کے علم کی ضرورت ہے اور یہی علم دین ان مدارس و مکاتب میں اور علمائے کرام کی صحبت و مجالست سے حاصل ہو سکتا ہے، اس کے بعد آپ نے پاکستان سٹینڈرڈ کے رسوائے زمانہ مضمون کی تردید کی اور اس کے خلاف سخت احتجاج فرمایا۔

منکرین حدیث کا فتنہ: (مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب)

آپ کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی اور منکرین سنت کے عزائم پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں کو اس فتنہ اور اس کے برے نتائج سے خبردار کیا آپ نے ارباب حکومت کو توجہ دلائی کہ اس قسم کی ذہنیت کی پرورش سے ملک میں یک جہتی ختم ہوتی ہے جو مملکت کے استحکام و بقا کیلئے نہایت مضر ہے، اس اجلاس میں مندرجہ ذیل دو قراردادیں بہ اتفاق آراء منظور ہوگئیں۔

قراردادیں

حج پالیسی کو غیر اسلامی پابندیوں سے پاک رکھا جائے

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا یہ عظیم الشان سالانہ اجلاس پاکستانی گورنمنٹ کی پالیسی کو جو وہ دور فرنگی کی پالیسی کی روشنی میں فریضہ حج کے سلسلہ میں اختیار کئے ہوئے ہے اسلامی احکام کے صریح خلاف ورزی قرار دیتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حج پر سے کوٹہ وغیرہ کی تمام غیر اسلامی پابندیوں اور رکاوٹوں کو فوراً دور کرے اور قدیم معمول کے مطابق رمضان شریف سے قبل ہی حاجیوں کے جہاز روانہ کئے جائیں اہل اسلام کو مطمئن کریں اور اس فریضہ کی ادائیگی میں ہر قسم کی آسانیاں پیدا کرے۔

اخبار پاکستان اسٹنڈرڈ کی ہرزہ سرائی پر احتجاج

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا یہ عظیم الشان سالانہ اجلاس پاکستانی گورنمنٹ کے اس طرز عمل کو انتہائی تشویشناک سمجھتا ہے کہ پاکستان اسٹنڈرڈ کی ہرزہ سرائی کے خلاف ملک بھر کے مطالبہ پر ابھی تک اس نے کوئی عملی اقدام نہیں کیا صوبہ سرحد کا عظیم الشان نمائندہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اخبار مذکور اور اسکے مدیر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور آئندہ کیلئے تحفظ ناموس رسالت و احترام سنت کیلئے ایسا قانون نافذ کیا جائے جس سے اس قسم کے تمام جرائم کا مکمل انسداد ہو جائے۔ (الحق: ج ۱۴، ش ۹، ۱۹۷۹ء)

جلسہ دستار بندی ۱۹۶۷ء

جلسہ دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ

۸/۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء

علماء اور اولیاء اللہ کی مجلس میں

۷۔۸/اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اکوڑہ خٹک کے دارالعلوم حقانیہ کی دستار بندی کا جلسہ تھا۔ جلسہ میں ملک کے اطراف واکناف سے آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ۲۵ سے ۳۰ ہزار تک موجود تھی ،اور ملک کے مشہور ومعروف علمائے کرام واولیائے عظام بھی تشریف فرما تھے بعض بیرونی ممالک کے قراء حضرات بھی تشریف لائے اورقرآن کریم کی تلاوت فرمائی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم کے اخلاص وللّٰہیت کا کیا کہیے! جنگل میں منگل بنا ہوا تھا چاروں طرف بجلی کے قمقموں سے جگمگ جگمگ ہورہی تھی دارالعلوم کی مسجد میں چراغان تھا اورتمام حاضرین جلسہ کیلئے طعام وقیام کا انتظام حیران کن تھا وہ علماء وفضلاء کتنے خوش نصیب تھے جن کے سروں پر بزرگانِ دین نے دستاریں باندھیں اوران کے اعزاء واحباب نے پھولوں کے ہاروں سے ان کی دستار بندی کی خوشی منائی تین سو طلباء کو دستارِ فضیلت عطا کی گئی، یہ حضرات نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک مثلاً افغانستان تک سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی کا خطاب

جلسہ کا آغاز نمازِ ظہر کے بعد ہفتہ ۷/اکتوبر کو ہوا جس میں حضرت مولانا محمد

ادریس صاحب کاندھلوی مدظلہٗ العالی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور نے اہل سنت والجماعت کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرما کر موجودہ دور کے کئی فتنوں کا ایسے علمی انداز میں رد کیا کہ ملحدین امت کو گمراہ نہ کرسکیں گے ہمارے اکابر جذبات کی رو میں نہیں بہتے بلکہ دلیل دے کر بات کرتے ہیں (واضح رہے کہ حضرت کی یہ تقریر اور دیگر مشاہیر تقریر خطبات مشاہیر جلد سوئم میں شامل ہے)۔

مولانا عبدالحکیم صاحب کا خطاب

نماز مغرب کے بعد راولپنڈی کے حضرت مولانا عبدالحکیم ہزاروی صاحب کی تقریر پشتو زبان میں ہوئی اس وقت بھی جبکہ دارالعلوم میں باہر سے آنے والے تمام لوگوں کو کھانا دیا جاتا رہا، پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا،اس نشست کی صدارت مشہور مخیّر اورجید عالم دین مولانا الحاج میاں مسرت شاہ کاکاخیل رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ نے فرمائی،اسی نشست میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ نے دارالعلوم کے پچھلے ۶ سال کی تفصیلی کارگزاری پر مشتمل مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی جو ’’الحق‘‘ کے علاوہ الگ بھی چھپ چکی ہے۔

دوسری نشست کا آغاز مولانا عبداللہ درخواستی کی صدارت میں

دین کی بنیاد بزرگوں کے ادب پر ہے

جلسہ کی دوسری نشست ہفتہ نماز عشاء کے بعد تھی ،آغاز جلسہ مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ارشادات فرمائے،آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اس جلسہ میں موجود ہیں وہ رحمتوں سے جھولیاں بھر کر جائیں گے، دامن پھیلانے کی دیر ہے دامن بھرنے میں دیر

نہیں، رحمت کا دریا موج میں ہے، پھر فرمایا دارالعلوم حقانیہ میں قرآن وحدیث کی آواز بلند ہوتی ہے اورانشاء اللہ ہوتی رہے گی جس مدرسہ میں قرآن پڑھایا جاتا ہے وہ مدرسہ بھی شان والا، جس سینے میں قرآن آ گیا وہ سینہ بھی شان والا آپ نے فرمایا ملک میں خدا کا دین قائم رہا تو ملک بھی بچ جائے گا اوراگر خدا کے دین کی بیخ کنی کی گئی تو ملک بھی مٹ جائے گا اس لئے اپنے دین اور ملک کی حفاظت علماء پر عائد ہوتی ہے آپ نے مولانا عبدالحق صاحب کی کوششوں کوسراہا اورفرمایا کہ حدیث یار کی تکرار کرتے چلیں یہ ہی صراط مستقیم ہے آج ایسے لوگ بھی پیدا ہوگئے ہیں جنہوں نے اسلام کے اساسی ارکان اور معتقدات پر حملہ کرنے کی سعی کی ہے، اس ضمن میں صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت عثمانؓ پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے تا کہ اسلام کی یہ اساس قابل اعتماد نہ رہے آپ نے فرمایا دین کی بنیاد بزرگوں کے ادب پر ہے اورطلبہ واہل علم کو بیش قیمت نصائح فرمائے حضرت درخواستی کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان کیلئے جانا تھا اسلئے تبرکاً دوتین فضلاء کی دستار بندی کر کے رخصت ہوگئے۔

معیار علم دین ہے نہ کہ دولت: (علامہ شمس الحق افغانیؒ کا خطاب)

حضرت درخواستی کے بعد جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے کمیونزم اوراسلام اورعلماء کے اتحاد واتفاق پر بصیرت افروز تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ علم دین کی فضیلت کا کوئی قائل ہو نہ ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ علم کی فضیلت مسلّم ہے آپ نے ایک بہت بڑے امیر کا قصہ سنایا کہ وہ دولت ہی کو ہرعروج کا معیار سمجھتا تھا مگر ایک عورت کا بچہ بیمار تھا اس نے بچے کو آپ کے سامنے پیش کیا کہ اس پر دم کر دیں آپ نے اس دولت مند کو فرمایا کہ بتا اس عورت نے بچہ کو تمہارے سامنے کیوں نہ پیش کیا؟ آخر میرے سامنے پیش اس لئے کیا کہ اس کو علمِ دین

کی قدر معلوم ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ اللہ کے نام میں برکت ہے، اگر تیری دولت مندی معیار ہوتی تو پھر علم دین کی طرف لوگ راغب نہ ہوتے۔

کمیونزم کا نظام مساوات یا خدائی نظام میں مداخلت

مولانا افغانی مدظلہٗ نے فرمایا کہ آج لوگ روٹی روٹی پکارتے ہیں اوراس روٹی کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے یورپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر اقوام متحدہ کی رپورٹ شاہد ہے کہ آدھی دنیا کے انسان پھر بھی بھوکے ہیں، اگر خدائی نظام میں انسان دخیل ہونا شروع کردے تو پھر کام سنوارتے نہیں بگڑتے ہیں، آپ نے فرمایا کمیونزم میں جس مساوات کا پرچار کیا جاتا ہے وہ ناقابل عمل ہے اگر ہر کوئی لاکھ پتی بن جائے تو دنیا کے کام کون کرے؟ اگر ایک شخص کسی سے کہے کہ میرے کپڑے دھودو تو وہ کہے گا میں لاکھ پتی ہوں اورتم بھی لاکھ پتی ہو تم خود ہی دھولو، اسی طرح اگر کسی نے حجامت بنوانی ہو اور کہا جائے کہ میری حجامت بنادو وہ کہے گا کہ میں بھی لاکھ پتی ہوں تم بھی لاکھ پتی، تم خود ہی حجامت بنالو، اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام ہی ایسا بنایا کہ انسان انسان کے کام آئے مگر انسانوں نے خدائی نظام کے مقابلے میں اپنی طرف سے نظام بنانے شروع کردئے اور آخر الامر ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑا حضرت مولانا نے دلائل کے ساتھ کافی سیر حاصل بحث فرمائی اورعالمگیر جنگوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے موجودہ ویت نام کی جنگ کا بھی تذکرہ کیا۔

اہل علم کے مقام اور ذمہ داریاں: (مولانا احتشام الحق تھانوی کا خطاب)

ان کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک جید قاری استاد عبدالرؤف نے اپنی مسحور کن تلاوت سے مجمع کو محو حیرت بنادیا تلاوت کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے اپنے مواعظِ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا، قرآن حکیم

کی تلاوت اورآپ کے میٹھے اندازِ کلام سے مجمع پر سحر طاری تھا حضرت مولانا نے فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اس نورانی جلسہ میں شرکت میرے لئے باعث افتخار ہے، انہوں نے وقت کے تقاضوں کی روشنی میں اہل علم کے مقام اورذمہ داریوں پر گرانقدر خیالات کا اظہار کیا،آپ کے بلند پایہ ارشادات ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہے۔

اسیر مالٹا مولانا عزیرگل کی شرکت

اس مجلس میں ہزاروں اہل علم کے علاوہ مشہور تاریخی شخصیت تحریک ریشمی رومال کے سرگرم رکن اور حضرت شیخ الہند کے محبوب شاگرد اسیر مالٹا مولانا عزیزگل کاکاخیل بھی شریک تھے۔

فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ: (مولانا علی جالندھری کا خطاب)

حضرت مولانا تھانوی کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے کئی دینی فتنوں پر اپنے مخصوص متکلمانہ انداز میں قرآن وسنت کی روشنی میں بحث فرمائی اورفرمایا کہ مسلمان کواس فتنوں کی زد میں نہیں آنا چاہئے۔آپ کا طرزِ تقریر بھی دلائل ہی کی روشنی میں ہوتا ہے رات کا تیسرا پہر تھا اورجلسہ پوری طرح جما ہوا تھا حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی مفصل اورمدلل تقریر سے حاضرین کو بہت فوائد حاصل ہوئے۔

مولانا عبدالہادی شاہ منصوری

جلسہ نماز فجر تک جاری رہا آخری نشست اتوار کی صبح شروع ہوئی۔ابتداء میں اس علاقے کے مشہور مفسر قرآن مولانا عبدالہادی صاحب شاہ منصور نے پشتو میں تقریر کی۔

دستار بندی اوراکابر کی دست شفقت: (قاری محمد امین راولپنڈی، مولانا عبیداللہ انوراور دیگر اکابر)

اتوار ۸؍اکتوبر بیشتر فضلاء کی دستار بندی کا دن تھا،غورغشتی کے شیخ الحدیث

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب تشریف لائے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ، حضرت مولانا شمس الحق افغانی،حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی اورحضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کرسیوں پر تشریف فرما تھے، مولانا قاری محمد امین صاحب خطیب ورکشاپی محلّہ راولپنڈی دستاریں پیش کرتے تھے، حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دستار کے پیچ دے کر آخری پیچ حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی صاحب کیلئے رہنے دیتے تھے،پھر فضلاء حضرات اکابر کے سامنے ہوجاتے جواپنے دستِ شفقت سے ان فضلاء کے سروں پر پیار دیتے تھے اوروہ مبارکیں لیتے ہوئے سٹیج سے اتر جاتے۔

مولانا ادریس کاندھلویؒ کے دعائیہ کلمات

دستار بندی کے اختتام پر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے مندرجہ ذیل دعائیہ جملے ارشادفرمائے:

> ’’اللہ تعالیٰ یہ علم اوردین کا چشمہ جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے جاری ہوا ہے اس کوتادیر سلامت رکھیں جواس چشمہ سے سیراب ہورہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کومزید سیرابی نصیب فرمائیں،اللہ تعالیٰ مولانا عبدالحق صاحب اوران کے معاونین کو تادیر سلامت رکھیں اللہ تعالیٰ ان احباب کو جو پڑھ رہے ہیں یا آئندہ پڑھیں گے استقامت اورغنائے ظاہری وباطنی عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کوزندیقوں اورملحدوں کی دست بُرد سے محفوظ رکھے،ساری دنیا کی نعمتیں ایک طرف اوردین کا علم دوسری طرف،اللہ کے دین سے بڑھ کرکوئی بھی چیزنہیں،اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہی رہا ہے کہ جن کو دین کاعلم دیا ان کو دنیا کا مال نہ دیا اورجن کودنیا کا مال دیا ان کوعلم دین سے محروم کردیا،اللہ نے فرعون کوتخت وتاج دیا اورموسیٰ کو دربدر پھرایا،نمرود کو بادشاہ

بنایا اورابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈلوایا، عالم دین کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے وہ بھی درویشی اورقناعت کریں،اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اورمسجد کو آباد رکھیں،اورمسجد کا صحن اورمدرسہ کا درودیوار بڑے بڑے ایوانوں سے بہتر ہے،اللہ تعالیٰ ان کو تادیر قائم ودائم رکھیں۔'' آمین

مولانا عزیز الرحمان قاضی القضاہ سوات اور دیگر اکابر

اس نشست میں علاقہ بھر کے علماء اکابر کے علاوہ بلوچستان، وزیرستان، بنوں، ڈیرہ، ریاست سوات، دیر ، باجوڑ وغیرہ کے صالح بزرگ اورعلماء موجود تھے،ریاست سوات کے علماء میں وہاں کے محکمہ قضاء کے صدر مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب بھی شامل تھے۔

عالم اکبر انسان ہے: (مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کا خطاب)

بعدازاں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے اردو اورپشتو میں ملی جلی تقریر فرمائی،آپ نے فرمایا: انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے جب تک انسان ہی درست نہ ہو کائنات درست نہیں ہوسکتی،اگر انسان درست رہے تو ساری کائنات درست رہتی ہے، انسان عالم اکبر ہے،اورکائنات عالم اصغر ہے،مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گاڑی کا انجن درست نہ ہوتو گاڑی بیکار ہے اوراگر انجن درست رہے گا تو گاڑی بھی درست رہے گی،آپ نے فرمایا کہ انسان خلاصئہ کائنات ہے اسلئے انسان کی اصلاح ازحد لازمی ہے اوراصلاح ہوتی ہے قرآن وحدیث کے علوم اوراہل اللہ کی صحبت سے،آپ نے تزکیہ باطن پرزور دیا۔

مولانا عبیداللہ انور صاحب کے ارشادات عالیہ

آخر میں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور نے

اپنے ارشادات عالیہ سے حاضرین مجلس کو نوازا،آپ نے فرمایا کہ اس مدرسہ میں حاضر ہوکر دلی راحت ہوتی ہے،اوراس کی کامیابی کیلئے شب وروز دعا گو ہوں،مسجد کافی وسیع ہے مگر آج اس کی وسعتیں بھی حاضرین کیلئے تنگ نظر آتی ہیں،اتنے مہمانوں کو کھانا دینا اوراتنے بڑے جلسہ کا اہتمام کرنا کوئی معمولی بات نہیں،آپ نے فرمایا: اس مدرسہ کیلئے جو لوگ دامے درمے،قدمے سخنے اعانت فرماتے ہیں،وہ اس کو اپنی نجات اُخروی کا ذریعہ سمجھیں اوردارالعلوم میں لگائی ہوئی پائی پائی آخرت میں کام آئے گی۔

حضرت مولانا نے بانی دارالعلوم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی صحت کیلئے بھی دعافرمائی اوراسی طرح یہ جلسہ بہترین روحانی اوردینی برکات اورخوشگوار یادیں حاضرین کے دلوں پر ثبت کرتے ہوئے ختم ہوا۔

جلسہ دستار بندی ۱۹۹۷ء

خطبات

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء

اہل علم و فضل کی مجلس میں

جلسہ دستار بندی سے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مفصل خطاب

جامعہ حقانیہ کا جلسہ دستار بندی مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم کے وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوا جس میں پانچ سو سے زائد فارغ التحصیل علماء کی دستار بندی مشائخ اور اساتذہ کے ہاتھوں کرائی گئی جبکہ پچاس حفاظ کو سندیں دی گئی۔ جلسہ دستار بندی میں ملک و بیرون ملک کی کئی اہم شخصیات نے شرکت کی جن میں تحریک طالبان کے اہم رہنما اور امارت اسلامی افغانستان کے وزیر اطلاعات مولانا امیر خان متقی قابل ذکر ہیں وہ اپنے دوسرے اہم رفقاء کے ساتھ خصوصی طور پر اسی تقریب میں شرکت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے تھے علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر مولانا عبدالغنی MNA، سینیٹر حافظ فضل محمد، مولانا نور محمد ایم این اے نے بھی اس مبارک تقریب میں شرکت کی تقریب کا باقاعدہ آغاز نماز ظہر کے بعد ہوا تلاوت کلام پاک اور حمد و نعت کے بعد حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی تشریح فرمائی اور فضلاء سے مفصل خطاب بھی فرمایا۔ مولانا سمیع الحق کی مفصل اہم اور پر مغز تقریر کے بعد افغانستان کے وزیر اطلاعات مولانا امیر خان متقی کو دعوت خطاب دی گئی اس موقع پر حاضرین جلسہ کا جوش و ولولہ دیدنی تھا آپ کی روح پرور اور ایمان افروز

تقریر کے دوران جب انہوں نے طالبان کی قربانیوں جذبہ ایثار، شوق شہادت اور مخالفین کے ظلم وستم اور بربریت کی داستانیں سنائیں تو حاضرین کے صبر وضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے اور فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار کر رونے لگے ،اس جلسے میں تمام مقررین کے بیانات شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔ (س)

کانٹوں کا ہار

خطبہ مسنونہ کے بعد میرے بھائیو! آج آپ لوگوں کی نئی زندگی شروع ہو گئی۔آج آپکی آزمائش ہے آپ یہ نہ کہیں کہ ہماری دستار بندی ہوگئی آج جو ہار آپ کے گلے میں نظر آرہا ہے یہ پھولوں کا ہار نہ سمجھیں بلکہ حقیقت میں یہ کانٹوں کا ہار ہے آج ہم آپ لوگوں کو ایک میدان میں بھیج رہے ہیں آج تک تو طالب علم تھے اللہ تعالیٰ کا خصوصی رحمت آپ لوگوں کی طرف متوجہ تھی، ہر چیز اللہ تعالیٰ نے آسان بنا دیا تھا، کیونکہ آپ دین کے سپاہی تھے لیکن ایک سپاہی جب ٹریننگ سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ محاذ پر جاتا ہے۔

فراغت کے بعد ذمہ داریاں

آپ اسباق سے فارغ ہو گئے لیکن جہاد، عمل، دعوت، تربیت تزکیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو فرائض تھے وہ سب آپ لوگوں کی سر پر ہے شاعر کہتا ہے......

مکتب عشق کے دستور نرالے دیکھے
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

یہ عشق کا مکتب ہے سبق جس نے یاد کیا اب اس کی چھٹی نہیں ہوگی، آپ روشنی کے ٹرانسفارمر ہیں۔ رسول اللہ صی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنبد حضرا اور مدینہ طیبہ کے

پاور ہاؤس کے ساتھ براہ راست آپ کی نسبت قائم ہوگئی ان اساتذہ کے ذریعہ، سند کے ذریعے حضور علیہ السلام کے ذریعے ایک کنکشن لگ گیا اب پاور ہاؤس سے اگر سلسلہ کٹ جائے تو اندھیرا ہی ہوگا۔

اصل قوت

میرے بھائیو! آج امت کو روشنی کی ضرورت ہے آپ لوگوں کے خلاف ایک بہت بڑا میدان تیار ہو رہا ہے آج کفار کو معلوم ہو گیا ہے کہ اسلام کے بڑے گرڈ اسٹیشن یہی دینی مدارس ہیں یہی طالبان اور علماء ہیں آج کلنٹن اور یہود ونصاری سب کو معلوم ہے کہ یہ اصل قوت ہے اب جب ان کو دشمن معلوم ہو گیا تو انہوں نے بڑی تیاری کی ہے آپ لوگوں کو ختم کرنے کیلئے، کرش، کرنے کیلئے منصوبے تیار ہو رہے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں یہ تخریب کار ہیں کیونکہ جہاد کا عظمت علماء اور طلباء نے افغانستان میں دکھا دیا اور اس جہاد کے اثرات چیچنیا، بوسنیا، کشمیر، فلسطین، مصر، شام، الجزائر میں ابھرتے ہیں ایک وقت تھا انگریز کا غلبہ تھا ہم کہہ رہے تھے کہ مسجد میں بیٹھ کر قال اللہ قال الرسول ﷺ کا درس دیا کرو کیونکہ یہ بھی بہت بڑا کام تھا اب بھی اس کام کو جاری رکھیں گے لیکن اب ساری عالمی قوتیں آپ کے خلاف برسرپیکار ہیں ایسے وقت میں غفلت کرنا امت کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوگا مدرسہ، اساتذہ اور عالم اسلام کیساتھ غداری ہوگی اب آپ دوطرفہ محاصرہ میں ہیں ملک کے اندر بھی فتنے ہیں الحاد، تحریف، بدعات، قادیانیت، کیمونزم، لادین حکمران، لادین نظام ان سب کا مقابلہ آپ نے کرنا ہے۔

شیخ الحدیثؒ کی دعائیں

دوسری طرف یہودی اور عیسائی ایک بار پھر عالم اسلام کو غلام بنانا چاہتے ہیں عالم اسلام میں کسی جگہ اسلامی نظام کو برداشت نہیں کرنا چاہتے ہیں آج ہم آپ لوگوں کو

ایسے مورچہ میں بھیج رہے ہیں جہاں چومکھی لڑائی ہے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امتحان میں سرخرو فرمائیں جیسا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ! ہمارے فضلاء کو پوری دنیا مین نمایاں کریں ہماری بھی یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے ہر فاضل کو علم وعمل سے نوازے۔

اپنے نام کے ساتھ حقانی لکھنا بڑے امتیاز واعزاز

اب آپ کا فرض ہے کہ اپنے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ تعلق محبت اور رابطہ قائم رکھیں گے اس لیے میں ہمیشہ طلباء کو کہتا ہوں کہ اپنے ساتھ حقانی لکھا کرو کیونکہ حقانی نام ہے ایک امتیاز کا، ایک قوت کا، اجتماعیت کا دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ ایک مدرسہ نہیں ہے بلکہ یہ عالم اسلام اور امت مسلمہ کا ایک مشترکہ سرمایہ ہے یہ افغانستان، ایران اور دیگر پڑوسی ممالک میں اصلاح اور انقلاب کیلئے ایک عظیم فوج تیار کر رہا ہے۔

شیخ الحدیثؒ کی پیشن گوئی

آج روس پریشان ہے طالبان کی حکومت کی وجہ سے پوری دنیا لرزہ براندام ہے اور الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آج تحریک طالبان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کا بہت بڑا کردار ہے ہمیں اس پر فخر ہے کہ روئے زمین پر پہلی اسلامی حکومت ہے جو کئی صدیوں کے بعد قائم ہوئی ہے اس میں دارالعلوم حقانیہ کا بہت بڑا حصہ ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ اکثر فرط مسرت اور انبساط وافتخار سے بارگاہ ایزدی میں روتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ توقع تو تھی کہ میرے شاگرد بخاری شریف اور ترمذی شریف کو بغل میں اٹھائے ہوں گے مگر یہ خیال نہیں تھا کہ میرے شاگردوں کے بغل میں بخاری شریف اور گردن میں کلاشنکوف اور سکڈ میزائل ہوگی اس وقت کے چند طلباء جو آج بھی زندہ ہیں کہہ رہے ہیں کہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے ہمیں کہا تھا کہ انشاء اللہ آپ

لوگوں کی حکومت ہوگی اس وقت یہ تصور بھی نہیں تھا کہ طلباء اور علماء افغانستان جیسے ملک میں حکمران بنیں گے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی دعاؤں کی برکت ہے کہ آج پوری دنیا میں ایک خالص اسلامی حکومت قائم ہے۔

امارت اسلامی ایک منفرد حکومت

آج دارالعلوم حقانیہ اور دیگر دینی مدارس وخانقاہوں کی برکت سے ایک عظیم اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی گئی جو کہ امن وامان اور نظم ونسق کے اعتبار سے ایک منفرد حکومت ہے آج اسی افغانستان کے نوزائیدہ مملکت اور طلباء کرام کے خلاف پورا عالم کفر اور لادینی قوتیں اور سابقہ افغان بھگوڑے سازشوں میں مصروف ہیں اور آج کلنٹن اور یلسن کو ان ہی دینی مدارس سے خطرہ ہے روس کے سارے ایٹم بم ناکارہ ہو گئے اور ان کی نظروں میں ہر طالب علم ایٹم بم سے بڑھ کر ہے اور شہید کا خون بھاری پانی سے بھاری اور قیمتی ہے اس کی تازہ ترین مثال تحریک طالبان کی لازوال قربانیاں اور ناقابل فراموش کارنامے ہیں طالبان تحریک ہی کیوجہ سے آج ہمارے حکمران لرزہ بر اندام ہیں کہ یہ اسلامی انقلاب اور یہ تحریک تو دنیا بھر میں پھیل رہی ہے اور خصوصاً پاکستان تو اس کی مکمل زد میں ہے اور میرا یقین ہے کہ انشاء اللہ عنقریب پاکستان میں بھی اسی طرز کا انقلاب آئیگا اور یہاں کے مدارس اور خانقاہوں کے زیر تربیت طلبہ وعلماء اس انگریز کے فرسودہ نظام سے چھٹکارا حاصل کریں گے۔

مسلمانوں پر ظلم وستم

آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم ہے طالبان کے بارے میں امریکہ اور یورپ کے دوہرے معیار اور شرمناک کردار سب پر عیاں ہے افغانستان میں تین ہزار طلبہ کے اجتماعی قبر دریافت ہوئیں طالب علموں کی زبانیں نوچ

نوچ کر کاٹ دیجاتی ہیں مگر یہ لوگ خاموش ہیں مگر محصور علاقہ کی غذائی ناکہ بندی کا جھوٹا الزام لگا لگا کر شور مچاتے نہیں تھکتے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ طالبان کی اس حکومت کو مستحکم بنائیں اور جو علاقے مقبوضہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کو بھی آزاد فرمائیں۔

دارالعلوم حقانیہ چھاؤنی اور مرکز طالبان

آخر میں عام مسلمانوں سے ایک اپیل کروں گا کہ دارالعلوم حقانیہ ایک بہت بڑا مرکز اور چھاؤنی ہے اور یہ وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگوں کی امداد سے چل رہا ہے یہ کارخانہ علوم نبوت عام مسلمانوں کے ایک اور دو روپیہ سے چل رہا ہے ہم حکومتوں کی امداد اور فنڈز قبول نہیں کرتے ہیں دارالعلوم کے ساتھ کسی حکومت اور بادشاہ کی امداد نہیں ہے یہ خالص اللہ کا فضل وکرم اور مسلمانوں کی امداد سے رواں دواں ہے مگر آجکل اقتصادی حالات انتہائی خراب ہیں میں پہلی بار یہ بات کر رہا ہوں کہ دارالعلوم بھی بڑے مشکلات میں ہے اقتصادی اور مالی لحاظ سے یہ اتنا بڑا سلسلہ لاکھوں روپیہ کا ماہوار خرچہ ہے یہ اللہ کے فضل سے پورا ہو رہا ہے مگر آپ بھی ایک ذمہ داری محسوس کریں کہ یہ آپ لوگوں کی ایک دینی چھاؤنی اور قرآن وسنت کا سرچشمہ ہے اپنے علاقوں میں لوگوں کی توجہ دارالعلوم کی طرف دلائیں اور ان کو سمجھائیں کہ یہ امداد عام خیرات، زکوٰۃ کی طرح نہیں ہے کہ کسی نے کھایا اور ہضم ہوگیا بلکہ یہ ایک سلسلہ ہے تاقیامت جہاد اور تعلیمات نبوی کی ترویج کیلئے اور صدقہ جاریہ ہے تو آپ یہ فریضہ سمجھیں میرا یہ پیغام ہر کوئی اپنا حلقہ اثر میں پہنچا دے کہ دارالعلوم حقانیہ کو ہر موقع پر یاد رکھیں، تاکہ ہم اس سلسلہ کو مزید بڑھا سکیں وسط ایشیا سے سینکڑوں لوگ آرہے ہیں مگر ہم وسائل کی کمی کی وجہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتے ہیں، اپنے اساتذہ اور ادارہ سے تعلق قائم ودائم رکھیں۔ واخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب
حضرت مولانا امیر خان متقی صاحب

تعارف

تحریک طالبان افغانستان کے اہم کارکن اور طالبان دور کے وزیر اطلاعات وثقافت

شوق شہادت
اور مخالفین کے ظلم و بربریت کی داستان

امارتِ اسلامیہ افغانستان کے وزیر اطلاعات ملا امیر خان متقی کا خطاب

دارالعلوم حقانیہ کو خراج تحسین

خطبہ مسنونہ کے بعد! میرے معزز علماء کرام وطلباء عظام! الحمد اللہ یہ بہت بڑے افتخار کی بات ہے کہ ۱۴۰۰ سال بعد بھی ہمارے ان بھائیوں نے سینکڑوں کی تعداد میں قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی دارالعلوم حقانیہ اور قائد شریعت حضرت مولانا عبدالحق ؒ اور قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی بے پناہ خدمات ہیں میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں انکو خراج تحسین پیش کروں......

پشت دوتائے فلک راست شد از خرمے
تاچوں تو فرزند زاد مادر ایام را
حکمت محض است اگر لطف جہاں آفریں

خاص کند بندہ مصلحت عام را
وصف تر اگر کند ور نکند اہل فضل
حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

میرے بھائیو! ہم اگر مولانا صاحب کو خراج تحسین پیش کریں یا نہ کریں دارالعلوم حقانیہ وہ عظیم دینی مرکز ہے کہ اس میں نہ صرف پاکستانی طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ افغانستان میں بھی اکثر یہی طلباء کرام ہیں جو کہ اس جامعہ سے فارغ التحصیل ہیں جنہوں نے وہاں اسلامی نظام نافذ کیا ہے اور قرآن کریم کے نظام کے نفاذ میں مصروف ہیں یہی طلباء کرام ہیں جنہوں نے محاذ جنگ بھی گرم کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نفاذ کیلئے شب و روز کوشاں ہیں الحمدللہ اس جامعہ نے بہت سخت اور نازک مراحل میں شیخ الہندؒ اور مولانا حسین احمد مدنی ؒ اور دیوبند کی دیگر اکابر کی تاریخ زندہ رکھی ہے الحمدللہ اس جامعہ سے لوگ درس و تدریس و سیاست کیلئے بھیجے جاتے ہیں اور خصوصاً محاذ جنگ کیلئے بھیجے جاتے ہیں نظام حکومت چلانے کیلئے یہیں سے علماء کرام جاتے ہیں اور دعوت و تبلیغ میں اسی مدرسہ کے لوگ مصروف عمل ہیں افغانستان کے طویل جہاد اور حالیہ تحریک طالبان میں جامعہ حقانیہ کا کردار روح رواں اور شہ رگ کی مانند ہے آج نہ صرف افغانستان بلکہ پوری دنیا میں جامعہ کے دینی، روحانی اور جہادی اثرات ظاہر ہو رہے ہیں آج پوری دنیا میں کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو سوائے افغانستان کے جہاں جامعہ حقانیہ اور طالبان کی برکت سے مکمل اسلامی نظام رائج اور نافذ ہے میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو مزید ترقی دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم افغانستان سمیت تمام دنیا میں اسلامی نظام کیلئے کوشاں رہیں اور اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کریں آج ۱۴۰۰ سال بعد بھی طالبان

نے ثابت کر دیا کہ طالبان اگر ایک طرف درس و تدریس کر سکتے ہیں تو دوسری طرف نظام حکومت بھی چلا سکتے ہیں۔

نام نہاد انسانی حقوق والوں کا مسلمانوں کے بارے میں دوہرا معیار

بھائیو! آج پوری دنیا میں ضعیف، کمزور اور مظلوم قوم مسلمان ہے اس لئے کہ مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑا ہے آج فلسطین میں مسلمانوں پر ظلم کیا جا رہا ہے کشمیر میں مسلمان ذلیل ہو رہے ہیں لیکن کوئی سننے والا نہیں ہے اگر دنیا میں کوئی لادین طبقہ یا ایک لادین شخص کے ساتھ کوئی معمولی سی ایک کڑوی بات بھی کرے تو پوری دنیا اٹھتی ہے اور چیختی ہے، لیکن اگر مسلمانوں کے تاریخی مرکز بیت المقدس پر یہودی قابض ہوتے ہیں، ہندوستان میں بابری مسجد جیسے مقدس عبادت گاہ کو مسمار کیا جاتا ہے یا افغانستان میں ہزاروں طالب علم جام شہادت نوش کرتے ہیں مگر کوئی ایک شخص ایسا نہیں ملتا کہ وہ کہے کہ یہ ظلم کیوں کیا جا رہا ہے؟ یہ سب کچھ ہمارے ساتھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ ہم نے جہاد کو چھوڑا ہے آج افغانستان میں طالبان نے اسلامی نظام نافذ کیا ہے آج اگر طالبان ایک آدمی پر حد قصاص جاری کر لیتے ہیں تو پوری دنیا چیختی ہے کہ یہ ظلم ہو رہا ہے مگر دوسری طرف دو ہزار معصوم طالب علموں کو شبرغان میں ملحدین اور کمیونسٹ بے دردی سے شہید کر لیتے ہیں اور انکے ساتھ وہ سلوک اور ظلم کیا جاتا ہے کہ انسانی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی آج ہمارے اوپر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ طالبان نے ہزارہ جات پر ناکہ بندی کی ہے اور وہاں کے لوگ تکلیف میں مبتلا ہیں یورپ رات دن اس کے متعلق پروپیگنڈہ میں مصروف ہے لیکن شبرغان میں دو ہزار طالب علم شہید کیے جاتے ہیں تو انسانی حقوق کے علمبرداروں کو انکی کوئی پرواہ نہیں ہوتی اگر وہاں طالبان بھوک اور پیاس سے شہید ہوتے ہیں تو یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں۔

پنج شیر جیل میں حافظ قرآن کی زبان نہ کاٹنے کی التجا

پچھلے دنوں ہمارا ایک ساتھی پنج شیر کے جیل سے نکل کر آیا وہ کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ نوجوان حافظ قرآن جیل میں تھا وہاں جیل میں جو نگران تھے وہ اس کے زبان پر بجلی کا کرنٹ دے رہا تھا اس طالب علم نے ان سے کہا کہ میرے ہاتھ کاٹ دو، میرے پاؤں کاٹ دو جسم کا جو بھی حصہ آپ مناسب سمجھتے ہیں کاٹ دیں مگر زبان کو کچھ نقصان مت پہنچائیں کیونکہ میں نے چھ سال میں بڑی مشکل سے قرآن کریم حفظ کیا ہے اور میری خواہش ہے کہ زندگی بھر قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہوں مگر ان ظالموں نے اس معصوم طالب علم کی بات نہ سنی اور بالآخر انکی زبان کو کرنٹ دیکر جلا دیا لیکن میں ان ظالموں کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ایک طالب علم کو قرآن کریم کی تلاوت سے منع کرتے ہیں تو یہاں دارالعلوم حقانیہ جیسے اداروں میں ہزاروں حفاظ اور تیار ہو جائیںگے۔

شہید جان بلب طالب علم کا پیغام

میرے بھائیو! اس میں شک نہیں کہ تمام کفری دنیا مسلمانوں کے خلاف متحد اور متفق ہے وہ مسلمانوں کی آزادی نہیں چاہتی لیکن میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے اتنی تکالیف برداشت کیں اب اپنی محنتوں کو ضائع نہ کریں شبرغان میں آج جہاں دو ہزار طالب علموں کی قبریں مل گئی ہیں ان طالب علموں میں سے ایک زندہ بچ جانے والا طالب علم کہہ رہا تھا کہ ایک قطار میں سینکڑوں طلباء کو کھڑا کر کے کلاشنکوفوں کے برسٹ چلاتے اور ایک ہی وار میں سینکڑوں طالب علم شہید کئے گئے وہ کہہ رہا تھا کہ میں بھی گر گیا اور گرنے کیوجہ سے بچ گیا جب وہ چلے گئے تو ایک طالب علم نے آواز دی

کہ کوئی اور زندہ بچا ہے میں اٹھ گیا اور اسکے پاس گیا اس کو دیکھا تو وہ زخمی تھا میں نے اس سے کہا کہ اب کیا کرینگے تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ جائیں یہاں سخت گرمی ہے پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے نہ کوئی سایہ ہے ایسا نہ ہو کہ آپ بھی اس شدید گرمی اور پیاس سے شہید ہو جائیں میں نے ان سے رخصت لی اور چند قدم لئے تو انہوں نے مجھے واپس بلایا اور کہا کہ طالب علموں کو میرا اسلام کہہ دو اور یہ بھی کہا کہ ہمارے خون کے ساتھ غداری نہ کرنا۔

جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب

میرے بھائیو! اس طالب علم نے آپ لوگوں کو پیغام بھیجا ہے اس نے اپنے والدین یا اپنی بیوی یا اپنے رشتہ داروں کے نام کوئی پیغام نہیں بھیجا ہے ان شہداء کی نظریں آپ پر ہیں، آج ہم بہت بڑے امتحان میں مبتلا ہیں ہزاروں طالب علم شہید ہو گئے طلباء نے بہت قربانیاں دیں آج بعض طالب علم مایوسی کے شکار ہیں اور کہتے ہیں کہ تحریک طالبان میں برے لوگ داخل ہو گئے ہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ آئیں اور ان برے لوگوں کو نکال دیں اور اللہ کی دین کی حفاظت کریں۔

بھائیو! طالب علموں کے ساتھ تو صرف ایک سر تھا جو انہوں نے اللہ کے حضور پیش کیا اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کیا اب اس خون کی لاج آپ لوگوں نے رکھنی ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر رہے۔

خطاب

شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی صاحبؒ

تعارف

مولانا دارالعلوم حقانیہ کے سابقین فضلاء اور حضرت شیخ کے قابل اور قریب ترین شاگردوں میں سے ہیں۔ بلوچستان جمعیۃ کے سرکردہ رہنما اور چمن کے جامعہ اسلامیہ کے بانی اور شیخ الحدیث رہے۔ اپنے شیخ کے درسی آمالی کو بڑے اچھے انداز میں قلمبند کیا۔ آل پاکستان فقہی مجلس کے امیر، قومی اسمبلی کے دو مرتبہ رکن رہ چکے ہیں۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ٹریفک حادثے میں شہید ہوئے۔

موجودہ نظام سے
اسلامی انقلاب کی توقع نادانی

جمعیت کے نائب امیر مولانا عبدالغنی ایم این اے کا خطاب

دارالعلوم حقانیہ ایک مثالی اورفیض یافتہ ادارہ

مجھے اس پر فخر ہے کہ میں بھی اس دارالعلوم کا فاضل ہوں۔ مادر علمی دارالعلوم حقانیہ پوری دنیا میں سورج جیسے روشن ہے اور اس کا زندہ مثال یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے مہتمم دارالعلوم دیو بند مولانا محمد اسعد مدنی کی دعوت پر ہم دیو بند گئے۔

مشرق ومغرب میں فیض رسانی کا ادارہ

دارالعلوم دیو بند کے چند طالب علموں نے مجھ سے پوچھا کہ اگر ہم چاہیں کہ فنون پڑھنے کیلئے پاکستان آجائیں تو کیا کوئی ماہر استاد آپ کو معلوم ہے، آپ ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ دارالعلوم حقانیہ ہمارے پاس ہے الحمد للہ اس میں بڑے ماہر اساتذہ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دعاؤں کی برکت ہے کہ آج پوری دنیا میں

دارالعلوم ایک مثالی اور فیض یافتہ ادارہ ہے، انشاء اللہ دارالعلوم کے اپنے ساتھ وابستہ مشرق ومغرب کو فیض رسانی کیلئے کامل واسطہ بنے گا۔

علم کا استعمال برائے اسلامی نظام

موجودہ حالات کے بارے میں اتنا گزارش کرونگا کہ امام بخاری نے اس باب میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ علم علیحدہ ایک صفت اور نعمت ہے لیکن یہ صفت اس وقت کارگر ثابت ہو سکتا ہے کہ اس کا استعمال اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے ہو جائے۔ اگر اس کا استعمال اس کیلئے ہو کہ میں محدث بنوں، مفسر بنوں تو علم فقط اس کے سینہ میں ہوگا، کتب خانہ میں ہوگا، اور اگر علم اسلامی نظام کیلئے واسطہ ہو جائے تو پھر یہ کارگر ثابت ہو سکتا ہے، اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے مختلف طریقے ہیں، ایک پاکستان کا انتخابی طریقہ ہے جمہوری دائرہ میں مغرب کی رہنمائی میں اس سے اسلامی نظام کی توقع نادانی اور خوش فہمی ہے، اسلامی نظام کی نفاذ کے لیے قرون اولیٰ کے طریقہ کو اپنانا ہوگا اور وہ جہادی عمل ہے۔

تحریک طالبان اسلامی انقلاب کا عملی نمونہ

طالبان افغانستان نے عملی طور پر پوری دنیا کو دکھا دیا کہ اسلامی انقلاب آج بھی برپا ہو سکتا ہے اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ انقلاب دینی مدارس کے طلباء اور علماء ہی کے ذریعہ آسکتا ہے، امام بیہقیؒ نے لکھا ہے کہ ۴۲۵ھ میں عرب میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جیسے چند سال پہلے کابل پر یلغار کرنے والوں کو آپ نے دیکھا، میں طالبان کو ایک تجویز دیتا ہوں کہ وہ ہر ضلع میں ایک مدرسہ قام کریں اور اس کو ایسا بنائیں کہ ۶ مہینے طالب علم جہاد مصروف رہے اور ۶ مہینے ان مدارس میں، ماہر اساتذہ کا اہتمام کریں۔

پیغام

بموقعہ جلسہ دستار بندی

امیرالمومنین **ملا محمد عمر مجاہد** حفظہ اللہ

امیرالمؤمنین وبانی تحریک طالبان افغانستان

تعارف

فقیر منش، درویش صفت، زیرک، باصلاحیت سیاستدان، اور عظیم مجاہد، تحریک طالبان افغانستان کی نشاۃ ثانیہ کے کرتا دھرتا، گزشتہ نصف اور موجودہ صدی کے سب سے اہم شخصیت و کردار، علَمِ جہاد بلند کرکے چارسو سرزمین جہاد افغانستان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ بہت عرصہ بعد اسلامی دنیا میں امیرالمؤمنین کے لقب سے شہرت حاصل کی۔ راقم اور دارالعلوم حقانیہ سے عقیدت کا رشتہ رکھتے ہیں۔ اس لئے دارالعلوم حقانیہ نے انہیں اعزازی ڈگری سے نوازا۔

امیرالمومنین کا پیغام طلباء کرام کے نام

تحریک طالبان کی تقویت

امیرالمومنین کا پیغام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ عظیم الشان اجتماع میں افغان وزیر اطلاعات رکن عالی شوری جناب ملا امیر خان متقی نے پڑھ کر سنایا ذیل میں حضرت امیرالمومنین کا پیغام لفظ بہ لفظ نقل کیا جاتا ہے۔

اسلام کے دفاع اور طالبان اسلامی تحریک کی تقویت کیلئے اپنی نگرانی میں ایک ہزار طلبہ کی تعلیم کے لیے مدرسے کے قیام کا اعلان کرتا ہوں جس کے تمام طلبہ ہر وقت مسلح ہوں گے اور جو تعلیمی مصروفیات کے علاوہ دین سے انحراف کرنے والوں سے نمٹنے کے لئے اور اسلام کے خلاف کسی بھی شورش کو کچلنے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہوں گے۔

داخلے کی شرائط حسب ذیل ہوں گے

(۱) نصب العین خالص رضا الٰہی ہو اور نیت میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔

(۲) جرات مند، نڈر اور دلیر ہو۔

(۳) صبر و استقامت کے اعلیٰ اوصاف سے متصف ہو اور اطاعت شعار ہو۔

(۴) بدتمیز و بداخلاق نہ ہو۔

(۵) کم از کم درجہ خامسہ تک علمی قابلیت رکھتے ہوں۔

انتباہ

افغانستان میں رائج شمسی ہجری سال کے مطابق ۱۔۹۔۱۴۷۹ سے قندھار میں دفتر امارت کے صدر دروازے پر اپنا نام درج کروائیں۔

تعداد پوری ہونے پر ریڈیو 'صدائے شریعت کابل' کے ذریعے اطلاع کر دی جائے گی، داخلے کے خواہش مند طلبہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اچھی طرح غور کر کے نام لکھوائیں کیونکہ داخلہ ہو جانے کے بعد تمام قوانین کی پابندی لازم ہو گی۔

والسلام

خادم اسلام

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

خطاب

مولانا نور محمد شہید (ایم این اے)

تعارف

مولانا جنوبی وزیرستان کے بااثر عالم دین مذہبی، سماجی اور سیاسی امور میں بھی چیف آف وزیرستان کہلاتے ہیں۔ وانا میں جامعہ وزیرستان کے نام سے مدرسہ اور جامع مسجد کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبر رہے، بھٹو کے دور میں کئی علاقائی مسائل پر ٹکر لینے سے معتوب ہوگئے۔ کئی سال تک قید و بند میں رہے، اکثر بیٹے حقانیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی تاج محمد اب اپنے مدرسہ میں اعلیٰ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ افسوس ۱۳ رمضان ۱۴۳۱ھ کو ایک خودکش حملے میں ساتھیوں سمیت دورہ قرآن سے فراغت کے بعد مسجد میں شہید کر دئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موجودہ سسٹم
ہر شعبہ زندگی میں ناکام

جلسہ دستار بندی سے مولانا نور محمد صاحب ایم این اے وزیرستان کا خطاب

اب آخری سہارا اسلامی نظام ہی رہ گیا ہے

اس وقت جو نظام جاری ہے پاکستان اور ان کے اطراف میں اب اس بات پر اہل اقتدار اور اہل الرائے متفق ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت کی شکل میں جو نظام ہے یہ ہر شعبہ میں ناکام ہو گیا ہے، اس ملک میں مارشل لاء آزمایا گیا، اس ملک میں اسلامی سوشلزم اور اسلامی جمہوریت کا تجربہ کیا گیا۔ صدارتی اور پارلیمانی نظام بھی آزمائے گئے لیکن سب ناکام ہو گئے، یہ سب تجربے سوائے بربادی کے کچھ بھی نہ دے سکے۔

آخری سہارا

اب آخری سہارا اسلامی نظام ہی رہ گیا ہے، شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس پر مجبور کر رہا ہے کہ اس ملک میں خالص اسلامی نظام نافذ کریں، کیونکہ ملک کی بقاء اور سالمیت اسی پر موقوف ہے، قرآن وسنت کی اساس پر مکمل اسلامی نظام کی نفاذ کیلئے ماحول اور فضاء ہموار ہے، اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے، افغانستان میں طالبان کیوں کامیاب ہو گئے، وہ بھی ہمارے جیسے لوگ ہیں لیکن وہاں کے طالبان متحد ہو گئے اس لیے اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے، امت کی وحدت کیلئے اسلامی نظام کی نفاذ ضروری ہے۔ میں آخر میں سب فضلاء کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جلسہ دستار بندی ۱۹۹۸ء

خطبات

دستار بندی جلسہ وختم بخاری

جامعہ دارالعلوم حقانیہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۸ء

ایمان افروز مجلس میں

دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ ۵۳ ویں دستار بندی کی تقریب بڑے جوش و جذبے کے ساتھ ۱۹ نومبر بروز جمعرات منعقد ہوئی، دستار بندی کیلئے مدرسہ کی جانب سے نہ تو کوئی اشتہار چھپتا ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ شہرت لیکن مادر علمی کیساتھ علماء وطلباء بالخصوص عوام کی محبت و اخلاص کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ دستار بندی سے ایک دن قبل عصر کو دارالعلوم میں لوگوں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا اور دارالعلوم اپنی کشادگی کے باوجود اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھا ۱۹ نومبر کا دن دارالعلوم کے فضلاء کیلئے خوشی کیساتھ ساتھ غم کا دن نظر آرہا تھا ایک تو اساتذہ اور مادر علمی سے فراق اور دوسرا عملی میدان میں باطل کے مقابلے کیلئے نکلنا اور لادینی قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہونا لیکن دارالعلوم کے فضلاء کو اللہ تعالیٰ نے ہر شعبہ میں مقبولیت سے نوازا ہے اور ہر میدان میں انکے کارنامے روز روشن کی طرح عیاں ہیں دارالعلوم کی جامع مسجد کے سامنے وسیع صحن میں انتظامیہ کی جانب سے سٹیج کا انتظام کیا گیا تھا اور یہ کام دارالعلوم کے شعبہ حفظ کے طلباء اور اساتذہ نے بطریق احسن سرانجام دیا سٹیج کی تکمیل کے علاوہ دارالعلوم کے فضلاء اور ان کے مہمانوں کیلئے سٹیج کے سامنے الگ جگہ کا انتظام کیا گیا تھا دستار بندی کی رات دارالعلوم میں ایک عجیب منظر اور پرنور

سماں تھا علماء وطلباء کے اس عظیم نورانی اجتماع پر گویا آسمان سے انوار کا نزول محسوس ہو رہا تھا علی الصباح دارالعلوم کے چاروں اطراف سے لوگوں اور گاڑیوں کا ایک تانتا بن گیا تھا اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد مادر علمی کی طرف سے رواں دواں تھی حاضرین کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن دستار بندی کے دوران تا حد نگاہ سر ہی سر نظر آ رہے تھے گاڑیوں کی کثرت کی وجہ سے تقریباً روڈ کے دونوں اطراف میں ایک کلو میٹر تک گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ ایسے دینی جلسوں اور جم غفیر میں شر پسند عناصر کی طرف سے خطرہ کا احتمال بھی زیادہ ہوتا ہے اور خاص کر موجودہ حکومت تو مدارس عربیہ کے خلاف درپے آزاد ہے اور ان مدارس پر امریکہ کے ایما پر دہشت گردی جیسا گھناونا الزام عائد کرتے ہیں تو اس قسم کے خطرات سے نمٹنے کیلئے دارالعلوم کی حساس جگہوں پر دارالعلوم کے طلبہ نے سیکورٹی کے انتظامات سنبھال لیے تھے چار مسلح طلبہ سٹیج پر کھڑے تھے اس کے علاوہ دارالعلوم کے مین گیٹوں اور اونچے مقامات پر بھی دارالعلوم کے چاق و چوبند طلبہ نے سیکورٹی کے فرائض انجام دیے اور اللہ کے فضل و کرم سے اور اساتذہ کی خصوصی دعاؤں سے دستار بندی کی یہ بڑی تقریب ہر قسم کے شر پسند عناصر کے شر سے محفوظ رہی۔

امارت اسلامی افغانستان کے وفد کی شرکت

دستار بندی میں لوگوں کے ایک جم غفیر کے علاوہ امارت اسلامی افغانستان کے علماء کے ایک بڑے سرکاری وفد نے بھی شرکت فرمائی جو حضرت مولانا مسلم حقانی وزیر حج واوقاف کی سربراہی میں آیا تھا وفد میں وزیر صحت ملا محمد عباس، وزیر پلان مولانا قاری دین محمد، نمائندہ سرحد مولانا عبدالقدیر حقانی شامل تھے اسکے علاوہ افغانستان کے ایک سابق اور معروف جہادی کمانڈر حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولوی محمد نبی محمدی

مدظلہ نے بھی خصوصی شرکت کی افغان علماء کے علاوہ پاکستان کے دور دراز علاقوں سے جید علماء و مشائخ نے بھی دارالعلوم کے دستار بندی میں شرکت کو اپنے لیے باعث فخر سمجھا بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے مفتی اعظم، محدث کبیر شیخ الحدیث حجرت مولانا مفتی فرید مدظلہ العالیٰ نے بیماری کے باوجود اپنی آمد سے مجلس کو چار چاند لگا دیئے اس کے علاوہ پریس اور ارباب صحافت اور متعدد روز ناموں کے ایڈیٹروں نے بھی جلسہ میں شرکت کی جسمیں روزنامہ اوصاف کے ایڈیٹر جناب حامد میر صاحب اور پشتو روزنامہ وحدت کے ایڈیٹر جناب پیر سفید شاہ قابل ذکر ہیں۔

دستار بندی کے اغاز کیلئے جامعہ کی طرف سے ظہر ایک بجہ کا وقت مقرر کیا گیا تھا لہٰذا تمام حاضرین طعام ونماز سے فراغت کے بعد جلسہ گاہ تشریف لائے جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے آغاز میں اپنے استقبالیہ کلمات میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا تلاوت کلام کے بعد ختم بخاری شریف کیلئے دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالیٰ جب سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو تمام طلباء اور حاضرین جلسہ اور سٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء اور مہمانوں نے احتراماً کھڑے ہو کر مولانا کا استقبال کیا۔

مولانا سمیع الحق کا درس

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بخاری شریف کے آخری حدیث کلمتان حبیبتان الخ کی دلنشین علمی، تحقیقی اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق تشریح فرمائی اور فضلاء طلبہ کرام کو مفید ہدایتیں دیکر ان کی ترقی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کی آپ نے ملکی اور خصوصاً افغانستان اور عالم اسلام کے سیاسی حالات پر بھی تفصیلی اظہار خیال فرمایا آپ کی تقریر کی تلخیص پیش کی جا رہی ہے۔

عالم اسلام میں استعمار کے خلاف بیداری کی لہر: (مولانا سمیع الحق کا خطاب)

آج عالم اسلام پر دشمنوں کے مسلط کردہ استعماری اور سامراجی نظام دم توڑ رہے ہیں اور پورے عالم اسلام میں غیروں کے شکنجوں کو توڑنے کی لہریں اٹھ رہی ہیں اور ملت مسلمہ کو اسلام دشمنوں سے فیصلہ کن معرکہ درپیش ہے ایسے حالات میں افغانستان میں قائم ہونے والا اسلامی نظام دنیائے کفر کا نشانہ بنا ہوا ہے اور پوری ملت اور اسلامی دنیا کا فرض ہے کہ اسکی حفاظت و دفاع کیلئے اٹھ کھڑی ہو کیونکہ یہ مسئلہ طالبان کی حمایت اور مخالفت کا نہیں بلکہ اس مقدس نظام کا ہے جسے دشمن ایک لحہ برداشت نہیں کرسکتا۔

جمہوری اور لادینی سیاست دم توڑ چکی ہے

آج عالم اسلام اور پاکستان اسلامی انقلاب کے طرف بڑھ رہا ہے نام نہاد جمہوری اور لادینی سیاست دم توڑ چکی ہے، سوشلزم اور کمیونزم کے منافقانہ لبادے چاک ہو چکے ہیں اور مروجہ پارلیمانی راستے اصل منزل سے مسلمانوں کو دور کرتے جارہے ہیں اسے حالات میں دینی قوتوں نے آگے بڑھ کر یہ خلاء پر کرنا ہے علماء اور دینی طبقوں کو باطل سے چومکھی جنگ لڑنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے میری افغانستان میں برسراقتدار طالبان سے درخواست ہے کہ آپ صدیوں بعد قائم کیے جانے والے اسلامی نظام اور ملک کو ایک مثالی فلاحی ریاست بنانے کے بہت نازک تجربہ سے گزر رہے ہیں اور گویا کہ یہ پل صراط پر گزرنا ہے اس کے لیے آپ کو ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا ہوگا اور انتہائی توازن، میانہ روی، اعتدال اور حضور ﷺ کے اختیار کردہ حکمت عملی سے کام لینا ہوگا ورنہ آپکی معمولی غلطی کا خمیازہ صدیوں تک اسلامی دنیا کو بھگتنا پڑے گا

اسلامی تشخص اور اقدار کی حفاظت

یہاں پاکستان کا اسلامی تشخص اور دینی اقدار مدارس دینیہ کے دم خم سے زندہ ہے پاکستان کے نظریاتی تشخص کیلئے یہ مدارس ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں دینی حمیت اور جہاد کی سپرٹ ان مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم کی وجہ سے باقی ہے اس لئے امریکہ، یورپ اور غیر مسلم اقوام مدارس کے اس نظام کو تہ و بالا کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان میں اسلامی انقلاب کو برداشت نہ کرنے والی قوتیں ان کی آلہ کار بن رہی ہے اس کیلئے پوری قوم کو اس کی پشت پناہی کرنی ہوگی، پاکستان مین شریعت کے نفاذ کی باتیں ایک عظیم اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کیلئے کی جارہی ہیں، حکمران جب تک امریکہ کی غلامی کی بیڑیاں توڑ کر آزادی کی راہ اختیار نہیں کریں گے یہاں ان کے ہاتھوں شریعت کا نفاذ امر محال ہے، مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس جیسے بڑے مدارس خالص مسلمانوں کے امداد پر چل رہے ہیں کسی بھی بیرونی قوتوں اور حکومتوں کی یا پاکستانی گورنمنٹ کا اس کے ساتھ ایک پائی امداد بھی نہیں ہے ایسے تمام پروپیگنڈے ان اداروں کے عظیم کردار کو مسخ کرنے کیلئے کئے جارہے ہیں۔

خطاب

حضرت مولانا محمد مسلم حقانی صاحب

وزیر حج و مذہبی امور امارت اسلامیہ افغانستان

تعارف

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار فاضل جید عالم، جہادی جذبے سے سرشار، طالبان کے دور حکومت میں حج واوقاف کے وزیر رہے۔

شہداء کی روحیں
حقانیہ کے فضلاء کی راہیں تک رہی ہیں

دریائے آمو کے کناروں پر اسلام کا نفاذ دارالعلوم حقانیہ کی برکت

ختم بخاری شریف کے بعد تقاریر کے سلسلے میں سب سے پہلے مقرر افغانستان کے جید عالم اور دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فاضل مولانا محمد مسلم حقانی تھے، آپ نے اپنے فاضلانہ خطاب میں اس صدی کی عظیم تحریک طالبان پر تفصیلی روشنی ڈالی اور فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو بیرونی کفریہ طاقتوں کے سازشوں سے آگاہ کیا، مولانا مسلم حقانی کا مجاہدانہ خطاب شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

الحمدللّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد أعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قال اللّٰہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد:۷)

ایک علمی محفل

اس مبارک علمی محفل میں تمام اساتذہ کرام کی موجودگی میں میرا تقریر کرنا تو بے ادبی ہے لیکن دارالعلوم حقانیہ کے مسئولین کی طرف سے مجھے دعوت دی گئی اس لئے تعمیل حکم کے طور پر آپ حضرات کے سامنے چند معروضات پیش کرتا ہوں۔

امیر المومنین کی حقانیہ آنے کی خواہش اور پیغام

سب سے پہلے تو اپنے اساتذہ کرام، فضلاء کرام اور عام مسلمانوں کو جناب امیر المومنین ملا محمد عمر صاحب کی طرف سے سلام اور نیک خواہشات آپ لوگوں تک پہنچاتا ہوں انہوں نے یہاں آپ لوگوں کے پاس مجھے بھیجتے وقت فرمایا کہ میرے طرف سے دارالعلوم کے تمام مسئولین اساتذہ کرام اور فضلاء وطلبہ کو سلام عرض کریں اور ساتھ یہ بھی کہدیں کہ میرا تو بہت جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ اس مادر علمی دارالعلوم حقانیہ جاؤں اور آپ لوگوں کیساتھ ملاقات کرسکوں، لیکن مصرفیات کی وجہ سے خود حاضر نہیں ہو سکتا اور پھر انہوں نے مجھے بطور نیابت اور نمائندگی کے لئے یہاں بھیجا۔

دشت لیلیٰ کے معصوم شہداء

معزز فضلاء کرام! آپ کو دستار فضیلت مبارک ہو، اب آپ پر بھاری ذمہ داری آگئی اور حضرت شیخ الحدیثؒ اور دیگر اساتذہ وشیوخ نے آپ لوگوں کو ایک عظیم امانت سپرد کی، انہوں نے آپ کو اللہ کا دین سونپا، آپ کا اصل امتحان اب شروع ہونے والا ہے اور آج آپ امتحان کے عملی میدان کو جارہے ہیں، وہاں امریکہ کے کروز میزائل بھی آپ پر لگیں گے اور ایران کی فوجی مشقیں بھی آپ کیخلاف شروع ہیں، آج آپ عمل کے میدان میں جارہے ہیں تاکہ اللہ کے احکامات خدا کی زمین پر عملاً نافذ کریں، آج دشت لیلیٰ اور حیرتان کے ہزاروں معصوم شہداء کی روحیں آپکی منتظر ہیں کہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء آئیں گے اور جس پاکیزہ ہدف کیلئے ہم نے خون دیا ہے یعنی اللہ کے نظام کے نفاذ اور خدا کی شریعت کی ترویج کیلئے، اب یہ ہدف آپ لوگ پورا کریں گے۔

فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی قربانیاں

گذشتہ سال انہی دنوں میں ہزاروں طلبہ، فضلاء اور حفاظ قرآن شہید کر دیئے گئے اور انہوں نے خدا کے دین کی خاطر اپنے سروں اور جانوں کی قربانیاں پیش کیں، انہیں قربانیوں کی بدولت آج وہاں افغانستان میں اسلامی نظام نافذ اور اسلامی شریعت حاکم ہے اور اسلام کا سفید پرچم پوری آب وتاب کے ساتھ لہرا رہا ہے۔ افغانستان میں نفاذ اسلام تمام عالم اسلام کیلئے باعث فخر ہے، الحمد للہ یہ ان مشائخ عظام کی محنتوں کا ثمرہ ہے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ کی شبانہ روز محنتوں کا نتیجہ ہے ان لوگوں کی خدمات آج مزار شریف میں نظر آرہی ہیں، آج دریائے آمو کے کناروں پر اسلام نافذ ہے اور یہ دارالعلوم حقانیہ کی برکت ہے۔

عالم کفر پر دہشت طاری ہے: نفاذ اسلام سے عالم کفر کا خوف

محترم فضلاء کرام! آج ان فضلائے کرام مجاہدین نے قربانیاں دی ہیں، آج تمام عالم کفر آپ کی طرف متوجہ ہے، اب آپ کا مقابلہ امریکہ سے ہے، آج تمام کفار پر لرزہ طاری ہے حالانکہ ہمارا صرف اپنے ملک کے ساتھ کام ہے، اپنی ہی سرزمین میں ہم شریعت نافذ کررہے ہیں، ہم نے کسی پڑوسی ملک پر تعرض نہیں کیا ہے اور نہ ہم نے کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے، ایران جو کہ اپنے آپ کو اسلام کا بہت بڑا چیمپئن اور ٹھیکیدار کہتا ہے وہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ افغانستان میں اسلام نافذ ہو۔ ہمارے اساتذہ اور مشائخ نے ہمیں جو امانت سونپی ہے ہم اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھائیں گے اور ہم خدا کے ساتھ یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ جس قانون کیلئے حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام اور علماء امت نے خون کے نذرانے دیئے تھے وہ قانون ہم

نافذ کر کے دم لیں گے اور شہداء کے مقدس خون کی لاج رکھیں گے، ہم اپنے اساتذہ اور مشائخ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی مستجاب دعاؤں میں نہ بھولیں۔

سابقہ جہادی لیڈروں کا سوء عاقبت

بہت ہی افسوس کا مقام ہے کہ روس کے ساتھ لڑنے والے (سابقہ جہادی کمانڈر) ماضی میں دارالعلوم حقانیہ کے سٹیج پر تقریر کرنے والے اب ماسکو میں بیٹھ کر مجاہدین کے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں اور تمام عالم کفر کو دعوت دیتے ہیں کہ تحریک طالبان کے خلاف ہمارے ساتھ تعاون کریں لیکن اللہ کا فرمان ہے "یٰاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ یَنۡصُرۡكُمۡ وَیُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ" (محمد:۷) کہ اگر آپ نے اللہ کے دین کی حمایت کی تو میں آپ کو خارق العادات فتوحات دوں گا، جیسا کہ طالبان کو فتوحات اور محیر العقول کامیابیاں مل رہی ہیں، آج دنیا حیران ہے کہ تمام عالم کفر اور ماہر افواج مخالفین کے ساتھ ہے اور پھر بھی یہ لوگ مٹھی بھر طلباء سے شکست پر شکست کھاتے جا رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ حي و قیوم ذات ہے جس نے نوحؑ کو طوفان نوح سے نجات دی وہی ذات طالبان کے ساتھ ہے حضرت ابراہیمؑ پر جس ذات نے آگ کو گلزار بنایا اور جس ذات نے سلیمان علیہ السلام کے تحت کو ہوا میں اڑایا تھا آج بھی اُسی خدا کی نصرتیں طالبان اور حق کی جماعت کے ساتھ ہیں۔

فضلاء حقانیہ کی شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفرازی

محترم فضلاء! آج تمام عالم اسلام کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ آپ میدان عمل میں جائیں اور اپنے اساتذہ و مشائخ کی عزتیں اوج پر پہنچائیں۔ بہت سے فضلاء نے جنکی گذشتہ سال یہاں پر دستار بندی ہوئی تھی اسی سال وہ شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوئے اور اپنے رب کے پاس بہترین حالت میں پہنچ چکے ہیں مِنَ

الْمُؤْمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیۡهِ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا (الاحزاب:۲۳) دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور دیگر اساتذہ و مشائخ نے ہمیں جہادی دروس اور خصوصاً بخاری شریف میں کتاب المغازی کا درس دیا تھا اور اسکے نتیجے میں ہم محاذ جنگ پر گئے اور کامیاب و کامران ہوئے، یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا کرم ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسلام اور شریعت کے قانون سے بہرہ ور فرمائیں۔

پاکستان اور افغانستان میں حقانیہ کی ناقابل فراموش خدمات

پاکستان اور افغانستان میں علماء اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کی جتنی خدمات ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں، وہ ہم کبھی بھی بھول نہیں سکتے، ہم ہمیشہ اپنے مشائخ و اساتذہ اور اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کیلئے دست بدعا ہیں اور ہم سے جتنا تعاون ہو سکے گا ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے اور اس مادر علمی کی تعمیر و ترقی کیلئے شبانہ روز محنت کریں گے۔ ہم پاکستانی عوام کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے ہماری بہت بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا اجر ان کو مرحمت فرما دے اور اس ملک کو بھی اسلام اور شریعت کا قلعہ بنا دے۔

(الحق ج۳۴،ش۳،دسمبر ۱۹۹۸ء)

خطاب

جناب حامد میر

تعارف

جیو ٹی وی کے شہرۂ آفاق اینکر، جنگ کے کالم نگار، انتھک محنتی، معاملات اور حوادث وخبر کی تہہ تک پہنچ کر حقائق کو بے نقاب کرنے کے ماہر، سخت ترین خطرات افغانستان میں ہوں یا لبنان وغیرہ میں بے خطر کود پڑنا اِن کی کمزوری یا بہادری ہے؟ عرصہ سے اپنے پروگرام کیپٹل ٹاک جیو کے ذریعہ میڈیا کی سکرین پر نمایاں ہیں۔

لادین لوگوں کے سامنے طالبان کی حمایت

طالبان کے عظیم دشمن

اسکے بعد سٹیج سیکرٹری نے پاکستان کے بے باک، نڈر اور تحریک طالبان کے پر جوش حامی، مشہور صحافی روزنامہ ''اوصاف'' کے ایڈیٹر جناب حامد میر کو خطاب کی دعوت دی تو انہوں نے اپنے پر جوش خطاب میں طالبان افغانستان کی حمایت کر کے ایک منطقی انداز میں یہ ثابت کر دیا کہ عصر حاضر میں امریکہ اور ایران طالبان کے عظیم دشمن ہیں اور ان کی یہ دشمنی طالبان کیساتھ نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کیساتھ ہے، یہاں صوبہ سرحد اور دارالعلوم حقانیہ میں طالبان کی حمایت کرنا آسان ہے لیکن ملک کے دارالحکومت اور بڑے بڑے لادین لوگوں کے درمیان طالبان کی حمایت کرنا بڑا مشکل کام ہے، الحمدللہ آپ کی دعاؤں سے میں نے وہ بڑا محاذ تنہا سنبھالا ہوا ہے، میں آج خود کو انتہائی مطمئن اور مسرور سمجھ رہا ہوں کیونکہ میرے پیچھے ہزاروں علماء وطلباء اور دارالعلوم حقانیہ جیسا ادارہ موجود ہے۔

حقانیہ کی مالی مشکلات: (مولانا شیر علی شاہ کا خطاب)

جناب حامد میر صاحب کے موثر خطاب کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے شیخ

الحدیث اور عظیم مجاہد مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدنی مدظلہٗ نے دارالعلوم کی تاسیس اور دارالعلوم کے شعبہ جات اور انتظامی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس وقت دارالعلوم شدید مالی بحران سے دوچار ہے اور اسکے ساتھ نہ تو حکومت کسی قسم کا مالی تعاون کرتی ہے نہ ہم سرکاری امداد قبول کرتے ہیں آپ لوگ کرسکتے ہیں تو کریں، شیخ صاحب کے تقریر کے بعد وقت کے اختصار کیوجہ سے دستار بندی کا آغاز کیا گیا اور دارالعلوم کے چارسو پچیس (۴۲۵) طلبہ دورہ حدیث اور درجہ حفظ وتجوید کے چھپن (۵۶) طلباء کو دستار فضیلت سے نوازا گیا۔

اختتامی دعا: (مولانا محمد نبی محمدی)

تقریب دستار بندی کے بعد یہ مبارک محفل امیر ''حرکت انقلاب اسلامی افغانستان'' عظیم مجاہد رہنما حضرت مولانا محمد نبی محمدی مدظلہٗ کی طویل دعا کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

صاحبزادوں کی دستار بندی

تقریب میں نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہٗ کے صاحبزادے حافظ سلمان الحق حقانی اور ناظم اعلیٰ الحاج مولانا اظہار الحق صاحب مدظلہٗ کے صاحبزادے حافظ عرفان الحق حقانی کی بھی دستار بندی کی گئی، اس طویل اور پرہجوم جلسہ میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آرہی تھی کہ طلبہ اور عوام نے نظم وضبط کا بہترین مظاہرہ کیا اور آخر تک سامعین اپنے جگہوں سے نہیں ہلے، جلسہ میں تقاریر کے ساتھ ساتھ نعت خوان حضرات نے اپنے زریں کلام سے جلسہ کی رونق کو دوبالا کردیا تھا بالخصوص افغانستان کے نامور نعت خوان محمد دین شاہ اور خیال بادشاہ کی نظموں سے لوگ بہت زیادہ محظوظ ہوئے، جلسہ کے اختتام کے بعد طلبہ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے البتہ وفاق المدارس کے امتحان دینے والے طلبہ مدرسہ میں ہی رہ گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دَ عرفان الحق دَستاربندی سِهرا

دَ اِظهار[1] حؤئے عرفان[2] دا دے نن فارغیږی
دزړګی ئے ارمان دادے نن پوره ګیږی
کاش چه شیخ[3] د شیخینو م نن وے ژوندے
اللّٰه! روح به ئے قبر کښ نن خوشحا لیږی
په هر ځائے کښ چه ګورئ د شیخ برکات دی
حقّانی فرزندان نن کابل کښ جنګیږی
حقّانی قوتونه دَ بَاطِل مُقابل دی
هر میدان کښ باطل باندے دوئ ګُو ته کیږی
په الحق خاندان کښ خندا خوشحالی ده
موراوپلار لوئے وارِه درته تول خوشحا لیږی
دے قائد[4] مو خوشحاله ډیرپدے باندے زیات
دوه وریرونه ئے نن عَالِمان چه جوړیږی
حاجی ګل[5] دے خوشحاله خدائے د کړی ټے نصیب
خوشحالئ نه جامو کښ دے نن نهٔ ځا یږی
د راشد او حامد[6] دوارونن خوشحالی ده
دووئ صف کښ عرفان او سلمان[7] شا میلږی
کهٔ لقمان[8] کهٔ حسیب[9] دے په دے دی خوشحاله
چه زمو نږرور عرفان دا دے نن مُلا کیږی
په تیتئ ژبه ګو ره سنّی[10] ته چه وائی
چه درورِم په غا ړهسهرے دی پړقیږی
ترخیوال[11] وائی تراوسه ځوانی بیفکری وه
لوئے لوئے پیتی په سر مو د نن نه باریږی

نَشَدَہٗ وَ کَتبَہٗ: نورالاسلام حقانی رجب المرجب ۱٤۱۹ھ

---

[1] مولانا حاجی اظہار الحق مدظلہ [2] مولانا عرفان الحق حقانی اطال اللہ عمرہ [3] شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ [4] شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ [5] حاجی اظہار الحق صاحب [6] صاحبزادگان قائد محترم۔ مولانا حامد الحق اور مولانا راشد الحق سلمہما [7] مولانا سلمان الحق فرزند حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ [8]، [9] صاحبزادگان مولانا حاجی اظہار الحق۔ مولانا لقمان الحق حقانی اور حسیب الحق حقانی [10] فرزند مولانا حاجی اظہار الحق۔ محمد عمیر الحق سنی (شہید) [11] محرر دفتر اہتمام (مولانا) نورالاسلام کا تخلص

جلسہ دستار بندی ۲۰۱۵

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۱۴رمئی ۲۰۱۵

جامعہ حقانیہ
کی جلسہ دستار بندی کی رونق افروز مجلس

۱۴مئی جمعرات بعد از ظہر برصغیر پاک و ہند میں دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیاء کی عظیم الشان بین الاقوامی آزاداسلامی یونیورسٹی، مرکز علم ورشد وہدایت جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی سترویں(۷۰) دستار بندی کی تقریب اور ختم صحیح بخاری کا سالانہ اجتماع تھا، احقر پر اللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات واحسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عظیم مادر علمی، شجر سایہ دار کے پڑوس مرکز علم و دانش جامعہ ابوھریرہ میں درس وتدریس، تعلیمات کی نظامت اور القاسم اکیڈمی کے حوالے سے تکوینی طور پر خدمت کے مواقع دیئے گئے، جن کی برکت سے وقتاً فوقتاً دارالعلوم حقانیہ اور اس کے مشائخ کے فیض سے بہرہ ور ہونے کے مواقع ملتے رہتے ہیں ''ساعتے با اہل حق'' کا سلسلہ علم و ادب اسی شجرہ سایہ دار کا ثمرۂ شیریں ہے جس سے ایک دنیا محظوظ ہورہی ہے۔ والحمد للّٰہ علی ذلك۔

اجتماع کے روز ظہر کے بعد احقر جیسے ہی اکوڑہ خٹک کی پرنور فضاؤں میں

داخل ہوا تو خوشحال خان خٹک ڈگری کالج سے لے کر خوشحال خان خٹک لائبریری تک سڑک کے دونوں کنارے گاڑیوں سے بھرے ہوئے تھے، عوام دور دراز سے اپنے محبوب مرکز، قدیم فضلاء اپنی مادرِ علمی، عامۃ المسلمین حصولِ دعا اور فضلاء کے اقارب و رشتہ دار تبریک اور تقریب ختم بخاری و دستار بندی میں شرکت کے لیے آرہے تھے، تقریب ختم بخاری ہو یا حقانیہ کا اجتماع دستار بندی، محبین ومخلصین اور والہین بڑے عاشقانہ اور والہانہ انداز میں دور دراز سے آتے اور اپنی عشق ومحبت کی ریت نبھاتے ہیں، اکوڑہ خٹک کی سرزمین چہار جانب کی راستیں، بڑی سڑکیں اور چھوٹی گلیاں، ہر محلے کی مسجد اور اکوڑہ کے گردونواح کے تمام ڈیرے اور بیٹھکیں دارالاضیاف کا منظر پیش کر رہی تھیں علمی، دینی، روحانی جشن اور عید کا سماں تھا۔خود دارالعلوم حقانیہ کے احاطوں اور وسیع وعریض صحنوں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔

گزشتہ رات سے قافلے کاروانوں کی شکل میں اکوڑہ خٹک پہنچ رہے تھے، جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف کو اپنی کشادگی کے باوصف تنگ دامنی کی شکایت تھی، سٹیج زیر تعمیر جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تہہ خانے کے چھت پر بنایا گیا تھا، سٹیج پر اکابر ومشائخ عظام وصلحا اور دارالعلوم کے معاونین کے لیے نہایت سلیقے سے کرسیاں سجائی گئیں تھیں، ادنیٰ خادم سے لے کر سینئر استاد تک تمام اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے، احقر سٹیج پر پہنچا، پیچھے ایک کرسی ملی اور اس پر بیٹھ گیا اور اس بارونق و پرنور تقریب کے انوارات سے محظوظ ہوتا رہا۔

مشائخ دارالعلوم میں سے سب سے پہلے جو مقدس ہستی سٹیج پر جلوہ افروز ہوئی وہ شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب کی تھی۔حضرت مولانا محمد یوسف شاہ حقانی حسب

سابق سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے کے لیے سٹیج پر موجود تھے۔موسم انتہائی گرم تھا، فضلاء زیرتعمیر مسجد کے تہہ خانے میں تشریف فرما تھے، اس طرح کہ سٹیج کا نظارہ کر سکتے تھے، عوام وشرکاء بھی ان کی دید سے بہرہ ور ہو رہے تھے، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مد ظلہ، اضیاف، مشائخ اور اکابر کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائے، فضلاء اور شرکاء ان کے اعزاز واکرام کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت مولانا مدظلہ نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خوش آمدید کہا اور بیٹھنے کی تاکید فرمائی۔

احقر اپنے محسن استاد شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی کی تلاش میں تھا، جب نظر نہ آئے تو فون کیا، فرمایا: میں شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ کے ہمراہ آرہا ہوں، تھوڑی دیر دونوں حضرات محبین کے ہجوم میں تشریف لائے اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوئے۔

مولانا محمد یوسف شاہ حقانی نے مائیک سنبھالا اور تلاوت کلام پاک کے لیے دارالعلوم کے دورۂ حدیث کے طالب علم مولانا قاری اسد اللہ حقانی کو دعوت دی، قاری صاحب نے اپنی مسحور کن آواز میں تلاوت فرمائی۔سٹیج پر جتنی بھی کرسیاں رکھی گئی تھیں کم پڑ گئیں، لہٰذا صفیں بچھا دیں گئیں اور آنے والے دیگر مہمانوں کو وہاں بٹھایا جاتا رہا، سٹیج پر جس طرف بھی نظر اٹھی، ارباب علم ودانش نظر آئے، محدثین، مفسرین، عمائدین، زعمائے قوم وملت، علماء اور اولیا کا نورانی منظر تھا اور تاحد نگاہ حاضرین کی والہانہ نگاہیں تھیں، علم وروحانیت کا جلوۂ جہاں آرا سے تاحد نگاہ حاضرین لطف اندوز ہو رہے تھے۔

میرے قریب مولانا میاں آیاز احمد حقانی اور روزنامہ آج پشاور کے مشہور کالم نگار جناب فصیح الدین صاحب تشریف فرما تھے، ’’خامہ بہ جوش‘‘ ان کے کالم کا ٹائٹل

ہے، اسی نام سے ان کے مضامین اور کالموں کا مجموعہ بھی شائع ہوا۔ ''مکاتیب مشاہیر'' پر
ان کا ایک مفصل مضمون بھی علم و ادب، قلم وکتاب سے شغف رکھنے والے حضرات سے
داد وتحسین وصول کر چکا ہے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا، تلاوت ونظم ونعت کے بعد وفاق المدارس
کے نائب صدر اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار
الحق مدظلہ صاحب کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا:

خطبہ استقبالیہ: (شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہ)

معزز علمائے کرام، مہمانان گرامی اور میرے عزیز طلبہ! الحمدللہ جامعہ دارالعلوم
حقانیہ کا یہ سالانہ اجتماع ہر گذشتہ سال سے عظیم تر ہوتا ہے ولـلآخرة خير لك من الأولى
آپ دور دراز سے تشریف لائے ہیں میں آپ کو دارالعلوم حقانیہ اور اس کے خدام
بالخصوص حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

آج بین الاقوامی ختم بخاری اور دستار بندی ہے، دارالعلوم کی یہ اجتماع عالمی
اجتماع ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے دور میں دو دورات پروگرام ہوتا اکابر
،مشائخ تشریف لاتے مگر پھر جگہ کم پڑ گئیں تو پھر عصر کے بعد ختم ہوتا اور مٹھائی تقسیم ہوتی
پھر جب افغان مجاہدین کے مدرسوں سے فضلاء آتے پگڑیاں باندھے ہوئے شیخ الحدیثؒ
صرف ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اس سے یہ سلسلہ چلا جو آج تک جاری ہے، ہم بھی ان
شاءاللہ! پچاس سالہ دستار بندی کریں گے ان شاءاللہ دارالعلوم دیوبند کی طرح۔

آج ستّرویں دستار بند کی تقریب ہے۔ میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ
اس گرمی میں تشریف لائے، اس مجمع میں بہت بڑے بڑے علماء ہیں، دارالعلوم کے
قدیم فضلاء ہیں، ہم ہر ایک سے فرداً فرداً نہیں مل سکے، آپ کا بہت بڑا حق ہے میں

اپنی طرف سے اور حضرت مولانا مدظلہ کی طرف سے آپ سب سے معافی مانگتا ہوں
ہمیں درگذر فرمائیں۔

جامع مسجد کا جو کام شروع ہوا ہے اور جو چھت ڈالا گیا ہے یہ اس کا چوتھائی
حصہ بھی نہیں۔ دستار بندی کی تقریب کے لیے جگہ کی تعین کا مسئلہ تھا، کبھی عیدگاہ کا فیصلہ
ہوتا اور کبھی دوسری جگہوں کا انتخاب ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کو یہاں کرانا منظور تھا کہ شہدائے
بالاکوٹ جہاں سے گذرے تھے یہیں دستار بندی بھی ہوں۔

دین اسلام کی حقانیت اور حقانیہ کی عظمت، وسعت کار، اعتدال اور مشن سے
وابستگی کا ثمرہ تمہارے سامنے ہے، وقت بہت مختصر ہے، اگر ہر فاضل کی پگڑی باندھنے کا
اہتمام کیا جائے تو نہ ختم بخاری ہو سکے اور نہ کسی شیخ کا بیان ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے پوری
دنیا کو یہ منظر دکھانا تھا، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے کمالِ اخلاص کے ساتھ جس تعلیمی
مشن اور عظیم مرکز حقانیہ کی بنیادی رکھی تھی وہ آج ایک عالمی تحریک بن چکا ہے، مغرب کی
آنکھوں کا کانٹا ہے اور اہل اسلام کی امیدوں اور توقعات کا مرکز ہے، علم کے حوالے
سے، طلبہ کے رجوع کے حوالے سے اور اہل اسلام کے اعتماد کے حوالے سے دنیا بھر کے
علماء اسے دیوبند ثانی قرار دیتے ہیں۔

ابھی چند دنوں پہلے وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید کا بیان چینلوں نے نشر کیا۔
آپ سب نے سنا ہوگا اس نے جو ہذلیات کہی مدارس کو جہالت کے اڈے کہا۔ میں کہتا
ہوں یہ اس کا بیان نہیں یہ نواز شریف کا بیان ہے۔ وزیر اطلاعات کسی بھی حکومت کا اور
بالخصوص وزیراعظم وصدر کا نمائندہ وترجمان ہوتا ہے۔ حالات انتہائی سنگین ہے، سب کو
بیدار ہونا ہوگا۔ آج پندرہ سو فضلاء کی دستار بندی پرویز رشید کے ہفوات کا عملی جواب ہے
اور جو لوگ مغرب کے کاسہ لیس بن کر شمع رسالت کو بجھانا چاہتے ہیں، حقانی برادری اور

حقانی فضلاء اور دارالعلوم دیو بند کے روحانی اپنا آخری دم تک نورعلم کے فروغ کا جہاد جاری رکھیں گے۔

ہماری یہ قدیم مسجد بہت تنگ پڑ گئی تھی، مجبوراً ہم نے اس نئے مسجد کے بنانے کا فیصلہ کیا، اتنا بڑا کام کسی کے بس میں نہیں کوئی حکومتی تعاون اور این جی اوز ادھر متوجہ نہیں ،آپ جیسے اہل خیر کے تعاون ،دعاؤں ،سرپرستی اور بھر پور نصرت کا ثمرہ ہے کہ گزشتہ سال جہاں بنیاد رکھ رہے تھے آج وہاں وسیع وکشادہ تہہ خانہ کی چھت پر صحیح بخاری کا ختم ہورہا ہے اور ایک سال میں اس کی تعمیر پر ڈھائی کروڑ سے زیادہ مصرف لگ چکا ہے ہم نہیں ہونگے لیکن علماء ،محدثین ، اولیاء اور مشائخ کا یہ مرکز صدقہ جاریہ کے طور پر جاری رہے گا اور ہم اپنے آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ بعض مخیرّ خواتین اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عرب بنا رہے ہیں،خواتین اپنے زیورات بھیج رہی ہیں اور نام بھی ظاہر نہیں کرتی ، ایک خاتون یہاں سے گزر رہی تھی تو مزدوروں کو دیکھا کہ سردی میں کام کر رہے ہیں تو گھر گئی اور ان کے لیے چائے اوربسکٹ وغیرہ لے آئی ،غرض جس سے جتنا بھی ہوسکتا ہے تعاون کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو اپنے لازوال نعمتوں سے سرفراز ے۔

اس میں کسی عرب ملک یا عرب شیخ کا بھی حصہ نہیں ہے اور کسی این جی اوز کا بھی حصہ نہیں ہے، کسی خان، نواب، سردار، ملک اور چوہدری نے بھی کسی ایک حصہ کی تعمیر کا ذمہ نہیں لیا، ہمارے پیچھے اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں،کوئی سیمنٹ بھیج رہا ہے تو کوئی سریا۔فقراء ، مساکین ،اور حقانی فضلاء اور عامۃ المسلمین کے تعاون سے تکمیل پذیر ہورہی ہے۔

میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ دارالعلوم اور اس کے زیر تعمیر مسجد میں چندہ دیں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس گرمی میں تشریف لائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

قراردادیں اور مختصر خطاب : (مولانا حامدالحق حقانی)

شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ کے خطاب کے بعد مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو قرارداد پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔

انہوں نے فرمایا یہ عظیم الشان اجتماع نواز شریف حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرویز رشید جس نے شعائر اللہ کی توہین کی ہے اور دینی مدارس کو جہالت کے فیکٹریاں کہا ہے وہ فوری طور پر برطرف کیا جائے ، دوسری قرارداد گذشتہ دنوں دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل شیخ الحدیث مولانا امیر حمزہ خطیب ومہتمم دارالعلوم تقویٰ نوشہرہ کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے ابھی تک ان کے قاتل دھندناتے پھرتے ہیں یہ عظیم اجتماع صوبائی و وفاقی اور I.G.P خیبر پختونخوا سے مطالبہ کرتی ہے کہ قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔مجمع نے ہاتھ اٹھا کر مولانا حامد الحق حقانی کی قراردادوں کی تائید کی۔

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا خطاب

قرارداد پیش کرنے کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کو دعوت خطاب دی گئی،مولانا حقانی نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ! مولانا انوارالحق مدظلہ! دیگر مشائخ عظام! اضیاف کرام! فضلاء طلبہ معاونین اور ملک بھر سے سرپرستی کرنے والے بزرگو!

بغیر کسی تمہید کے عرض کرتا ہوں، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ نے تمام حالات کا نقشہ آپ کے سامنے پیش کیا، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور پاکستان بھر کے دینی مدارس علوم و معارف کے قلعے، علماء و فضلاء کی تربیت گاہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کی مضبوط اور مستحکم چھاونیاں ہیں، یہ روز اول سے قائم ہے، قائم رہے گی اور تا ابد حق کا پرچم لہراتا رہے گا...... انشاء اللہ

یہ عظمت عزیمت کے مضبوط پہاڑ ہیں، جو بھی ان پہاڑوں سے ٹکراتا ہے اپنا سر پھوڑتا ہے، ان کی عظمت اور استقامت میں بال برابر بھی فرق نہیں لاسکتا......

ہم نے دیکھا ہے وہ بت توڑ دیئے جاتے ہیں
جس میں ہوتا ہے انداز خدائی پیدا

جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے آج کے اجتماع کے لیے نہ تو کوئی اشتہار چھاپا، نہ دعوت نامے بھیجے، مگر بایں ہمہ مخلصین و محبین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا یہ سمندر اس بات کی شہادت ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اہل ایمانی سے دینی مدارس بالخصوص جامعہ حقانیہ کی محبت نہیں کھرچ سکتی۔

دوسری بات اپنے فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء سے کہوں گا، اے فضلاء! آپ اپنے مادر علمی سے جانے والے ہیں، اس کے در و دیوار کو چھوڑنے والے ہیں، اپنے مشائخ سے جدا ہونے والے ہیں، اپنے شفیق اساتذہ کا دامن شفقت آپ کے ہاتھ سے چھوٹ رہا ہے، اس لیے یہ آخری موقع ہے اپنے ان مشائخ کی دید سے پیاسی آنکھوں کو سیراب کرلو۔ پھر یہ ساعتیں ہاتھ نہیں آئے گی۔ سب کچھ مل جائے گا مگر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق، شیخ الحدیث مولانا انوارالحق اور دیگر حقانی مشائخ کی نگاہیں،

دامن شفقت اور مادر علمی کا یہ پرنور دامن پھر نہیں ملے گا۔لیکن میں آپ سب کی خدمت میں دارالعلوم حقانیہ اوراس کے عظیم مشائخ کی طرف سے عرض کرتا ہوں......

خیر کچھ پروا نہیں جاؤ خدا حافظ مگر
بھول مت جانا ہمیں غیروں سے رشتہ جوڑ کر

(مولانا حقانی کے ان جملوں کلمات سے فضلاء دھاڑیں مار کر رو رہے تھے اس شعر پر طلبہ کی چیخیں نکل گئیں۔ یہ منظر بہت دیدنی تھا)

حاضرین مکرم! جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے حوالے سے ایک عظیم تاریخ دستاویز مرتب ہو کر منظر عام پر آگئی ہے ''مولانا سمیع الحق حیات و خدمات'' کے عنوان سے جامعہ حقانیہ کا ملک وملت کی خدمات، نفاذ شریعت کی جدوجہد، پارلیمنٹ میں غلبۂ اسلام کی تحریک جہاد افغانستان، فرق باطلہ کا تعاقب اور اتحادامت کے حوالے سے مساعی جمیلہ کا حسین تذکرہ ہے، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے آج کے اجتماع کے موقع پر جامعہ حقانیہ سے اسے ایک عظیم تحفہ سمجھ کر قبول فرمائیں۔

مولانا حقانی مدظلہ کے پر جوش ، ولولہ انگیز خطاب کے بعد ''ختم بخاری'' شروع ہوئی، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ نے بخاری شریف کے آخری حدیث کا درس دیا، جسے صاحبزادہ محمد اسامہ سمیع نے قلمبند کیا ذیل میں وہی تقریر من وعن اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نبوی ﷺ کی اہمیت ومقام ومرتبہ
پرفتن اور پُرآشوب دور میں فضلاء حقانیہ کی ذمہ داریاں

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ جلسہ دستار بندی اور ختم بخاری شریف
کی تقریب سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب

سماع حدیث کیلئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا

میرے محترم دوستو بزرگو اور بالخصوص عزیز طالب علم بھائیو ! آج الحمد للہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ملک بھر کے گوشے گوشے سے آپ سب حضرات نے بڑی مشقتیں اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں پہنچے ہیں، یہ سفر آپ کا نبی کریم ﷺ کے احادیث کے اختتامی تقریب کیلئے ہے، امام بخاریؒ نے احادیث کی جو کتاب مرتب کی اس کتاب کی یہ آخری حدیث ہے، حدیث نبی کریم ﷺ کے اعمال ان کے افعال ان کے اقوال کو کہتے ہیں، جو چیزیں حضور اقدس ﷺ کی ذات کیطرف منسوب ہے، اس کو مستقل عظیم الشان طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے مدون، مرتب اور محفوظ کیا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسے وحی جلی کہتے ہیں، اس کو قرآن کی شکل میں اللہ نے محفوظ کرایا۔

حدیث نبوی ﷺ کی حفاظت

حدیث حضور ﷺ کے اقوال اور ارشادات ہیں اللہ تعالیٰ نے اور انبیاء کے ارشادات اور اقوال کو محفوظ نہیں فرمایا، نبی کریم ﷺ آخری نبی تھے اور یہ آخری امت ہے، اور اسلام آخری دین ہے، اس وجہ سے اسکی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمائی، تو حضور ﷺ کے جو الفاظ ہے وہ بھی وحی ہے، کیونکہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم:۳-۴) وہ بھی وحی ہے جو اسکو بھیجی گئی تو اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے محدثین کے ذریعہ فرمائی، اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں محدثین کھڑے کئے ان کی زندگیاں اسی میں گزر گئی۔

صحیح بخاری کا مرتبہ ومقام

اس میں ایک عظیم محدث محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہے، امام بخاری رحمہ اللہ کی اس کتاب کو پوری امت نے یہ درجہ دیا ہے، کہ کائنات میں اللہ کی کتاب کے بعد آسمانوں کے نیچے یہ أصح الكتب بعد كتاب الله ہے اس کے انتخاب میں بڑی مصیبتیں، تکلیفیں اور بڑی احتیاط بھرتی گئی ہے، چھ لاکھ احادیث امام بخاریؒ نے جمع کئے پھر ان چھ لاکھ میں انتخاب کیا مختلف کسوٹیوں پر پرکھ رہے تھے ان کے سخت ترین معیار تھے جب کوئی حدیث اس معیار پر اترتا تھا، ہر حدیث کے لئے غسل فرماتے پھر نفل پڑھتے، پھر دعا کرتے کہ یہ بالکل قطعی اور صحیح حدیث ہو تب جا کر اس حدیث کو شامل فرماتے تھے، چھ لاکھ احادیث میں تقریباً ساڑھے سات ہزار کا انتخاب فرمایا پھر تعلیقات اس میں شامل کئے تو مجموعہ کے نو ہزار احادیث کا انتخاب چھ لاکھ سے ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو پھر قبولیت دی۔

صحیح بخاری کے بارے میں امام مروزیؒ کا خواب

امام محمد ابن مروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں رکن یمانی اور حطیم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا مراقبہ کیا، آنکھ لگی خانہ کعبہ میں مجھے حضور اقدس ﷺ خواب میں نظر آئے اور حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کی اِدھر اُدھر کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے ؟ محمد مروزیؒ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری جان آپ پر قربان ہو آپ کی کتاب کونسی ہے..؟ تو حضور اقدس ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ الجامع الصحيح للامام البخاری امام بخاری کی کتاب میری کتاب ہے، تو اسی بخاری کی تقریب میں آپ کا آنا اللہ کا بہت بڑا کرم ہے، اس وقت آپ طالب علم کی حیثیت سے آئے ہیں، حدیث سننے کے لئے آنے والا شخص طالب علم ہی ہوتا ہے، حدیث کا ایک حرف کیوں نہ ہو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: من سلك طريقاً يلتمس فيه علماً سهل الله له طريقاً الىٰ الجنة ، اگر کوئی گھر سے چلتا ہے کہ علم دین کی کوئی بات سمجھ میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس آنے جانے کے بدلے جنت کا راستہ اس کیلئے آسان کر دیتا ہے، اللہ آپ سب کا یہاں آنا اس حدیث کا مصداق بنادے آپ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے آئے ہیں ان نوجوانوں نے پوری زندگیاں اور جوانیاں اللہ کے دین کیلئے وقف کیں اور نور نبوت حاصل کیا۔

دینی مدارس نور کے سرچشمے ہیں

یہ جہالت کی یونیورسٹیاں نہیں ہیں یہ نور کے سرچشمے ہیں یہ محمد عربی ﷺ کے اور اللہ کے نور ہیں يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ پرویز رشید ٹائپ کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پوری وضاحت کی ہے، کہ اللہ کے دین کا جو شمع جل رہا ہے

تو اس نور کے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ نہیں بجھاسکیں گی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصف:۸) چمگادڑ والی بات ہے شاعر کہتا ہے......

گر نہ بیند بروز سپرہ چشم
چشمہ افتاب راچہ گناہ

چمگادڑ کو اگر دن کو روشنی نظر نہیں آتی تو اس میں دن کا کیا گناہ ہے، کیونکہ وہ دن کو نکل نہیں سکتا رات کے اندھیروں میں زندہ رہتا ہے، تو کچھ لوگ یہاں اندھیروں میں پیدا ہوئے ہیں اور اندھیروں ہی میں زندہ رہ سکتے ہیں انکے لئے روشنی موت ہے، یہ جہل کی یونیورسٹیاں نہیں بلکہ قال اللّٰہ اور قال الرّسول ﷺ اور انوار الٰہیہ کے سرچشمے ہیں، اس کے بغیر ہر چیز جہل ہی جہل ہے، کیونکہ نور صرف وحی ہے، اور جو چیز وحی سے آراستہ نہ ہو اور جس چیز کے ساتھ وحی کی روشنی نہ ہو وہاں آنکھیں کام نہیں کرتی ہے۔

وحی الٰہی کے بغیر سب علوم وفنون بے کار

عقل بھی ضروری چیز ہے، سائنس بھی ضروری ہے، فلسفہ بھی ضروری ہے لیکن یہ سب آنکھیں ہیں اور ظاہری اشیاء ہیں لیکن قرآن وسنت اور وحی نور ہے، اب آپکی آنکھیں بہت بڑی بڑی ہیں نظر بہت زبردست ہے لیکن کیا آپ رات کو دیکھ سکتے ہیں ......؟ نہیں، آپ رات کو کچھ نہیں دیکھ سکتے جب تک سورج، جب تک چاند، جب تک موم بتی اور جب تک چراغ اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ دکھائی نہیں دے گا، تو عقل اور فلسفہ اور سائنس بھی وحی کے بغیر بے کار ہے یہ ٹارچ اس کے ساتھ لگادو تو ہر چیز کار آمد ہوجائے گی اور روشنی نہ ہو تو ہر چیز ہلاکت کی طرف لے جائے گی آج سائنس اور فلسفہ نے مغربی دنیا کو کیا دیا......؟ ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں پہنچادیا اور اسفل السافلین کی طرف پہنچ گئے، کیونکہ انکے علم وفلسفہ کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی نہیں ہے، آپ

ان علماء کی عزت افزائی کیلئے آئے ہیں، کہ مغربیت کے دور، مادیت کے دور، سیکولزم کے دور، مادہ پرستی کے دور میں اللہ نے ان نواجونوں کو منتخب کیا، کہ سب کچھ چھوڑ دے زندگی وقف کرے میرے علوم اور میرے قرآن وسنت کیلئے یہ ایسے قدوسی طبقہ ہے کہ انکا انتخاب الیکشن سے نہیں ہوا یہ ڈیڑھ ہزار افراد جو آج نکل رہے ہیں اور شمع اسلام کا ہاتھ میں لیکر نکلے گئے ان کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، الیکشن سے اور ووٹوں سے نہیں ہوتا......

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ است

دینی مدارس میں داخلہ انتخاب الٰہی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (الاحزاب: ۷۲) اللہ کی امانت سے سب نے منہ موڑ لیا، آسمانوں نے بھی، زمینوں نے بھی، پہاڑوں نے بھی، کہ یا اللہ! ہم یہ اٹھا نہیں سکتے وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ان بچوں نے ،دینی مدرسوں کے علماء وفضلاء نے اس امانت کو اٹھایا، اللہ ہمیں سمجھائے، کہ یہ وہ طبقہ ہے کہ انتخاب الٰہی سے منتخب ہوئے، اور یہ ہزاروں علماء جو کوئی آپکے رشتہ دار ہیں، متعلقین ہیں اور یہ علماء اساتذہ بھی وہ اپنی سعادت اور آپکی حوصلہ افزائی کیلئے آئے ہیں، یہ بھی اس وقت طالب علم ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو مقامات طلب علم کیلئے مقرر کئے ہیں، فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، پرندے فضاؤں میں، مچھلیاں سمندروں میں اور حشرات الارض اپنی بلوں میں دعا کرتے ہیں، یہ حدیث ہے حدیث کے الفاظ ہیں کہ ان طلباء کیلئے یہ سب مخلوقات دعائیں کرتے ہیں کیونکہ انکی مدرسے علم الٰہی دیتا ہے، نبی

کریم ﷺ کی وراثت زندہ ہے، اور وراثت جب تک محفوظ ہے، تو دنیا قائم رہے گی ان کا بڑا مقام اور فضیلت ہے۔

کفار کے نزدیک دینی مدارس کے غلبہ کی اہمیت

اس وقت تمہاری اہمیت اللہ اور رسول ﷺ نے کافروں پر بھی واضح کردی ہے، جو کافر آپکو حقیر سمجھتے تھے، آپکا مذاق اڑاتے تھے کہ یہ مفت خور ہیں یہ قوم وامت پر بوجھ ہیں یہ کسی کام کے نہیں، یہ تو معاشی ترقی نہیں دے سکتے، یہ تو بم نہیں بناسکتے یہ تو کارخانے نہیں چلاسکتے وغیرہ وغیرہ۔ یہ مادہ پرستوں کی سوچ تھی، تو آج امریکہ اور انگریز اور یورپ سارے ایک ہوئے ہیں سیمناریں کر رہے ہیں، مذاکرات ہو رہے ہیں، پچھلے پندرہ سال سے اس موضوع پر کہ یہ مسلمان کیوں ختم نہیں ہوتے، مسلمانوں کا یہ جذبہ کیوں قائم ہے، مسلمان کیوں سرینڈر نہیں ہوتے مسلمانوں کے حکمران ہمارے جولیوں میں گر گئے ہیں، مسلمانوں کے افواج ہمارے لئے استعمال ہو رہے ہیں، مسلمانوں کی سیاسی بے دین جماعتیں دوڑ لگائی ہوئی ہیں، کہ امریکی آقا کی خوشنودی حاصل کریں تو امریکی کہتا ہے کہ ہمارا منصوبہ کیوں ناکام ہو رہا ہے، افغانستان سے کیوں ذلیل ہو کر گئے، افغانستان میں سوپر پاور سویت یونین کیوں تہس نہس ہوا اس کا تجزیہ کر رہے ہیں۔

میڈیا پر اسلام کی صداقتوں کا مذاق اڑانا

میڈیا پر بیٹھ کر ساری ساری رات اسلامی صداقتوں کا مذاق اڑا رہے ہیں، کہ کافر خوش ہوجائیں وہ یہ سوچتے ہیں کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ پوری دنیا کے امت مسلمہ میں جب تک یہ مدرسوں کا نظام ہے، اور جب تک یہ طالب علم ہیں تو ہمارے عزائم مسمومہ قائم نہیں ہونگے وہ سارے اکھٹے ہوگئے ہیں، کفر ملت واحدہ بن گیا ہے، سوشلزم اور سیکولرازم اور کیپٹل ازم والوں نے سارے اختلافات ختم کردئے ہیں،

یہودیوں نے عیسائیوں کو معاف کر دیا کہ چلو ہمارا نبی پھانسی پر چڑھا تھا لیکن ہم نے آپکو معاف کر دیا مشرق بھی ساتھ ہے ، مغرب بھی ساتھ ہے اور بھارت بھی ساتھ ہے، آخر کیوں......؟ صرف تمہاری وجہ سے وہ ایک ہو گئے ہیں،اب تم ایٹم بم سے بھی زیادہ قوی قوت ہو اس کی حقیقت سمجھ لو......

اگر باخبر اپنی شرافت سے ہوجائے
تیری سپاہ ہے انس وجن تو ہے امیر جنود

علم کی دولت کا حصول

اس کائنات کی خلافت اللہ نے آپ کیلئے لکھی ہے تو آپ بڑے خوش قسمت ہیں،حدیث کی باریکیاں تو آپکو اساتذہ کرام نے بیان کی ہونگی میں مختصر ترجمہ کروں گا، آپ حضرات ایک موڑ پر پہنچ گئے ہیں،ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں داخل ہو رہے ہیں،اور وہ مرحلہ ہے، کہ آپ اب طالبعلم نہیں رہے،اب آپ نے دنیا کو یہ پیغام آگے پہنچانا ہے،آپ نے یہ علم دولت کے لئے حاصل نہیں کیا، وزارتوں اور ممبری کیلئے حاصل نہیں کیا ،اور اگر آپ نے یہ دین خطیب بننے کیلئے حاصل کیا ، بہت بڑا شیخ الاسلام بننے کیلئے حاصل کیا کہ تو بڑا محدث بنے گا اور بڑا نام ہوگا مصنف ہوگا،تو آپکا یہ سارا عمل ضائع ہو گیا، پھر اللہ کے نظر میں اس عمل کی کوئی اہمیت نہیں ہوگا ، بلکہ آپ کے حصول علم کا مقصد کہ اللہ کی رضا حاصل کر کے نبی کریم ﷺ کے وراثت کو دنیا تک پہنچانا ہے، نضّر اللہ امرأً سمع مقالتی فوعاھا فحفظھا ثم اداھا کما سمعھا آپ نے تو دارالعلوم میں حدیث پڑھ لی پھر آپ نے یاد بھی کر لی الحمدللہ ،جس طرح سنا ہے اسی طرح آپ نے پہنچانا بھی ہے،آپ کے رشتہ دار خوشیاں منا رہے ہیں کہ الحمد للہ آج آپ علم کی دولت سے مالامال ہو گئے لیکن ہم اس کے ساتھ غم زدہ بھی ہیں، ہمارا دل

آپ کی جدائی سے خون کے آنسو رو رہا ہے آپ کو خود بھی اپنی مادر علمی سے جانے پر افسوس ہوگا۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

یہ سخت ترین دن ہے آپکی زندگی میں اب امتحان شروع ہوگا کہتے ہیں کہ میں فارغ ہو گیا، کیسے فارغ ہوا......؟ فارغ تو آپ دارالعلوم میں تھے اب تو مصروف ہو گئے ، دارالعلوم میں مفت کھاتے ، مفت پیتے ، مفت کتابیں ، مفت اساتذہ غرض یہ کہ آپ آزاد اور فارغ تھے ،صرف قرآن وحدیث میں مگن تھے لیکن آج آپ مصروف ہو گئے ،آج سے آپکی ڈیوٹی لگ گئی اور ڈیوٹی بڑی سخت ہے،وارث رسول کی ڈیوٹی پہلی بھی سخت تھی،لیکن اس دور میں پورا عالم کفر ایک ہو گیا ہے،اور انکی آنکھوں میں تم چبھ رہے ہو، مدرسے انکو کھٹک رہے ہیں،اور مدرسہ ان کے دلوں کے لئے ناسور بن گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تک یہ مدرسے سر پر ہیں یہ علماء ہیں ،تو میرے مقاصد پورے نہیں ہوں گے تہذیب محمدی ﷺ ختم نہیں ہوگا۔

تہذیبوں کا تصادم

دو تہذیبوں کا ٹکراؤ ہے اور اس کے مقابلہ میں آپ جو تہذیب لئے ہوئے ہیں،اس تہذیب کو اٹھانا ہے، میرے فضلاء بھائیو! دنیا میں ایک کھیل ہوتا ہے،آج کل اولمپکس Olympic کھیل کی شمع ہوتی ہے، اس میں آگ جلتی رہتی ہے،جس کو ایک گروپ اٹھا کر بھاگ کر لے جاتے ہیں کہ دنیا کی آخری سرے تک وہ شمع پہنچائیں گے،آپ کھیل دیکھتے ہیں، تاکہ دوڑ لگی رہتی ہے، بارش برستی ہے،طوفان آتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ شمع بجھ نہ جائے ، جب تک میں دوسروں کو پہنچا نہ دوں، جب اولمپکس والے ایسا کر سکتے ہیں تو محمد عربی ﷺ کے شمع کیلئے کتنی بھاگ دوڑ کی ضرورت ہے،آپ اس کو لے

کر بھاگیں گے روس جائینگے ،چین جائینگے ،امریکہ جائینگے ،ہندوستان جائینگے اور اس شمع
کی روشنی پہنچائینگے ہم انکے دشمن نہیں بندوق لیکر نہیں جائینگے ہم ٹینک لیکر نہیں جائینگے ،ہم
شمع رسالت کا مشعل لے کر جائینگے ،ہمیں ان لوگوں سے غیرت سیکھنی چاہئے ، یہ نور
ہدایت ہے اس نور ہدایت کیلئے آپ کو بہت بڑی جنگ لڑنی پڑے گی ہر ہر محاذ پر، پہلے
علاقہ کی اصلاح کرنی تھی، بدعات سے لوگوں کو بچانا تھا، رسومات ورواجِ کی جاہلیت
سے دیہات بھرے ہوئے تھے ان کا خاتمہ آپ نے کیا۔

عالم اسلام پر عالم کفر کی یلغار

اب تک پورا عالم کفر بھی آپکے خلاف یلغار کر چکا ہے، پورے عالم کفر نے اپنے
ٹینک آپکے کئے ہوئے ہیں، پروپیگنڈوں کے سہارے عالم کفر کا میڈیا آپ کے خلاف لگا
ہے، صرف آپکے خلاف نہیں بلکہ آپکی صداقت، حقانیت اور دین کے خلاف صف اراء
ہوکر حملہ اور ہے، وہ حجاب سے مذاق کرتے ہیں، وہ ہماری انسانی حقوق نہیں مانتے وہ ہمارا
حدود وقصاص، وہ ہمارے وراثت کے قوانین اور ہمارے ناموسِ رسالت کا عقیدہ نہیں
مانتے ،اسکو کوئی پیغمبر تو نہیں آئے گا آپ ہی نبوت کے خاتمے کے لئے ہیں، ان ساری
باتوں کا توڑ کرنا ہوگا تحریر سے، تقریر سے، میڈیا سے، حجت سے، برہان سے، ہم اس کے
قائل نہیں کہ یلغار کریں، ہم اپنے پیغام کو جمہوری طریقہ سے آپکی یونیورسٹیوں، آپکے
کالجوں، اور آپ کے پارلیمنٹ میں پہنچائیں گے ، ہمارے خلاف پروپیگنڈہ نہ کرو ہماری
بات سنو! آپ اعتراضات کریں ہم اسکا ازالہ کریں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
حجت و برہان سے کفر کا مقابلہ کیا، ابراہیمؑ نے کبھی بندوق نہیں اٹھایا، لیکن انکا جو انداز تھا،
حجت بازی کے طریقوں سے انکو سمجھایا، وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ
دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (الانعام: ۸۳) ہم نے حجت دیا تھا، جسکو نبی کریم

ﷺ نے آپکے اور میرے سپرد کیا، یہ تو بڑا عظیم مسئلہ ہے، دشمن نے ہماری آزادی برداشت
نہیں کی، ہماری ثقافت پسند نہیں، ہماری تہذیب پسند نہیں ہے، دشمن کو ہماری اقتصادیات
اور معاشیات نے پورے عالم کفر کو امتحان میں ڈالا ہوا ہے۔

فرقہ واریت سے اجتناب

دشمن ہمیں لڑا رہا ہے، عراق اور شام سے شروع ہو کر مصر اور ایک ایک ملک کو
خانہ جنگی میں ڈال دیا ہے، ہمیں اس خانہ جنگی سے بچنا ہے، ہمیں عیسائی اور یہودی دشمن کا
مقابلہ کرنے کیلئے فرقہ وارانہ تعصّبات سے نکلنا ہے، ہمیں لسانی عصبیتوں سے نکلنا
ہے، ہمیں کہا گیا، لافضل لعربی علی عجمی ولا لأبیض علی الأسود، ہمیں رنگ
ونسب اور نسل کے بتوں کو مٹانا ہوگا، کیلئے دشمن ہمارے اندر عصبیت پیدا کر رہا ہے، ہم
مفت میں ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں، آپ نے لوگوں کو سمجھانا ہے کہ یہ سارے
مسائل مذاکرات سے حل ہونگے ، سیاسی طریقوں سے، بموں سے، دھماکوں سے حل نہیں
ہوں گے، اس وقت سیاسی میدان میں بھی عالم اسلام قدم قدم پر آپکا محتاج ہے، آپ کے
جو سیاست دان اور لیڈر ہے، انہوں نے قوم کو ہلاکت کی طرف پہنچادیا ، یہ بے ضمیر
جہالت میں ڈوبے ہوئے حکمران اور وزیروں نے ملک کو لوٹا ہے، ملک کو تباہ کیا ہے، تمام
مسائل انہی کی وجہ سے ہیں، ان تمام مسائل کا حل اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے نفاذ میں
ہے، ان حکمرانوں نے اتفاق کیا ہوا ہے، اور یہ عزم کیا ہوا ہے، کہ ہم اپنے ملک میں اسلام
نہیں آنے دیں گے، جمہوریت تباہی ہے ۔علامہ اقبالؒ نے جو کہا یہ استبداد آج ہم دیکھ
رہے ہیں پچاس سال سے اس طریقہ سے بھی ہم شریعت کیلئے جدجہد کر رہے ہیں، بیس
پچیس سال میں نے سینٹ میں جنگ لڑی پُرامن طریقہ سے ہمارے اکابرین نے
پارلیمنٹ میں جنگ لڑی لیکن پچاس پچپن سال سے ایک حرف ایک شوشہ بھی اسلام کا

انہوں نے یہاں نافذ ہونے نہیں دیا، کہ اس جمہوریت کی ڈھونک میں اللہ کا دین نافذ کرنا ہوگا۔

اپنے نام کے ساتھ ''حقانی'' کا لقب لگانا

آج ہم آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں، ایک لمحہ بھی آپکا آرام حرام ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ ساری ساری رات کھڑے رہتے تھے، پاؤں میں سوجن آجاتی تھی ،اور فرماتے ہیں، کہ آپ پتنگوں کی طرح آگ میں کود رہے ہیں، میں ایک ایک کے پیچھے بھاگ بھاگ کر اسے کمر سے پکڑ کر اسے بچاتا ہوں، ہر حقانی کو یہی کردار ادا کرنا ہوگا سب فضلاء ہمارے بھائی ہیں،لیکن حقانیہ کے فضلاء کو اللہ نے یہ شناخت دی ہے، پوری دنیا کی کفر کو کھٹک رہا ہے،حقانی لفظ وہ حقانی نیٹ ورک سے بڑ بڑا کر اٹھتا ہے،تو حقانی اس وقت ایک تحریک ہے،آپ اللہ کی رضا کیلئے منظم طریقہ سے انشاء اللہ آپ میرے ساتھ عہد کریں کہ آپ سب اپنے نام کے ساتھ حقانی لکھیں گے، آج کے بعد آپ سب حقانی ہیں،تو حق کا پیغام پہنچانا حقانیت کو نافذ کرنا اور حقانیت کو پیش کرنا ان شاء اللہ یہ آپ کا کام ہوگا۔

حدیث شریف کے ترجمہ سے پہلے ہمیشہ آپ سے ایک عہد لیتا ہوں جو فضلاء حقانیہ ہے، وہ اٹھ کر میرے ساتھ یہ الفاظ پڑھیں ،حلف وفاداری ہے اور حلف کیلئے اٹھنا پڑتا ہے،ہم اسمبلیوں میں بھی اٹھتے ہیں۔

مرتبین: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

صاحبزادہ محمد اُسامہ سمیع

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کو پشاور یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

پشاور یونیورسٹی کی طرف سے
حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ کی خدمت
میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

۳۱؍ اکتوبر ۱۹۷۸ء مطابق ۲۸؍ ذیقعدہ کا دن متعلقین دارالعلوم حقانیہ کے لئے خصوصاً اور ملک کے دینی و علمی حلقوں کے لئے عموماً خوشی اور اعزاز و افتخار کا دن رہے گا کہ آج پاکستان کے ممتاز ترین تعلیمی مرکز پشاور یونیورسٹی نے دارالعلوم حقانیہ کے بانی و مہتمم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی خدمت میں ان کے شاندار تعلیمی خدمات اور امتیازی کارناموں کے اعتراف کے طور پر ڈاکٹریٹ کی ممتاز ڈگری پیش کی، پشاور یونیورسٹی پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ فیصلہ کر چکی تھی مگر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ اپنی طبعی افتاد کی بناء پر یونیورسٹی کی اس خواہش کو ٹالتے رہے مگر اس دفعہ اصرار کی بناء پر آمادہ ہو گئے، یہ تقریب یونیورسٹی کے وسیع اور شاندار کانوکیشن ہال میں منعقد ہوئی، جو یونیورسٹی کے طلباء و طالبات، ممتاز دانشوروں، سکالروں، پروفیسروں اور حکومت کے اہم شعبوں کے سربراہوں اور معزز مہمانوں سے بھرا ہوا تھا تقریب کی صدارت صوبائی گورنر

لیفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے کی جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں، رواج کے مطابق حضرت شیخ الحدیث کو گورنر اور سنڈیکیٹ کے ممبران کے ساتھ جلوس کی شکل میں ڈائس پر لانا تھا جسے آپ طبعاً پسند فرماتے مگر آپ کی ضعف و علالت کی بناء پر پہلے ہی سے آپ کو ڈائس پر بٹھا دیا گیا، اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث کے علاوہ ایک نامور جرمن مستشرق خاتون ڈاکٹر اینی میری شمل کو بھی ڈگری دی گئی، جنہیں مشرقی علوم بالخصوص مولانا رومی اور اقبالیات پر دسترس حاصل ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب کی حیات و خدمات: (جناب اسمٰعیل سیٹھی کا خطاب)

ڈگری دینے سے قبل پشاور یونیورسٹی کے علم دوست وائس چانسلر جناب اسمٰعیل سیٹھی صاحب نے حضرت شیخ الحدیث کے مختصر مطبوعہ سوانح اور خدمات سے انگریزی میں روشناس کیا اور کہا کہ ’’مولانا عبدالحق حقانی نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر اپنے بزرگوں سے حاصل کی اس کے علاوہ موصوف مجاہد حاجی صاحب ترنگ زئی سے بھی فیض روحانی حاصل کیا، درس نظامی کی سند دارالعلوم دیو بند سے حاصل کی، پھر بطور مدرس اپنے مستقبل کا آغاز دیو بند سے کیا اور ہزاروں طالب علموں نے وہاں مولانا سے فیض حاصل کیا، مولانا صاحب نے ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی بنیاد رکھی، انہوں نے بہت سے اسلامی کتابیں لکھیں، مولانا صاحب سوشل ریفارمر (سماجی مصلح) کی حیثیت سے بھی بہت خوب پہچانے جاتے ہیں، مولانا صاحب کی خدمات اسلام کی تدوین و ترویج معاشرے کی اصلاح اور تعلیمی ترقی میں بہت نمایاں ہیں، مولانا عبدالحق صاحب کی ان گونا گون ناقابل فراموش خدمات کو دیکھتے ہوئے سنڈیکیٹ آف پشاور یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مولانا صاحب (Doctor of Divinity) دکتور الٰہیات کی ڈگری پانے کے مستحق شخصیت ہیں‘‘۔

مولانا عبدالحق کوخراج تحسین: (جنرل فضل حق)

اس کے بعد صوبائی گورنر لیفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے مختصر الفاظ میں مولانا مدظلہ العالی کوخراج تحسین پیش کیااور مصافحہ کے بعد مولانا کو چاندی کے منقش کیس میں ڈگری پیش کی اور ہال حاضرین کے زبردست تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔

سائنس حقیقتوں کا موجدنہیں: (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا خطاب)

اس کے بعد منتظمین کی خواہش پر مولانا مدظلہ نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی اور دعائیہ کلمات سے اختتام کے بعد گورنر صاحب نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا، مولانا کی تقریر یہ ہے۔

نحمدہٗ و نصلی علی رسوله الکریم محترم بزرگو! میرے پاس الفاظ نہیں کہ چانسلر صاحب وائس چانسلر صاحب، سنڈیکیٹ کے ممبران، اساتذہ ، طلبہ اور آپ سب حاضرین کا شکریہ ادا کرسکوں کہ مجھ جیسے ادنیٰ ترین طالب علم کو ایسے اونچی جگہ پر جہاں علماء اور فضلاء کا اجتماع ہے اور جو پاکستان کے ممتاز اور عظیم تعلیمی یونیورسٹی ہے حاضر ہونے کا موقع دیا اور ایسے اعزاز سے نوازا، حضرات! یہ علم کا مرکز ہے ہم اور آپ سب طالب علم ہیں اور علم کو اللہ نے بڑی فضیلت دی ہے ہم سب کے دادا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو علم کی وجہ سے، وہ اپنے وقت کے سائنس کے بھی عالم تھے وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرة:۳۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو حقائق وخواص اشیاء کا علم دیا سائنس بھی حقیقتوں کا موجد نہیں ہے مظہر ہے، مخفی چیزوں سے پردہ ہٹانا اس کا کام ہے انکشاف وظہور۔ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے جو ہر چیز کے موجد ہیں، علماء نے کہا ہے کہ موجودہ زمانے کی سائنس سے قرآن کی تائید ہورہی ہے پہلے جب کہا جاتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو آسمانوں کی طرف گئے تو یہ فلاسفر مذاق

اڑاتے تھے مگر جدید سائنس نے ثابت کر دیا کہ انسان جب چاند ستاروں، زہرہ اور مریخ تک پہنچ سکتا ہے تو ایک نبی روحانی اور خدائی طاقت کے ذریعہ آسمانوں سے بھی یقیناً اوپر جا سکتا ہے جب کہا جاتا کہ عرش معلیٰ کی بات حضور اقدس ﷺ سن رہے ہیں تو لوگ مذاق اڑاتے کہ مولوی کیسی بات کرتا ہے مگر اب راکٹ میں سوار فلکیات کے اونچے مقامات پر چاند پر جانے والے افراد کو زمین سے ہدایات دی جاتی ہیں۔

علم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

محترم بزرگو! علم ایک ایسی چیز ہے کہ جس کی اہمیت وحی متلو یعنی قرآن مجید سے واضح ہو جاتی ہے کہ اسکا سب سے پہلا لفظ اِقْرَاْ ہے یعنی پڑھ، اللہ کا نام لے کر پڑھ قرآن مجید میں وحدانیت کا مسئلہ بھی ہے، معاشیات کا مسئلہ ہے، اخلاقیات بھی ہیں مگر اللہ کا پہلا فرمان ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (العلق:۱) اور اسی علم کی وجہ سے طالوت کا انتخاب ہوا تو مخالفین نے کہا کہ یہ تو کم تر قبیلے والا ہے اور غریب ہے اس کو خلافت کیسے دی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ (البقرة) علم میں اللہ نے انہیں وافر حصہ دیا تھا تو معلوم ہوا کہ مدار فضیلت اور مدار خلافت علم ہے بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ خداوند کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی علم حقیقی قرآن مجید کے مطابق کر دیں۔

جب دین آئے تو ہر چیز مسخر ہوگی

محترم بھائیو اور بزرگو! اگر دین آگے آئے گا تو یقیناً ہر چیز مسخر ہو جائے گی واقعات آپ کے سامنے ہیں، دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا تھا مسلمانوں نے قبضہ کیا تو دیکھا کہ ایسے موقع پر لوگ جاہلیت کی رسم کے مطابق ایک نوجوان خوب صورت عورت کو اچھے کپڑے پہنا کر دریا کی گہرائیوں میں ڈبو دیتے تھے، جان کا نذرانہ پیش

کرتے کہ دریا چڑھ جائے، حاکم وقت حضرت عمرو بن العاص کو بتایا گیا تو فرمایا ہم تو اسلام کے ماتحت حکومت چلا رہے ہیں مجھے دیکھنا ہے کہ ایسا کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز، تو حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایسا جاہلانہ رسم جاری ہے، حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام ایک مختصر چٹھی لکھ کر بھیج دی لکھا کہ:

ان كنت تجرى بامر الله فاجر والا فلا حاجة لنا اليك

''اگر اللہ کی مرضی سے چلتا ہے تو بہتے رہو ورنہ ہمیں کوئی حاجت نہیں''

چھٹی کو دریا میں ڈالا گیا تو اسی وقت دریائے نیل میں طغیانی آ گئی حضرت علاء حضرمیؓ صحابی ہیں فوج کے ساتھ ایسے علاقے میں پھنس گئے جہاں پانی نہ تھا لوگ پیاسے تھے وضو کا انتظام نہیں تھا فرمایا تیمّم کر کے نماز پڑھو اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو کہ یا اللہ! ہم آپ کی راہ میں دین کی اشاعت اور مضبوطی کے لئے لڑ رہے ہیں یا اللہ! ہمیں پانی عطا فرما اسی وقت زمین سے پانی کے چشمے اُبل پڑے تو دین مخدوم ہے اور دنیا خادم ہے اس دین کے لئے اللہ اور اللہ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے احکام ماننے کیلئے اللہ نے حضور ﷺ کو بھیجا اگر اس کی پیروی کی جائے تو یقیناً یقیناً ہر چیز ہمارے لئے مسخر ہو جائے گی وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا (الجاثیہ:۱۳) ہر چیز مسخر ہوگی۔

جو دین کی خدمت کرے گا وہ معزز ہے

محترم بھائیو! ایک وقت وہ تھا کہ عوام دین کو چاہتے تھے مگر حکومت انگریزوں کی تھی وہ نہیں چاہتی تھی، ہندو نہیں چاہتے تھے کہ دین آ جائے بابو حکمران نہیں چاہتے تھے مگر اب تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب اور حکومت کے دیگر زعماء اور لیڈر سب اپنی تقاریر کا آغاز بسم اللہ سے کرتے ہیں اور اسلام کا ذکر کرتے

ہیں استحکام دین اور دین پر چلنے کی ہدایات دیتے ہیں کہ اجتماعی اور انفرادی زندگی میں دین کو اپنایا جائے تو فضا بہت سازگار ہے اور انشاء اللہ یہی آپ لوگ جو فضلاء ہیں اور جو طلباء ہیں اور منتظر ہیں آگے چل کر کرسیوں پر بیٹھیں گے، باگ دوڑ سنبھالیں گے تو آپ لوگ دین سے آراستہ ہو کر دین کی بڑی خدمت کر سکیں گے اور اگر دین کی خدمت کریں گے تو انشاء اللہ یہ پاکستان بھی مستحکم ہوگا تمہاری بات کا بھی وزن ہوگا اور اقوام عالم میں تمہاری قدر ہوگی آخر میں یہ گناہ گار ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں کہ مجھ جیسے بوڑھے بیمار گمنام شخص کو یہاں کھینچ لائے اور اتنے بڑے اعزاز سے نوازا۔

واخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

دارالعلوم حقانیہ میں شکریہ کی تقریب

حضرت شیخ الحدیث کے اعزازی ڈگری کی خبر سے دینی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور گوشے گوشے سے مبارک باد کے پیغام آنے لگے کہ یہ صرف حضرت شیخ الحدیث کا نہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء بلکہ درس نظامی کے ہر فارغ التحصیل عالم کی علمی عظمت و اہلیت کا اونچی سطح پر ایک اعتراف تھا، اس سلسلہ میں ۱۲ نومبر کو دارالحدیث میں طلباء و اساتذہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں ایک طرف حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کو مبارک باد دی گئی اور دوسری طرف ایک قرارداد کی شکل میں پشاور یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد، وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ کے تمام ممبران کو علوم دینیہ کی اس قدر شناسی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور اسے دارالعلوم حقانیہ اور پشاور یونیورسٹی کے باہمی علمی روابط کے استحکام کا ذریعہ قرار دیا گیا، اس موقع پر مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین اور مولانا محمد علی صاحب

اساتذہ دارالعلوم نے خطاب کیا، اس تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کے دورۂ حدیث کے طالب علم مولانا سعید الرحمان نعمانی کو جو پچھلے سال پورے ملک میں وفاق المدارس کے امتحانات میں فرسٹ آئے، مبارک باد دی گئی اور دارالعلوم کی طرف سے گراں قدر کتابوں کا تحفہ بطور انعام دیا گیا۔

مجلس شوریٰ میں اعزازی ڈگری پر خوشی کا اظہار

۲۹ نومبر دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جدید کتب خانہ کے شاندار ہال میں منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت ریٹائرڈ کرنل عبدالجبار خان صاحب مردان نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے دارالعلوم کے ارکان شوری نے شمولیت کی، تلاوت قرآن پاک کے بعد دارالعلوم کے بانی و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے اپنی دعائیہ کلمات سے اجلاس کا افتتاح فرمایا، آپ نے دارالعلوم سے وابستہ وفات پانے والے بعض اراکین، معاونین اور علمی دنیا کے اہم دینی و علمی شخصیات کی وفات پر دعائے مغفرت کی اور اظہار تعزیت کیا گیا، اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کی ضعف و علالت کی وجہ سے مولانا سمیع الحق صاحب نے سالانہ کار گذاری مصارف اور مدات آمدنی وغیرہ پر مفصل رپورٹ پیش کیا، آپ نے کہا کہ سال گذشتہ دارالعلوم کو مختلف مدت سے چھ لاکھ اٹھاون ہزار اکیس روپے اکسٹھ پیسے کی آمدنی ہوئی جبکہ مختلف تعلیمی و تنظیمی اور تعمیری شعبوں پر پانچ لاکھ ترپین ہزار نو سو ننانوے روپے اُٹھتیس پیسے خرچ ہوئے، سال رواں کیلئے آپ نے سات لاکھ ستر ہزار چھ سو اُناسی روپے بتیس پیسے کا میزانیہ پیش کیا، زیر نظر میزانیہ میں فنڈ کی رو سے اگرچہ دو لاکھ انتیس ہزار تین سو انیس روپے کا خسارہ تھا، مگر اجلاس نے توکلاً علی اللّٰہ متوقع آمدنی کی رو سے میزانیہ کی منظوری دی، ارکان شوریٰ نے دارالعلوم کے ہر شعبہ کے بڑھتے ہوئے

ترقیات پر خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا، مجلس شوریٰ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے پر پشاور یونیورسٹی کے اس اقدام کو سراہا اور قابل تقلید قرار دیا، اجلاس کئی گھنٹے جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

خطاب

جناب عمران خان

تعارف

پاکستانی سیاست دان ، پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان، شوکت خانم میموریل ہسپتال کے بانی اور تحریک انصاف کے سربراہ، ۲۵ نومبر۱۹۵۲ء میں اکرام اللہ خان کے گھر پیدا ہوئے۔ کرکٹ سے سیاست تک صبر آزما مراحل سے گزر کر بالآخر اپنی پارٹی پاکستان تحریک انصاف کو قومی سطح پر ایک بڑی جماعت کے طور پر منوایا، ''تبدیلی'' کے نام پر پاکستانی نوجوانوں کو متاثر کیا، پاکستان میں ڈرون حملوں کی صورت میں عالمی جارحیت کے خلاف ہمارے مؤقف کی تائید کی۔

امریکی غلامی یا بدترین بت پرستی

تحریک انصاف پاکستان کے سربراہ جناب عمران خان کی دارالعلوم آمد اور استقبالیہ سے خطاب

۲۳/اپریل ۲۰۱۱ء تحریک انصاف پاکستان کے سربراہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تھے، مولانا سمیع الحق مدظلہ سے طویل نشست کے دوران ملکی حالات اور امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ پر تفصیل سے گفت وشنید ہوئی، بعد میں جناب عمران خان نے ایوان شریعت ہال میں طلباء اور علاقے کے بڑے مجمع سے خطاب فرمایا جسے استادی مکرم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کے صاحبزادے محمد اسامہ سمیع نے قلمبند کر کے مرتب کیا، دراصل یہ تقریر خطباتِ مشاہیر جلد چہارم (مشاہیر پاکستان) کا حصہ بننا تھی مگر اس تقریر کے ملنے میں تاخیر ہوئی اسی بناء پر اب ریکارڈ پر لانے کیلئے جلد۱۰ میں شامل کی جارہی ہے۔ (اسلام حقانی)

پاکستانی حکمرانوں کی امریکی غلامی پر رضامندی

جناب مولانا سمیع الحق صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھے جامعہ حقانیہ میں تشریف لانے کی دعوت دی اور مجھے موقع دیا اپنے بھائیوں سے

بات کرنے کا، میں صرف ایک چیز پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ چاہے انسان کی داڑھی ہو یا نہ ہولیکن جب ایک بار لا الہ الا اللہ جس دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو وہ کبھی بھی کسی بت کی پوجا نہیں کرتا۔لیکن بدقسمتی سے آج پاکستان میں بدترین قسم کی بت پرستی ہو رہی ہے کہ امریکہ کے بغیر ہم کس طرح زندہ رہیں گے ہم امریکہ کی غلامی پر راضی ہوگئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ بدترین قسم کی بت پرستی ہے۔ جو انسان لا الہ الا اللہ کا مطلب سمجھتا ہے وہ سچ پہ کھڑا ہو کر کبھی بھی کسی جھوٹے خدا کے سامنے نہیں جھکتا اور قرآن ایک کی آیت میں ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے واضح طور پر کہتا ہے کہ جب آپ عورتوں اور بچوں پر ظلم دیکھتے ہیں تو ان کے لیے اپنی آواز کیوں بلند نہیں کرتے اور انکے لئے کیوں اٹھ کھڑے نہیں ہوتے......؟ آج ہمارے قبائلی علاقے میں ظلم کے سارے ریکارڈ ٹوٹ چکے ہیں۔ہم نے شروع سے آواز بلند کی تھی لیکن ان لوگوں نے مجھے طالبان خان کی لقب سے نوازا عمران خان نہیں یہ طالبان خان ہے، پھر سپریم کورٹ کے اندر ہم نے کیس دائر کیا لیکن کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔آخر میں ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس ملک کے حکمران جو سب سے بڑے منافق ہیں ان کے خلاف نکلنا پڑے گا۔

ہماری صفوں میں میر جعفر اور میر صادق کی موجودگی

یاد رکھیئے! قرآن میں منافق کا درجہ کافر سے زیادہ نیچے ہیں کیونکہ منافق اندر کے اندر اسلام کو ختم کر دیتا ہے، میر جعفر اور میر صادق کون تھے......؟ وہ بھی اسلام کے باطنی دشمن تھے جو اسلام کے نشانات مٹانے کے درپے تھے، اور جنہوں نے کفر کا ساتھ دیا تھا جیسے کہ آپکے حکمران اسی پوزیشن میں ہے مولانا سمیع الحق نے جو بات کی کہ ان میں اور میر جعفر اور میر صادق میں کیا فرق ہے......؟ سب نے ذاتی مفادات کیلئے ملک کو غلام بنایا ہوا ہے۔ میں امریکہ کو اور مغرب کو اندر سے جانتا ہوں۔ اگر امریکہ اور

برطانیہ کے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ان ڈرون اٹیکس میں کتنے بے قصور لوگ مارے جا رہے ہیں آپ یقین نہیں کریں گے کہ ادھر سے بڑے بڑے مظاہرے انکے اپنے ہی ملکوں میں ہونگے، انکو پتہ ہی نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے کیونکہ امریکہ کے ساتھ مسلمانوں کے اپنے حکمراں ملے ہوئے ہیں۔

ایک جنرل نے کہا کہ جو مرتا ہے ڈرون اٹیکس میں یہ سب دہشت گرد ہیں، اتنا جھوٹ جسکی کوئی انتہاء نہیں وہ صرف ڈالروں کی پوجا کیلئے اپنے لوگوں کا خون بیچ رہے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم اور صدر نے امریکہ کو کھل کر اجازت دی ہوئی ہے ڈرون اٹیکس کی، اپنے لوگوں سے منافقت کرتے ہیں کہ ہم مذمت کرتے ہیں۔

قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے اور حکمرانوں کی رضامندی

ہم نے اپنے لوگوں پر اور قبائلی لوگوں کے اوپر اتنی ظلم روا رکھی ہے اور ڈرون حملوں کی کھلی اجازت دی ہے جس سے قبائلوں کے لوگ آگ میں جھلستی ہیں اور بڑی تکلیف میں ہیں حالانکہ یہ ظلم کی انتہا ہے، پر یہ وہ قبائلی لوگ ہے جنہوں نے ۱۹۴۸ء میں اپنی جان کی قربانیاں دے کر کشمیر کو آزاد کروایا، اگر قبائل کے یہ غیور مسلمان نہ ہوتے تو آج آزاد کشمیر آزاد نہیں ہوتا لیکن ہم ان قبائلی علاقوں میں امریکہ کے اشارے اور کہنے پر ملٹری آپریشن کر رہے ہیں اور ڈرون اٹیکس کی اجازت دے رکھی ہے، جب تک پاکستانی قوم اپنے حقوق کی دفاع نہیں کریں گی تو ان حکمرانوں سے کوئی امید نہ رکھیں۔ یہ دھرنا دو وجہ سے ہم کر رہے ہیں۔ ایک تو پیغام اپنے حکمرانوں کو پہنچا رہے ہیں کہ آپکی منافقت اب اس قوم کو قبول نہیں ہے۔ ہم آپکو نہیں مانتے اور لوگوں سے سچ بولیں۔ اگر آپ چاہیں تو کل ہی یہ ڈرون اٹیکس بند کر سکتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم امریکہ پر یہ بات واضح کر رہے ہیں کہ امریکہ کی بھی اس وقت بھاری نقصان ہو رہی ہے

انکی عوام کی اربوں ڈالر ٹیکس خرچ ہو رہے ہیں اور وہ جنگ ہار رہے ہیں یہ جنگ کسی بھی صورت میں نہیں جیت سکتے ان مملک کو بھی جو وہاں چھوٹے چھوٹے ملکوں کی صورت میں موجود ہیں ان کو بھی پھنسادیا ہے اور ان لوگوں کو ہم کہتے ہیں کہ یہ حکمرانوں کا منافق ٹولہ اپنے ڈالروں کے پیچھے ہیں ان کا پیسہ باہر پڑا ہے ان کی جائیداد باہر پڑی ہے ان کے بچے باہر ہیں۔ان کو کیا فکر کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔اس لیے اس دھرنے کے ذریعے ان کو بھی اور امریکیوں کو بھی پیغام پہنچا رہے۔

دھرنوں میں شرکت کی اپیل

میں مولانا صاحب! آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی آپ کے لوگ شرکت کر سکتے ہیں اس میں شرکت کریں شرکت کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اگر ہم نے اپنے ملک کو آزادی دلانا ہے اور جانوروں کی طرح نہیں لڑنا ہے چونکہ جانوروں کی کوئی حقوق نہیں ہوتی صرف انسانوں کے حقوق ہوتے ہیں۔اگر انسان اپنے حق کیلئے کھڑا نہیں ہوسکتا تو اس میں اور جانوروں اور بھیڑ بکریوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔اس لئے اللہ نے جہاد فرض کیا ہے، کہ آپ ظلم اور نا انصافی کا مقابلہ کریں ظلم اور نہ انصافی کے سامنے خاموش نہ رہیں۔انشاء اللہ دو دن ہم پشاور میں دھرنا دیں گے۔اور یہ پہلا قدم ہے کل شام کو دھرنا جب ختم ہوگا پھر آپکے سامنے اپنا اگلا لائحہ عمل طے کریں گے اور وہ انشاء اللہ اس سے بہت بڑھ کر ہوگا۔کیوں کہ ہم نے اب یہ ظلم مزید قبول نہیں کرنا ہے، اس ظلم کے خلاف ہم نے جنگ کا اعلان کرنا ہے کل یہ اس جنگ کا پہلا قدم ہوگا، مولانا صاحب! میں آپ اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس جنگ میں آپ ہمارے ساتھ شامل رہیں گے۔

خطاب

الشیخ عبدالعزیز العمار

مستشار وزارة شئون الاوقاف والحج

تعارف

اسلامی ملک سعودی عرب کے وزارت مذہبی اُمور اوقاف و حج کے مشیر، ممتاز عالم دین، ادبی، قلمی اور مطالعاتی ذوق رکھنے والی شخصیت، موصوف مولانا حامد الحق حقانی کے جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض (یونیورسٹی) میں استاذ بھی رہے۔

نحن هداة ودعاة الی الهدی والسلام

کلمة ألقاها الشیخ عبدالعزیزالعمارحین قدومه الی الجامعة الحقانیة

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ الموافق ۲۰ اپریل ۲۰۱۵ بروز پیر برادر اسلامی ملک سعودی عرب کے وزارت مذہبی اُمور اوقاف و حج کے مشیر، ممتاز عالم دین، ادبی، قلمی اور مطالعاتی ذوق رکھنے والی شخصیت شیخ عبدالعزیز العمار دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، موصوف مولانا حامد الحق حقانی کے جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض (یونیورسٹی) میں استاذ بھی رہے۔مکتب الدعوۃ پاکستان کے سربراہ شیخ محمد سعد الدوسری بھی ان کے ہمراہ تھے۔موقر مہمان نے اس موقع پر دارالعلوم کے جملہ شعبوں کا نہ صرف تفصیلی معائنہ کیا بلکہ اس میں خصوصی دلچسپی کا اظہار بھی فرمایا اس کے بعد دارالعلوم کے ایوان شریعت ہال (دارالحدیث) میں دفاع حرمین شریفین کے بارے میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔کانفرنس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق رئیس جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے خطبہ استقبالیہ بھی پیش کیا، اس کے علاوہ شیخ محمد سعد الدوسری اور دارالعلوم کے شیخ الحدیث ، مدینہ یونیورسٹی کے گولڈ میڈلسٹ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نے بھی حرمین شریفین سے جذباتی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے عربی خطاب فرمایا، مہمان ذی وقار کا خطاب جلد دوم (مشاہیر عالم اسلام) کا حصہ بننا تھا لیکن تاخیر سے ملنے پر اِسی جلد کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا وحبيبنا محمد النبى عليه الصلاة و السلام وعلىٰ اله وصحبه وعلىٰ من تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين ـالسلام عليكم ورحمة الله وبركاته! فضيلة الشيخ الكبير سميع الحق بن الشيخ عبدالحقؒ واصحاب الفضيلة والمشائخ والعلماء أبنائى الطلاب!

دور الجامعة الحقانية فى المجتمع

انه ليوم طيب وسعيد ان ازور هذه الجامعة العريقة اللتى عرفتها منذ سنين طويلة وأنا معرفتى باتصالى بفضيلة الشيخ سميع الحق الذى وقف نفسه للعلم والعلماء وله الآثار الواضحه البينة الطيبة فى هذه المجتمع ـ

أبنائى أنا أسعدأيامى حيناأزور الجامعات وأزورالعلماء وهذه الجامعة العريقة اللتى تعتبر قريبة بجامعة دارالعلوم ديوبند حيث نجد لها آثاراً طيبة فى باكستان وفى افغانستان وفى غيرها من الدول ـ

الجامعة الحقانية هى حقانية السنة

أبنائى الطلّاب! أنتم سعداء لانكم تعيشون مع القرآن والسنة فى طول هذا اليوم وفى طول الشهر وفى طول السنة بكل شغف مع القرآن و السنة وهذا فضل قد آتاكم الله سبحانه وتعالى ، اننى حينما دخلت الجامعة ورأيت الطلاب يحفظون القرآن ،وهم يعيشون مع كلام اللهعزوجل ثم ذهبنا الىٰ دارالحديث ورأينا الطلاب الذين يعيشون مع السنة المشرفة،قلت فى نفسى إن هذه هى الحياة الحقيقية هذه هى الحياة الصحيحة ،هذه التى خلقناالله سبحانه وتعالىٰ لها ،قال تعالىٰ ”وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون “فهذه عبادة أن

تـعـيـش مـع الهدى ،الهدى هو القرآن والسنة ،ومن اهتدیٰ بالقرآن والسنة سار علـیٰ الطريق وعرف الحق ،فأنتم تنتسبون الیٰ جامعة هی حقانية السنة ان كان اسـمها الحقانية فاننی أقول ان هذه الجامعة هی حقانية السنة،لأنها ولله الحمد نشـرت السـنة الـقـولية ونشرت السنة الفعلية ونشرت الصوفية حينما أجد هذه الـوجـوه الطيبة أعيش سعيدا،لأننی أعلم أن هذا الدين دين مستقيم طيب يعيش مـع كتـاب الله وسنة الرسول ﷺ ،من تربی بالقرآن ومن تربی بالسنة ،سارعلیٰ الـطـريـق الصحيح وعاش الحياة الكريمة السعيدة التی امرنا الله أن نقتدی بهذا الهـدی الـذی هـو الـقـرآن والسـنة فـحـقانية السنة لها فضل كبير فی باكستان وخارج باكستان رحم الله من أسسها وأنشأها وبعث الله فی من رعاها وسعیٰ الیٰ الـحـفـاظ عـليهـا ،أقـول سـعی الیٰ الحفاظ عليها لأنه۔ لاشك فيه۔ هناك تيـارات تـأسـه السـنة وتـأسه من يتمسك بالكتاب والسنة فنسأل الله تعالیٰ أن يـجـزی فضيلة الشيخ سميع الحق واخوانه من المشائخ الجزاء فی الجنة لأنهم قد قاموا بحماية هذه الجامعة والدفاع عنها۔

الوصية للطلاب

ووصيتـی لـلطّلاب أن تتّصفوا بأوصاف طلبة العلم، أولاً: الاخلاص، لانـما الأعمال بالنيات وثانياً:أن تحترموا وأن تنظروا الی المجتمع نظرة احترام وتـصـلـحـوه بـعيـداً عن التطرف والغلوفمنهج المدرسة الذی أخذ من الكتاب والسنة مـن ديـوبـند منهج معتدل متوسط، يقوم علیٰ الاعتدال والنظرة الواقعية العقلانية البعيدة عن التطرف۔

نـحـن نـجـد۔ ولله الـحمد ۔أن العلماء فی المملكة العربية السعودية

والـعـلـمـاء فـی ديـوبـنديسلكون فی طريق واحد الذی هوطريق القرآن والسنة واحتـرام الـمـدارس وعـدم الشـذوذ عـنهـا واحتـرام الـعـلماء والاهتمام بتعليم الـمـجـتـمـع۔ نـحـن حينما نتعلم فی هذه الجامعة اونتعلم فی غيرهاونأخذ هذا الـعـلـم فيجب أن ننشره وقد وتكم فضيلة الشيخ الذی درس فی مدينة مصطفیٰ ﷺ وجاء هنا ونشر العلم وكان له منهج طيب مبارك فنسأل الله تعالیٰ له الجزاء الأوفیٰ۔

أئمه المذاهب ألاربعة طلاب مدرسة واحدة

والـمـنهـج الـمـعتـدل الـذی يـجـب أن نسير عليه هو احترام العلماء ،واحتـرام السـنة واحتـرام المذاهب الأربعة التی نحن ننتسب اليها وكنت قلت لاخـوان لـكـم فی كراتشی قبل ايام: نحن امة واحدة لاشئی يفرّقنا،من يقول أن هـناك مذاهب أربعة ومدارس أربعة أقول لكم فی كل مكان ليس هناك مدارس أربـعة ،هـنـاك مـدرسة واحدة اسمها الكتاب و السنة ،ولهما أربعة أبواب: باب أبـی حـنيـفة ،وبـاب الشـافـعی،وبـاب أحـمد ،وباب مالك لأن الداخل واحد والـدخـل هـذه الـمـدرسة لاينـبـغی أن يقال أخذ من أبی حنيفة أو من أحمدبل أخـذالـكتاب والسنة من أنا قلت قبل أيام أن آراء أبی حنيفة فی مصنف ابن أبی شيبة لـم يـخـرج عـن أقـوال الأئـمة ،ولم يخرج عن قول حماد الذی يأخذ عن الـصـحـابـی الجليل عبدالله بن مسعود ، نأتی الیٰ الأمام مالك وناتی الیٰ الامام أحـمـد كـل الآراء قـد ركـدت فـی مـدرسة المدينة ومدرسة عمر بن الخطاب والـصـحـابة والأمـام أحـمـد،والامـام،يـرجـعـون الیٰ مدرسة واحدة،وهذا من الـطبيعی،حتیٰ اختلفت الاقوال فی مذهب من مكان الیٰ مكان فنحن يحب ان

نـكون عند احترام المذاهـب ويكون عندنا تساهل فتعامل مع الآخر وننظر نظرة طيبة الىٰ البعض الأخر نحن نقول: ان ما عندى هو الحق ،وما هوعند الآخرين قـد يكون عنده حق ،ولكن نتعامل مع الآخرين ومع العلماء ومع المجتمع بهذه الـروح ،روح الاعتـدال والـوسطية والبعد عن الغلوّ والبعد عن التطرف وعدم التشدد ننظرالىٰ المجتمع بنظرة الاصلاح ۔

الناس بحاجة اليكم كلكم ولكن بحاجة الىٰ الامر بالمعروف والنهى عـن الـمنـكـر بـالـحسـنـىٰ ،وبـالّين الذى أمره ﷺ وأكده وعاشه ﷺ وعاش الصحابة وعاش التابعون هذااليّين واليسر لأنا نحن هداة ودعاة الىٰ الهدى۔

قضية اليمن والسعودية

أن مـا يتـعـلق بما تحدث عنه فضيلة الشيخ سميع الحق وحدث عنه الـكثيـرون الآن فـى قـضية اليـمـن،أقـول لـكم انـه ليـس هناك حرب بين السنة والشيعة،ولا حرب بين ايران وسعودية ولا حرّب مع الحوتى واليمن هناك دولة شـرعية فـجـاء الـحـوثيـون يـدعمهم الايران ودعموا الحوثيون هذاالدعم حتىٰ وصـلـوا أنهـم يـطـالبون مطالبات عجيبة ،مستحابة لهم دولة يمنية۔۔۔فأثاروا الـفتـن وقتـلـوا الأطـفـال والـعـلـمـاء وفـى ليل من الليالى طوّقوا قصرالرئاسة ، وألـقـوالـقبض علىٰ رجال وهرب الحاكم الىٰ عدن وطلب من مجلس التعاون لـلستة طـلـب مـنهـا الـمسـاعـدة ،فتكّون التحالف ، هناك ظالم ومظلوم هناك حـكومة شرعية جاء قرارعن مجلس التعاون وبدأت خطة ، وبدأتتحالف ومنع الأسلحة الايرانية منع المدربين من حزب اللّٰه الايرانى وضرب القوات الحوثية

هدفنا منع الخارجى من التدخل فى جزيرة العرب

نحن نسأل:ماالعلاقة للايران بالأمر......؟ ايران فى شرق جزيرة العربية ،فبيـننا وبينها الخليج واليمن جزء من جزيرة العربية، اليمن هو اليمن الصحيح و الـذى قـال فيـه الـرسـول ﷺ :"الايـمـان يـمـان "اليمن يعيشون صيفية وسنية ،حياتهم واحدة المذاهب واحدة،الكتب واحدة نحن نأسى الشريعة وهم أيضاً ولا نستـطيـع أن تـفـرق بيـن الـصيفى والسنى ،بل انهم اخفاء أهل السنة لانهم أصـولهـم السـنة ،ولـم يعرفوا أى تطرف ولا مشاكل بينهم حتىٰ جاء ت ايران ، والحوثيون لا يكون اكثر من واحد فى المائة۔

فـأقـول ان التحالف حقق اهدافا وكاد أن ينتهى ۔ولله الحمد۔و أهل السـنة قـد نـصـر هـم الـلـه تـعـالى وليست الحرب مع ايران ولا مع الشيعة ولا نحارب الشيعة مهما اختلفنا معهم، مهما كنا فى طرف لا يمكن ان تفسد دماء المسلمين او غير المسلمين۔

لانريد أن نقتل أحداً ولا أن نعتدى علىٰ أحدٍ ولكن نريد أن تعيش كل الـدول الاسـلامية فـى امـن وسـلام ولـكن نريد ان نجمع كلمة المسلمين هذا الـذى نريده وأن نقف صفاً واحداً امام الاعداء من اليهود والنصارى فهذا الذى أحببـت أن أقـول لـكـم نـحن لسنا دعاة الحرب نحن دعاة السلام و الحوثيون خـرجـوا مـن صـنـعـاء و خـرجت القوات المسلحة الخارجية ،لاندرى من اين ......؟ ولانعرف لماذا......؟

اخوانى !الأمرعظيم وخطير جداً ويعتدى بعضنا علىٰ بعض لا نعتدى أحـداً ابـداً اً اقـول التـحـالف لا يتـرك اليـمـن اليمن عزيزعلينا لانريد ان يدخل

خارجیّ جزیرة العرب أردت أن اوضح لکم هذه القضية ويعرف فضيلة الشيخ سميع الحق الواقع وله آثار طيبة وله توجيهات طيبة

وأسأل اللّٰه تعالیٰ ان يجزى اخوانى من المدرسين خير الجزاء،وأسأل اللّٰه تعالى أن يجمعنا واياهم ووالدينا ووالديهم وصلى اللّٰه تعالى على خيرخلقه على آله أجمعين۔

(کتبه مولانا حافظ راحت نیاز حقانی)